ضیائے مدینہ

Marfat.com

Marfat.com

حضرت بریلوی کے جلیل القدر خلیفہ حضرت شیخ ضیاء الدین مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے احوال و آثار پر جامع کتاب

ضیائے مدینہ

سیالوی

مرتب

حافظ محمد طاہر

رضا دار الاشاعت لاہور پاکستان

marfat.com

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نام کتاب　　حیاتِ مدینہ

(احوال و آثار مولانا ضیاء الدین احمد مدنی رحمہ اللہ تعالیٰ)

مرتب　　حافظ قاری محمد طاہر رضا

معاون　　علامہ محمد [illegible]

محرک　　حضرت الشیخ مولانا فضل الرحمن مدنی دامت برکاتہم

صفحات　　512

سن اشاعت　　اکتوبر ۱۹۹۸ء رجب ۱۴۱۹ھ

ناشر　　رضادار الاشاعت مسجد رضا

محبوب روڈ، چاہ میراں لاہور

ملنے کا پتہ

○ مکتبہ قادریہ جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

○ مکتبہ اشرفیہ مریدکے ضلع شیخوپورہ

○ شبیر برادرز اردو بازار لاہور

○ رضادار الاشاعت "مسجد رضا" محبوب روڈ لاہور پاکستان کوڈ 54900

marfat.com

Marfat.com

انتسابِ جمیل

اشرف الاولیا حضرت سید علی حسین صاحب الاشرفی الجیلانی کچھوچھوی

شیخ العلما الشیخ العلامہ یوسف بن اسمٰعیل النبہانی

شیخ الفقہا حضرت امام عبدالمصطفےٰ محمد احمد رضا خان القادری البریلوی

امیرِ ملت حضرت الحاج الحافظ القاری سید جماعت علی شاہ محدث علی پوری

رحمہم اللہ تعالیٰ

کے نام

جن کے صاحبزادے شیخ العرب والعجم حضرت مولانا الحاج الحافظ الشیخ

ضیاء الدین احمد قادری مدنی رحمۃ اللہ تعالیٰ کی روحانی نسبتوں

سے باریاب ہیں: ؎

شاہاں چہ عجب گر بنوازند گدارا

حافظ محمد طاہر رضا:

لاہور

marfat.com

Marfat.com

حمدِ باری تعالیٰ

اَلْحَمْدُ لِلْمُتَوَحِّدِ
بِجَلَالِهِ الْمُتَفَرِّدِ
وَصَلٰوتُهٗ دَوْمًا عَلٰی
خَیْرِ الْاَنَامِ مُحَمَّدٍ

(حضرت رضا بریلوی)

اس خُدائے یکتا کی حمد و ثنا
جو اپنے جلال میں یکتا و یگانہ ہے

تمام مخلوق میں سب سے اعلیٰ انسان محمد ﷺ پر خدا
کی رحمت ہمیشہ ہمیش نازل ہوتی رہے!

marfat.com
Marfat.com

آئینہ جمالِ ضیائے مدینہ :

تنویر	تحریر	صفحہ
انتسابِ جمیل		۳
حمد باری تعالیٰ		۴
فضائل مدینہ منورہ	حضرت الحاج ابوالفضل محمد نصر اللہ صاحب نوری بصیر پوری رحمۃ اللہ علیہ	۹
نشانِ منزل	حافظ طاہر رضا لاہور	۱۹
عشق و محبت کی تربیت گاہ	علامہ الحاج محمد ابراہیم خوشتر صدیقی مدظلہ (مارشش) افریقہ	۲۳
ضیاء ملت کی دو اہم باتیں	علامہ الحاج بدر القادری مدظلہ (ہالینڈ)	۴۲
عظیم روحانی پیشوا۔	الحاج پیر بہاء الدین سہروردی ہاشمی، مریدکے	۴۹
آخر میری درخواست نے	الحاج محمد مقبول احمد قادری ضیائی مدظلہ لاہور	
شرفِ باریابی پالیا !		۵۷
شمع محمدی کے پروانوں کا مرکز	الحاج صوفی نواب الدین چشتی گوڑدی (لاہور)	۶۰
مینارۂ نور	علامہ محمد عبدالستار خاں نیازی مدظلہ (میانوالی)	۶۷
دل کا سرور	علامہ الحاج مفتی جمیل احمد نعیمی مدظلہ (کراچی)	۷۱
نعمت عظمیٰ	الحاج صوفی محمد محبوب الٰہی رضوی مدظلہ (چونیاں)	۷۵
ایک عارف باللہ	الحاج خواجہ رضی حیدر مدظلہ (کراچی)	۷۸
ایک متواضع شخصیت	علامہ الحاج محمد منشا تابش قصوری مدظلہ (مریدکے)	۸۲
نعمتِ غیر مترقبہ	علامہ الحاج مفتی اطہر نعیمی مدظلہ (کراچی)	۹۷

marfat.com

Marfat.com

تحریر	صفحہ
مرکزِ عشاق	شیخ المشائخ الحاج میاں جمیل احمد شرقپوری مدظلہ شرقپور شریف	۱۰۱
پیکرِ اخلاقِ کریمانہ	الحاج خواجہ ابوالخیر محمد عبداللہ جان نقشبندی مجددی مدظلہ (بلشاہ)	۱۰۲
میلاد : روحانی غذا	علامہ الحاج فیض احمد اویسی مدظلہ (بہاولپور)	۱۰۵
اسمِ اعظم	مولانا الحاج محمد منظور احمد فیضی مدظلہ (احمد پور شرقیہ)	۱۰۷
شہبازِ حقیقت	علامہ الحاج محمد عبداللہ اشرفی قادری (قصور)	۱۱۰
مالکِ ثانی	الحاج بشیر حسین ناظم مدظلہ (اسلام آباد)	۱۱۳
میزبانِ مہمانِ رسول ﷺ	علامہ الحاج شیخ الحدیث مفتی غلام علی اشرفی قادری (اوکاڑہ)	۱۲۱
قطبِ بلد النبی ﷺ	مولانا استاد علی پشتی لاہور	۱۲۴
فقیہِ اعظم کے قریبین	پیر طریقت علامہ ابوالخیر مدظلہ (احمد پور شرقیہ)	۱۲۷
آفتابِ علم و حکمت	علامہ الحاج سید [illegible] الحق شاہ [illegible] (لاہور ایئرپورٹ)	۱۲۹
پیکرِ شفقت و محبت	[illegible]	۱۳۴
سیدی مدنی حضور [illegible]	[illegible]	۱۳۸
علم و روحانیت کے مرقع	سید ارشاد عارف شاہ صاحب لاہور	۱۴۱
جذبہ صادق	[illegible]	۱۴۵
سچے عاشقِ رسول [redacted]	مولانا الحاج محمد صادق قادری (لاہور)	۱۴۷
شگفتہ مزاج	علامہ الحاج کوکب نورانی صاحب مدظلہ کراچی	۱۵۱
بوئے یار می آید	الحاج مفتی منظور احمد قادری مدظلہ (دتا گنج بدایوں)	۱۵۴
بڑے لوگ بڑی باتیں	علامہ نور احمد قادری مدظلہ (اسلام آباد)	۱۵۵
انکی باتیں یاد رہیں گی	الحاج مرزا شکور بیگ حیدرآبادی (حیدرآباد دکن)	۱۶۱
ضیاء المشائخ	الحاج الحافظ شجاع الدین قادری ضیائی (بھمات)	۱۷۰

marfat.com

Marfat.com

تنویر	تحریر	صفحہ
دیدہ ور	الحاج نواب مشتاق خان علیہ الرحمۃ (لاہور)	۱۷۷
فضلِ ربِ قدیر	الحاج صوفی محمد خوشحال میاں قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ (مظفر محبہا)	۱۸۴
دو پیشگوئیاں	الحاج سکندر لکھنوی رحمۃ اللہ تعالیٰ (کراچی)	۱۸۵
جمالِ حقیقت	علامہ قمر نیازی صاحب (پنوانہ) سیالکوٹ	۱۹۱
پیکرِ سنت	علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری مدظلہ لاہور	۱۹۳
ضیائے دین	علامہ الحاج محمد علی نقشبندی علیہ الرحمۃ لاہور	۱۹۵
پیرِ کامل	مولانا الحاج محمد الیاس قادری ضیائی (کراچی)	۲۰۱
قطبِ مدینہ	علامہ الحاج قاری مصلح الدین قادری علیہ الرحمۃ (کراچی)	۲۰۹
ضیائے مدینہ	علامہ الحاج لطیف احمد چشتی رحمۃ اللہ تعالیٰ (کامونکے)	۲۱۵
عقیدت کا رشتہ	صاحبِ تفسیر ضیاء القرآن الحاج پیر محمد کرم شاہ الازہری رحمۃ اللہ تعالیٰ (بھیرہ شریف)	۲۱۹
تذکارِ جمیلہ	الحاج ملک شیر محمد اعوان رحمۃ اللہ تعالیٰ، کالاباغ	۲۲۲
عیدی بل گئی	علامہ الحاج محمد شفیع اوکاڑوی رحمۃ اللہ علیہ، کراچی	۲۲۶
غائبانہ عقیدت	الحاج مفتی خلیل احمد اشرفی قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ، لاہور	۲۲۸
عظیم مقدر	علامہ الحاج سید محمد زبیر احمد شاہ (عجال) علیہ الرحمۃ	۲۲۹
ولیِ کامل	پیر طریقت الحاج پیر محمد علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ (کرمانوالہ شریف)	۲۳۲
منبعِ فیض و برکات	علامہ الحاج غلام رسول گوہر نقشبندی حمامتی علیہ الرحمۃ (قصور)	۲۳۳
مرکزِ عشاق	پیر طریقت الحاج صوفی محمد فاروق حمامی چشتی مدظلہ (کراچی)	۲۳۵
انوار ہی انوار	علامہ الحاج کوثر نیازی صاحب مرحوم (سرگودھا)	۲۳۹
ضیاء المشائخ	مولانا غلام نبی جانباز (لاہور)	۲۴۱

marfat.com

Marfat.com

تحریر	تحریر	صفحہ
خلافت عظمیٰ	علامہ الحاج ابوداؤد محمد صادق صاحب رضوی غفرلہٗ گوجرانوالہ	۲۵۳
مفتی اعظم ہند سے عقیدت	الحاج میاں زبیر احمد قادری ضیائی زید مجدہٗ (لاہور)	
سچے عاشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم	علامہ مظفر اقبال مصطفوی مدظلہٗ (لاہور)	
پُرکیف سماں	پروفیسر شاہ فرید الحق (کراچی)	
سیرتِ قطبِ مدینہ	محترم خلیل احمد رانا (جہانیاں منڈی)	۲۵۵
اساتذہ کرام		۲۵۷
شیوخ طریقت		۲۰۵
ملاشیخ یوسف النبہانی رحمۃ اللہ علیہ	علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری (لاہور)	۲۲۱
اقوالِ ضیاء		۲۲۸
خلفاء کرام	محترم جناب خلیل احمد رانا (جہانیاں منڈی)	۲۲۹
سفرِ آخرت	محترم جناب خلیل احمد رانا (جہانیاں منڈی)	۲۴۲
اشتہار جیلانی شریف		
قطعات تاریخ وصال و مناقب		۲۴۸
دستار و ریحت		۲۵۲
شجرہ طریقت		۲۸۳
تاریخی خطاب		۲۹۹
علامہ الحکیم سیالکوٹی	علامہ فضل رحمان مفتی اعظم صدر مدرس مدرسہ امجدیہ کراچی	۴۰۱
ذیلے صحافت	محترم جناب اسد نظامی (جہانیاں منڈی)	۴۱۲
پاک و ہند مجاہدین چشتی کرام	مختلف رسائل و اخبارات کے تاثرات	۴۱۵
واقعات میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم	جناب محمد صدیق قاضی صاحب (خانیوال)	۴۴۱
دعائے خاص	مولانا الحاج محمد منشا تابش قصوری (مرحوم)	۴۶۲
سلام بہ بارگاہ خیر الانام صلی اللہ علیہ وسلم	حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ	۵۰۹
	حضرت امام احمد رضا قادری علیہ الرحمۃ	۵۱۱

marfat.com

Marfat.com

فضائلِ مدینہ منورہ

قرآنِ کریم پارہ ساتواں سورہ الانعام کی ایک آیہ کریمہ ہے:

وَاِذَا جاءك الذين يؤمنون بآياتنا فقل سلام عليكم كتب ربكم على نفسه الرحمة انه من عمل منكم سوءً بجهالة ثم تاب من بعده واصلح فانه غفور رحيم ہ

ارشادِ خداوندی ہے کہ اے پیارے محبوب! ہماری آیتوں کے ساتھ ایمان لانے والے جب آپ کے پاس حاضر ہوں تو آپ انہیں فرما دیجئے: سلامٌ علیکم۔

یہ حکم کتنے عرصے کے لیے ہے۔ یہاں سالوں، مہینوں کی تخصیص نہیں جس طرح باقی قرآن پاک قیامت تک کے لیے ہے۔ یہ آیت بھی قیامت تک کے لیے ہے۔

پہلی کتابیں مخصوص وقت کے لیے ہوتی تھیں۔ جب ان کا وقت پورا ہوتا۔ اللہ تعالےٰ نیا رسول مبعوث فرماتا اس پر جدید کتاب یا احکام نازل فرماتا۔ پیارے محبوب جناب احمد مجتبےٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں اور قرآن کریم رب العالمین کی آخری کتاب ہے۔ قیامت تک اس کے احکام نافذ ہیں۔

یہاں آپ لوگوں کے ذہن میں یہ اشکال پیدا ہو سکتا ہے کہ حاضری آپ کے مزار پُرانوار پر ہے براہ راست آپ کے پاس نہیں اور جاءوک سے ظاہر ہے کہ آپ کی ظاہری حیات میں آپ کے پاس آئیں تو جواب یہ ہے کہ روضۂ اقدس پر حاضری سرکار ابد قرار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حاضری ہے۔ یہ میں اپنی طرف سے نہیں کہتا بلکہ مصنف ابنِ عساکر میں حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ حضور

marfat.com
Marfat.com

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مَنْ زَارَ قَبْرِیْ بَعْدَ مَوْتِیْ فَکَاَنَّمَا زَارَنِیْ فِیْ حَیَاتِیْ "یعنی میرے وصال کے بعد جس نے میری قبر کی زیارت کی تو گویا اس نے میری ظاہری حیات میں میری زیارت کی۔"

سلام علیکم میں ایک یہ احتمال ہے کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے یہ سلام ہو تو یہ بڑی دولت ہے کہ ایسا نذارِ سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہِ بے کس پناہ میں حاضر ہوتا ہے۔ آپ اسے سلام سے نوازتے ہیں اور دوسرا احتمال جو تفسیر کبیر، قرطبی، البحر المحیط، مظہری، روح المعانی جمل اور صاوی وغیرہم میں مذکور ہے، کہ یہ سلام اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے یعنی اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرمایا "میرا" تیرے کے ساتھ ایمان لانے والے قرآن کریم کے ماننے والے صدقِ دل سے کلمہ "لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ" پڑھنے والے جب آپ کے پاس حاضر ہوں تو انہیں میری طرف سے سلام کہیں۔ حاضر ہوتے ہے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہِ عالیہ میں اور سلام عرض کرنے کا حکم ہوا ہے رب تعالیٰ کی طرف سے۔ سبحان اللہ! وہ یہ ہے کہ اس دنیا میں حاضر ہو کر درحقیقت خداوند قدوس کے پاس حاضر ہوتا ہے۔

کما خدا کا ہے وہ پیغام اور جو کی خبر مقر

میں اپنی طرف سے یہ بات نہیں کہہ رہا بلکہ خود اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

ومن یخرج من بیتہ مہاجرا الی اللہ

"اور جو اپنے گھر سے ہجرت کرتے ہوئے نکلا اللہ اور اس کے رسول کی طرف"

اللہ تعالیٰ مکان و زمان سے پاک ہے وہ کسی خاص پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہجرت کرکے آنے کے لیے ہجرت الی اللہ شمار کیا گیا۔ معلوم ہوا کہ عاصیوں کی بارگاہ و پناہ میں حاضر ہونا رب العالمین کے پاس حاضر ہونا ہے۔ اس لیے جو یہاں حاضر ہوتا ہے اسے خداوند قدوس کا سلام ملتا ہے۔ حاضر ہونے والوں کے لیے صرف سلام ہی نہیں بلکہ کملی والے سرکار علیہ سے ایک مژدۂ جانفزا بھی ملتا ہے کہ حاضر ہونے والوں کو بعد از سلام فرماتے ہیں: کتب ربکم علی نفسہ الرحمۃ "اے زائرو! تمہارے رب نے کرم فرما کر اپنے آپ پر رحمت کو ضروری

marfat.com

Marfat.com

کر لیا یہ سبحان اللہ! کتنا کرم ہے رب کریم کا کہ وہ غنی عن العالمین ہے اس پر ہماری طرح سے فرائض نہیں ہیں محض اپنے کرم اور اپنے فضلِ خاص سے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایمان و ایقان سے حاضرین کے لیے اپنے اوپر رحمت کو ضروری کر لیا۔ یہاں عقیدت و محبت سے آنے والوں کے لئے رحمت و برکات ہیں۔ تھوڑے کام پر بہت زیادہ ثواب عطا ہوتا ہے۔

بعض لوگ حساب لگانا شروع کر دیتے ہیں کہ مکہ مکرمہ میں ایک نیکی کے بدلے لاکھ نیکی کا ثواب اور یہاں ایک کے بدلے ہزار یا پچاس ہزار۔ بات دراصل یہ ہے کہ اس مبارک شہر کا کمال اپنے آپ نہیں، بلکہ پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی سکونت کے سبب ہے۔ تو جب آپ پہلے پہل تشریف لائے اس مبارک شہر کو یہ کمال حاصل ہوا۔ اس میں ایک نیکی کے عوض ہزار نیکی کا ثواب ہونے لگا۔ جب کچھ دیر محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سکونت کو ہوئی تو اس خطہ مبارک کو مزید کمال عنایت ہوا کہ ایک نیکی کا صلہ پچاس ہزار نیکیاں ہو گئیں پھر رحمت للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کا دریائے رحمت جوش میں آیا۔ صحیح بخاری اور صحیح مسلم شریف میں ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی: اللہ اللہ! پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا اللہ تعالیٰ تو اپنے ولیوں غوثوں اور قطبوں کی دعا قبول فرماتا ہے اور اس سے بڑھ کر نبیوں اور رسولوں کی دعا قبول فرماتا ہے۔ تو بھلا رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا وہ کیوں نہ قبول فرماتا۔ جبکہ ہر صاحب کمال ہر صاحب رتبہ کو جو کمال و رتبہ ملا سب آپ کے فیض ہے کمالِ ظاہری، کمالِ باطنی، کوئی خزانہ، کوئی علم جس کسی کو ملا آپ کے وسیلہ جلیلہ اور آپ کے ہاتھ سے ملا۔ حدیث پاک میں ہے: انما انا قاسم واللہ یعطی "میں تقسیم کرنے والا ہوں اور اللہ تعالیٰ عطا فرماتا ہے" آپ کیا تقسیم فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ کیا دیتا ہے بیان نہ کرنا تعمیم پر دلالت کرتا ہے کہ جس کسی کو جو ملا اللہ تعالیٰ کی عطا اور اسکے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی تقسیم سے ملا۔ تو آپ کی دعا ضرور مستجاب ہے۔ یہی نہیں آپکی تو خواہش کے مطابق رب العالمین کام فرماتا ہے"

میں خود نہیں کہہ رہا بلکہ مشکوٰۃ شریف میں یہ حدیث موجود ہے کہ تمام ایمانداروں کی ماں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا:

marfat.com
Marfat.com

ان ربک یسارع فی ہواک

بے شک آپکا رب آپکی خواہش بہت جلدی پوری فرماتا ہے۔

یہاں قریب ہی مسجد قبلتین ہے۔ آپ میں سے بہت سے حضرات نے اس کی زیارت کی ہے اور ابھی بھی زیارت کر سکتے ہیں۔ قریب ہی ہے پہلے قبلہ بیت المقدس تھا۔ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چاہتے ہیں کہ کعبہ مستقل قبلہ بنے۔ مسجد قبلتین میں نماز پڑھا رہے ہیں۔ بار بار آسمان کی طرف دیکھتے ہیں۔ کیونکہ آپ کو معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ میری خواہش پوری فرمائے گا۔ تبدیلی قبلہ کا شوق غالب ہو گیا ہے۔ لہٰذا اب اللہ تعالیٰ تبدیل فرما دے گا۔ چنانچہ ابھی نماز میں ہی ہیں کہ وحی الٰہی نازل ہوئی۔ وہ قد نری تقلب وجہک فی السماء فلنولینک قبلۃ ترضاہا فول وجہک شطر المسجد الحرام۔ آپ اپنے چہرے کو آسمان کی طرف بار بار اٹھتے دیکھ رہے تھے۔ اللہ اکبر! دنیا میں کیسے کیسے حسین و جمیل چہرے ہیں، بہت خوبصورت و خوبرو ہیں مگر انہیں دیکھنے والے اس میں وہ بات نہیں پاتے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن و جمال کا یہ عالم ہے کہ خود رب العالمین آپ کے چہرے کو دیکھتا ہے، بار بار دیکھتا ہے۔ قرآن کریم میں ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تم جس وقت یہ سوچتے ہو کہ کوئی چیز اللہ تعالیٰ سے پوشیدہ نہیں مگر یہ نہیں سوچتا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں دیکھ رہا ہے۔ اللہ اکبر کیا مقام و مرتبہ ہے فالسابقون السابقون۔ چنانچہ دیکھتا رہتا ہے آپ کے چہرے کو اور جب آپ نماز میں ہی چلنے پھرنے لگے۔

اس نے فرمایا: فلنولینک قبلۃ ترضاہا۔ پس ہم آپکو ایک قبلہ کی طرف متوجہ کریں گے۔ جو آپ کو پسند ہے۔ مدینہ سے مکہ ہے غیر میں ہے۔ اب یہ غیر میں کیسے ہو گا۔ فرمایا "ترضاہا" ہے آپ پسند فرماتے ہیں۔ وہی ہم آپکے لئے قبلہ بنا دیں گے۔

اب چونکہ اللہ تعالیٰ کو معلوم ہے کہ آپ کا پسندیدہ قبلہ کب ہے لہٰذا اسی وقت حکم دیا:

"فول وجہک شطر المسجد الحرام" آپ اپنے چہرے کو مسجد حرام کی طرف پھیر لیں!

چنانچہ آپ نماز کے دوران ہی کعبہ شریف کی طرف متوجہ ہو گئے۔ دل میں خواہش پیدا

marfat.com
Marfat.com

آئی ہے ۔زبان پر دُعا بعد میں آتی ہے ۔جب اللہ تعالیٰ آپ کی خواہش کو جلدی پورا فرماتا ہے تو آپ کی دُعا کیوں کر رد ہو سکتی ہے ۔ تمام مسلمانوں کو یقین ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دُعا منظور و مقبول ہے ۔

میں بیان کر رہا تھا کہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم شریف میں ہے کہ محبوبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دُعا فرمائی : اللّٰھم اجعل بالمدینۃ ضعفی ما جعلت بمکۃ من البرکۃ " اے اللہ ! مدینہ منورہ میں دوگنی برکت دے ۔ اس سے جو تو نے مکہ مکرمہ میں برکت رکھی ہے "

مکہ مکرمہ کی برکت کیا ہے ایک نیکی کے بدلے لاکھ نیکی کا ثواب ملتا ہے ۔ آپ ایک نماز پڑھیں لاکھ نماز کا ثواب پائیں گے ۔ ایک روزہ کے بدلے لاکھ روزوں کا ، ایک ریال کے بدلے لاکھ ریالوں کا ثواب پائیں گے ۔ یہاں مدینہ منورہ میں پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی دُعا برکت سے آپ ایک نیکی کے بدلے دو لاکھ نیکیاں ، ایک نماز کے بدلے دو لاکھ نمازیں ، ایک روزہ کے عوض دو لاکھ روزے ایک ریال کے صلہ میں دو لاکھ ریال خرچ کرنے کا ثواب پائیں گے ۔ بلکہ اس سے بھی زیادہ ثواب ملتا ہے "

میں عرض کر رہا تھا کہ مدینہ منورہ کے کمالات جو بھی ہیں ، وہ صاحبِ کمالات پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے سبب ہی ہیں ، ورنہ آپ کی تشریف آوری سے قبل یہ جگہ وبا میں مشہور تھی ۔ وبا کی وجہ سے اس کا نام " یثرب " یعنی پراگندگی تھا جب آپ تشریف لائے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو بخار آگیا ۔ اب اوقات تکلیف کے باعث وطن یاد آتا ۔ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب بیماری کی وجہ سے انہیں پوچھنے گئے تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ مکہ معظمہ کی محبت میں شعر پڑھ رہے تھے رسولِ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے دُعا فرمائی :

" اللّٰھم حبب الینا المدینۃ کحبنا مکۃ او اشد حبا " یا اللہ ! ــــ مدینہ ہمارا محبوب بنا دے جیسے مکہ ہمارا محبوب ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ مدینہ منورہ کو محبوب بنا دے اگر حبِّب الیٰ " کہتے تو صرف ان کی اپنی بات ہوتی : حبب الینا " فرما کر اپنی پیاری امت کو بھی اپنے ساتھ ملا لیا ۔ اب

marfat.com
Marfat.com

جو مسلمان مدینہ منورہ سے محبت کرے گا وہ "الینا" کے عموم میں داخل ہونے کی وجہ سے کرے گا جو بہت بڑی بشارت ہے۔ ساتھ ہی پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا بھی فرما دی کہ یا اللہ اس جگہ کی وبا جحفہ منتقل فرما دے یہ تو پہلے بیان ہو چکا ہے کہ آپ کی دعا مقبول و منظور ہے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں دیکھا کہ ایک بوڑھی عورت مدینہ سے جحفہ کو جا رہی ہے۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام علیہم الرضوان کو یہ خواب سنایا اور اس کی یہ تعبیر فرمائی کہ مدینہ شریف کی وبا جحفہ منتقل ہو گئی۔ جحفہ میں یہودی آباد تھے اب وہی وبا والی جگہ (یثرب) پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا سے دار الشفاء بن گئی۔ اور اس طرح دور ہو گئی کہ اب اسے "یثرب" کہنا بھی ناجائز ہو گیا۔ پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"من سمی المدینۃ یثرب فلیستغفر اللہ ھی طابۃ ھی طابۃ"

جو مدینہ کا نام یثرب رکھے پس وہ اللہ تعالیٰ سے بخشش طلب کرے۔ یہ "طابہ" ہے یہ "طابہ" ہے۔ اب اس کی مٹی بھی شفا بن گئی۔

حدیث پاک میں ہے:

غبار المدینۃ شفاء من الجذام "مدینہ کی گرد و غبار جذام والوں کے لیے شفا ہے۔ دوسری حدیث فرمان ہے:

"والذی نفسی بیدہ ان تربتھا لمؤمنۃ وانھا شفاء من الجذام" قسم ہے اس کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ بے شک مدینہ کی مٹی مومن کے لیے شفا ہے اور بے شک وہ جذام سے شفا ہے"

یوں تو ہر چیز خداوند قدوس کی تسبیح و تقدیس کرتی ہے۔ سوائے ان نجس چیزوں کے سوا ہر چیز ایسا غذا ہے۔ مگر مدینہ منورہ کی مٹی کی کیا شان ہے جس کے ایمان کی خصوصی طور پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شہادت دیں۔ مدینہ منورہ تو اس قدر ایمان والا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کا نام ہی ایمان رکھ دیا۔ قرآن کریم میں صحابہ کرام انصار علیہم الرضوان کی تعریف میں فرمایا:

marfat.com

Marfat.com

"الذین تبوأ الدار والایمان" وہ لوگ جنہوں نے دار اور ایمان میں جگہ دی۔ انصار مدینہ شریف میں رہتے تھے۔ انصار نے مہاجرین کو مدینہ منورہ میں ٹھہرایا اور اللہ تعالےٰ نے دار اور ایمان میں ٹھہرایا۔ معلوم ہوا کہ مدینہ منورہ کا نام اللہ تعالیٰ نے ایمان رکھا ہے۔ "الم تکن ارض اللہ واسعۃ" میں سرزمین طیبہ کا نام "ارض اللہ" رکھا گیا۔ مدینہ منورہ کی زمین۔ اللہ، اللہ!

حدیث پاک میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جلوہ افروز تھے اور ایک قبر کھودی جا رہی تھی تو ایک شخص نے جھانکا اور کہا بُری جگہ ہے یہ مومن کے لیٹنے کی۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "بُری بات کہی تو نے" اس نے عرض کیا، یا رسول اللہ! میں نے اس کا ارادہ نہیں کیا۔ میں تو اللہ کے راستہ جہاد کا ارادہ کیا ہے۔ یعنی اگر جہاد کرتے ہوئے شہید ہو جاتا تو اس کے لیے اس موت سے بہتر تھا۔ آپ نے فرمایا: اللہ کے راستے میں جہاد کی مثل نہیں۔ "ما علی الارض قطعۃ ہی احب الی ان یکون بہا منہا" آپ نے اس کلام مبارک کو تین مرتبہ ارشاد فرمایا: اس کا ترجمہ یہ ہے کہ زمین پر کوئی ٹکڑا ایسا نہیں جہاں میری قبر کا ہونا مجھے اس مدینہ منورہ سے زیادہ محبوب ہو" یعنی یہ بقعہ ہے جسے مدینہ کہا جاتا ہے، اپنی قبر کے لیے تمام روئے زمین سے زیادہ محبوب جانتا ہوں۔"

مدینہ منورہ کی یہ زمین تو خداوند قدوس کو بھی بہت پیاری ہے۔ صحیح مستدرک شریف میں ہے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ سے ہجرت فرمائی تو آپ نے یہ دعا فرمائی:

"اللّٰھم انک اخرجتنی من احب البقاع الی فاسکنی فی احب البقاع الیک"

اے اللہ بے شک میں تیرے حکم سے اپنے محبوب ترین (مکہ مکرمہ) سے نکلا ہوں۔ تو مجھے اس بقعہ میں سکونت دے جو تجھے سب سے زیادہ پیارا ہو۔"

اس حدیثِ پاک سے ثابت ہوا کہ پیارا مدینہ اللہ تعالےٰ کو تمام روئے زمین کے شہروں سے زیادہ پیارا ہے۔

marfat.com
Marfat.com

خاکِ طیبہ از دو عالم بہتر است
خوشتر آں شہرے کہ دروے دلبر است

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پہلے مکہ مکرمہ زیادہ پیارا تھا جب اللہ تعالیٰ کی مدینہ شریف سے محبت کو دیکھا تو آپ کو بھی مدینہ منورہ زیادہ محبوب ہوگیا اب تو اگر مکہ مکرمہ میں درود مسعود ہوتا ہے تو مسند امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ کی روایت کے مطابق آپ دعا فرماتے ہیں :۔

"اللّٰھم لا تجعل قبری وثنا یا تابکۃ" اے اللہ! ہماری موت بھی مکہ مکرمہ نہ آئیں ۔

میں نے ابتدا میں جو آیہ کریمہ پڑھی ہے اس میں حاضرین کے لیے تین امور کا ذکر ہے ایک سلام علیکم پیامے جانب صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے۔ یا اللہ رب العالمین کی طرف سے سلام۔

دوسری وہ خوشخبری جو کتب کم من احد میں مذکور ہے جس کی قرآن نے توضیح کر چکا ہوں۔

تیسری خوشخبری زائرین کرام کے لیے ظاہر ہوتی ہے وانزمن علی منکسر مرجبا دلم تاب من بعدہ واصلاح فانہ غفور رحیم یعنی بے شک تو نے جس نے نادانی میں کوئی برا کام کیا۔ پھر اس کے بعد اس نے توبہ کی اور اپنی اصلاح کی۔ تو بے شک وہی اللہ غفور رحیم ہے۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضری گناہوں کی معافی اور توبہ کی مقبولیت کی بشارت سنائی جا رہی ہے۔

(حرم پاک میں کی گئی ایک تقریر)

شکریہ ماہنامہ ضیائے حرم لاہور شمارہ مئی ۱۹۸۱ء

marfat.com
Marfat.com

قصیدہ نعتیہ
سیدنا امام اعظم رضی اللہ عنہ کے
کے پہلے پانچ اشعار

یَا سَیِّدَ السَّادَاتِ جِئْتُکَ قَاصِدًا اَرْجُوْ رِضَاکَ وَ اُحْتَمِیْ بِحِمَاکَ

اے سرداروں کے سردار میں خاص آپ ہی کا قصد کر کے حاضر ہوا ہوں۔ آپکی خوشنودی کا طالب اور آپ کی حمایت کا امیدوار

وَاللّٰہِ یَا خَیْرَ الْخَلَائِقِ اِنَّنِیْ قَلْبًا مَشُوْقًا لَا یَرُوْمُ سِوَاکَ

اے بہترین مخلوق! خدا کی قسم میرا قلب آپ ہی کا شیفتہ ہے اور آپکے سوا کسی کا ارادہ نہیں رکھتا

وَبِحَقِّ جَاہِکَ اَنَّنِیْ بِکَ مُغْرَمٌ وَاللّٰہُ یَعْلَمُ اَنَّنِیْ اَہْوَاکَ

آپکی عزت کی قسم میں آپ کا شریفتہ ہوں اور خدا جانتا ہے کہ میں آپ ہی سے پیار کرتا ہوں

اَنْتَ الَّذِیْ لَوْلَاکَ مَا خُلِقَ امْرُءٌ کَلَّا وَلَا خُلِقَ الْوَرٰی لَوْلَاکَ

آپ وہ ہیں کہ اگر نہ ہوتے تو کوئی شخص نہ پیدا کیا جاتا بلکہ اگر آپ نہ ہوتے تو کل کائنات ہی نہ ہوتی

اَنْتَ الَّذِیْ مِنْ نُوْرِکَ الْبَدْرُ اکْتَسٰی وَالشَّمْسُ مُشْرِقَۃٌ بِنُوْرِ بَہَاکَ

آپ وہ ہیں کہ آپ کے نور سے چاند نے نور حاصل کیا اور سورج روشن ہے آپ ہی کے جمال سے

marfat.com
Marfat.com

اَلصُّبْحُ بَدَا مِنْ طَلْعَتِهٖ
صبح ظاہر ہوئی آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی پیشانی سے

وَاللَّیْلُ دُجٰی مِنْ وَّفْرَتِهٖ
اور رات روشن ہوئی آپ کی زلفوں سے

فَاقَ الرُّسُلَا فَضْلًا وَّعُلَا
پیش دستی لے گئے پیغمبروں سے بزرگی و بلندگی میں

اَهْدَی السُّبُلَا لِدَلَالَتِهٖ
سیدھے ہو گئے رستے آپ کے دکھانے سے

كَنْزُ الْكَرَمِ مَوْلَی النِّعَمِ
آپ خزانہ بخشش اور صاحب نعمت کے ہیں

هَادِی الْاُمَمِ لِشَرِیْعَتِهٖ
ہدایت دکھانے والے اُمت کے اپنی شریعت کیلئے

اَزْكَی النَّسَبِ اَعْلَی الْحَسَبِ
بہت پاکیزہ نسب والے بلند خاندانوں والے

كُلُّ الْعَرَبِ فِیْ خِدْمَتِهٖ
تمام عرب (جہاں) آپ کی خدمت میں ہیں

سَعَتِ الشَّجَرُ نَطَقَ الْحَجَرُ
دوڑے آئے درخت، کلام کیا پتھروں نے

شَقَّ الْقَمَرُ بِاشَارَتِهٖ
پھٹ گیا چاند ساتھ اشارہ ان کے

جِبْرِیْلُ اَتٰی لَیْلَةَ مِعْرَاجِهٖ
جبریل علیہ السلام آئے رات معراج کی

وَالرَّبُّ دَعَا لِحَضْرَتِهٖ
اور پروردگار نے بلایا ان کو اپنے ملنے

نَالَ الشَّرَفَا وَاللّٰهُ عَطَا
پہنچے بزرگیوں کو اور اللہ نے عطا کئے

عَمَّا سَلَفَا مِنْ اُمَّتِهٖ
وہ گناہ جو ہوئے امت کے پہلے

فَمُحَمَّدُنَا هُوَ سَیِّدُنَا
پس محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہی سردار ہمارے ہیں

فَالْعِزُّ لَنَا لِاِجَابَتِهٖ
پس عزت ہے ہمارے لیے اُن کی مقبولیت سے

marfat.com
Marfat.com

نشان منزل

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ و علیٰ آلک و اصحابک یا حبیب اللہ

○

چودھویں صدی ہجری میں عالم اسلام کی محبوب ترین علمی و روحانی شخصیت کی حیثیت سے بین الاسلامی سطح پر جس کی پہچان ہوئی وہ اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خان قادری بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ کے خلیفہ خاص' عاشق حبیب کبریا' راس العلماء والاتقیاء حضرت الشیخ مولانا ضیاء الدین احمد مدنی قادری بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ کی ذات ستودہ صفات ہے' جنہوں نے اپنی قابل رشک زندگی کا مقصد وحید جنت البقیع کی خاک اقدس میں سمانا بنایا' اور پھر اس میں اعلیٰ نمبروں پر کامیابی سے سرفراز ہوئے۔

ضرورت اس بات کی ہے کہ آپ کی حیات مقدسہ پر بھرپور انداز میں کام کیا جائے تاکہ آپ کی پاکیزہ زندگی کے تمام گوشے واشگاف ہوں' میرا جہاں بھی جانا ہوا' احباء و رفقاء نے نسبت خاص ہونے کے باعث آپ کے احوال و آثار بڑی دلچسپی سے دریافت کرنے کے ساتھ ساتھ حسرت بھرے دل سے یہی آرزو کرتے پایا! کاش آپ پر کوئی مستند کتاب ہو جو ہماری زندگی میں عشق مصطفیٰ ﷺ کے چراغ روشن کرے۔

گو "قطب مدینہ" کے نام سے راقم السطور کی مرتب کردہ مختصر سی کتاب

marfat.com
Marfat.com

نے دو بار طباعت سے آراستہ ہو کر خراج محبت حاصل کیا' نیز ایک ضخیم ترین کتاب "انوار قطب مدینہ" مکرم جناب خلیل احمد رانا زیدہ مجدہ کی مرتبہ چھپ کر اہل عقیدت و الفت کے ذوق کا سامان مہیا کر چکی ہے مگر عدم دستیابی کے باعث "ضیائے مدینہ" نے طباعت کا لباس پہنا' پیش نظر کتاب کا بنیادی ماخذ "انوار قطب مدینہ" ہے' جس سے بھرپور استفادہ کیا گیا۔

تاہم راقم' حضرت مولانا علامہ الحاج محمد منشا تابش قصوری مدرس جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور' خطیب جامع مسجد نور مدینہ کے "کا بے حد ممنون ہے جنہوں نے "ضیائے مدینہ" کے لئے جدید ترین مضامین اہل علم و قلم سے حاصل کر کے اس کتاب کے وزن و وقار میں خوب اضافہ کیا۔ حقیقت یہ ہے کہ "انوار قطب مدینہ" کی ترتیب و تصحیح بھی موصوف ہی کی مرہون منت تھی مگر "تلک الایام نداولھا بین الناس' کے تحت انتخاب زمانہ سے محترم خلیل احمد رانا کو مرتب' ہونے کی سعادت سے نوازا اب جب مقدر نے یاوری کی اور ایک بار تو ذاتیات کو علامہ قصوری صاحب آڑے نہیں آنے دیتے" یہ باتیں مارشل راؤ سے "نقل" پر شیدہ نہیں تاہم یہاں بطور جملہ معترضہ جملہ قرطاس ہو گئیں۔

ناچیز ان کے شکریہ کے ساتھ ساتھ یہ بھی واضح کر دینا چاہتا ہے کہ اگر محترم المقام حضرت الحاج محمد متقبل امر خیلی قادری دامت برکاتہم کی شفقت و سرپرستی نہ ہوتی تو اس نعمت عظمیٰ سے شاد کام ہونے کا کبھی تصور بھی پیدا نہ ہوتا' جنہوں نے اپنی حیات مستعار کو اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ کے مشن کو بین الاقوامی سطح پر متعارف کرانے کے لئے وقف کر رکھا ہے' جو رضا اکیڈمی لاہور کے بانی' رضا دار الاشاعت کے ناظم' جامع مسجد رضا کے امام و

marfat.com
Marfat.com

خطیب' مدرسہ ضیاء السلام کے مہتمم' رضالائبریری کے لائبریرین اور رضاڈسپنسری کے چیئرمین ہونے کے ساتھ ساتھ حضرت الشیخ مولانا ضیاء الدین احمد مدنی قادری رحمہ اللہ تعالیٰ کے خلیفہ و مرید خاص ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کا سایہ اہل سنت و جماعت پر ہمیشہ قائم رکھے۔

آخر میں قارئین کرام سے التماس ہے' میری یہ کاوش حرف آخر نہیں' میں چاہتا ہوں ضیاء الملت علیہ الرحمتہ پر بہت کچھ لکھا اور شائع کیا جائے۔ اس سلسلہ میں اہل علم و قلم سے گزارش ہے حضرت والا شان پر اپنے رشحات مبارکہ سے نوازیئے' ان شاء اللہ العزیز ضیائے مدینہ جلد ثانی بھی شائع کی جائے گی۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ حضرت ضیائے مدینہ علیہ الرحمہ کا صدقہ اس ترتیب کو قبولیت کا شرف مرحمت فرمائے۔ آمین ثم آمین

بجاہ طہ ویس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ وبارک وسلم

فقط غلام غلامان احمد رضا

حافظ محمد طاہر رضا

لاہور

۲۸/۲/۹۸

marfat.com
Marfat.com

منظوم ترجمہ درود تاج شریف

صد صلوٰۃ و سلام اور درود و نعم ہوں محمد پہ لے قادرِ ذو الکرم
تاج والے ہیں، معراج والے ہیں وہ، اُن کا مرکب براق، اُن کا رحمت علم
اُن سے خالیت بلا، اُن سے غائب وبا، وہ علاج مرض، وہ دوائے الم
اسم مکتوب، مرفوع، مشفوع ہے، لوح پر نور، پر نقش نازِ قلم
جسم اقدس معطر، مطہر، منور سبھا، مہر صبح ازل یا چراغِ حرم
وہی شمس الضحیٰ، وہ ہی بدرالدجیٰ، وہ ہی صدرالعلیٰ ابرِ جود و کرم
وہی نورالہدیٰ، وہ ہی کہف الورٰے، وہ جمیل الشیم، وہ شفیع الامم

اُن کا عاصم خدا، ان کے خادم ملک، اُن کا مرکب براق، اُن کا اسرا سفر
منزل اعلیٰ ترین سدرۃ المنتہیٰ، قاب قوسین ہے قرب سے بہرہ ور

شرحِ توسین مطلوب و مقصود جاں، قبلہ مشتاق انوارِ عرش بریں
سید المرسلین، خاتم الانبیاء، شافعِ مذنبین، رافع اسفلین
رحمتِ عالمیں، راحتِ عاشقیں، زینتِ عارفیں، زینتِ عابدیں
رہبرِ سالکیں، ہادیٔ مومنیں، خضرِ راہِ یقیں، اوّلیں، آخریں
غمگسارِ یتیماں، محبِ غریباں، حبیبِ فقیراں، پہ لاکھوں سلام
سیدِ انس و جاں، صاحبِ دو کماں، سرورِ دو جہاں، دو جہاں کے امام
ابنِ عبداللہ، جدِ حسنین ابوالقاسم اور نورِ حق بالیقیں!
ہیں حبیبِ خدا، ساری امت فدا، ان کے حسن و جمالِ جہاں تاب پر
ہاں کہو سب سلام و صلوٰۃ و درود اُن پہ اور اُن کی آل اور اصحاب پر

اصغر حسین خاں نظم عمرانوی

marfat.com
Marfat.com

فی نعت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم

رشحاتِ فکر حضرت خواجہ حافظ محمد قمر الدین سیالوی

آں جملہ رسل ہادی برحق کہ گزشتند
آج تک جتنے سچے رسول گذرے ہیں

بر فضل تو اے ختم رسل دادہ گواہی
اے خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم سب نے آپ کی بزرگی کی گواہی دی

تو باعث تکوین معاشی ومعادی!
یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، دنیا وآخرت کی تکوین کا باعث آپ ہیں

اے عبدالہ ہست مسلم بہ تو شاہی
اے اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ بندے، کونین کی شاہی آپکو بخشی گئی

عالم بہو اداریت از ہوش برفتہ
آپ کی محبت کے باعث سارا جہاں مدہوش ہے

آہو شدہ دریم وبصحرا شدہ ماہی
ہرن دریا میں چھلانگیں لگا رہا ہے، اور مچھلیاں صحرا میں بھاگ رہی ہیں

ز آفاق پریدی و ز افلاک گزشتی
آپ نے آفاق سے پرواز کی اور آسمانوں سے بھی آگے گذر گئے

درجاتک سے السدرۃ غیر المتناہی
آپکے درجات مقام سدرہ سے بھی آگے نکل گئے

marfat.com
Marfat.com

امید بکرمت کہ مکارم سیم تُست

یہ حضور کے کرم کا امیدوار ہوں اور کرم فقط آپ کی پسندیدہ عادت ہے

من کیستم و چیست معاصی و تباہی

میں نوازش کے سامنے میری کیا حقیقت ہے میرے گناہ کی کیا حیثیت ہے

آلیس نیم از فضل تو اے رُوح خُداوند

اے رحمت الٰہی! میں تیرے فضل و کرم سے مایوس نہیں ہوں

نظرے کہ باید ز قمر رنج سیاہی

چاند میں جو نظر آتا ہے وہ سیاہی دور کرے

marfat.com

Marfat.com

نعت

واہ کیا جود و کرم ہے شہ بطحا تیرا
نہیں سنتا ہی نہیں مانگنے والا تیرا

دھارے چلتے ہیں عطا کے وہ ہے قطرہ تیرا
تارے کھلتے ہیں سخا کے وہ ہے ذرہ تیرا

فیض ہے یا شہِ تسنیم نرالا تیرا
آپ پیاسوں کے تجسس میں ہے دریا تیرا

میں تو مالک ہی کہوں گا کہ ہو مالک کے حبیب
یعنی محبوب و محب میں نہیں میرا تیرا

ترے قدموں میں جو ہیں غیر کا منہ کیا دیکھیں
کون ٹکروں پہ چڑھے دیکھ کے تلوا تیرا

چور حاکم سے چھپا کرتے ہیں یا اس کے خلاف
ترے دامن میں چھپے چور انوکھا تیرا

دل عبث خوف سے پتا سا اڑا جاتا ہے
پلہ ہلکا سہی بھاری ہے بھروسا تیرا

ایک میں کیا مرے عصیاں کی حقیقت کتنی
مجھ سے سو لاکھ کو کافی ہے اشارہ تیرا

خوار و بیمار خطا وار گنہ گار ہوں میں
رافع و نافع و شافع لقب آقا تیرا

تو جو چاہے تو ابھی میل مرے دل کے دھلیں
کہ خدا دل نہیں کرتا کبھی میلا تیرا

تو نے اسلام دیا تو نے جماعت میں لیا
تو کریم اب کوئی پھرتا ہے علیہ تیرا

موت سنتا ہوں ستم تلخ ہے زہرابہ ناب
کون لا دے مجھے تلووں کا غالہ تیرا

تیرے صدقے مجھے اک نوبہت ہے تری
جس دن اچھوں کو ملے جسم چمکتا تیرا

حرم و طیبہ و بغداد جدھر کیجے نگاہ
جوت پڑتی ہے تری نور ہے چھنتا تیرا

تری سرکار میں لاتا ہے رضا اسکو شفیع
جو ترا غوث ہے اور لاڈلا بیٹا تیرا

marfat.com
Marfat.com

نعت

کون کہتا ہے کہ زینت خُلد کی اچھی نہیں
لیکن اے دل فرقتِ کوئے نبی اچھی نہیں

رحم کی سرکار میں پرسش ہے ایسوں کی بہت
اے دِل اچھا ہے اگر حالت مری اچھی نہیں

تیرہ دِل کو جلوۂ ماہِ عرب درکار ہے
چودھویں کے چاند تیری چاندنی اچھی نہیں

کچھ خبیث میں بُرا ہوں کیے اچھے کا بُرا
مجھ بُرے پر زاہد لعنت زنی اچھی نہیں

اس گلی سے دُور رہ کر کیا مریں ہم کیا جئیں
آہ ایسی موت ایسی زندگی اچھی نہیں

اُن کے دَر کی بھیک چھوٹی جس گدا کے ہاتھ سے
مُنہ لگے در کی بھیک اچھی سروری اچھی نہیں

خاکِ در کا سائل اگر بیمار کے اچھا نہیں
تُو کہ کیا حالت اگر بیمار کے اچھی نہیں

سایۂ دیوارِ جاناں میں ہو بسترِ خاک پر
آرزوئے تاجِ و تختِ خسروی اچھی نہیں

بارِ عصیاں کی تری سے ہو رہا ہوں جاں بلب
جرم کو اچھا کیے حالت مری اچھی نہیں

ذرہ تیرے کی طلب کے مقابل اے دل
گفتی بڑھتی چاند کی اب مثل اچھی نہیں

موسمِ گل کیوں نہ کہلائے جنابِ عندلیب
دشتِ طیبہ جائیں گے سرسبز اچھی نہیں

بیکسوں پر مہرباں ہے راعیِ عالم کی ذات
بندہ سرکار ہو پھر خدا کی بندگی اچھی نہیں

روسیہ ہوں منہ اچھا محشر میں اے احمد رضا
خارِ دشتِ طیبہ چبھ کے دل میں مرے

صبح محشر چونک اے دل جلوۂ محبوب دیکھ
موسمِ گل کیوں نہ کہلائے جنابِ عندلیب

بیکسوں پر مہرباں ہے راعیِ عالم کی ذات
بندہ سرکار ہو پھر خدا کی بندگی اچھی نہیں

روسیہ ہوں منہ اچھا محشر میں اے احمد رضا
خارِ دشتِ طیبہ چبھ کے دل میں مرے

صبح محشر چونک اے دل جلوۂ محبوب دیکھ
اُن کے در پر موت آجائے تو جی جائیں حسن
اُن کے در سے دُور رہ کر زندگی اچھی نہیں

مولانا حسن رضا خاں بریلوی علیہ الرحمۃ

marfat.com
Marfat.com

نعت

عجب رنگ پر ہے بہارِ مدینہ
کہ سب جنتیں ہیں نثارِ مدینہ

مُبارک ہے عندلیبو تمہیں گل
ہمیں گل سے بہتر ہے خارِ مدینہ

بناشہ نشیں خسروِ دوجہاں کا
بیاں کیا ہو عزّ و وقارِ مدینہ

مری خاک یارب نہ برباد جائے
پسِ مرگ کر دے غبارِ مدینہ

لگِ گُل کی جب نازکی دیکھتا ہوں
مجھے یاد آتے ہیں خارِ مدینہ

ملک لگاتے ہیں آنکھوں میں اپنی
شب و روز خاکِ مزارِ مدینہ

جدھر دیکھئے باغِ جنت کھلا ہے
نظر میں ہیں نقش و نگارِ مدینہ

رہیں ان کے جلوے بسیں اُنکے جلوے
مرا دِل بنے یادگارِ مدینہ

حرم ہے اُسے ساحتِ ہر دو عالم
جو دِل ہو چکا ہے شکارِ مدینہ

دو عالم میں بٹتا ہے صدقہ یہاں کا
ہمیں اِک نہیں ریزہ خوارِ مدینہ

بنا آسمان منزلِ ابنِ مریم
گئے لامکاں تا جدارِ مدینہ

مرادِ دِل بلبلِ بے نوا ہے
خُدایا دکھا دے بہارِ مدینہ

شرف جن سے حاصل ہوا انبیاء کو
وہی ہیں حسنؔ افتخارِ مدینہ

marfat.com
Marfat.com

نعت

سیر گلشن کون دیکھے دشت طیبہ چھوڑ کر
سوئے جنت کون جائے در تمہارا چھوڑ کر

سرگزشت غم کہوں کس سے ترے ہوتے ہوئے
کس کے گھر پر جاؤں تیرا آستانہ چھوڑ کر

بے تعلقے یاں کو چین آتا اگر
یاد بار آتے نہ یوں جبریل سدرہ چھوڑ کر

کون کہتا ہے دل بے مدعا ہے خوب پھر
میرا کوئی کر نہ دیں ان کی تمنا چھوڑ کر

گر ہی جائیں میں مگر کہیں ملے جائی دوام
کیا کہے بیمار غم قربے مسیحا چھوڑ کر

کس تمنا پر جئیں یارب اسیران قفس
بخشوانا ہے ہمیں بابِ جنینہ چھوڑ کر

خلد کیا نفس سرکش ہاؤں ہو بے سنے
ایسے جلنے پر کروں میں کیا سنا چھوڑ کر

کیا تڑپنا کیوں ہاؤں جنت کو یہ چھوڑ کر
حشر میں ایک ایک کا منہ تکنے آئیں ہم

مرکے بھی ہیں ہاں کے در پہ جاتے ہیں رضا
جیتے کے مرتے ہیں ہاں کہ مدینہ چھوڑ کر

marfat.com
Marfat.com

نعت

حاجیو آؤ شہنشاہ کا روضہ دیکھو
کعبہ تو دیکھ چکے کعبہ کا کعبہ دیکھو

آبِ زمزم تو پیا خوب بجھائیں پیاسیں
آؤ جوشِ کوثر کا بھی دریا دیکھو

زیرِ میزاب ملے خوب کرم کے چھینٹے
ابرِ رحمت کا یہاں زور برسنا دیکھو

دھوم دیکھی ہے درِ کعبہ پہ بیتابوں کی!
ان کے مشتاقوں میں حسرت کا تڑپنا دیکھو

مثلِ پروانہ پھرا کرتے تھے جس شمع کے گرد
اپنی اس شمع کو پروانہ یہاں کا دیکھو

خوب آنکھوں سے لگایا ہے غلافِ کعبہ
قصرِ محبوب کے پردے بھی جلو دیکھو

اوّلین خانۂ حق کی تو ضیائیں دیکھیں
آخریں بیتِ نبی کا بھی تجلّا دیکھو

دھو چکا ظلمتِ دل بوسۂ سنگِ اسود
خاک بوسیٔ مدینہ کا بھی رتبہ دیکھو

کر چکی رفعتِ کعبہ پہ نظر پروازیں
ٹوپی اب تھام کے خاکِ درِ والا دیکھو

جمعہ کہ تھا عیدِ اہلِ عبادت کے لیے
فخرِ مو آؤ یہاں عید دوشنبہ دیکھو

خوب مسعیٰ میں بامید صفا دوڑ لیے!
رہِ جاناں کی صفا کا بھی تماشا دیکھو

غور سے سُن تو رضا کعبے سے آتی ہے صدا
میری آنکھوں سے مرے پیارے کا روضہ دیکھو

marfat.com
Marfat.com

نعت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جنگ آزادی ۱۸۵۷ء میں فرنگیوں کا ایک شخص نے مخبری کی، صوفی کو ہدایت عمل کانی گرفتار ہوئے۔ صوفی پر مقدمات قائم ہوئے۔ صوفی صاحب کی کارروائی کے بعد پھانسی کا حکم ہوا۔ صوفی کانی یہ حکم سنتے ہی مسکرائے، اور جب انکو پھانسی دینے کے لیے لے جایا گیا تو صوفی کانی نہایت خندہ پیشانی سے اپنی تلاوت کلام پاک میں مشغول ہوئے تختہ دار کی طرف جا رہے تھے۔

کوئی گل باقی رہے گا نہ چمن رہ جائے گا
پر رسول اللہ کا دین حسن رہ جائے گا
ہم صفیر و باغ میں ہیں کوئی دم کا چہچہا
ہم صفیر اڑ جائیں گے خالی چمن رہ جائے گا
سن مکافات عمل کہ ہاتھ کس کے کچھ نہ آیا
نام شاہ و بے نوا ہے یاں مگر رہ جائے گا
جو پڑے گا صاحب ادراک کا اس پر گذر
دیکھ کر عبرت سے اس کا تن بدن رہ جائے گا
سب فنا ہو جائیں گے کانی ولیکن حشر تک
نعت حضرت کا زبانوں پر سخن رہ جائے گا

---

* امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی ملفوظ حصہ دوم میں اس غزل کی طرف اشارہ کیا ہے۔ (کانی)

marfat.com
Marfat.com

کروں تا کُجا انتظارِ مدینہ

مُعطّر مُعطّر دیارِ مدینہ • منوّر منوّر جوارِ مدینہ
دو عالم نہ کیوں ہوں نثارِ مدینہ • ہیں محبوبِ ربّ تا جدارِ مدینہ
فضائے ریاضِ جناں دیکھتا ہوں • نظر میں ہیں باغ و بہارِ مدینہ
ابوبکر و فاروق و عثمان و حیدر • فدائی نبی چار یارِ مدینہ
دکھا دو مجھے اپنا شہرِ مبارک • میرے تاجور، شہریارِ مدینہ
مجھے سبزِ گنبد کا دیدار بخشیں • میں دیکھوں جمالِ دیارِ مدینہ
کبھی ہو طوافِ حرم مجھ کو حاصل • کبھی دیکھوں جا کر مزارِ مدینہ
پہنچ جاؤں یارب وہاں جیتے جی میں • کروں تا کُجا انتظارِ مدینہ

رضاؔ و ضیاؔ کا ہے یہ فیضِ تابشؔ
کہ تو بھی ہے مدحت نگارِ مدینہ

مولانا محمد منشا تابشؔ قصوری

marfat.com
Marfat.com

کروں تا کُجا انتظارِ مدینہ

مُعطّر مُعطّر دیارِ مدینہ • منوّر منوّر جوارِ مدینہ
دو عالم نہ کیوں ہوں نثارِ مدینہ • ہیں محبوبِ ربّ تا جدارِ مدینہ
فضائے ریاضِ جناں دیکھتا ہوں • نظر میں ہیں باغ و بہارِ مدینہ
ابوبکر و فاروق و عثمان و حیدر • فدائی نبی چار یارِ مدینہ
دکھا دو مجھے اپنا شہرِ مبارک • میرے تاجور، شہریارِ مدینہ
مجھے سبزِ گنبد کا دیدار بخشیں • میں دیکھوں جمالِ دیارِ مدینہ
کبھی ہو طوافِ حرم مجھ کو حاصل • کبھی دیکھوں جا کر مزارِ مدینہ
پہنچ جاؤں یارب وہاں جیتے جی میں • کروں تا کُجا انتظارِ مدینہ

رضاؔ و ضیاؔ کا ہے یہ فیضِ تابشؔ
کہ تو بھی ہے مدحت نگارِ مدینہ

مولانا محمد منشا تابشؔ قصوری

marfat.com
Marfat.com

اِستغاثہ

میری برباد بستی کو بسا دو یا رسول اللہ
کنارے پر میری کشتی لگا دو یا رسول اللہ
پریشاں حال ہوں فرطِ نگاہِ لطف ہو جائے
شکوہ و غمہائے عظم کو مٹا دو یا رسول اللہ
یہ نظریں آپ کے دیدار کی طالب ہیں مدت سے
رخِ پرنور سے پردہ اٹھا دو یا رسول اللہ
مری قسمت پر جو طائے مری قسمت سنور جائے
مرے قسمت میں شاہا دو یا رسول اللہ
رحیم یکساں ہو تم ہو حکیم درمنداں ہو
طبیبِ مرضِ عصیاں ہو دوا دو یا رسول اللہ
مرا مسکن مدینہ ہو مرا مدفن مدینہ ہو
مرا سینہ مدینہ ہی بنا دو یا رسول اللہ
یہی ہے آرزوئے زندگی تابش قصوری کی
دمِ آخر رخِ زیبا دکھا دو یا رسول اللہ

محمد نشاط تابش قصوری

marfat.com
Marfat.com

عشق و محبت کی تربیت گاہ

سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ کے مشہور شیخ حضرت مولانا ضیاء الدین احمد قادری رضوی مدنی کے وصال پر ملال پر ہندو پاک کے مذہبی حلقہ میں ہنوز صف غم بچھی ہوئی ہے۔ حضرت موصوف کی سیرت سے متعلق یہ چند سطور ہدیہ ناظرین ہیں۔

حضرت مولانا ضیاء الدین احمد قادری موضع کلاسوالا ضلع سیالکوٹ پنجاب متحدہ ہندوستان ۱۸۷۹ء / ۱۲۹۷ھ کو پیدا ہوئے۔ آپ کا سال ولادت "یا غفور" (۱۲۹۷ھ / ۱۸۷۹ء) سے برآمد ہوتا ہے۔ آپ کے والد کا نام عبدالعظیم تھا۔ جد امجد سنی صحیح العقیدہ قادری بزرگ تھے۔ اس گھرانے کے جد اعلیٰ کا نام قطب الدین قادری تھا۔ آپ کا سلسلہ نسب حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہما تک پہنچتا ہے۔ اس لئے آپ کا خاندان رحمانی صدیقی کہلاتا ہے۔ آپ کا عہد طفلی تیرھویں صدی ہجری کا اختتام تھا۔ آپ کی ذات الحب فی اللہ والبغض فی اللہ کا مظہر تھی۔ جب کبھی لوگوں کے استفسار پر اپنے والد کا نام بادل نخواستہ لیتے تو فرما دیتے کہ میرے والد بدعقیدہ تھے اور بظاہر والد کی بدعقیدگی ان کے ترک وطن اور بغداد و مدینہ کی ہجرت کا سبب بنی۔

marfat.com
Marfat.com

چودھویں صدی کا ہندوستان برطانوی ہندوستان تھا۔ ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں خانقاہوں' مدارس اور مساجد کے بعد ہندوستان میں تعلیم و تربیت اور صحت و خدمت کے نام پر مشنری ادارے' شفاخانے اور کالج جگہ جگہ قائم کئے جا رہے تھے۔ اسلامی فکر و نظر کو مسیحی سانچوں میں ڈھالا جا رہا تھا اور چودھویں صدی کا ہندوستان برطانوی اقتدار کے سایہ میں پروان چڑھ رہا تھا۔ دین و مذہب کے نام پر وہابی' نیچری' مرزائی جیسے فتنے انگریز کی پشت پناہی کر رہے تھے۔ ٹھیک اسی زمانے میں علمائے عاملین اپنے مواعظ حسنہ اور پرجوش تبلیغ سے جہاد باللسان فرما رہے تھے۔ انھیں مقدس جماعت علماء میں حضرت مولانا عبدالقادر بھیروی علیہ الرحمۃ بھی تھے جو بیگم شاہی مسجد لاہور میں احیاء حق و ابطال باطل کا فریضہ انجام دے رہے تھے۔ صاحب تذکرہ مولانا نورالدین احمد نے درس نظامیہ کا آغاز اسی بیگم شاہی مسجد لاہور میں کیا اور حضرت بھیروی قدس سرہ العزیز کی خدمت میں حاضری کا شرف حاصل کیا۔ یہ مولانا کے علم و آگہی کی پہلی منزل تھی اور درس نظامیہ کا شاندار آغاز تھا۔ مگر وہ ابھی مدارج طلب تھا اور قطرہ قطرہ تشنہ و سمندر ذوق و شوق جادہ منزل ہوا۔ آپ نے پہلی منزل (پہلی پی ایچ ڈی) کی پرواہ نہ کی۔ آپ کا مذہب قال اللہ قال رسول (ﷺ) کی منزل تک لے گیا۔ دورہ حدیث شریف کے شب و روز میسر آئے تھے۔ محدث شہیر آنولی' محدث سورتی کی خدمت میں آپ نے حدیث کی تکمیل کی۔ یہاں آپ کا قیام دو سال رہا۔

کتب کی کرامت نے اپنا رنگ دکھایا۔ فکر و نظر کو شعور کامل میسر آیا۔ اب ضرورت تھی فیضان نظر کی۔ قدرت نے دستگیری کی۔ دل کی راہ بن گئی۔ ہر جمعرات کو مولانا پیلی بھیتی سے بریلی شریف حاضر ہوتے اور دن بھر صاحب فکر و

marfat.com
Marfat.com

نظر اس صدی کے مجدد مولانا شاہ احمد رضا خان کی خدمت میں رہتے۔ نماز جمعہ انہی کی اقتداء میں ادا کرتے۔ یہ تھی ایک صاحب فیضان کی بارگاہ میں مولانا کی حاضری دل و نظر کی تربیت کے یادگار ایام' اور حضرت دستگیر غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی محبت نے دستگیری فرمائی۔ آپ نے ۱۹۰۰ء / ۱۳۱۸ھ میں ہمیشہ کے لئے پنجاب کو چھوڑ دیا اور عشق و محبت کی آخری تربیت گاہ فیضان و عرفان کی دلکش منزل بغداد مقدس روانہ ہو گئے۔ حضرت مولانا جوار غوث الاعظم میں پہنچ کر عبادت و ریاضت میں مشغول ہو گئے۔ "ناقصاں را پیر کامل کاملاں را رہنما"۔ آپ کا مقدر بنا۔ آپ بغداد شریف میں نو سال ۶ ماہ مقیم رہے۔ آپ کے یہ ماہ و سال جذب و مستی میں گزرے۔ استغراق کا اس حد تک غلبہ رہا کہ جنون کے آثار پیدا ہو گئے۔ ایں ہمہ آپ سکر و محو کی منزلوں میں جان جاناں کے حضور محو جانانی رہے۔ تا آنکہ مرید نے مراد کی راہ پالی اور خود آگاہ خود آگاہ ہو گیا۔

انہی مبارک ایام میں ایک عارف کامل حضرت سید حسین الحسنی الکردی نے آپ کے حال پر کرم فرمایا۔ آپ کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا اور آپ کو جذب و مستی کے عالم سے نکال کر عرفان کی منزل تک پہنچا دیا۔ حضرت کردی آپ کو اپنے ساتھ بستی چرچہ قلعہ کردستان لے آئے۔ یہاں آپ نے سید حسین کی خدمت میں ڈیڑھ سال قیام کیا۔ جذبہ عشق رسول ﷺ بیدار تھا اور وصال محبوب آپ کا مقدر۔ آپ نے روضہ رسول ﷺ پر حاضری کا ارادہ ظاہر کیا۔ حضرت حسین الحسنی الکردی نے سامان سفر تیار کیا اور اپنی دعاؤں اور نصیحتوں کے ساتھ اس عاشق رسول ﷺ کو مدینہ الرسول ﷺ کے لئے رخصت کیا۔ اس طرح آپ کا جذبہ در جان سے جان جاناں اور منزل سے حال منزل تک لے آیا۔

marfat.com
Marfat.com

آپ بغداد سے براستہ دمشق بذریعہ ریل ۱۹۱۵ء / ۱۳۳۲ھ میں مدینہ طیبہ پہنچ کر مقیم ہو گئے۔ بارگاہ رسالت ﷺ میں اہل دل اور ان کی رفاقت میسر آئی۔ انھی ایام میں آپ نے حافظ الحدیث سید احمد شمس المدنی سے بیضاوی شریف پڑھی۔ خود ارشاد فرمایا کہ حرمین میں' میں جس بزرگ کی خدمت میں حاضر ہوتا وہ آپ کے کمال سادگی سے متاثر ہوتے آپ کو سلاسل طریقت و فضیلت میں خلافت و اجازت سے نوازتے۔ یہ تھا آپ کا دور استغناء جو شرط قابلیت و اہلیت کے بالکل مطابق تھا۔ حضرت سید مدنی عبدالرحمٰن سراج کی مفتی اعظم حنفیہ سے بھی آپ کو اجازت حاصل تھی۔ حضرت علی حسین اشرفی میاں جیلانی کچھوچھوی نے بھی آپ کو خلافت و اجازت سے مدینۃ الرسول ﷺ میں نوازا تھا۔

آپ جس عہد میں مدینہ طیبہ حاضر ہوئے وہ حکومت ترکیہ کا عہد تھا ہر طرف برکت کے آثار ظاہر تھے [illegible] بے اختیار بنے محفل جاتی تھیں۔ بعد از اذان صلوٰۃ و سلام کی صدائیں بلند ہوتیں۔ عام و خاص رسول مدنی تاجدار کی محبت میں مست و سرشار نظر آتے۔ رسول شہنشاہ دو عالم ﷺ کے گنبد مزار پر سبز غلاف چڑھایا جاتا اور اس غلاف کی تیاری میں مدینہ کی سادات شاہزادیوں کی خدمات حاصل کی جاتیں اور ان کو اس خدمت کا معاوضہ ترک حکومت کی جانب سے پیش کیا جاتا۔ اس طرح سادات اکرام کی گزر اوقات کے لئے روزینہ فراہم کیا جاتا۔ حضرت مولانا موصوف مدینۃ الرسول ﷺ کے ان شب و روز کو بڑی حسرت سے یاد فرماتے اور آبدیدہ ہوتے۔ یہ زمان برکت نشان ۱۹۱۴ء / ۱۳۳۲ھ تک رہا تا آنکہ نجدیوں نے خروج کیا اور سعودیوں کی حکومت

marfat.com
Marfat.com

۱۹۲۵ء میں بر سر اقتدار آئی اور عہد ماضی کا یہ آفتاب اپنے نصف النہار پر پہنچ کر غروب ہو گیا۔

یہ مسلم ہے کہ جو فنا فی الرسول ہوتا ہے وہ فنا فی الشیخ بھی ہوتا ہے۔ حضرت مولانا ضیاء الدین احمد اپنے شیخ کامل امام احمد رضا کے ہاتھ ۱۳۳۴ھ میں اپنے زمانہ قیام پیلی بھیتی میں بک چکے تھے۔ ہاں بیعت اصلاحی کی تکمیل ابھی باقی تھی۔ مولانا نے ایک خواب دیکھا۔ قلب صافی نے یہ تعبیر دی کہ امام البریلوی کی زندگی کا یہ آخری سال ہے۔ اللہ اللہ جس ذات ولی صفات نے ۱۳۲۷ھ سے ۱۳۳۹ھ تک مدینہ طیبہ سے سوائے حج کے باہر نکلنا گوارہ نہ تھا۔ اب اس نے اپنے شیخ کامل کی آخری ملاقات کے لئے بریلی شریف کے سفر وسیلہ ظفر کا قصد کر لیا۔ یہاں ۱۹۲۰ء / ۱۳۳۹ھ میں پہنچ کر اعلیٰ حضرت مجدد دین و ملت امام احمد رضا خان کی بارگاہ میں ۲۲ روز حاضر رہے۔ بیعت و خلافت سے نوازے گئے۔ وہاں آپ کو شریعت و طریقت کا اک ساحل بیکراں نظر آیا۔ حضرت امام البریلوی کے شب و روز بھی دیکھے۔ عبادت ریاضت' تصنیف و تالیف کے محیر العقول مناظر بھی نظر آئے۔ احمد رضا کے پیکر میں اک کرامت مجسم اور استقامت مسلم تھا جو از عجم تا عرب اپنے فیضان کے دریا بہا رہا تھا۔

حج کے ایام قریب تھے۔ حضرت مرشد بریلوی نے اپنے مدنی خلیفہ کو دعاؤں کے ساتھ حجاز مقدس واپسی کی اجازت مرحمت فرمائی۔ ابھی یہ مدینہ کا مسافر حج کے بعد مدینہ پہنچا تھا کہ صفر المظفر ۱۳۴۰ھ میں بریلی شریف سے ٹیلی گرام آیا کہ اعلیٰ حضرت بریلوی وصال فرما گئے۔

حضرت مولانا ضیاء الدین احمد قادری رضوی نے وصال کی امید لئے اپنی

marfat.com
Marfat.com

پوری زندگی مدینہ کی مجاورت میں گزار دی اور دوری گوارہ نہ کی۔ مریدین خلفاء' احباب و اعزہ عرب و عجم میں تشریف آوری کی دعوت دیتے۔ اور آپ یہ فرماتے کہ میرا آخری وقت ہے۔ میں مدینہ سے باہر جانا نہیں چاہتا کہیں موت نہ آ جائے۔ آپ کا مدینہ منورہ میں ۱۳۲۷ھ سے ۱۳۴۰ھ تک تادم واپسی ۱۳ سال تک قیام رہا۔

سادگی آپ کا شعار تھا۔ آپ کی صورت خدا یاد اور سیرت' سیرت رسول ﷺ کا مظہر تھی۔ سنت رسول ﷺ کی اتباع میں بچوں بھی پالیں۔ اس کے دودھ سے سلسلہ رسول ﷺ کی خیانت فرماتے۔ حجاج و زائرین کا تھکنا آپ کا گھر تھا۔ آپ کی ذات قادری رضوی جامع تھی۔ آپ کا دولت کدہ قادری خانقاہ تھا۔ آپ خود شیوخ آفاق قادری تھے۔ عرب و عجم میں آپ کے مریدین اور خلفاء کی تعداد لاکھوں ہے۔ آپ کا اصل مقصد جب رسول ﷺ کی دنیائے جمیل نعت رسول ﷺ تھا۔ آپ کی ہر مجلس محفل نعت ہوتی اور ہر محفل یاد خدا و ذکر رسول ﷺ سے آباد ہوتی۔ آپ کی بارگاہ میں عرب و عجم کے ہر علاقے کے لوگ آتے۔ مجلس نعت میں شریک ہوتے۔ ہندی' ایرانی' ترکی' شامی' مصری' ایرانی' سوڈانی' کردی سب اپنی اپنی زبان میں نعت رسول ﷺ پڑھتے۔ تو ایسا معلوم ہوتا کہ سارا عالم نعت خواں ہے اور آپ کی حب رسول ﷺ کی دنیائے جمیل صرف نعت سے آباد ہے۔ آپ سب سے دو زانو نعت سنتے' اشکبار ہوتے' مرحبا مرحبا فرماتے۔ سبحان اللہ صلی علیٰ کی گونج میں روتے۔ اپنے شیخ کامل امام البریلوی کے مجموعہ نعت حدائق بخشش سے خصوصاً ۱۰/ ۱۰ نعت شریف سنتے۔ "مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام" کی گونج میں آپ کا قادری دولت کدہ حدائق بخشش

marfat.com
Marfat.com

معلوم ہوتا۔ اٹھتے بیٹھتے اسی کے اشعار آپ کی زبان پر اور اپنی خلوت و جلوت بارگاہ رسول ﷺ میں حاضری' احباب کی ملاقات اور خلوص و محبت کے اظہار کے وقت اپنے شیخ کامل امام احمد رضا خان قادری کے اشعار سے کام لیتے۔ مختصر یہ کہ آپ کی خلوت و جلوت کا آغاز و انجام نعت رسول ﷺ پر ہوتا۔ اختتام پر عام لنگر تقسیم ہوتا۔ مہمانان رسول ﷺ آپ کے مہمان ہوتے۔ صبح کا ناشتہ ہو یا دوپہر کا کھانا ہر آنے والے کو اصرارا" شریک فرماتے۔ رات کی مجلس میں نعت کا عالم ہی کچھ اور ہوتا۔ پھر صلوۃ و سلام اور دعا کے بعد تقسیم لنگر دربار عالی کا بڑا دلنواز منظر تھا جو روزانہ دیکھنے میں آتا۔ کیف و سرور کی مجلس میں شرکت کرنے والے "ایک بار دیکھا ہے دوسری بار دیکھنے کی ہوس" دلوں میں لے کر رخصت ہوتے۔ آپ مصنف نہیں تھے مگر مصنفین آپ کے حضور اپنا تصنیفی مواد حاصل کرتے۔ آپ کی خدمت میں اہل قلم آتے اور مست حال ہو کر جاتے اور دونوں بقدر ظرف اپنا اپنا حصہ پاتے۔ عام و خاص آپ کو سیدی کہہ کر یاد کرتے۔ علمائے مدینہ آپ کا بڑا احترام کرتے۔ آپ سے ملنے وہ خود آتے اور آپ کو شیخ العلماء کہہ کر مخاطب کرتے۔ حضرت مبلغ اسلام مولانا شاہ محمد عبدالعلیم صدیقی مدنی سے رشتہ مودت و اخوت تادم واپسیں تک رہا۔ حضرت صدیقی کے ایام علالت و رحلت میں آپ ان کے پاس ہی رہے اور اپنے فرزند گرامی مولانا فضل الرحمٰن قادری مدنی کو ان کی خدمت کے لئے مامور فرمایا۔ مولانا علی حسین البکری المدنی آپ کے محب' مخلص اور قدر داں تھے۔

آپ کی صحبت میں غرباء فقراء کو دیکھ کر سلف صالحین کی یاد تازہ ہوتی۔ تواضع اور انکسار تو آپ کا مزاج تھا۔ آپ کی خدمت میں جو بھی آتا حسب

marfat.com
Marfat.com

مراتب اس کی پذیرائی فرماتے۔ آپ کا دروازہ اور دسترخوان عام ہوتا۔

مریدین مخلص کی اصلاح ہر وقت پیش نظر ہوتی۔ نماز پنج گانہ کی تاکید فرماتے۔ طہارت قلب و نظر کی تلقین کرتے۔ عقائد و اعمال کی تصحیح پر زور دیتے۔ مخلص علماء اہل محبت کی قدر کرتے۔ افتراق و انتشار سے ہمیشہ الگ رہنے کی تاکید فرماتے۔ ہر شخص کو اس کے فرائض کی انجام دہی کی ہدایت کرتے۔ صبر و شکر کے کلمات ہمیشہ آپ کی زبان پر ہوتے۔ آپ مدینہ الرسول ﷺ میں حضرت حسان کے نقش قدم پر اسلام اور اہلسنت کی راہ پر گامزن اور حضرت جانی کا سرور، مست و بیخود اور مفتی اہل اسلام احمد رضا خان بریلوی کے مسلک کی یادگار تھے۔ طریقت کا یہ خاندان آپ پر ختم ہوا۔ آپ مذہب حق اہل السنت والجماعت کے امام العلماء شیخ الاسلام تھے۔ آپ نے اپنی ساری زندگی میں متبلانہ زندگی بسر فرمائی۔ عبادت و ریاضت میں اپنے بزرگوں کی نشانیوں سے گزر کر ۸۲ سال کی عمر میں پہلا نکاح کیا۔ پھر کل ایک حج کی سعادت کے بعد دوسرا نکاح کیا۔ کل تین بیویاں تھیں۔ آپ کی باقاعدہ اولاد میں آپ کے بیٹے مفتی اعظم ہند مولانا شاہ مصطفیٰ رضا خان نوری بریلوی اور صاحبزادی ہیں۔ آپ ہی کی پوتی حضرت علامہ اہل سنت مولانا شاہ احمد نورانی کی شریک حیات ہیں۔ مذکور الصدر بزرگوں کے علاوہ دوسرے بزرگوں سے بھی آپ کے تعلقات رہے تھے۔ حضرت مرشد علی پوری، پیر سید جماعت علی شاہ کا تو مدینہ منورہ میں قیام ہی آپ کے ہاں ہوتا۔ حضرت مفتی اعظم ہند مولانا شاہ مصطفیٰ رضا خان نوری بریلوی کی قدم بوسی اور دست بوسی میں سبقت فرماتے۔ اس بار حج کا ارادہ صرف اس لئے فرمایا کہ مرشد زادے حضرت مفتی اعظم ہند کے زیر سایہ عرفات میں قیام اور دعاؤں میں

marfat.com
Marfat.com

شمولیت میسر آئے۔ مدینہ میں حضرت موصوف کے پاس ایک شخص مرید ہونے آیا تو آپ نے اس کو تنبیہہ فرمائی اور کہا کہ شہنشاہ کی موجودگی میں مجھ سے طالب ہو رہا ہے۔ پھر وہیں اپنے مرشد زادے سے اس کو بیعت کرایا۔ حضرت حافظ ملت حافظ عبدالعزیز محدث مبارکپوری' مفتی اعظم پاکستان مولانا ابوالبرکات محدث اعظم پاکستان مولانا سردار احمد' حضرت مجاہد ملت مولانا حبیب الرحمٰن' حضرت مولانا عبدالغفور ہزاروی قدس سرہ العزیز اور علامہ سعید احمد کاظمی وغیرہم و علماء اہل سنت و مشائخ طریقت آپ کی خدمت میں ضرور آتے اور آپ سب کی پذیرائی فرماتے۔ آپ کا آستانہ ہر دور میں ایک بین الاقوامی پلیٹ فارم رہا جہاں عرب و عجم کے علماء عوام ایک دوسرے سے ملتے۔ قومی و ملی مسائل پر تبادلہ خیالات کرتے اور دین و ملت کے پیغام کو لے کر آپ کی دعاؤں کے ساتھ لوگ اپنے اپنے علاقہ میں نئے جوش' نئی امنگوں کے ساتھ درس و تدریس' وعظ و تلقین اور تصنیف و تالیف کے کاموں میں مشغول ہو جاتے۔ یہ تھا حضرت شیخ مولانا ضیاء الدین احمد قادری مدنی کا عالمی فیضان اور یہ تھے مدینہ الرسول ﷺ میں ایک عاشق رسول ﷺ کے ایمان آفرین صبح و شام۔

marfat.com
Marfat.com

ضیاءُ الملت کی دو اہم بیتیں

قطب مدینہ حضرت علامہ مولانا الشاہ ضیاء الدین المدنی رحمۃ اللہ علیہ "مدینہ منورہ" میں برصغیر کے خوش عقیدہ سنی مسلمانوں کے مرجع عقیدت تھے ۱۹۷۱ء میں ہالینڈ سے علاج کے ساتھ پہلی بار جب مجھے دیار پاک حرمین کی زیارت کا شرف نصیب ہوا اس سفر میں حضرت والا کی محفل میں شرکت و حاضری کا موقع ملا۔ ہمارے ممدوح حضرت ضیاء الملت رحمۃ اللہ علیہ کے چہرہ مبارک کی ایک جھلک دیکھنے کے ساتھ ہی دل میں ان کی عقیدت و محبت' ان کے فانی اللہ اور فنا فی الرسول ہونے کا یقین مستحکم ہو گیا تھا۔ ۔ ۔

دروازہ جو ہمیشہ جھک کر رہنے والوں کا مسکن تھا۔ باب مجیدی کی گلی کے اندر ہر سائل اور حاجت مند کے لئے کھلا رہتا تھا۔ اسی نیچی ڈیوڑھی سے گزر کر داہنے ہاتھ کے حجرے میں امام احمد رضا فاضل بریلوی قدمت اسرارھم کا وہ روحانی و عرفانی لخت جگر ستر سال سے زیادہ حضور سیدنا ابد قرار محمد رسول اللہ ﷺ کی پاک ڈیوڑھی کی دربانی کا فریضہ سرانجام دیتا رہا۔

دربار رسول ﷺ کی حاجت روائی

مجھے حضرت مولانا سید جلال الدین القادری حیدر آبادی نے حضرت ضیاء الملتہ علیہ الرحمتہ کا ایک اہم واقعہ موصوف کے شہزادے اور جانشین حضرت مولانا فضل الرحمٰن مدنی قبلہ کے حوالے سے بتایا کہ ابتدائی دور میں حضرت ضیاء الملت نے نہایت عسرت اور تنگدسی کا وقت گزارا اور سرکار دو عالم ﷺ کی محبت کے امتحان میں کامیاب و کامران ہوئے۔ ان دنوں آپ یک و تنہا تھے۔ اور زیادہ تر وقت مسجد نبوی ﷺ شریف میں گزارتے تھے۔ لوگوں کو درس دیتے تھے مگر کسی سے کچھ لیتے نہیں تھے۔ انہی دنوں حکومت نے مسجد شریف کے مدرسین کی تنخواہوں کا انتظام کیا۔ حکومت کے اہل کاروں نے تمام مدرسین کی فہرست تیار کی اور ان کے متعلق کاغذی کاروائیاں مکمل کیں، مگر آپ نے اس سلسلہ میں کوئی کوشش نہیں کی، بلکہ اگر کسی مخلص نے آپ کی طرف سے تنخواہ کی کوشش کرنی بھی چاہی تو آپ نے سختی سے منع کر دیا اور اپنی اسی تنگدستی کے ساتھ حضور آقا و مولا ﷺ پر تکیہ کئے رہے۔

آپ کے قریبی احباب میں سے ایک بے تکلف دوست جو بذات خود

marfat.com
Marfat.com

متمول اور خوشحال تھے۔ ان سے یہ حالات دیکھے نہ گئے۔ انہوں نے بضد ہو کر آپ کو اس بات پر مجبور کیا کہ اپنے لئے گھر کی ضرورت کے سامان مہیا کریں اور اپنی طرف سے ایک رقم آپ کو دی۔ آپ نے پوچھا میرے پاس اس قرض کی ادائیگی کا بظاہر کوئی ذریعہ نہیں۔ انہوں نے فرمایا ہو تو دے دیجئے گا نہ ہو تو میری طرف سے کوئی مطالبہ نہیں ---- بہرحال اس طرح ان سے ملے ہوئے پیسوں سے آپ نے کچھ سامان خریدا۔ مگر جو سرے دن سارا سامان چوری ہو گیا۔ دوست کو معلوم ہوا تو انہوں نے دوبارہ پیسے دے کر سامان خریدا' دوبارہ پھر چوری ہو گئی اور سارا سامان جاتا رہا۔ اسی طرح تین بار چوری کا واقعہ ہونے پر حضرت ضیاء الملۃ والدین رحمۃ اللہ علیہ اس دوست سے شرما گئے اور اس سے قطع تعلق فرمالیا۔ اور کہا "آج سے آپ نے مجھ سے لینا اور دینا کچھ نہیں آپ سے تو اتارا آپ کے قرض کے بوجھ سے ہلکا ہو گیا۔ اب اور آپ کو تکلیف نہیں ہے کہ یہ سب ہوتا آپ زبردستی میری خدمت کرتے رہے اور میں مجبور تھا۔ بس اب آج سے میری آپ کی دوستی ختم"

حضرت ضیاء الملۃ یہ کہہ کر گھر آگئے اور پھر حسب سابق تنگدستی اور فاقہ کشی کے ساتھ وقت گزارنے لگے۔ ایک روز کی بات ہے ایک باوقار شخص نے آپ کے دروازے پر دستک دی' دروازہ کھلا' سلام اور مصافحہ ہوا سلام کے بعد پوچھا کیا تمہیں روٹی پکانے کا ڈھنگ ہے۔ آپ نے کہا جی ہاں! نووارد شخصیت کے ہاتھ میں آٹے کی بھری ہوئی بوری اور گھی کا برتن تھا' آپ کو دیا اور فرمایا دو آدمیوں کے لئے روٹیاں تیار کرو' اور میرا انتظار کرو۔ ضیاء الملۃ رحمۃ اللہ علیہ نے روٹیاں تیار کر لیں اور تادیر انتظار کرتے رہے۔ مگر وہ نووارد

marfat.com
Marfat.com

شخصیت پھر دوبارہ نہیں آئی۔ اسی اثناء میں غور کرتے کرتے حضرت ضیاء الملۃ کو اپنے اس دوست کا خیال آیا۔ آپ اس کے پاس گئے' سارا ماجرا سنایا اور اسے اپنے گھر لائے اور دیر بعد دونوں نے کھانا کھایا۔ آٹے کی بوری کو جب خالی کر کے آٹا ڈبوں میں منتقل کرنے لگے تو اس کے اندر سے ایک وزنی پوٹلی برآمد ہوئی جس میں دینار و درہم تھے۔

حضور سید عالم ﷺ کے اس مقرب دربان تک رزق اور دولت لے کر تشریف لانے والے وہ بزرگ کون تھے؟ یہ اس خانوادہ ضیائی کا راز ہے۔ دیکھئے حضور سرور عالم ﷺ قاسم نعم پر تکیہ کرنے والا کیسے نوازا جاتا ہے۔ امام اہل سنت کی زبان میں

تیری چوکھٹ پہ پلے غیر کی ٹھوکر میں نہ ڈال
جھڑکیاں کھائیں کہاں چھوڑ کے ٹکڑا تیرا

خصوصی دعا

حضرت ضیاء الملۃ علیہ الرحمتہ کی روحانی' ولایت اور عظمت کے واقعات مدینہ طیبہ کے ساکنین اور ان کے دربار میں حاضری دینے والے اہل فضل و کمال نے بیان فرمائے ہیں جو ان کے فنا فی اللہ اور فنا فی الرسول ﷺ ہونے کی گواہی دیتے ہیں۔ مجھ بے بضاعت کا یہ نصیبہ کہاں کہ ان بلندیوں تک رسائی پاتا اور کسی ایسے واقعہ کا ذکر کرتا مگر "یار کے یاروں سے یاری" کی کشش کہیے یا خود حضرت ضیاء الملۃ علیہ الرحمتہ کی توجہ کہ مجھے بھی ان کی ولایت و کرامت کی یہ ایک دو قیمتی باتیں ان کے کسی محرم راز سے سن کر بیان کرنے کا

marfat.com
Marfat.com

شرف ملا۔

راوی مذکور نے ہی بیان فرمایا کہ حضرت ضیاء الملۃ علیہ الرحمۃ کے خلف الرشید حضرت علامہ شاہ فضل الرحمٰن المدنی دام اللہ انوارہ' ریاض تشریف لائے اور چند روز میرے گھر پر قیام فرمایا۔ اس دوران مجھے حضرت سے کئی نجی سوالات کا موقع نصیب ہوا۔ اور حضرت کی کرم نوازی کہ انہوں نے بھی مجھے جواب باصواب سے نوازا۔ سید صاحب نے کہا مجھے یہ بات بزرگوں سے ملی تھی کہ ہر صاحب باطن اہل اللہ کی دعا اور معاملات کا کچھ خاص طریقہ ہوتا ہے۔ میں نے حضرت کے فرزند اور سجادہ نشین دامت برکاتہم کی خدمت میں ضیاء الملۃ علیہ الرحمۃ کی بابت یہی سوال رکھا کہ حضرت صاحب کا مخصوص انداز دعا کیا تھا۔ اس پر حضرت المدنی قبلہ نے فرمایا:

حضور والد ماجد اکرم علیہ الرحمہ جب کسی مسئلہ میں خصوصی اولاد کے طلبگار ہوتے تو اپنے ہاتھ سے بار بار اپنی ریش مبارک پر ہاتھ پھیرتے اور یہ شعر پڑھتے

ہدہد گر یا خدا وقت کرم ہے
تجھے روح ورقہ کی قسم ہے (منظوم)

مجھے نہیں معلوم کہ خلوت حضور ضیاء الملۃ علیہ الرحمۃ کی ان باتوں کو سنکر قرطاس پر لا کر میں نے کوئی جرم کیا ہے۔ میں حضوری سیدی و سندی علامہ شاہ فضل الرحمٰن المدنی قبلہ خلف الرشید ضیاء الملۃ علیہ الرحمۃ کے الطاف کریمانہ اور اکرام خسروانہ سے امیدوار ہوں کہ دنیا بھر میں پھیلے ہوئے آپ کے' آپ کے والد گرامی کے اہل عقیدت و محبت کی تشفی کا خیال کر کے میں نے یہ باتیں

marfat.com
Marfat.com

لکھ دی ہیں۔ حضور والا مجھ تشنہ کرم کو ضرور معاف فرمادیں گے۔

شاہاں چہ عجب گر بنوازند گدارا

پوسٹ بکس ۹۲

اپنے عظیم اور کریم والد ماجد کے کریم سپوت حضرت علامہ شاہ فضل الرحمٰن المدنی مدظلہ العالی آج بھی مدینہ طیبہ میں برصغیر ہند و پاک اور دنیا بھر میں پھیلے ہوئے لاکھوں اہل عقیدت کی آنکھوں کے تارے ہیں۔ ان پر کیسا خصوصی کرم ہے' آقا و مولا ﷺ کا کہ پورے "مدینہ طیبہ" میں حضور انور ﷺ کے نام پاک "محمد" (ﷺ) کے اعدلو کا پوسٹ بکس نمبر "۹۲" حضرت کے نام ہے۔ اس سے ہم اہل عقیدت و ارادت یہ سمجھتے ہیں کہ آپ مدینہ طیبہ میں حضور ﷺ کے نمائندے' سفیر اور ان کے حضور ہمارا وسیلہ ہیں۔ سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم

کیسے آقاؤں کا بندہ ہوں رضا
بول بالے میری سرکاروں کے

marfat.com
Marfat.com

تاریخ ولادت

چمکا فلک فضل پر اک تازہ نور
اہل دل پانے لگے قلبی سرور
اے عقیدت کیش! تم کو مژدہ ہو
تاریخ میلاد ضیاء ہے "یا غفور"

۱۲۹۷ھ

تاریخ رحلت

قطب
مارہرہ
مدنی
شیخ
الحق
(۱۳۸۴)
جیا
تراب
حسن
بارگاہ
رضوی
۱
۰
۳
۱
۰

مولانا خوشتر القادری قبلہ کے مستخرجہ مادوں کو فقیر بدر القادری نے اشعار کے خاکے میں لانے کی سعی کی۔

فقط بدر القادری

۲۷ صفر ۱۳۸۸ھ / ۲۷/۶/۹۷ء

marfat.com
Marfat.com

عظیم روحانی پیشوا

پہلی مرتبہ کمسنی کے عالم میں مجھے اپنے والد ماجد الحاج پیر ظفر حسین ہاشمی سہروردی رحمہ اللہ تعالیٰ کی معیت میں حج و زیارت کی سعادت حاصل ہوئی۔ میری عمر تقریباً" اس وقت چار سال ہو گی' میرے نانا جان پیر احمد علی شاہ اور محترمہ نانی صاحبہ بھی ہمراہ تھے' ہمارے خاندان کا یہ مختصر سا قافلہ پہلی بار اس نعمت عظمیٰ سے باریاب ہو رہا تھا' مکہ مکرمہ میں معلم محمد اکبر مرحوم میرٹھ (بھارت) سے ہجرت کر کے دیار حرمین شریفین میں معلمی کے فرائض انجام دے رہے تھے' چنانچہ والد ماجد مرحوم نے انہیں اپنا معلم منتخب کیا' اس وقت ان کا بیٹا عمر اکبر تقریباً" ۱۶' ۱۷ سال کا تھا' اور مستورات کو طواف وغیرہ وہی کراتا'

حج سے فراغت کے بعد جب ہم مدینہ منورہ کے لئے تیار ہوئے تو معلم محمد اکبر سے دریافت کیا کہ مدینہ پاک میں کسی اہم شخصیت کا پتہ دیں جن سے معاونت حاصل کر سکیں! مرحوم نے حضرت مولانا الحاج ضیاء الدین احمد قادری کا پتہ دیا' جب ہم بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں باریاب ہونے کے بعد مولانا کے ایڈریس پر ان کے ہاں پہنچے تو آپ مسجد نبوی شریف میں بعد نماز عصر درس حدیث میں مصروف تھے' والد ماجد علیہ الرحمتہ نے موقع پا کر ملاقات کی تو آپ نے ہمیں اپنے مکان میں قیام کی پیش کش فرمائی' وہ یوں کہ آپ نے فرمایا' مدینہ طیبہ میں مکان کرایہ پر ہے یا کوئی اور انتظام ہے؟ والد ماجد نے کہا' کرایہ پر لیا

marfat.com
Marfat.com

ہے' آپ نے فرمایا شاہ صاحب! آپ رسول کریم ﷺ کے مہمان ہیں اور مہمانوں سے کرایہ نہیں لیا جاتا لہٰذا آپ میرے مکان میں جو باب السلام کے بالکل متصل ہے وہاں فی سبیل اللہ قیام فرمائیں' اور رخصتی کے وقت آپ فی سبیل اللہ نذرانہ وغیرہ دے دیں' تاکہ مدینہ طیبہ کے رہنے والوں کی آپ اعانت کا ثواب حاصل کریں۔ اس طرح طرفین کو ثواب کی نعمت میسر ہو گی' اسی زمانے میں حضرت مولانا ضیاء الدین احمد مدنی رحمہ اللہ تعالیٰ سے ہمارے تعلق کا آغاز ہوا' اور پھر قربت کی منزلیں اتنی بڑھیں کہ آج تک .بفضلہ اللہ تعالیٰ گھریلو ماحول جاری ہے'

اس کے بعد بھی والد ماجد نے دو بار حج و زیارت کی سعادت پائی اور باقاعدگی سے مکہ مکرمہ میں معلم عمر اکبر کے ہاں اور مدینہ منورہ میں مولانا ضیاء الدین احمد مدنی علیہ الرحمۃ کے مکان پر ہی قیام پذیر رہے۔

راقم السطور بعمر ۱۱ سال حج و زیارت کے لئے ہمراہ گیا' میرا بھی مستقل ٹھکانہ حضرت مولانا علیہ الرحمۃ کا مکان ہی تھا جو باب السلام اور باب المجیدی کے سامنے تھا حضرت مولانا سے باقاعدہ طور پر یہ میری پہلی ملاقات تھی کیونکہ پہلی مرتبہ تو کمسنی کے باعث کوئی بات چیت نہ کر سکا تھا مگر یہ پہلی ملاقات بڑی مختصر سی تھی کیونکہ صرف چار روز قیام رہا اور میرا وقت زیادہ تر مسجد نبوی شریف میں گزرتا' تاہم رات کو میرا بستر حضرت مولانا اپنے بستر کے ساتھ ہی لگوا دیا کرتے تھے۔

۱۹۷۰ء میں دوسری بار حج و زیارت کا سفر نصیب ہوا' اس مرتبہ میری اہلیہ بھی رفیقہ سفر حج تھیں۔ بذریعہ بحری جہاز ماہ رمضان المبارک سے پہلے جانا

marfat.com
Marfat.com

ہوا' عمرہ کی ادائیگی کے بعد مدینہ طیبہ گئے اور ماہ رمضان المبارک کی مقدس ساعتیں وہیں پر شروع ہوئیں۔

اس سال قمر الملت حضرت پیر سید حیدر حسین شاہ' نبیرہ امیر ملت حافظ پیر سید جماعت علی شاہ صاحب محدث علی پوری علیہما الرحمتہ بھی میرے ساتھ حضرت مولانا ضیاء الدین احمد مدنی علیہ الرحمتہ کے کاشانہ اقدس میں قیام پذیر تھے' تین ماہ تک ہمیں آپ کے ہاں فیوض و برکات کے حصول کا موقع میسر آیا۔

روزانہ بعد نماز عشاء محفل نعت و میلاد مصطفیٰ علیہ التحیتہ والثناء منعقد ہوتی جو کافی رات تک جاری رہتی' نعت خوانی' اردو' پنجابی' عربی' فارسی اور دیگر زبانوں میں نعتیں پیش کرتے' حضرت جھوم جھوم جاتے' آنکھوں سے آنسوؤں کا سیلاب امڈ آتا' آپ سچے عاشق رسول ﷺ تھے' نماز پنج گانہ کی ہر آنے والے کو تاکید فرماتے' درود شریف ہمیشہ ورد زبان رہتا' مجھے دلائل الخیرات شریف کی اجازت مرحمت فرمائی اور تاکید کی کہ ناغہ نہ ہونے پائے' الحمد للہ تعالیٰ تاحال بلاناغہ تلاوت کی سعادت نصیب ہے۔

حضرت مولانا ضیاء الدین مدنی علیہ الرحمتہ فرمایا کرتے' میں کلاس والا ضلع سیالکوٹ میں پیدا ہوا' ابتدائی تعلیم جامع مسجد کلاس والا سے شروع کی' پھر جامعہ نعمانیہ نزد ٹکسالی دروازہ میں حضرت مولانا غلام قادر بھیروی رحمتہ اللہ سے علوم و فنون اسلامیہ پڑھتا رہا' عربی و فارسی پر عبور حاصل کیا' علوم حدیث کے لئے لاہور سے پیلی بھیت حضرت مولانا وصی احمد صاحب محدث عصر کی خدمت میں زانوئے تلمذ تہ کیا' پھر استاذ گرامی کی معیت میں اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خان علیہ الرحمتہ کے ہاں بریلی شریف حاضری دی اور ان کے دست حق پرست

marfat.com
Marfat.com

پر بیعت کا شرف پایا' سلسلہ قادریہ برکاتیہ کی خلافت و اجازت کی سند سے نوازے گئے۔

بائیس سال کی عمر میں حضور سید غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار اقدس پر حاضر ہوئے تو عرصہ دس سال تک وہی بسیرا کیا۔ یہاں کے فیوض و برکات کو خوب سمیٹا' پھر عشق مدینہ طیبہ کی بے تابی نے بغداد سے براستہ دمشق (شام) بارگاہ رحمت للعالمین ﷺ میں پہنچا دیا'

حضرت مولانا ضیاالدین احمد مدنی علیہ الرحمتہ کا معمول تھا کہ صبح کی نماز کے بعد جائے نماز پر ہی بیٹھے رہتے' ان کے پوتے بچے کی تھپکی پر کرپاس رکھ دیتے' آپ ہر آنے والے کا "سلام" "مصافحہ" کے کلمات سے خیر مقدم کرتے اور اسی جائے [illegible] سارا دن نماز پڑھتے رہتے'

اشراق کے بعد حضرت [illegible] حسین شاہ علی پوری علیہ الرحمتہ حاضر ہوتے تو بیٹھ لگ جاتا' اور اس دوران ہر کوئی صاحب آتے بیٹھ میں شریک کر لیتے' اس طرح [illegible] تو محفل نعت و میلاد [illegible] تمام شرکاء محفل خوب سج دھج کر کھانا کھانے [illegible] سے لقمہ اٹھاتے' ہر آنے والے سے ایسے شفقت فرماتے کہ وہ محسوس کرتا حضرت کو مجھ سے [illegible] محبت ہے' عصر کے وقت آپ کچھ اشعار لکھاتے' بطور تبرک ایک دو ملاحظہ ہوں۔

یا رسول اللہ ﷺ چہ باشد چوں سگ اصحاب کہف
داخل جنت شوم در زمرہ احباب تو

marfat.com
Marfat.com

او رود جنت' ومن در جہنم' کے رواست
او سگ اصحاب کہف و من سگ اصحاب تو

○

ز شرع مصطفیٰ دارم نصیب دیں بعون اللہ
بہ دل تصدیق بوبکر و عمر دارم بحمد اللہ
نثار حضرت عثمان نمایم جان خود' للہ
علی را دوست میدارم حسن را با حسین' باللہ
بہ زین العابدین' باقر' بہ جعفر شاہ شیئا للہ

○

من از روز اول در عشق او سرمست و حیرانم
شد از نور محمد شعلہ در مصباح ایمانم
برائے آں غلام اہل بیت و شاہ جیلانم
بموسیٰ و رضا سوگند تقی راہم نقی دانم
غلام عسکرم باجاں عیاں مہدی بسم اللہ

لاہور سے میرے ایک رفیق سفر تھے' ٹیکسی لے کر ان کے ساتھ خیبر شریف کی زیارت کے لئے گئے۔ شام کو قدرے دیر سے آئے تو حضرت نے دریافت کیا' کہاں رہے' عرض کیا' کچھ احباب خیبر شریف جا رہے تھے۔ ان کے ہمراہ مسجد شمس میں نوافل ادا کر کے آئے ہیں۔

آپ فرمانے لگے جانا ہی تھا تو ابوا شریف جاتے جہاں حضور سید عالم ﷺ کی والدہ ماجدہ کا مزار شریف ہے' چنانچہ دوسرے ہی روز ابوا شریف حاضری دی۔

marfat.com
Marfat.com

مزار اقدس پر چادریں چڑھائیں' پھولوں کے ٹوکرے ساتھ تھے۔ مزار شریف پر پھول ڈالے۔ ختم شریف پڑھا' ایصال ثواب کا نذرانہ پیش کرتے ہوئے اجازت لی اور واپس مدینہ طیبہ آئے۔

آپ ۱۹۱۴ء میں مدینہ منورہ پہنچے تھے' اس وقت ترکوں کی حکومت تھی۔ ہر طرف برکت کے آثار تھے' اسلامی تقریبات بڑے اہتمام سے منعقد ہوتی تھیں' بعد از نماز عشاء [illegible] ہر سو سرکار دو عالم ﷺ کے مزار اقدس پر غلاف چڑھایا جاتا [illegible] تھیں' حضرت امام کو یاد کر کے حسرت و یاس سے [illegible]

[illegible] بجدہ کر لیا اور صحابہ و اہل بیت کرام اور [illegible] کے [illegible] جو [illegible] کھڑے ہوئے تھے [illegible] لیے [illegible] گھر کے دروازے [illegible] رکھی' ایک روز [illegible] کے [illegible] بشارت دی اور کہا فیاض الدین تم نے گھر [illegible] مسجد نبوی ﷺ میں آ جاؤ اور درود و سلام پڑھ سکتے ہو وہ [illegible] گئی۔

آپ نے حسب ارشاد وضو فرمایا اور مسجد نبوی شریف میں حاضر ہو کر دربار رسالت مآب میں سلام پیش کیا' اور پھر روزانہ حاضری دے کے سلام عرض کرتے مگر آپ کی طرف کوئی [illegible] نظر اٹھا کر [illegible] آپ کو مدینہ طیبہ سے باہر

marfat.com

Marfat.com

نکلنا قطعاً" گوارا نہ تھا' اس لئے سوائے حج کے کبھی آپ باہر نہیں گئے مبادا کہ مدینہ طیبہ کے وصال سے محروم نہ رہ جاؤں' چنانچہ آپ کی خواہش کے مطابق مدینہ طیبہ جنت البقیع میں ہی ہمیشہ و ہمیشہ رہنا مقدر ٹھہرا۔

۱۹۷۲ء کے بعد ۱۹۷۳' ۱۹۹۴ء میں بھی حج و زیارت سے شاد کام ہوتا رہا اور مسلسل حضرت مولانا ضیاء الدین احمد مدنی علیہ الرحمتہ کی خدمت میں حاضری رہی' علاوہ ازیں ہر ماہ رمضان المبارک میں عمرہ شریف کی سعادت سے بہرہ مند ہوتا رہا اور آپ کی صحبت سے خوب فیض یاب ہوا۔

۱۹۸۰ء کو ماہ رمضان المبارک میں حاضری ہوئی۔ آپ بہت کمزور ہو چکے تھے' میری آواز سے آپ نے پہچان لیا' تمام اہل و عیال کی خیریت دریافت فرمائی' حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب مدنی مدظلہ پاس ہی تشریف رکھتے تھے' میں نے اپنے لئے دعا طلب کی تو فرمانے لگے' دلائل الخیرات شریف تو پڑھتے ہو اس کے ساتھ حزب الاعظم کا وظیفہ بھی جاری کر لو! یہ میری آپ سے آخری ملاقات تھی۔ ۱۹۸۱ء کو آپ ۱۰۴ سال کی عمر شریف میں بروز جمعتہ المبارک دار فانی سے کوچ کر کے آپ کی روح' خالق حقیقی کے حضور پیش ہو گئی' (انا للہ و انا الیہ راجعون)

حضرت مولانا فضل الرحمٰن مدنی علیہ الرحمتہ نے فون پر اطلاع دی کہ حضرت داغ مفارقت دے گئے ہیں' یہاں آپ کی روح پرفتوح کے ثواب کے لئے جامع مسجد ظفریہ مریدکے میں تقریب چہلم کا بڑے عمدہ طریقہ سے اہتمام کیا گیا' حضرت پیر سید حیدر حسین شاہ صاحب علی پوری علیہ الرحمتہ کی صدارت تھی' مولانا شاہ احمد نورانی اور کثیر علماء اہل سنت شریک محفل تھے' ہزاروں کا

marfat.com
Marfat.com

اجتماع ہوا' جہاں تک ممکن تھا لنگر تقسیم کیا گیا' بہرحال آپ بہت بڑے روحانی پیشوا تھے' حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب مدنی مدظلہ نے اپنے والد ماجد علیہ الرحمتہ کے معمول میلاد مصطفیٰ ﷺ کو باقاعدہ جاری رکھا ہوا ہے' ہاں وہ مبارک جگہ جہاں حضرت نے تمام عمر محفل میلاد قائم کئے رکھی اب مسجد نبوی شریف کا حصہ بن چکی ہے' دعا ہے اللہ تعالیٰ آپ کے مدارج میں ترقی فرمائے اور ہمیں اپنی رحمتوں سے نوازے (آمین)

marfat.com
Marfat.com

میری درخواست نے شرفِ باریابی پالیا

اللہ تعالیٰ کا بے حد و عد شکر کہ جس نے اپنے محبوب کریم علیہ التحیہ والتسلیم کے وسیلہ جلیلہ سے فقیر کو ۱۹۷۲ء میں پہلی مرتبہ حرمین شریفین کی حاضری کا شرف بخشا' یہ میری زندگی کا سب سے پہلا مبارک سفر تھا جو بحری جہاز سے طے ہوا' میری اہلیہ بھی رفیقہ سفر حج تھی'

عشق و محبت سے دل کچھ اس طرح لبریز تھا کہ اس کی کیفیت الفاظ میں بیان نہیں کی جا سکتی' بار بار یہ تصور ابھرتا! حج کعبہ' اور پھر رحمتہ للعالمین ﷺ کی بارگاہ میں حاضری کیا واقعی ہم اس سعادت سے نوازے جا رہے ہیں؟

ہاں ہاں! ہم بعافیت سمندر کی لہروں سے ساحل جدہ پر اترے اور خدا کا شکر ادا کیا کہ ہم سرزمین مقدس کے ذروں کو چوم رہے ہیں' جدہ مقدسہ سے مکہ مکرمہ والہانہ انداز میں پہنچے' خدا کا گھر دیکھا' طواف کعبہ سے شاد کام ہوئے' مقام ابراہیم پر سجدہ ریز ہونے کا شرف پایا' صفا و مروہ پر عالم وجد میں سعی نصیب ہوئی اور پھر اعزا و رفقاء کی ہمراہی میں حج کے فرائض عظمیٰ سے فارغ ہوئے' ہمارے لئے ابھی چالیس دن حجاز مقدس میں قیام کے لئے محفوظ تھے'

جس مہربان کی وساطت سے حج کعبہ کی نعمت سے سرفراز ہوئے اسی کے ذریعہ حضور پرنور سید عالم ﷺ کی بارگاہ میں حاضری میسر ہوئی' اور یہ چالیس دن مدینہ منورہ کے لئے خاص ہوئے'

مدینہ منورہ میں حضور سید عالم ﷺ کے علاوہ ہماری کسی سے کوئی شناسائی نہیں تھی' ہاں آپ ﷺ کی کرم نوازی سے میرے قدیم رفیق و محسن

marfat.com
Marfat.com

جناب محمد عارف قادری لاہوری مدینہ طیبہ میں مقیم تھے' انہیں تلاش کیا۔

ایک دن میں نے اپنے دوست سے قادری سلسلہ میں بیعت کی سعادت حاصل کرنے کا ذکر کیا اور کہا کہ کوئی ایسی ہستی میسر آئے جو مسلک رضا کی پابند ہو' وہ کہنے لگے "یہ کون سی بڑی بات ہے۔ آپ ریاض الجنہ میں جالیوں کے قریب بیٹھتے ہیں' وہیں سے اس سلسلہ میں ایک درخواست حضور پرنور ﷺ کی خدمت میں پیش کر دیا کیجئے"۔

چنانچہ میں نے بعد سلام حضور ﷺ کی خدمت میں تحریری درخواست جالی مبارک سے روضہ مقدسہ کے اندر ڈال دی' اس وقت قریب بیٹھنے کی ممانعت نہیں تھی۔

جب میں درخواست گزار کر آیا تو مجھے یکدم کچھ ہلکا پھلکا محسوس ہوا اور دل پکار رہا تھا کہ کام بن گیا ہے۔ اسی اثنا میں میں نے دیکھا کہ محترم جناب محمد عارف صاحب کسی پاکستانی سے گفتگو کر رہے تھے کہ محترم جناب محمد عارف صاحب کسی پاکستانی سے گفتگو کر رہے تھے کہ میں نے ان کے ساتھ ایک بزرگ کو دیکھا جن کی زیارت کے لئے' میں بزرگ ہستی کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے کہا کہ یہ ہیں علامہ مفتی مولانا حبیب الرحمٰن صاحب رئیس ازہر (مصر) جو کہ ہر سال یہاں کی حاضری میسر ہے۔

محترم جناب محمد عارف ضیائی صاحب کہنے لگے ہم قطب مدینہ مولانا ضیاء الدین احمد مدنی خلیفہ اعلیٰ حضرت بریلوی علیہ الرحمتہ کے ہاں محفل میلاد النبی ﷺ کے فیوض و برکات حاصل کرنے جا رہے ہیں' بس یہ سنتے ہی دل نے کہا "تمہاری درخواست نے باریابی کا شرف پالیا"۔ وہیں پر میں نے بیعت کی سعادت

marfat.com

Marfat.com

حاصل کرنے کا اظہار کر دیا' جناب قادری صاحب نے کھجوریں خریدیں اور پھر قادری صاحب نے ہم دونوں (میاں بیوی) کو حضرت مجاہد ملت کی وساطت سے قطب مدینہ کی خدمت میں پیش کر دیا۔ اس طرح ہمیں پہلے حج اور مدینہ طیبہ میں پہلی حاضری سے ہی روحانی زندگی کے لئے مرشد کامل نصیب ہوا'

دل کی مراد بر آئی اور یوں سلسلہ عالیہ قادریہ برکاتیہ کی نسبت سے شاد کام ہوا' یومیہ محفل میلاد النبی ﷺ کا انعقاد حضرت قطب مدینہ کا معمول تھا' تیس محافل میں ہمیں بھی شمولیت کی نعمت نصیب ہوئی' دس محرم الحرام کا سالانہ ختم بھی آپ ہی کے آستانہ پر حاصل ہوا جو میری زندگی کی عظیم یادگار ہے۔ آخر کار ہماری واپسی کی تاریخ آ پہنچی' حضور ﷺ سے ظاہری رخصت کی اجازت طلب کی گئی۔ بعد' ہ آپ کی خصوصی اور مقبول دعاؤں کے طفیل بار بار حج و عمرہ اور زیارت حرمین شریفین کی سعادت حاصل ہو رہی ہے' اور کرم ہی کرم ہے۔

ان کا کرم پھر ان کا کرم ہے
ان کے کرم کی بات نہ پوچھو

marfat.com
Marfat.com

شمع مدحت کے پروانوں کا مرکز

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ

"وہ بوڑھا مومن بہت ہی خوش نصیب ہے جس نے

طویل عمر پائی اور عمل نیک کیے"۔

تو اس ہستی کے کیا کہنے جس نے عمر بھر اعمال نیک کیے۔ ساری زندگی باعمل اور عشق رسول کریم ﷺ میں بسر کی۔ جس مرد حق سے قطب الاقطاب حضرت خواجہ معین الدین اجمیری رحمۃ اللہ علیہ فیض پاتے رہے اور اپنے مرشد کی وفات کے بعد ان کے عشق رسول کریم ﷺ کو اپنا کر اپنے مرشد کی طرح عشق رسول کریم ﷺ میں سرشار ہو کر مرشد کے مشن کو آگے بڑھایا اور بقیہ تمام عمر گزار دی اور مرنے کے بعد بھی اپنے مرشد کے پہلو میں جگہ پائی۔ ایسی ہستی کی موت سے نہ صرف اجمیر بلکہ پورے ہندوستان میں صف ماتم بچھ گئی۔ ہر آنکھ اشکبار ہوئی اور آپ کے جنازہ میں لاکھوں افراد نے شرکت کی۔ آپ کو حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے پہلو میں دفن کیا گیا اور قبر کے لئے جگہ بھی حضرت داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے قدموں میں دو تین میٹر کے فاصلے پر ملی۔

آپ کا جنازہ بڑی دھوم دھام سے اٹھا۔ تمام راستے میں ذکر الٰہی بلند آواز سے ہوتا رہا۔ آپ کے جنازہ میں اہل مدینہ کے علاوہ مکہ، مصر، ترکی، شامی، عراقی، پاکستانی، ہندوستانی، ملایا، جاوا، سماٹرا، مصر اور بخارا سب نے شرکت کی اور دعائے مغفرت میں شامل ہوئے۔

آپ کے ہاں ہر روز محفل نعت کا انعقاد ہوتا۔ محافل میلاد النبی ﷺ

marfat.com

Marfat.com

باقاعدگی سے ہوتیں۔ ذہنی مجالس بھی ہوتیں جن میں علماء کرام شریک ہوتے اور روحانی مجالس بھی ہوتیں جن میں مشائخ عظام شرکت فرماتے۔ دنیا بھر کے علماء و مشائخ خصوصاً" پاک و ہند کے اکابر و اصاغر آپ کی بارگاہ عالیہ حاضری کو باعث صد افتخار سمجھتے۔

جیسا کہ انوار قطب مدینہ ص ۴۷۵ کے ۲۳ ستمبر ۱۹۷۶ء کے خط سے ظاہر ہے۔ لکھتے ہیں:۔

"اللہ تبارک و تعالیٰ جل شانہ کا بے پایاں کرم و احسان ہے کہ عین القریٰ مدینہ منورہ میں عاجز کا فقیر خانہ شمع محمدی ﷺ کے پروانوں کا مرکز بنا ہوا ہے۔ چار دانگ عالم سے اور خصوصاً" ہندوستان اور پاکستان کے مشائخ و علماء اہل سنت جب کبھی مدینہ منورہ حاضر دربار سید المرسلین ﷺ ہوئے' فقیر کے ہاں محافل نعت میں ضرور تشریف لاتے۔ میرے پیر و مرشد اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی مجدد مأۃ حاضرو رحمتہ اللہ علیہ کی اس عاجز پر غائت درجہ عنایت و توجہ روحی ہے کہ آج تک ذکر سید المرسلین شہنشاہ کون و مکاں سردار انبیا حضرت احمد مجتبیٰ محمد مجتبیٰ ﷺ برابر فقیر خانے پر جاری ہے۔ اولیاء اللہ جو ان کے چمن کے پھول ہیں۔ ان پھولوں کی بہار ریاض جنت مدینہ منورہ میں دیکھنے کے قابل ہے۔ اور الحمد اللہ فقیر کو ان کی خدمت کا بہت اچھا موقع ملتا ہے۔

مدینے کی سی شادابی نہیں گلزار رضواں میں

marfat.com
Marfat.com

ہزاروں جنتیں آ کر بجی ہیں کوئے جاناں میں

جو بزرگان دین یہاں آئے ان میں حضرت پیر سید جماعت علی شاہ نقشبندی محدث علی پوری علیہ الرحمتہ خاص طور پر قابل ذکر ہیں کہ وہ ۲۲ حج متواتر فقیر خانے پر جلوہ فرماتے رہے۔ آگے فرماتے ہیں کہ

"حسب دستور سابق امسال بھی فقیر کے زیر اہتمام محبوب رحمانی نے ایک عظیم الشان جشن عید میلاد النبی ﷺ منعقد کروایا' جس کی نظیر فی زمانہ کم ملتی ہے' راقم الحروف کو بھی ۱۹۳۸ء اور ۱۹۳۹ء میں جب حاضری دربار رسول اللہ ﷺ کا موقع نصیب ہوا تو حضرت خواجہ ضیاء الدین صاحب مہاجر مدنی کی دعوت پر [illegible] ۱۹۴۰ء میں بمبئی میں صدر شعبہ اعظم حضرت مولانا محمد سورتی اور [illegible] ذی الحجہ کی [illegible] ہوئی۔ ہوا یوں کہ نو [illegible] کے لیے [illegible] تھے۔ سورج [illegible] صدر شعبہ اعظم [illegible] صاحب کو ضرور ملتا اور اصول [illegible] صاحب سے کہا کہ ان کو خواجہ صاحب کے گھر [illegible] اس وقت آپ سے ملاقات [illegible] اور آپ کو اسم باسمی پایا۔ آپ نے بکری کے دودھ سے [illegible] نوازا۔ دوسری بار سن ۱۹۴۲ء میں بمبئی جون بروز بدھ حاضر ہو کر شرف قدم بوسی حاصل کیا۔ اس وقت آپ کی عمر مبارک پچاسی برس ہو چکی تھی اس کے باوجود صحت

marfat.com

Marfat.com

اچھی تھی۔ حسب معمول بکری کے دودھ کی چائے سے نوازا اور بہت سے پند و نصائح اور علمی و روحانی گفتگو سے محظوظ کیا۔ اور آپ نے حضرت سید پیر مہر علی شاہ قدس سرہ گولڑہ شریف کی بہت تعریف فرمائی اور فرمایا کہ میں اکثر آپ کے درس تصوف میں حاضر ہوتا رہا ہوں۔ آپ کامل صوفی اور عالم باعمل تھے۔ ایسے انسان دنیا میں بہت کم ملتے ہیں۔ آپ نے پیر و مرشد حضور قبلہ سید غلام محی الدین المعروف بابو جی رحمۃ اللہ علیہ کی بھی بہت تعریف فرمائی اور فرمایا وہ جبھی مدینہ منورہ آتے تین چار بار مجھے ملنے آتے۔ دوران گفتگو فرمایا کہ فرمان مصطفیٰ ﷺ سے معلوم ہوتا ہے کہ داڑھی رکھنا سنت رسول ﷺ ہی نہیں بلکہ درجہ واجب رکھتی ہے کیونکہ ایک دفعہ وفد یہود آپ کی خدمت اقدس میں سفارت کے کاغذات لے کر حاضر خدمت ہوا۔ ان کی لیس بڑھی ہوئی تھیں اور داڑھی چھوٹی۔ آپ ﷺ نے ان کی طرف سے دو دفعہ منہ پھیر لیا۔ تیسری دفعہ فرمایا۔ تم لوگوں نے یہ شکل کیسی بنا رکھی ہے۔ اس پر انہوں نے جواب دیا کہ یہ ہمارے رب یعنی بادشاہ کا حکم ہے۔ آپ ﷺ نے اپنی ریش مبارک پر ہاتھ پھیر کر فرمایا مجھے تو میرے رب نے ایسی داڑھی رکھنے کو کہا ہے۔ جس سے معلوم ہوا کہ داڑھی رکھنا اللہ عزوجل کا حکم ہے۔

آپ نے کنز الایمان تفسیر صدر الافاضل رحمۃ اللہ علیہ کی تعریف فرمائی۔ میں نے عرض کیا حضور بندہ ناچیز بھی اسی سے تلاوت کرتا ہے اور وہ اب بھی میرے پاس موجود ہے۔ اگر حکم ہو تو حاضر خدمت کر دوں۔ فرمایا ضرور اور ملتے رہنے کو کہا۔ اگلے روز حرم نبوی میں جناب نورانی صاحب سے ملاقات ہو گئی جو کئی سال سے حج و زیارت کے لئے آتے ہیں۔

marfat.com
Marfat.com

اس سے اگلے روز بائیس جون بروز جمعہ صبح سویرے جنت البقیع کی زیارت کے بعد حضرت خواجہ ضیاء الدین صاحب کی خدمت عالیہ میں پھر حاضر ہوا اور کنز الایمان کا نسخہ پیش کیا جسے وصول کر کے بہت خوش ہوئے۔ آپ نے چائے سے نوازا اور فرمایا کہ یہاں بہت سے مستحق لوگ صدقات و خیرات سے محروم رہ جاتے ہیں اور غیر مستحق غنی ہو رہے ہیں جن کا پیشہ ہی مانگنا ہے۔ چنانچہ بندہ نے وہ بیس ریال جو صدقہ کے لئے رکھے ہوئے تھے آپ کی خدمت میں پیش کئے اور عرض کیا کہ یہ کسی مستحق کو آپ اپنے دست مبارک سے دے دیں جو قبول کر لیا گیا۔

اس سے اگلے روز [illegible] بروز ہفتہ صبح سویرے پھر حاضر ہوا۔ وہاں حضرت خواجہ ضیاء الدین [illegible] رحمۃ اللہ علیہ کی بھی ملاقات ہوئی جو پانچ سال بعد اس سال [illegible] سے ہو کر آیا کرتے ہیں۔ حضرت خواجہ نے ہر دو حضرات سے [illegible] صاحب سے عرض کیا کہ بندہ حاجیوں کو دعاؤں میں یاد رکھنے [illegible] کرتے رہتے ہیں۔ [illegible] رہتے۔ یہ بندہ کی اس سال کی [illegible] تھی۔ واپسی پر خواجہ صاحب کی خدمت کتاب [illegible] کر رہے تھے [illegible] ترمذی مرحوم" پیش کی۔ چند مقامات سے سماعت فرما کر ارشاد فرمایا کہ یہ کتاب ہے اور اپنے پاس رکھ لی۔

۱۹۷۳ء کو جب بندہ منورہ حاضری کا موقع ملا تو ۷ اپریل بروز منگل کو حضرت خواجہ ضیاء الدین صاحب قدس سرہ کی دست بوسی کا موقع ملا۔ آپ کی خدمت میں پانچ ریال پیش کئے۔ حسب دستور چائے سے نوازا گیا۔ اس وقت

marfat.com
Marfat.com

وہاں حضرت نورانی صاحب بھی موجود تھے اور حافظ محمد شفیع اوکاڑوی۔ بندہ جب عارف والا میں اعظم کاٹن فیکٹری میں ملازم تھا تو حافظ صاحب کے پیچھے جمعہ پڑھا کرتا تھا۔ حافظ صاحب لوکاڑہ سے آتے اور جمعہ یہاں پڑھاتے اور وہاں منٹگمری سے مولوی لطف اللہ دیوبندی بھی لکڑ منڈی میں جمعہ پڑھایا کرتا۔ حافظ صاحب نے اسے مناظرے کی دعوت دی مگر وہ مقابل نہ آسکا۔ چنانچہ وہاں سے وہابیت کا جنازہ نکل گیا۔ چونکہ مولوی لطف اللہ اپنے آپ کو سنی ظاہر کرتا تھا مگر تھا بد عقیدہ۔ جس کی اسے یہ سزا ملی کہ مناظرہ کے چند دن بعد لاری میں سفر کر رہا تھا کہ لاری میں آگ لگ گئی اور تمام مسافر اور مولوی صاحب سب جل کر ہلاک ہو گئے۔

جب یہ واقعہ حافظ صاحب نے اپنی زبانی خواجہ صاحب کو سنایا تو بہت خوش ہوئے۔ بعد میں تمام احباب سے دعا کرائی اور حاجی محمد محبوب الٰہی کے لئے بھی دعا کرائی کہ اللہ تعالیٰ انہیں اولاد نرینہ سے بھی نوازے کیونکہ ابھی تک سوائے لڑکیوں کے اولاد نرینہ نہیں ہوئی۔

۲۱ اپریل ۱۹۷۴ء بروز جمعرات: بندہ ناچیز کی خواجہ صاحب سے آخری ملاقات تھی۔ اس روز حسب معمول صبح پانچ بجے اٹھ کر غسل کیا اور نوافل مسجد نبوی (ﷺ) میں پڑھے اور فجر کی نماز اور بعدہ سلام حسب معمول اپنے مرشد حضرت سید پیر غلام محی الدین المعروف بابو جی رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ پڑھا۔ بعدہ جنت البقیع حاضری دی اور مسجد نبوی (ﷺ) میں نماز اشراق کے بعد پھر ہدیہ سلام بارگاہ نبوی (ﷺ) پیش کیا اور حضرت خواجہ ضیاء الدین رحمۃ اللہ علیہ کے در اقدس پر حاضر ہوئے۔ ان کے ہاں چائے کے ساتھ نوازا گیا۔ آپ نے سب کو ٹیپ

marfat.com
Marfat.com

ریکارڈ پر مولود شریف اور سلام سنایا اور بہت سے قصائد بھی۔ اور آپ کی بہت دعاؤں سے دل کی ڈھارس بندھی اور الوداعی رخصت چاہی۔ اللہ تعالیٰ ان حاضریوں کو شرف قبولیت بخشے اور روز قیامت بھی یہ حاضریاں رنگ لائیں۔

آمین بجاہ النبی الامی الامین و آلہ و صحبہ

marfat.com

Marfat.com

مینارۂ نور

ضیاء الملت والدین حضرت ضیاء الدین احمد قادری مدنی رحمۃ اللہ علیہ کم از کم پون صدی کے طویل عرصہ تک حرمین شریفین میں دنیا بھر سے آنے والے حجاج کرام اور زائرین عظام کے لیے مرکزِ رشد و ہدایت اور مینارِ نور بن کر ایمان و عرفان کی ضیا پاشیاں اور علم و فراست کی حکیمانہ نکتہ نوازیاں فرما رہے ہیں اُن کا آستانہ عالیہ عشقِ رسالت مآب اور محبت خلفاء راشدین، صحابہ کرام، تابعین، تبع تابعین، شہداء، صالحین اور نسبتِ اولیائے امت کا پاور ہاؤس تھا جو محفل میں شریک ہونے والوں کے قلوب میں حرارت ایمانی اور معرفت ربانی کے گوہرہائے گراں مایہ تقسیم کرتا رہا۔ نماز عشاء کے بعد محفل نعت آراستہ ہوتی اور صلوٰۃ و سلام پر اختتام پذیر ہوتی تھی، محفل میں شریک شمع رسالت کے پروانے اکٹھے مل کر ماحضر تناول فرماتے، مخصوص قہوہ کا مشروب نوش جان کرتے اور بیدار و ذاکر قلوب میں روحانی نعتیں و نظمیں جمع کر کے اپنی قیام گاہوں کی طرف لوٹتے۔ مدتوں باب مجیدی کے باہر المدینۃ المنورہ میں اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مجدد دین و ملت کے خلیفۂ اعظم کے فیوض و برکات کی برسات جاری رہی، آج وہ جنت البقیع میں آرام فرما ہیں۔ اور اُن کے خلف الصدق سجادہ نشین حضرت مولانا فضل الرحمٰن قادری اپنے والد ماجد کے نقشِ قدم پر اس روحانی مرکز کے امین ہیں۔ اطراف و اکناف عالم سے ہزارہا متعلقین و متوسلین نورِ معرفت کے چشمۂ صافی سے سیراب ہو رہے ہیں۔

marfat.com
Marfat.com

حضرت ضیاء الدین احمد نے دورِ عثمانی میں سلاطین آلِ عثمان کی جانب سے حرمین شریفین کی خدمت، عزت، عظمت اور توقیر و تعظیم کے ناقابلِ فراموش کارنامے دیکھے ہیں۔ پہلی جنگ عظیم میں جب دشمنانِ اسلام کفر و غداری کے ہاتھوں مدینۃ النبی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام پر حملہ کے خطرات سامنے آئے تو دولت عثمانیہ نے حرم نبوی کی ساری آبادی کو اپنے پایۂ تخت میں منتقل کر لیا اور قیام و طعام کے تمام اخراجات حکومت نے خود برداشت کئے۔ حضرت مولانا مرحوم و مغفور کو خصوصی طور پر عثمانی دارالخلافہ میں بلایا گیا اور دورانِ جنگ جہاں ساری آبادی (منسوب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) وہاں مقیم رہی حضرت ضیاء الدین احمدی باب علی میں باعزت بطور شاہی مہمان قیام پذیر رہے۔ فرماتے ہیں کہ کچھ عرصہ حضرت سید عبدالحلیم صاحب صدیقی میرٹھی رح بھی عثمانی دارالخلافہ میں اُن کے ساتھ مقیم رہے۔

تبدیلوں کا پُر آشوب دور بھی آپ نے دیکھا۔ اگرچہ متعصب، تنگ نظر اور خونخوار اور وہابی مولویوں نے آپ کو اپنے مقاصد کا نشانہ بنایا اور حکومت کو ان کے خلاف بھڑکایا مگر آپ وقار و استقامت کا پہاڑ ثابت ہوئے اور مخالفین کی خوفناک سازشوں اور ہلاکت انگیز پُر فریب کارستانیوں کے باوجود اپنے موقف پر تا دم واپسیں قائم رہے بقول یکے ؎

زدی بسرِ بیگانہ چو مستانہ می رود
در خود بیگانہ از ہمہ بیگانہ می رود

اپنے موقف پر جمے رہے۔ ہر شام محافل میلاد منعقد ہوتیں۔ نعت خوانی ہوتی اور صلوٰۃ و سلام کے روح پرور نظارے سامنے آتے۔ مخالفین نے حکومت کو بتایا کہ مولانا وہابی علماء کی امامت میں نماز ادا نہیں کرتے ان کو گمراہ سمجھتے ہیں اس لیے ان کو سرکاری، اماموں کی اقتداء پر مجبور کیا جائے۔ مگر باب جبریل کے اس خدام تقدس و عاشقِ رسول و درویش کی ہیبت اتنی تھی کہ کسی شخص کو ان سے اس مطالبہ کی جرأت تک نہ ہو سکی۔

marfat.com
Marfat.com

آپ مستجاب الدعوات تھے۔ ۱۹۶۹ء میں جب ہم برمنگھم (یوکے) میں نظامِ مصطفےٰ کانفرنس کے بعد بذریعہ ایئر فرانس، پیرس سے قاہرہ اور پھر جدہ عمرہ کے لیے روانہ ہوئے تو رات قاہرہ میں گزارنی پڑی۔ دوسرے روز جب جدہ پہنچے اور اپنا سامان چیک کیا تو میرا سوٹ کیس نہ مِل سکا۔ مَیں نے اسی وقت قاہرہ پورٹ پر تار دیا اور دفتر میں مفصل رپورٹ درج کرائی۔ کم وبیش اس میں پارچات کے علاوہ دیگر سامان ۱۵۰ روپے کی مالیت کا تھا۔ اس میں حضرت مولانا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے لیے لندن سے خالص روغن بادام (تقریباً ۵ سیر کا ڈبہ) بطور سوغات لا رہا تھا۔ اس کے گم ہو جانے کا زیادہ افسوس ہوا۔ بہرحال ہم جدہ سے مدینہ منورہ حاضر ہو گئے۔ وہاں آستانۂ ضیاء الملت والدین پر پہنچے۔ مَیں نے اپنے سوٹ کیس کے گم ہو جانے اور خاص طور پر ان کے لیے روغن بادام کا ڈبہ رہ جانے کا تذکرہ کیا، اور متاسف ہوا۔ آپ نے میری ساری روئداد سُنی اور مسکرا کر فرمایا کہ غم نہ کرو۔ سامان واپس جاتے ہی آپ کو مل جائے گا۔

ایک ولی کامل کی خصوصی توجہ اور دُعا کا یہ اثر ہوا کہ جب ہم جدہ شریف واپس پہنچے تو ایئر فرانس کا ایک اہلکار میرا پتہ پوچھتا پھر رہا تھا۔ میں سیدھا ان کے دفتر چلا گیا۔ دیکھا تو اپنا سوٹ کیس موجود پایا۔ کھول کر سامان چیک کیا تو کوئی چیز کم نہ تھی۔

اُسی وقت پتہ چلا کہ حضرت مولانا غلام علی صاحب اوکاڑوی جدّہ سے مدینہ شریف جا رہے ہیں، مَیں نے روغن بادام کا ڈبہ نکال کر اُن کے سپرد کیا اور درخواست کی کہ حضرت مولانا کی خدمت میں پیش کر دیا جائے۔

بلاشبہ مدینۃ المنورہ ہر مسلمان کے دِل کا سکون اور قرار ہے۔ اور وہاں تمام غم بھول جاتے ہیں۔ مگر اس مرکزِ عشق میں دوسری وجہ کشش حضرت مولانا کی ذات بابرکات تھی، جو جناب رحمتِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قرب کے لیے وسیلہ تھی۔

آج جب ان کو نہیں پاتے تو ایک ہوک سی دِل میں اٹھتی ہے۔ اُن کی نوازشات یاد آتی ہیں۔ اور اہلِ سلام کے لیے ان کی مرکزیت کے ساتھ ساتھ محافل میلاد

marfat.com
Marfat.com

صلوٰۃ وسلام کی یادیں بھی تازہ ہو جاتی ہیں۔ اور ہم حضرت کے خلیفہ اعظم خلف الصدق
مولانا فضل الرحمٰن صاحب قادری سجادہ نشین آستانہ عالیہ ضیاء الملت والدین کی ذات میں
قلبی آسودگی تلاش کرتے ہیں۔

عصر حاضر میں حضرت مولانا ضیاء الملت والدین کا وجود اہل اسلام کے لیے منبع
برکت اور معدن فیوض تھا۔ سلف الصالحین کی پاکیزہ یاد اور اعظم حضرت عظیم البرکت کی تعلیمات
کے بحر زخار تھے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے روحانی فیض کو ان کے جانشین کی معرفت
جاری وساری رکھے اور انہیں جنت الفردوس میں مقام رفیع عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

marfat.com
Marfat.com

دِل کا سُرور

ے سالہا در کعبہ و بُت خانہ می نالد حیات
تا ز بزمِ عشق یک دانائے راز آید بروں

اس خاکدانِ عالم میں تخلیقِ آدم سے تا ایں دم بے شمار انسان آئے اور پیوندِ خاک ہو گئے اور آج اس صفحۂ ہستی پر نہ ان کا نام و نشان باقی ہے اور نہ کوئی نام لیوا، لیکن اس کے برعکس کچھ نفوسِ قدسیہ ایسے بھی ہیں کہ جن کے ذکر اور کارہائے نمایاں کو نہ تو گردشِ لیل و نہار مٹا سکی اور نہ حربۂ اغیار۔ یہی وہ مقبولانِ بارگاہِ الٰہی اور کشتۂ عشق و محبتِ رسالت پناہی ہیں جن کے لیے حدیث صحیح میں آیا ہے (ثم یوضع لہ القبول فی الارض) یعنی یہی وہ مردانِ حق آگاہ اور توحید و رسالت کے پروانے ہیں جنہوں نے اپنے تن من دھن سب کچھ اللہ تبارک و تعالیٰ اور اُس کے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر قربان کر دیا۔ اسی کی برکت سے مولائے کریم نے نہ صرف آسمانوں بلکہ روئے زمین پر بھی ان کی یاد کو جاری و ساری کر دیا ہے، نیز یہ کہ جن کے علم و فضل، زہد و تقوےٰ، امانت و دیانت اور ایثار و قربانی کا ڈنکا آج بھی چار دانگ عالم میں بج رہا ہے اور قیامت تک بجتا رہے گا۔ جن کی ولایت، کرامت اور استقامت کا اقرار و اعتراف بلا امتیاز مذہب و ملت سبھی کر رہے ہیں۔ خاص کر سلاسل اربعہ کے سرخیل جیسے سیدنا غوث اعظم جیلانی، سیدنا سلطان الہند خواجہ غریب نواز اجمیری سیدنا شہاب الدین سہروردی اور سیدنا بہاء الدین نقشبند رضوان اللہ تعالےٰ علیہم اجمعین انہی نفوسِ قدسیہ اور مقبولانِ بارگاہِ الٰہی کے سچے نام لیوا، عاشقِ صادق اور اپنے اکابر کی امانتوں کے امین اور مسلک اہلسنت کے پاسبانوں میں محدث اعظم و مجدد اعظم یعنی حضرت علامہ وصی احمد صاحب محدث سورتی علیہ الرحمہ

marfat.com
Marfat.com

اور فاضلِ بریلوی علیہ الرحمۃ کے شاگرد رشید و مرید سعید سیدی احمدی، قطب مدینہ منورہ زادہا اللہ شرفاً و تعظیماً میں حضرت مولانا ضیاء الدین احمد مدنی علیہ الرحمۃ کا بھی شمار ہوتا ہے۔

موصوف فاضلِ بریلوی اور محدثِ سورتی کی آنکھوں کا نور اور دل کا سرور ہیں۔ آپ نے کم و بیش دس سال مدینہ شریف اور مکہ شریف سے زائد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیارے شہر میں قیام کا شرف حاصل کیا۔ مولانا حسن رضا خاں صاحب نے کیا خوب کہا ہے ؎

کہاں یہ مرتبہ اللہ اکبر جنت سورت کے
یہاں کے کاملانِ علم و دین ہیں کیا کہنا

[illegible]

[illegible]

[illegible]

سفر کو حاصل زندگی سمجھتا ہے کیونکہ اس سفر میں کئی شرف حاصل ہوئے۔

پہلا شرف تو یہ کہ یہ سفر مجھے اپنے استاذ محترم تاج العلماء مفتی محمد عمر صاحب نعیمی علیہ الرحمۃ کی معیت میں حاصل ہوا۔ ۲۔ دوسرا شرف یہ کہ اسی سفر میں احقر کو قطب مدینہ حضرت مولانا ضیاء الدین احمد صاحب سے شرف بیعت حاصل ہوا۔ (۳) تیسرا شرف یہ کہ ۱۹۶۳ء کا حج جمعہ کے دن واقع ہوا۔ (۴) چوتھا یہ کہ اس سال پاکستان سے علماء و مشائخ اہلسنت کی ایک بڑی جماعت حرمین شریفین کی زیارت کے لئے حاضر ہوئی تھی جس میں تاج العلماء مفتی محمد عمر صاحب نعیمی علیہ الرحمۃ، مجاہد ملت فاتح سرحد حضرت مولانا عبدالحامد صاحب قادری بدایونی علیہ الرحمۃ، خطیب اعظم حضرت مولانا عارف اللہ صاحب قادری علیہ الرحمۃ، مبلغ اسلام حضرت مولانا شاہ احمد نورانی صاحب صدیقی قادری، حضرت مولانا خلیل احمد صاحب قادری خطیب مسجد فدیغاں، حضرت علامہ استاذ العلماء مولانا علامہ محمد صاحب بندیالوی، حضرت مولانا مفتی غلام قادر صاحب کشمیری، شہزادۂ غوث اعظم حضرت پیر طاہر علاء الدین صاحب گیلانی اور حضرت قبلہ پیر غلام محی الدین صاحب (بابو جی) گولڑہ شریف والے، اس کے علاوہ بھی کافی علماء کرام و مشائخ عظام اس موقع پر تھے۔

احقر نے مکہ مکرمہ اور مدینہ طیبہ کی روحانی و ایمانی فضا میں جو قلب مدینہ کا والہانہ انداز دیکھا ہے۔ اس کو بلا مبالغہ قلم و زبان تحریر و بیاں کرنے سے قاصر ہے۔ بقول حضرت بہزاد لکھنوی مرحوم کے ؎

یارب سوئے مدینہ دیوانہ بن کر جاؤں
اس شمع دو جہاں کا پروانہ بن کر جاؤں

حضرت قطب مدینہ کے اسی علم و فضل، زہد و تقوے، ذکر و فکر، اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سچی محبت و عقیدت کی وجہ سے دنیا کے گوشے گوشے میں حضرت کے مریدین و معتقدین کی ایک کثیر تعداد موجود ہے۔ صحیح تعداد تو حضرت کے جانشین سیدی و مولائی حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب مدنی قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ ہی کو معلوم ہوگی۔

marfat.com
Marfat.com

لیکن اختر کا انداز ہ ہے کہ وہ ایک وکھرے تجاذب ہے۔ حضرت مدنی کی خدمت میں حاضر باش
حضرات کو معلوم ہے اور میرے مخدوم و محترم حکیم اہل سنت حکیم محمد موسیٰ صاحب
چشتی قادری ضیائی مدظلہ العالی اس بات کو اچھی طرح جانتے ہیں کہ حضرت مدنی فاضل بریلوی ،
محدث سورتی اور دیگر علماء اہل سنت کا ذکر خیر کس والہانہ انداز میں فرماتے تھے۔ نیز یہ کہ نجدی
حکومت سے پہلے حکومت عثمانیہ جو کہ مکہ مکرمہ اور مدینہ طیبہ کے ادب و احترام کے سلسلے
میں مشہور و معروف تھی اور مقامات مقدسہ اور مقابر متبرکہ کا خیال رکھتی تھی حضرت موصوف
سلاطین عثمانیہ کا ذکر بھی اچھے انداز میں فرماتے تھے۔ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب صلی اللہ
علیہ وسلم کے صدقے میں ان کی قبروں کو نور سے بھر دے اور ہمیشہ ہمیشہ علم کو منور رکھے۔ آمین

والسلام

اختر

marfat.com
Marfat.com

نعمتِ عظمیٰ

اللہ تعالیٰ جل جلالہٗ نے مجھے ۱۹۵۶ء میں حرمین شریفین کے حج و زیارات سے مشرف فرمایا۔ کراچی سے جدہ تک سمندری جہاز کے ذریعے سفر کیا اور ایک ہفتہ بحر حضرت سید حمید حسین شاہ علی پوری۔ شاہ احمد نورانی پیر آغا صاحبزادہ عبداللہ جان قندھاری اور سیٹھ عبدالشکور میمن صاحبان جیسے خوش عقیدہ اور متدین بزرگوں کی رفاقت نصیب ہوئی۔ سیٹھ صاحب نے بتلایا کہ حضرت قبلہ شیخ الحدیث مولانا محمد سردار احمد رحمۃ اللہ علیہ بھی پہلے حج و زیارت کے لیے پہنچ چکے ہیں نیز مدینہ منورہ میں حضرت مولانا ضیاء الدین احمد قادری کی بڑی تعریف کی اور مجھے ان سے ملاقات کرنے کی تاکید کی۔ مکہ مکرمہ پہنچنے پر دوسرے دن ہی حضرت شیخ الحدیث رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور ان کے خصوصی رفقاء مولانا معین الدین و مولانا محمد ابراہیم خوشتر صاحبان سے ملاقات ہوگئی، اور اس طرح ان کی معیت میں ارکان حج ادا کرنے اور ان کی نورانی محافل و مجالس سے فیضاب ہونے کا موقعہ ملا۔ اس دوران حضرت شیخ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ نے مدینہ منورہ میں حضرت شیخ العرب والعجم مولانا ضیاء الدین احمد قادری رحمۃ اللہ علیہ سے ملنے کی ترغیب دی اور مولانا معین الدین صاحب کو فرمایا کہ مجھے ان کا پتہ لکھ دیں لہٰذا انہوں نے پتہ لکھ دیا۔ دریں اثنا حضرت مولانا برہان الحق جبلپوری علیہ الرحمۃ اور ان کی جماعت سے بھی ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ ان کے جھنڈے پر اعلیٰحضرت علیہ الرحمۃ کا شعر مرقوم تھا ؎

حاجیو آؤ شہنشاہ کا روضہ دیکھو
کعبہ تو دیکھ چکے کعبے کا کعبہ دیکھو

marfat.com
Marfat.com

یہ جھنڈا ان کے قلوب کی وارفتگی کی ترجمانی کر رہا تھا اور اعلیٰحضرت رحمۃ اللہ علیہ سے اظہار نسبت بھی۔ میری واپسی اب بذریعہ ہوائی جہاز کا انتظام ہو چکا تھا لہٰذا مجھے مدینہ طیبہ جانے کی اجازت جلد ہی مل گئی لہٰذا مجھے حضرت قبلہ شیخ الحدیث کی معیت میں حرم کعبہ میں اعتکاف کی سعادت نصیب ہو گئی۔ اگلے دن حضرت قبلہ نے کچھ نصائح اور دعاؤں کے ساتھ رخصت کرتے ہوئے پھر یاد دہانی کرائی کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور خلفاء ثلاثہ اور دیگر محترم المقام بزرگوں کی حاضری کے بعد حضرت مولانا ضیاء الدین احمد رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہونا۔ معلوم ہوا کہ آپ ہمیشہ اپنے متوسلین و متعلقین کو جو حج کے لیے آتے تھے حضرت شیخ الحدیث والتفسیر کی خدمت کی تلقین فرماتے تھے۔ مدینہ منورہ پہنچنے پر بالترتیب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں بصد نیاز صلوٰۃ و سلام پیش کر کے تسکین روح حاصل کی اور تمام عزیز و اقارب و احباب کے لیے مغفرت کی دعائیں کیں اور اس طرح ایک عرصے کی آرزو پوری ہوئی پھر اطمینانی سکون حاصل ہوا اس کے بعد حضرات خلفاء ثلاثہ و دیگر معزز ہستیوں کے مقبرہ زیارت ہوا۔ دوسرے دن غالباً ۳ بجے اگلے سال حضرت شیخ الحدیث حضرت مولانا ضیاء الدین احمد رحمۃ اللہ علیہ کے دولت کدہ پر حاضر ہوا آپ نے از راہ انابت بندہ پر نوازش فرمائی اور بڑی شفقت و محبت سے پیش آئے۔ میرے لیے کھانا و سامان خورد و نوش لانے کا حکم دیا۔ آپ کا یہ تبرک میرے لیے ایک نعمت عظمیٰ سے کم نہ تھا۔ کہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ مجاز اور حضرت شیخ الحدیث حضور کے مدرسہ کی طرف سے تھا۔ حضرت شیخ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو عصر حاضر کے بلند پایہ بزرگ قرار دیا تھا۔

میں نے ان کو نہایت متواضع یادگار سلف، پیکر علم و عمل پایا۔ آپ کی زیارت سے ایک عجیب کیف و سرور حاصل ہوا۔ مدینہ منورہ زادہ اللہ شرفہا میں ایسی پاکیزہ سیرت

marfat.com
Marfat.com

پُرکشش جاذب نظر ہستی کا مستقل قیام اور اعلیٰحضرت قدس سرہٗ کی روحانی اور علمی نیابت . . . . .
جبکہ حکومت کی طرف سے متعدد پابندیاں عاید تھیں ایک ظاہرہ کرامت سے کم نہ تھا ۔
انہوں نے عشق مصطفوی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا روحانی مشن بطریق احسن جاری رکھا
اور بقول ؎

ہوا تھی گو تُند و تیز لیکن چراغ اپنا جلا رہا تھا
وہ مردِ درویش جسکو حق نے دیئے تھے اندازِ خسروانہ

ایسی پاکیزہ اور روح افزاء مجلس کو چھوڑنے کو تو دِل نہ چاہتا تھا لیکن ابھی متعدد
مقدس مقامات و مزارات کی زیارت سے فیضاب ہونا تھا جس کا پروگرام بنا رکھا تھا ، اور
حضرت قبلہ رحمۃ اللہ علیہ کی مصروفیات کا احساس بھی دامن گیر تھا لہٰذا اجازت طلب کی جس پر آپ
نے دُعا خیر کے ساتھ رخصت فرمایا ۔

آپ سے یہ مختصر اور پُرلطف ملاقات میرے لیے سرمایہ افتخار رہے گی ۔ اللہ تعالےٰ
ہم سب کو اپنے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طفیل ان کے روحانی فیوضات سے ہمیشہ
بہرہ ور رکھے اور عشق مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم و اہلبیت عظام و صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کے انوار
سے منور فرماتا رہے ۔ آمین

ایسے ہی اللہ والوں کے ذکر و اذکار سے محافل میں رحمتوں کا نزول ہوتا ہے ۔

marfat.com
Marfat.com

ایک عارف باللہ

چودھویں صدی ہجری کے مقبول علماء و مشائخ نے مسلک امام ابوحنیفہؒ کی ترویج و اشاعت میں نمایاں حصہ لیا ان میں عارف باللہ سالک کامل حضرت مولانا ضیاء الدین مدنی رح کا نام سرفہرست ہے۔ آپ نے تقریباً ۷۰ سال مدینہ منورہ میں مستقل سکونت اختیار کر کے عالم اسلام سے جہاں علمی، تعلیمی خدمات اور رشد و ہدایت کا فریضہ انجام دیا اور اسی زاویہ کی وجہ سے دنیا میں معروف رہتے ہوئے [illegible] کی بھی [illegible]

مولانا ضیاء الدین مدنی [illegible] میں [illegible] پیدا ہوئے۔ آپ سیدنا حضرت [illegible] ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے تھے۔ مولانا ضیاء الدین مدنی کے اجداد میں [illegible] علم دین حضرت مولانا عبدالحکیم سیالکوٹی بھی شامل ہیں۔ جنہوں نے حدیث و فقہ کی متعدد کتب کی شرح لکھی ہیں، خصوصاً شمائل اور قطبی پر ان کے حواشی آج بھی اہل علم کے لیے سند کا درجہ رکھتے ہیں۔ مولانا عبدالحکیم حضرت مجدد الف ثانیؒ کے معاصر تھے۔ اور حضرت شیخ احمد سرہندی کو "مجدد الف ثانی" کا خطاب آپ نے ہی دیا تھا۔

مولانا ضیاء الدین نے ابتدائی تعلیم اپنے گاؤں کلاسوالہ میں مولوی محمد حسین پسروری سے حاصل کی، پھر حصول دین کیلئے لاہور پہنچے اور مولانا غلام قادر بھیروی سے عربی و فارسی

marfat.com
Marfat.com

کی ابتدائی کتب پڑھیں ۔ ۱۹۷۳ء میں حکیم محمد موسیٰ امرتسری لاہوری، کو ایک انٹرویو میں بتایا کہ میرے والد مرزا غلام احمد قادیانی کے عقائد و نظریات سے متفق ہو گئے تھے اس لیے میں نے زمانۂ طالب علمی ہی میں طے کر لیا تھا کہ اب میں کبھی اپنے والد سے نہیں ملوں گا۔ چنانچہ لاہور سے دہلی آ گیا جہاں ۴ سال کے قیام کے بعد حضرت مولانا وصی احمد محدثِ سورتی کے پاس حصولِ علم حدیث کے لیے پیلی بھیت پہنچا جن کا اسوقت پورے ہندوستان میں طوطی بول رہا تھا اور دُور دراز سے طالب علم دَورۂ حدیث کی تکمیل کے لیے آپ کے پاس پہنچتے تھے۔ مولانا ضیاء الدین نے تقریباً ۴ سال حضرت محدثِ سورتی کی خدمت میں رہ کر تمام علوم کی تکمیل کیا۔ پیلی بھیت میں آپ کے ہم سبق طلبہ میں حضرت پیر سید جماعت علی شاہ محدث علی پوری کے صاحبزادے مولانا سید خادم حسین محدثِ علی پوری بھی شامل تھے مولانا ضیاء الدین مدنی نے پروفیسر شاہ فرید الحق کو ایک انٹرویو میں بتایا کہ فاضل بریلوی مولانا احمد رضا خانؒ سے میری پہلی ملاقات حضرت محدث سورتی کی وجہ سے ہوئی۔ حضرت محدث سورتی سے فاضل بریلوی کا خصوصی تعلق تھا چنانچہ میں اپنے اُستاد کے ہمراہ جمعرات کو بریلی جاتا اور اعلیٰحضرت فاضلِ بریلوی کی اقتدا میں جمعہ کی نماز پڑھ کر پیلی بھیت لوٹ آتا۔ چنانچہ جب میں دورۂ حدیث سے فارغ ہوا تو اعلیٰحضرتؒ نے اپنے دست مبارک سے دستار بندی فرمائی، اور اس وقت سلسلہ قادریہ میں بیعت کر کے خلافت و اجازت سے سرفراز فرمایا۔

حضرت محدثِ سورتی کے پاس سے مولانا ضیاء الدین بغداد چلے گئے جہاں آپ نے نو سال تک حضرت مصطفےٰ اور حضرت شیخ شرف الدین کی خدمت میں حاضر رہ کر سلوک و طریقت کے مختلف مدارج طے کیے۔ آپ ۱۳۲۷ھ میں مدینہ طیبہ حاضر ہوئے اور پھر آقائے نامدارؐ کے قدموں میں مستقل سکونت اختیار کر لی، مولانا ضیاء الدین کو سلسلۂ نقشبندیہ میں حضرت مولانا وصی احمد محدث سے اجازت اور خلافت حاصل تھی جو غزالیٔ دوراں حضرت شاہ فضل الرحمٰن گنج مراد آبادیؒ کے خلیفہ تھے، حضرت محدثِ سورتی کے ایک شاگرد

marfat.com
Marfat.com

مولانا قاری غلام محی الدین صاحب جو بفضل تعالیٰ حیات ہیں اور ہلدوانی ضلع نینی تال میں درس و تدریس کے فرائض انجام دے رہے ہیں، راقم الحروف کو ایک ملاقات میں بتایا کہ حضرت محدث سورتی نے آخری اور پہلی مرتبہ اپنے خاندان میں سے صرف مولانا ضیاء الدین مدنی کو بیعت کیا آپ فرمایا کرتے تھے کہ بعض اوقات ایک مرید صادق بھی پیر کی شفاعت کا وسیلہ بن جاتا ہے۔

مولانا ضیاء الدین مدنی فرقہ تبلیغ اور علی تحریر کا ایک بحر مواج تھے۔ آپ کے تحمل و بردباری کو اخلاص و [illegible] اعتدال و وسعت نظری جذب و کیف [illegible] آپ کی ان [illegible] آپ کے قریب آنا [illegible] دور [illegible] ہمارے [illegible] ملا سلام [illegible] دوسرے [illegible] شرف [illegible] اللہ تعالیٰ [illegible] پیرانہ [illegible]

[illegible] مولانا [illegible] کا [illegible] کے [illegible] کا [illegible] کے [illegible] کے [illegible] کے

آجتک ناکارہ پڑی ہے۔

فاضل مصنف حکیم محمد موسیٰ امرتسری نے راقم الحروف کو ایک ملاقات میں بتایا کہ حضرت مولانا ضیاء الدین مدنی اپنے شیخ و مربی حضرت مولانا وصی احمد محدث سورتی اور فاضل بریلوی مولانا احمد رضا خاں قدس اللہ سرہٗ کی عقیدت و محبت سے لبریز تھے۔ اور یہ آپ کا ایک دائمی حال اور ذوق بن گیا تھا۔ جب ان حضرات مغفور کا ذکر آتا تو آپ بے چین ہو جاتے اور دیر تک ان حضرات کے مسلک کے لیے بے نفسی و فنائیت کے واقعات بیان کرتے رہتے۔

حضرت محدث سورتیؒ کے پوتے مولانا حکیم قاری احمد جن کو ۱۹۵۲ء میں سفر حج کے دوران مولانا ضیاء الدین مدنی کی زیارت کا شرف حاصل ہوا تھا اپنی کتاب "مشاہداتِ حرمین" میں لکھتے ہیں:

> "حضرت مدنیؒ مجھ کو اپنا استاد زادہ تصور کرتے ہوئے میری اس قدر توقیر فرماتے کہ میں شرم سے سر جھکا لیتا اور بار بار یہ سوچتا کہ میں نے حضرت محدث سورتیؒ سے اپنے نسبی تعلق کا اظہار کیوں کیا۔"

مولانا ضیاء الدین مدنی بیک شریعت، طریقت اور کریم النفس بزرگ تھے۔ ان کی قربت میں اُنس و محبت کے دیا بہتے تھے اور سلف الصالحین کی تمام خصوصیات آپ میں بدرجۂ اتم موجود تھیں۔ نعت رسول مقبولؐ کی سماعت آپ کا مشغلۂ روز و شب تھا۔ عربی فارسی اردو اور پنجابی کی نعتیہ شاعری کا بیشتر حصہ آپکو ازبر تھا۔ رسولِ مقبول حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق سے آپ کا سینہ معمور اور دل منور تھا اور اسی عشق کے زیر اثر آپ ۷۰ سال قبل جب مدینہ طیبہ پہنچے تو پھر سرزمین کو مرتے دم تک نہ چھوڑا۔

marfat.com
Marfat.com

ایک متواضع شخصیت

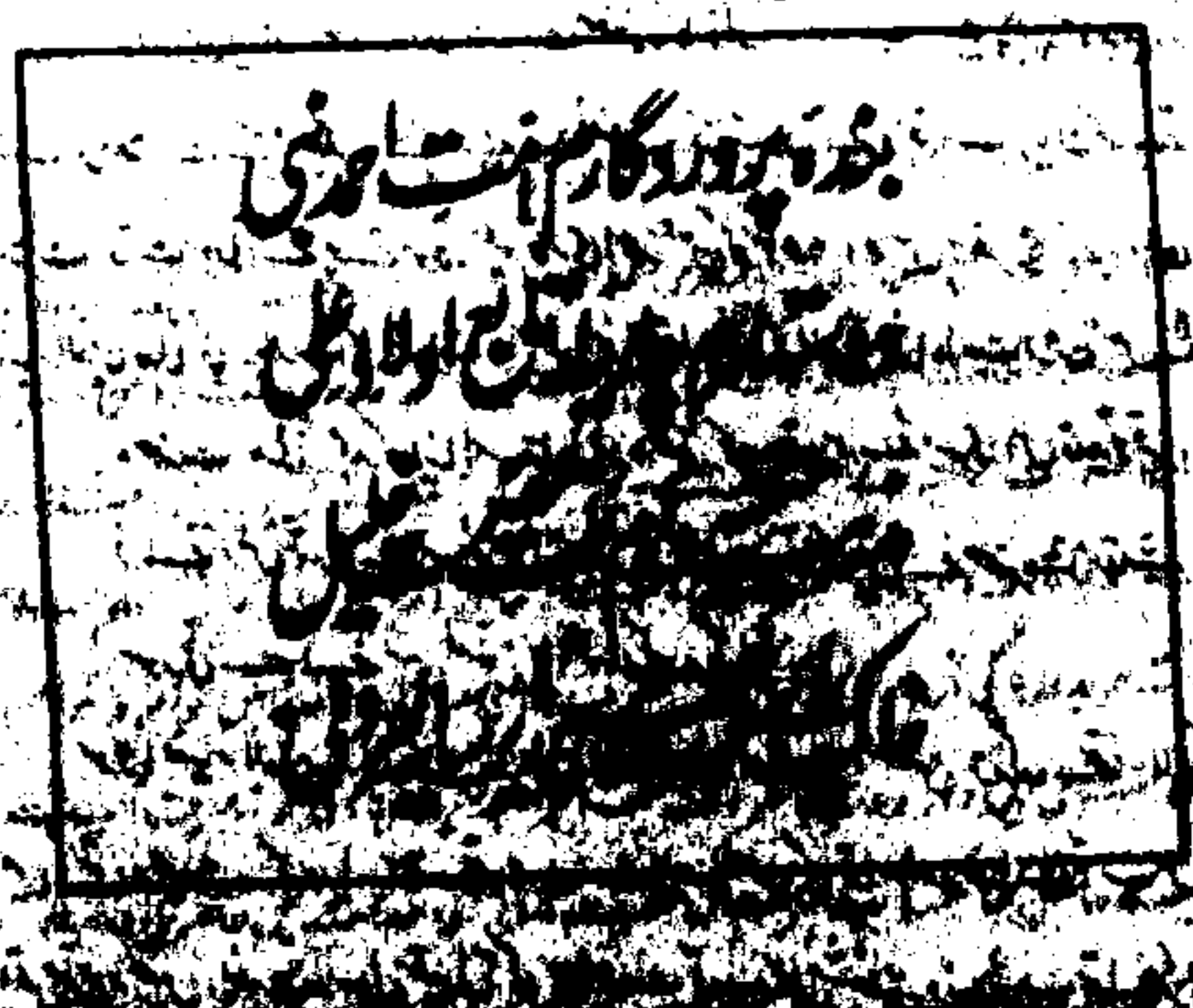

marfat.com

Marfat.com

دعائیں پہنچائیں، میری خوش بختی کہ مدینہ طیبہ سے دُعائیں حاصل ہوئیں۔ سلام کے جواب میں عریضہ ارسال کیا، اور پھر یہ سلسلہ ترقی پکڑتا گیا، یہاں تک کہ حضرت فقیہ اعظم مولانا الحاج ابوالخیر محمد نور اللہ نعیمی علیہ الرحمۃ حج و زیارت کی سعادت سے بارياب ہوئے اور مدینطیبہ میں مولانا ضیاء الدین احمد قادری سے ملاقات کی، اپنے خطوط کے لیے فقیہ اعظم نے حضرت کے آستانہ عالیہ کا ہی پتہ دیا۔

دارالعلوم حنفیہ فریدیہ بصیر پور کے اساتذہ طلباء کے خطوط قطب مدینہ کی معرفت فقیہ اعظم حصول فرماتے، ان میں راقم السطور کے بھی خط ہوتے اور میرے ہر خط میں قطب مدینہ کی خدمت میں سلام کے بعد دُعا کی درخواست ہوتی، چنانچہ فقیہ اعظم علیہ الرحمۃ کی جب واپسی ہوئی، اساتذہ کرام اور طلبہ دارالعلوم نے استقبال کیا۔ آمد آمد کی خوشی میں محفلِ خیر مقدم منعقد ہوئی۔ فقیہ اعظم علیہ الرحمۃ نے اپنے سفر مقدس کے احوال بیان کئے اور پھر قطب مدینہ کے بارے انتہائی محبت بھرے انداز میں ذکر فرمایا۔ فقیہ نے اپنے وقت کے عظیم عاشق رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیثیت سے طلبہ میں تعارف کرایا۔ اور پھر فرمایا حضرت مولانا ضیاء الدین احمد قادری دارالعلوم کے جملہ اساتذہ اور طلبا کو سلام فرماتے اور دعائیں کرتے تھے، پھر ارشاد ہوا۔ تابش قصوری کھڑا ہو جائے، جب آپ کے ارشاد پر میں کھڑا ہوا تو، میرا نام لے کر "محمد منشا تابش قصوری" فرمایا کہ تمہیں قطب مدینہ مولانا ضیاء الدین احمد قادری نے خصوصی طور پر سلام بھیجا ہے اور مجھے تاکید کی کہ اُن کا نام لے کر میرا سلام اور دعائیں پہنچائیں۔

؎ شاہاں چہ عجب گر بنوازند گدارا

ان دعاؤں اور سلاموں کے سننے پر میری خوشی کی انتہا نہ رہی اور فوری طور پر حضرت مولانا ضیاء الدین احمد قادری علیہ الرحمۃ کی خدمت میں شکریہ کا خط لکھا۔ جس میں مشہور مصرع بھی درج کیا گیا

؎ مجھ سے بہتر یہ کہ میرا ذکر اس محفل میں ہے

اور پھر میری ان سے غائبانہ محبت میں دن دوگنی رات چوگنی ترقی ہوتی چلی گئی، مگر میرے وسائل اجازت نہیں دیتے تھے کہ اس وقت حاضری کی سعادت پاتا اور سعادتوں سے بہرہ ور ہوتا، وقت گزرتا گیا ــــ تعلق بڑھتا گیا، خطوط جاری رہے کچھ نہ کچھ نذر و نیاز کسی نہ کسی حوالے

marfat.com
Marfat.com

marfat.com

Marfat.com

آپ پر بڑے مہربان ہیں اس لیے جاؤ اور میری ڈاک لے آؤ۔ چنانچہ میں گیا، حضرت مولانا اپنے مسند پر تشریف نہیں رکھتے تھے، ایک مجذوب صفت انسان وہاں بیٹھے ہوئے تھے وہ زبان سے کوئی بات نہیں کرتے تھے، میں نے حضرت کے مسند کے نیچے سے ڈاک نکالی اور چیک کر کے فقیہ اعظم کے خطوط لے آیا۔ فقیہ اعظم نے دریافت فرمایا۔ کیا مولانا مسند پر موجود تھے، میں نے نفی میں جواب دیا تو آپ نے فرمایا، جاؤ خطوط وہیں چھوڑ آؤں، بلا اجازت کیوں لائے، میں نہیں پڑھتا!! عجیب بات تھی۔ میری حیرانگی کی حد نہ رہی۔ میں نے عرض کیا!! حضور! یہ آپ کے خطوط ہیں۔ آخر آپ ہی ملاحظہ فرمائیں گے، میں لے آیا ہوں!! واپس جا کر بھی تو ان کو پھر واپس لانا ہے۔ فقیہ اعظم نے فرمایا! کہ ایک شرط پر پڑھتا ہوں کہ تم نے قطب مدینہ کے ہاں جا کر اپنی اس غلطی کا اقرار کر کے معافی طلب کرنا ہوگی۔ اگر منظور ہے تو درست ورنہ یہ خطوط ان کے ہاں لے جاؤ اور پھر بھی اپنی غلطی کے اعتراف کے ساتھ معافی طلب کرو!! یہ میرا حکم ہے۔

میں نے عرض کیا، جیسے آپ ارشاد فرما رہے ہیں عمل ہوگا!! فقیہ اعظم نے خطوط پڑھے۔ نماز عصر کے بعد میری حاضری قطب مدینہ کے حضور ہوئی، اور اس عجیب و غریب واقعہ کو سنایا۔ معافی طلب کی!! آپ نے فرمایا۔ بھئی کیا ہوا، اس میں کون سی غلطی ہے۔ آپ نے اچھا کیا۔ وقت پر خطوط پہنچائے۔ مگر دیکھئے! تمہارے استاذ حضرت فقیہ اعظم کتنے بڑے متقی ہیں جہاں معمولی سی بات خلاف شرع دیکھی اس پر اپنا ردعمل ظاہر فرمایا۔

اس روز نماز عشاء کے بعد فقیہ اعظم اپنے چند تلامذہ کے ساتھ قطب مدینہ کے ہاں آئے راقم السطور حاضرین کو چائے پلا رہا تھا۔ فقیہ اعظم تکیہ الفقہ کو قطب مدینہ نے اپنے مسند پر جگہ دی اور مجھے حکم دیا کہ اپنے استاذ صاحب کو بھی چائے پیش کرو!! میں نے چائے کا کپ پیش کرتے ہوئے عرض کیا۔ آپ کے ارشاد پر میں نے حضرت سے اپنی جلد بازی پر معذرت طلب کر لی ہے میرے کلمات کے ساتھ ہی فقیہ اعظم نے قطب مدینہ سے کہا کہ آج منشاء!! سے شدید غلطی ہوئی کہ آپ کی عدم موجودگی میں خطوط نکال لایا۔ فقیہ اعظم کے ان کلمات پر قطب مدینہ نے ارشاد فرمایا کوئی بات نہیں۔ اس نے بہت اچھا کیا کہ آپ کی امانت کو جلد پہنچایا۔ میرے اس کمرہ میں چار صاحبان

marfat.com
Marfat.com

marfat.com

Marfat.com

اختتام محفل پر سامعین ایک ایک کر کے چلے گئے، جب ہم دونوں بیٹھے رہے تو حضرت قطب مدینہ نے فرمایا! منشا میاں کیا بات ہے؟ عرض کیا، مولانا حافظ فیض الرحمن کو ترفیۃ اعظم کے ماموں ہیں۔ ان کی خواہش ہے کہ آپ ہمیں دلائل الخیرات شریف کے پڑھنے کی اجازت مرحمت فرمائیں۔

قطب مدینہ نے ہماری معروضات کو شرفِ قبولیت بخشا اور اپنے نرم و نازک، حسین و جمیل دایاں ہاتھ بڑھایا اور ہم دونوں کا دایاں دایاں ہاتھ اپنے ہاتھ مبارک میں لیا اور درود شریف "صلی اللہ علی النبی الامی صلی اللہ علیہ وسلم صلوٰۃ وسلاما علیک یا رسول اللہ قلت جیلتی انت وسیلتی ادرکنی یا سیدی یا رسول اللہ" پڑھاتے ہوئے اجازت مرحمت فرمائی۔ اس طرح میں نے محسوس کیا کہ میری مدت کی آرزو پوری ہوئی۔ وہ یہ کہ میں نے ۱۹۶۹ء میں حج و زیارت کی درخواست دی اور ارادہ کیا کہ اسی سفرِ مقدس کے دوران قطب مدینہ سے بیعت طریقت کی سعادت حاصل کرونگا لیکن درخواست منظور نہ ہوئی، تو میں نے محسوس کیا کہ بیعت نہ ہونے کے باعث میں حاضری سے محروم ہوا جا رہا ہوں۔ اسی دوران میں حضرت شیخ الاسلام والمسلمین قمر الملۃ والدین الحاج الحافظ خواجہ محمد قمر الدین سیالوی علیہ الرحمۃ کی محبت نے غلبہ پایا اور ان کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنے آپکو پیش کر دیا۔ شیخ الاسلام نے نوازا، خوب نوازا، موضوع کے پیش نظر اشارہ ہی کافی ہے ورنہ حضرت شیخ الاسلام قمر الملۃ والدین علیہ الرحمۃ کے فیوض و برکات کو بھی زیب قرطاس و قلم کرتا۔

بہرحال بیعت طریقت تو قطب مدینہ سے حاصل نہ ہوئی مگر دلائل الخیرات شریف کی برکت سے آپ کے یدِ اقدس پر بیعتِ اجازت دلائل الخیرات نصیب ہوئی، اس طرح قادری نسبت سے بہرہ ور ہوا۔

محفلِ میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قطب مدینہ مولانا ضیاء الدین احمد قادری علیہ الرحمۃ کی خدمت میں میری اکثر و بیشتر حاضری رہی پہلے حج کے موقعہ پر ایک ماہ سات یوم مدینہ طیبہ قیام رہا — بارگاہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں یومیہ معمولات کی تکمیل کے بعد قطب مدینہ کے ہاں حاضر ہوتا اور پھر بعد نماز عشاء منعقد ہونے والی شبانہ روز محفل میلادِ مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میں نور

marfat.com
Marfat.com

حاضری میرا وظیفہ تھا۔

اس محفل کی روحانی برکات کے ساتھ ساتھ جسمانی برکات بھی بیش از بیش تھیں۔ زائرین
مدینہ میں جن پاکستان و بھارتی حجاج کرام کو مقام ٹھاکر دوارہ میں میزبانی کا شرف حاصل ہوا ان کی تعداد
کھانا کھلایا جاتا ہے (یعنی اوسی صحن کھانا کھانے کی غرض سے ہاتھ دھونے کے لئے اور اپنے
قیام مدینہ کے دوران بعد از نماز عشاء وہاں کے

marfat.com
Marfat.com

اس سے بڑی مثال ڈھونڈے سے نہیں ملے گی۔

؎ لاؤ کہیں سے ڈھونڈ کر اسلاف کی یہ داستان

مجھ پر سکتہ کا عالم طاری رہا، حضرت پر خاص کیفیت طاری رہی اس رات آپ ہی کی خدمت میں یہ ناچیز اکیلا موجود تھا۔ رات نصف گزر چکی تھی تو فرمانے لگے منشا میاں! ابھی آپ سوئے نہیں۔ میں نے عرض کیا حضور آج سونے سے زیادہ سکون نصیب ہے۔ اگر آپ آرام فرمائیں تو ..... بھئی اب آرام ہی آرام ہے۔ میں نے اس سے فائدہ اٹھاتے ہوئے عرض کیا حضور اجازت ہو تو پاکستان سے آپ کے لیے ایک بنیان اور پاجامہ لایا ہوں مگر یہ خیال کرتے ہوئے دیگر تحائف جو پہلے پیش کر چکا ہوں ان کے ساتھ نہ دیا کہ شاید آپ پسند نہ فرمائیں۔ میری دلجوئی کے لیے سمجھئے فرمانے لگے عزیزم! مجھے پسند ہیں جب پاکستان سے لے آؤ ہو تو میں پسند کیوں نہ کروں۔ اجازت لی۔ دربار العوالی جنت البقیع کی طرف میرا مکان تھا اور آپ کے در اقدس سے تقریباً ہم فرلانگ پر واقع تھا۔ فرمانے لگے اتنی دور سے آنے جانے میں کہیں کتے کچھ نہ کہیں .....؟

اس سے قبل مدینہ طیبہ میں جتنے دن گزار چکا تھا مجھے کوئی سگ مدینہ نظر نہ آیا۔ اس ارشاد پر مجھے خوشی ہوئی کہ چلو آج سگان کوئے حبیب کی زیارت بھی کریں گے۔ عرض کیا سرکار! اگر ناچیز کو سگان مدینہ قبول فرمائیں تو اس سے بڑی خوش نصیبی اور کیا ہوگی۔ میرے ان کلمات پر آپ نے فرمایا الحمد للہ! عین ممکن ہے میرے امتحان میں ——— کامیابی پر تحمید فرمائی ہو۔

قلم بحروف اپنے مکان پر آیا۔ بنیان اور پاجامہ لیا۔ واپسی پر مجھے تین چار مقام پر سگان مدینہ سے ایک دو مرتبہ میرے قریب آئے، انہوں نے اپنی آواز سے مستفیض کیا۔ اور میں اپنی دھن میں مست حضرت کے کاشانۂ اقدس کی طرف رواں رہا۔ دروازہ کھلا تھا، حاضر ہوا اور اپنا حقیر سا نذرانہ جسے پیش کرتے ہوئے مجھے ——— ندامت سی محسوس ہو رہی تھی بڑی خندہ پیشانی سے قبول فرمایا اور دعائیں دیں یوں بھی میری خوشی کا سامان حضرت نے

marfat.com
Marfat.com

مہیا فرمایا۔

زلزلہ

marfat.com

Marfat.com

کتاب نقل کرلی اور نقل شدہ کاپی علامہ اقبال احمد صاحب فاروقی اور مولانا باغ علی صاحب مالکان مکتبہ نبویہ لاہور کے سپرد کی۔ ان وسیع النظر علماء نے بنظر استحسان دیکھا اور فوری اشاعت کا انتظام کیا۔ چنانچہ علامہ اقبال احمد فاروقی زلزلہ کی اشاعت پر حرف اول میں رقم طراز ہیں :۔

" چونکہ چند سالوں سے ہندوپاک کے درمیان سلسلۂ خط و کتابت رُک گیا ہے، یہ کتاب پاکستان میں براہ راست نہ پہنچ چکی، فاضل مصنف جو سرزمین حبیب پر علماء عجم کے میزبان ہیں" مولانا ضیاء الدین احمد قادری، کی مجلس میں یہ کتاب دکھائی گئی، کتاب دیکھ کر انہوں نے بڑے فخر کا اظہار کیا اور فاضل مصنف کی کاوش پر نیک دعائیں دیں۔ ؎

لیتے جاؤ حاجیو اس کو حضور شاہ سے
ہمسر عرش مُلا، باب رسول اللہ!

ہمارے فاضل سالم دین محمد منشا تابش قصوری صاحب خطیب جامع مسجد مُرید کے بھی اسی سال حج پر گئے تھے۔ انہیں کتاب کا ایک نسخہ ملا... اور پھر اسے اپنے ہاتھ سے نقل کرکے پاکستان لائے، جسے مکتبہ مظہر فیض رضا کی درخواست پر بسرور مسودہ عطا فرمایا۔ تاکہ ہم اسے اسی انداز میں زیور طبع سے آراستہ کریں جس طرح فاضل مؤلف کی پہلی کتاب "تبلیغی جماعت حقائق و معلومات کے اُجالے میں" چھپ کر عوام تک پہنچ چکی ہے۔ ہم جناب تابش قصوری کے سپاس گزار ہیں کہ انہوں نے دیار حبیب سے وہ کتاب لاکر دی جو حضور کے علم غیب پر بحث کرنے والوں کو ساکت کرنے کے لیے کافی ہے۔ اس کتاب کی مقبولیت کا عالم یہ ہے کہ کتاب چھپنے سے پہلے ہی سینکڑوں علماء نے اسے اپنے مطالعہ کے لیے منتخب فرمایا اور آرڈر بک کرائے اپنے لیے ایک ایک نسخہ محفوظ کرالیا۔ بعض علماء نے اس کتاب کی افادیت کے پیش نظر پچاس پچاس نسخے بک کرکے اپنے علاقوں میں تقسیم کرنے کا پروگرام بنایا ہے۔"

زلزلہ صہ ۸، مطبوعہ لاہور

کرامات مفتی اعظم ہند اسی اثناء میں جب حضرت مولانا ضیاء الدین احمد قادری علیہ الرحمۃ کی اجازت سے زلزلہ نقل کرچکا تو دوسرے روز ہندوستان کے ممتاز شاعر

marfat.com
Marfat.com

marfat.com

Marfat.com

اور اپنے روضۂ اقدس کی خدمت کا شرف عطا فرمائیں اور اسی طرح میں نے محبوب سبحانی قطب ربانی حضرت سید محی الدین عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں بھی عرض کیا۔ بس کیا تھا کہ میں جب رات کو سویا تو میں نے دیکھا میرے آقا حضرت غوث اعظم اور تین بزرگ ان کے ہمراہ نہایت نورانی چہرے والے میرے غریب خانے میں آئے اور اعلیٰحضرت علیہ الرحمۃ نے فرمایا "ضیاء الدین آج تم نے ایسی درخواست کی ہے کہ میرے غوث اعظم رضی اللہ عنہ کو بنفس نفیس خود تشریف لانا پڑا۔ اور اعلیٰحضرت نے ایک اور بزرگ کی طرف اشارہ کرکے فرمایا دیکھو یہ حضرت سلطان الہند خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ جس میرے سرکار غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے میرے جسم پر ایک بار اپنا دست مبارک پھیرا اور فرمایا کہ اٹھو، میں جب خواب میں کھڑا ہوا تو یہ تینوں حضرات نماز پڑھنے لگے میری آنکھیں کھلیں تو میں چارپائی سے نیچے اتر کر کھڑا تھا۔ میں نے نعرہ رسالت لگایا میرے بچے دوڑ پڑے اور مجھے دیکھ کر حیران ہوئے، میں نے فوراً کہا کہ پہلے سامنے فرش پر کوئی بچھونے کی الماری وا کر رکھو، کیونکہ یہاں ابھی ابھی میرے پیر و مرشد اور خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ اور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھی ہے۔ حضرت مولانا ضیاء الدین احمد قادری فرماتے ہیں کہ میں بالکل تمہارے سامنے جیتا ہوں، دیکھا اعلیٰحضرت کا مقام مقبولیت میاں تمہارے پیر و مرشد اعلیٰحضرت کے جانشین ہیں ان کے شہزادے ہیں اپنے وقت کے عارف ہیں، قطب ہیں، تم نے ان کو کیا سمجھا کہ حضرت مفتی اعظم ہند دامت برکاتہم العالیہ قدیمہ کے چہرے پر علمائے ظاہرین نے محض مفتی اعظم ہند کی نقاب ڈال رکھی تھی، مگر ایک ولی کامل کا چہرہ کہیں چھپانے سے بھی چھپتا ہے، خوشبو نہیں چھپتی ؎

نکل کے صحن گلستان سے دور دور گئی
یہ بوئے گل ہے کہیں قید رہنے والی ہے

(کرامات مفتی اعظم ہند صہ ۵۰۵)

علامہ یوسف نبہانی رحمۃ اللہ علیہ قطب مدینہ حضرت مولانا ضیاء الدین احمد قادری علیہ الرحمۃ کے بیت اسلامیہ کی نامور شخصیات سے گہرے مراسم

marfat.com
Marfat.com

marfat.com

Marfat.com

پڑھا اور اطاعت کی۔

گورنر بصری پاشا عرض کرنے لگا حضرت! گرفتاری تو ایک بہانہ ہے، گورنر ہاؤس تشریف لائیے آپ میرے ہاں بحیثیت مہمان ہی ہوں گے اس بہانے مجھے میزبانی کا شرف حاصل ہو جائے گا اور جو علماء و فضلاء اور مشائخ آپ سے ملاقات کے لیے آئیں گے وہ بھی میرے مہمان ہوں گے آپ کے عقیدتمندوں پر گورنر ہاؤس کے دروازے ہر وقت کھلے رہیں گے۔ آپ کا گورنر ہاؤس میں قیام قید نہیں محض سلطان کے حکم کی تعمیل کے لیے ایک حیلہ ہے۔"

حضرت علامہ یوسف نبہانی عالم اسلام کی ممتاز شخصیت تھے۔ ہمعصر علماء و مشائخ کے ان کے ساتھ گہرے مراسم تھے ان کی گرفتاری کی خبر جنگل کی آگ کی طرح بڑی تیزی سے عالم اسلام میں پھیل گئی، خاص و عام سراپا احتجاج بن گئے۔ مگر علامہ یوسف نبہانی بالکل مطمئن، گھبراہٹ اور پریشانی کا نام تک نہیں تھا، پھر بھی علماء و زعماءِ ملت نے ملاقات کے دوران علامہ سے کہا اگر اجازت ہو تو ہم آپ کی رہائی کے لیے سلطان سے اپیل کریں، علامہ نے فرمایا اگر آپکو اپیل کرنا منظور ہے تو سلطانِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں صلوٰۃ و سلام کے ساتھ یوں استغاثہ کی صورت کریں:

صلی اللہ علی النبی الامی صلی اللہ علیہ وسلم صلوۃ و
سلاماً علیک یا رسول اللہ، قلت حیلتی انت وسیلتی
اد رکنی یا سیدی یا رسول اللہ ؐ

حضرت قطب الوقت مولانا ضیاء الدین احمد قادری مدنی نے فرمایا، چنانچہ ہم نے ابھی تین دن تک ہی اس درود شریف کے ساتھ استغاثہ پیش کیا تھا کہ سلطان عبدالحمید کا گورنر بصری پاشا کو پیغام ملا، حضرت شیخ یوسف نبہانی کو باعزت بری کر دیا جائے۔

چنانچہ علامہ فرماتے ہیں "جب حکومت پر واضح ہو گیا کہ میں پورے خلوص کے ساتھ دین اسلام کی خدمت کر رہا ہوں اور دین متین اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے

marfat.com
Marfat.com

دفاع کرتا ہوں تو میری رہائی کا حکم صادر کیا گیا، اور حکومت کے ذمہ دار افراد نے گرفتاری پر
معذرت کا اظہار کیا۔

(ازالہ شبہات حواشی حوالہ برکات آل رسول ص ۱۲ تا ۱۳)

marfat.com

Marfat.com

نعمتِ غیر مترقبہ

حضرت علامہ مولانا الحاج ضیاء الدین احمد صاحب قدس سرہٗ کی بارگاہ میں خراجِ عقیدت پیش کرنے کے لیے الفاظ کہاں سے لاؤں۔ حضرت مولانا کی ذات مجمع الصفات تھی۔ بچپن سے حضرت مولانا کا تذکرہ استاذ مکرم صدرالافاضل مولانا سید محمد نعیم الدین مرادآبادی قدس سرہٗ اور والد محترم تاج العلماء مفتی محمد عمر نعیمی قدس سرہٗ سے سنتا رہتا تھا اور یہ سوچا کرتا کہ وہ شخصیت کتنی عظیم ہوگی جن کا تذکرہ یہ عظیم ہستیاں کس قدر باوقار انداز میں کرتی ہیں۔ ان حضرات کے علاوہ اور بہت سے اکابر اہل سنت سے بھی سُنا۔ یہ تمنا رہی کہ میں ان کی زیارت کروں، برسہا برس کی تمنا آرزو کے بعد جنوری ۱۹۷۲ء میں مدینہ طیبہ کی حاضری کا شرف نصیب ہوا تو قلب کا عجیب عالم تھا آج بارگاہ بیکس پناہ سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم میں مواجہ میں کھڑے ہوکر ہدیہ صلوٰۃ وسلام پڑھنے کی سعادت نصیب ہوگی اور ایک عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کا شرف حاصل ہوگا۔

ہمارا قافلہ شب میں بارہ بجے مدینہ پہنچا تھا، نماز فجر مسجد نبوی میں ادا کی۔ بعد نماز بارگاہِ رسالت میں صلوٰۃ وسلام کا نذرانہ پیش کرکے صبح کو آٹھ بجے کے بعد مسجد نبوی سے باہر آئے تو حضرت مولانا قدس سرہٗ کی خدمت میں حاضری کے خیال سے پتہ معلوم کرتے ہوئے جب مولانا کے دولت خانہ پر آئے تو دروازے بند دیکھ کر مایوسی ہوئی اس وقت ایک صاحب نے آکر بتایا کہ حضرت مولانا سے ملاقات کے اوقات مقرر ہیں۔ اب نماز ظہر سے قبل ملاقات ہوگی چنانچہ اس درمیانی وقفہ کو گزارنے کے لیے پہلے تو ناشتہ کیا اس کے بعد مدینہ طیبہ کی

marfat.com
Marfat.com

marfat.com

Marfat.com

نے دریافت فرمایا اب کب آئیں گے ؟ میں نے عرض کیا نماز عشا کے بعد، اس کے بعد مدینہ منورہ کے تیرہ روزہ قیام میں کوئی شب ایسی نہ تھی جس میں حضرت مولانا صاحب کی خدمت میں حاضری نہ ہوئی ہو۔ حضرت مولانا کی شفقتوں کا یہ عالم تھا کہ مجھے اپنے قریب بٹھاتے اس دوران اکثر فاضل بریلوی قدس سرہ حضرت صدرالافاضل اور والد محترم کا تذکرہ فرماتے تھے۔

مجھے اکابر علماء و مشائخ کی زیارت کا موقعہ ملا ہے لیکن حضرت مولانا قدس سرہٗ سے شرفِ نیاز کے بعد جو تأثر مرتب ہوا ہے اسکو میں الفاظ میں ادا نہیں کر سکتا حضرت مولانا قدس سرہٗ کے یہاں شب کی نشست میں نعت خوانی ضرور ہوتی تھی پاکستان ہندوستان کے مشہور اور بہترین نعت خوان بارگاہ رسالت میں زمزمہ سرائی کرتے۔ ایسا بھی ہوتا کہ حضرت مولانا کسی شعر کی تشریح فرماتے تو اسرار و رموز کے دریا بہا دیتے۔ نعت خوانی کے بعد دسترخوان بچھتا اور حاضرین حضرت کے دسترخوان سے کسبِ فیض کرتے۔ میں نے پہلی شب حاضری کے بعد عرض کیا میں تو کھانے سے فارغ ہو چکا ہوں تو حضرت نے فرمایا یہ فقیر کا دسترخوان ہے۔ چنانچہ دوبارہ شریک ہوا۔ اس کے بعد معمولاً حضرت مولانا کے ساتھ کھانے میں شریک ہوتا۔ تصوف کے مسائل ہوں یا شریعت کے تاریخ سے متعلق ہوں یا کسی اور موضوع سے جب حضرت مولانا کسی موضوع پر کچھ بولتے تو یہ معلوم ہوتا کہ اس فن کا امام اس موضوع پر اظہار کر رہا ہے میں ششدر ہوں کہ حضرت مولانا کے کس کس انداز کے بارے میں لکھوں۔ حضرت مولانا قدس سرہٗ اپنے متعلقین و متوسلین ہی کی نہیں بلکہ ہر اس شخصیت کی خیریت بھی معلوم فرماتے تھے جو ایک مرتبہ بھی حضرت مولانا کی خدمت میں حاضر ہوا ہو۔ میرے ہم وطن مراد آباد کے ایک صاحب نے جو آجکل کراچی میں مقیم ہیں، والد محترم کے حوالہ سے تعارف حاصل کیا جب میں مولانا قدس سرہٗ کی خدمت میں حاضر ہوا تو فرمایا میاں نعیمی صاحب کے حوالہ سے مراد آباد کے ایک صاحب آئے تھے وہ خیریت سے ہیں۔ آج ایسی شفقتیں کرنے والے اکابر کہاں ہیں ایسے حضرات

marfat.com
Marfat.com

کو نظریں تلاش کرتی ہیں۔ اکتوبر ۱۹۷۸ء مدینطیبہ کی حاضری کا جب دوسری مرتبہ شرف حاصل ہوا تو میں حسب معمول حضرت مولانا کی خدمت میں حاضر ہوا، اس مرتبہ حضرت مولانا کی بصارت کمزور ہو گئی تھی لیکن میری آواز سے کہ حضرت مولانا قدس سرہٗ نے پہچان کر فرمایا اظہر میاں آئے ہیں۔ میں اپنی خوش بختی پر ناز کرنے لگا کہ حضرت والا کو میں یاد ہوں اور میری آواز سے حضرت والا نے مجھے پہچان لیا۔ اس وقت کراچی کے چند علماء بھی موجود تھے لیکن حضرت والا نے مجھے معمول کے مطابق اپنے قریب بلا کر بٹھایا۔ اس مرتبہ روزانہ کی بجائے دوسرے تیسرے دن حاضری کا موقع ملتا تھا۔ ایک مرتبہ حضرت نے فرمایا اظہر میاں کہاں ہیں ہم تم کو [illegible] کے صدقہ کی ہی دعا کے لیے مناسب حاضر ہوتا تھا۔

marfat.com

Marfat.com

مرکزِ عُشّاق

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شیخ طریقت مخدومی حضرت مولانا ضیاء الدین احمد قادری رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ذات گرامی مدینہ منورہ میں اہل دل حضرات کے لیے زبردست کشش رکھتی تھی اور دُنیا بھر کے عشاق حبیب کبریا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن کی زیارت سے مشرف ہوتے اور روحانی فیوض و برکات حاصل کرتے۔ اس فقیر کو بھی بے شمار دفعہ اُن کی زیارت کا شرف حاصل ہو چکا ہے۔ میری دُعا ہے کہ مولائے کریم اُن کے مدارجِ عالیہ میں ترقی عطا فرمائے۔ اور ان کا روحانی فیض جاری و ساری رہے۔

اُن کے پاکیزہ حالاتِ زندگی کا مطالعہ بھی طالبان راہ ہدیٰ کے لیے صبر و استقامت سے خدمتِ دین کرنے کا سبق دے گا۔

خاکپائے شیر ربانی و گدائے آستانۂ لاثانی
میاں جمیل احمد شرقپوری
۲۷ شوال المکرم ۱۴۰۵ھ

marfat.com
Marfat.com

پیکرِ اخلاق کریمانہ

marfat.com

Marfat.com

تاخیر فرمائی تو میرے دل میں وسوسہ گزرا، میں نماز مغرب کے بعد اجازت لے کر رخصت ہوگیا۔

اس مرتبہ بھی آپ کے فیض سے استفادہ نہ کرسکا، بعد میں معلوم ہوا کہ حرم شریف میں نماز حنبلی مسلک کے مطابق پڑھتے ہیں، ابھی کافی روشنی ہوتی ہے کہ مغرب کی اذان دی جاتی ہے اس لحاظ سے حضرت چند لمحے تاخیر کے ساتھ حنفی مسلک کے مطابق نماز مغرب ادا فرماتے ہیں۔

تیسری دفعہ حج پر جاتے ہوئے کراچی میں مولانا ادکاڑوی صاحب نے پھر کھانے کی دعوت دی، وہاں حضرت مدنی قدس سرہٗ کی ملاقات کے سلسلے میں گفتگو ہوتی رہی۔ مولانا ادکاڑوی صاحب نے تاکید فرمائی کہ حضرت سے ضرور شرف ملاقات حاصل کریں اور اسی وقت حضرت کی خدمت میں ایک دستی رقعہ لکھ کر دے دیا، جس میں اس فقیر کے متعلق تعارفی کلمات تھے۔

جب میں جدہ پہنچا تو مکہ مکرمہ جانے کے لئے ابھی کچھ وقت تھا، پاسپورٹ معلم کے ایجنٹ کے پاس تھے، بھاگ دوڑ بہت زیادہ تھی، رفقائے سفر مکہ شریف جانے کے انتظامات میں مصروف تھے، میں تھوڑی دیر آرام کرنے کی غرض سے لیٹ گیا۔ خواب میں حضرت مدنی قدس سرہٗ کی زیارت ہوئی کہ میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوں، نماز مغرب کا وقت ہے، میں خاموشی سے بیٹھا رہا، میں اور دو تین ساتھیوں نے آپ کے ساتھ نماز مغرب باجماعت ادا کی، حضرت نے نماز، نوافل، اوراد سے فارغ ہوکر میری طرف رخ فرمایا اور اس فقیر کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لے کر بغداد شریف کیطرف رخ کرکے فرمایا، میں نے آپ کا ہاتھ غوثِ پاک رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں دیا، جو کچھ مجھے سلسلہ قادریہ میں پہنچا تھا وہ آپکو دے دیا اور فرمایا کہ ہمارے سلسلہ قادریہ میں لمبے چوڑے وظائف نہیں ہیں، جتنی شریعت کی پابندی کروگے اتنا ہی فیض پھیلے گا اور بڑھے گا۔ اس کے بعد خواب سے بیدار ہوگیا، مکہ شریف کے لیے روانگی ہوئی، مناسک حج سے فارغ ہونے کے بعد مدینہ منورہ پہنچا۔

marfat.com
Marfat.com

۲۵ ذوالحجہ ۱۳۹۲ھ کو ظہر کے وقت باب مجیدی میں حضرت مدنی رحمۃ اللہ
کے آستانے پر حاضری دی، عصر کے بعد کا وقت تھا، آپ نے اخلاق کریمانہ سے
مرحبا مرحبا فرماتے ہوئے قریب بٹھایا، چائے کی پیالی عنایت فرمائی، میں نے اوکاڑوی صاحب
کا خط آپ کی خدمت میں پیش کیا، تھوڑی دیر بعد نماز مغرب کا وقت ہوگیا۔ نماز مغرب
باجماعت حضرت کے ساتھ ادا کی، آپ نماز کے نوافل و اوراد سے فارغ ہو کر میری
طرف متوجہ ہوئے اور میرے خواب بیان کرنے پر سارے واقعہ کے مطابق اس فقیر
کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لے کر اوپر شہر نبی کی طرف رخ کر کے فرمایا کہ میں نے آپ کا
ہاتھ سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں دیا اور پھر جیسے سلسلہ نقشبندیہ میں اجازت دیتے
ہیں ویسے آپ کو سلسلہ [illegible]
اور حضرت کے [illegible]
خدمت میں ایک دعوت نامہ [illegible]
مدینہ نے بھیجا ہے کہ ملک انصیل علوم شریعت کانفرنس کے سلسلہ میں [illegible]
بھیجا اور آپ کو خط دکھانے پر بھیجا ہے۔ حضرت علیہ الرحمۃ نے دعوت نامہ کو ہاتھ بھی
نہ لگایا اور نہ اس کی طرف دیکھا اور پھر ارشاد فرمایا، ہمیں بادشاہوں سے کیا غرض،
ہم شہنشاہ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور حاضر ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے
قدموں میں موت دیئے۔ آپ کی دعا قبول ہوئی کہ جنت البقیع میں آپ اہل بیت کرام
کے قدموں میں آپ کا دفن ہے۔

marfat.com

Marfat.com

میلاد ○ روحانی غذا

مدینہ منورہ کا اشتیاق ہر مومن کے قلب میں ہر وقت موجزن رہتا ہے بالخصوص جس دل میں حبیب کبریا شفیع ہر دو سرا سرورِ انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عشق کی چنگاری سلگ رہی ہو تو وہ ہر لمحہ مدینہ منورہ کا درد رکھتا ہے۔ فقیر عرصہ دراز سے مشتاق تھا کہ قسمت کی یاوری ہو تو حاضری نصیب ہو۔ ۱۳۹۹ھ میں فقیر کو اس دولت سے نوازا گیا۔ زمانہ طالب علمی میں قطب مدینہ حضرت علامہ ضیاء الدین احمد القادری المدنی قدس سرہٗ کا اسم گرامی سن پایا تھا۔ نہ صرف نام بلکہ آپ کے علمی، عملی اور روحانی کمالات کا شہرہ بھی۔

مدینہ طیبہ پہنچتے ہی فقیر کے تلامذہ نے سنہری جالی پاک کی حاضری سے فراغت کے بعد قطب مدینہ کی زیارت کی یاد دہانی کرائی، فقیر تو پہلے ہی اس میخانہ عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا شوق دل میں لئے تھا، احباب کے یاد دلانے پر بے چین ہو گیا۔ اس لیے بجائے اپنی رہائشگاہ پر جانے کے قطب مدینہ کے مکان کا رُخ کیا۔ عصر کے بعد کا وقت تھا، میرا رفیق مجھے قطب مدینہ کے مکان پر لے گیا۔ اس وقت حضرت کے پاس کثیر التعداد میں علماء و مشائخ موجود تھے اور آپ کے صاحبزادے حضرت مولانا فضل الرحمٰن قادری مدظلہٗ بھی تشریف فرما تھے۔ علماء و مشائخ میں بعض فقیر کو جانتے تھے۔ اسلئے فقیر کے حاضر ہوتے ہی حضرت کو فقیر کا تعارف کرایا۔ حضرت فرمانے لگے "مجھے تو آپ کی آمد کا کافی عرصہ سے انتظار تھا، اچھا ہوا آ گئے"۔ مجھے آپ کے ارشاد گرامی سے شرم محسوس ہو رہی تھی کہ ایسی بڑی شخصیت مجھ جیسے کی منتظر ہو، فقیر پر کرم فرمایا اور جتنی دیر یہ فقیر حاضر خدمت رہا آپ نے خصوصی توجہ سے نوازا۔ اسی اثناء میں

marfat.com
Marfat.com

اپنی سرگذشت اور اعلیٰ حضرت امام اہل سنت مولانا شاہ احمد رضا خاں فاضل بریلوی قدس سرہٗ سے
خصوصی تعلقات اور نیاز مندی کی باتیں شامل ہے۔ مدینہ منورہ کے قیام کے دوران یہ واضح
ہوگا کہ حضرت قطب مدینہ رحمۃ اللہ علیہ کا مدینطیبہ میں رہ کر مسلک حق کی ترویج کا کام سرانجام
دینا انہی کا حصہ ہے باوجودیکہ مخالفین نے بڑی چوٹی کا زور لگایا کہ مسلک اہل سنت دیارِ حرم میں
مٹ کر رہ جائے لیکن اس مردِ مجاہد کے خلوص و استقامت نے مسلک کو وہ پروان چڑھایا کہ بے
سروسامانی کے باوجود عمل پیہم سے پیام مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اگر گھر گھر پہنچایا۔ اپنے دولت کدہ پر سالانہ
کی محفل میلاد کے انعقاد سے اہل سنت کا تشخص کا [illegible] شاہت ہوئی۔ ندوۃ آپ کے در [illegible]
پر بکثرت [illegible]
نے [illegible]
سے [illegible]
[illegible]
[illegible]
[

اسمِ اعظم

قطب مدینہ حضرت مولانا الشیخ الامام ضیاء الدین احمد قادری مدنی رحمۃ اللہ تعالیٰ کی زیارت سے فقیر بارہا مدینہ منورہ میں اور ایک دفعہ مکہ مکرمہ مسجد حرام شریف میں مستفیض ہوا۔

★ فقیر عموماً رات کی محفل میلاد میں حضرت مدنی رحمۃ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری دیتا رہا۔

★ آپ بلاناغہ ہر رات محفل میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منعقد کرتے تھے اور اس محفل میں روتے رہتے تھے۔ حتیٰ کہ مرض الموت میں بھی ہسپتالِ مدینہ منورہ میں محفل میلاد منعقد کرتے رہے۔

★ اور مختصر تبرک میلاد شریف (کھانا) میں اتنی برکت ہوتی کہ سب کو پورا ہو جاتا اور سب شرکاء کا پیٹ بھر جاتا اور بچ رہتا تھا۔

★ بہت دفعہ فقیر سے تقریریں اور نعتیں سُنیں۔

★ ایک دفعہ شام و مصر، عراق، غرض عرب و عجم کے علماء و مشائخ پر مشتمل محفل میلاد تھی عربی میں تقاریر ہو رہی تھیں۔ ہندو پاک کی نمائندگی کے لیے عربی میں تقریر کے لیے حضرت مدنی کی نگاہِ کرم نے فقیر کو منتخب کیا اور حکم دیا، فقیر نے ان کی نگاہِ کرم سے عربی میں تقریر کی۔

حضرت مولانا نور اللہ صاحب بصیر پوری رحمۃ اللہ تعالیٰ بھی اس محفل میں موجود تھے۔ حضرت مدنی نے دعاؤں سے نوازا۔

★ اکثر و بیشتر حضرت مدنی رحمۃ اللہ بوقت دُعا اپنی داڑھی کے سفید بال کریم کی بارگاہ میں

marfat.com
Marfat.com

پیش کر کے اجابت کی درخواست پیش کرے۔

* ایک دفعہ حضرت مدنی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ یہ کہنا کہ اللہ تعالیٰ کا فلاں نام اسم اعظم ہے یا اے اللہ میں تجھ سے اسم اعظم کا صدقہ یہ بیک مانگتا ہوں، یہ صحیح نہیں۔ بھائیو! مجھے بتاؤ کہ میرے اللہ کا کون سا نام غیر اعظم ہے (اصغر ہے)، ہاں کے تو سب نام اعظم ہیں۔

* ایک دفعہ فرمایا کہ میں پہلے پہلے مدینہ منورہ آیا تو اس وقت کسی دکاندار نے منہ کو لیا تھا [illegible] کہا کہ یہ کتا ہے کتا ہے کہا۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اور ریش مبارک اشکوں سے تر ہوگئی ، برجستہ ارشاد فرمایا " بیٹے " میں نے بھی تم کو اجازت دی اور بیٹے کو مزید اجازت دیتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ دلائل الخیرات ، قصیدہ بُردہ کی بھی اجازت مرحمت فرمائی پھر خوب خوب دعاؤں سے نوازا ۔ فقیر بارہ یوم مدینہ شریف حاضر رہا ۔ حضرت قبلہ کی خدمت میں اکثر و بیشتر حاضری دیتا رہا ۔

حضرت علیہ الرحمۃ شریعت و طریقت کے حامل تھے احکام اور امر و نواہی فرائض و واجبات سنن و مستحبات کی تعمیل و بجا آوری میں تاکید نہایت فرماتے اور اسے ہی اپنی زندگی کا مقصود سمجھتے علم و تقوےٰ ورع ، تمک تجرید ، عشق ، تفرع ۔ ذوق ۔ کلام ، ارشادات رموزات ، میں اپنے زمانہ میں منفرد تھے میدان کرامت میں ، علم دین میں سرداروں میں سرآوردہ تھے ۔ آپ کی مجلس شریف میں یعنی آپ کے دولت کدہ میں کسی نشہ کی چیز کا نام بھی کوئی زبان پر نہ لاتا تھا ۔ آپ کی حیات طیبہ " الحب للہ والبغض للہ " کی آئینہ دار تھی ذرا سی بھی خلافِ شرع بات ناپسند ہی نہ فرماتے بلکہ اس پر سخت تنبیہ فرماتے تھے ۔ آپ جامع فضائل صوری و حضوری ، عارفِ باللہ مجاہد فی سبیل اللہ ، اعلاء کلمۃ الحق میں قدم راسخ و عزم صادق رکھتے تھے ۔ عارفانہ حیات کے اعتبار سے جامعیت مالک کے مالک تھے ۔ آپ اس درجہ پاست باز مسکن و متواضع اور قناعت پسند تھے کہ دوست تو دوست دشمن بھی آپ کے اخلاق کریمانہ سے شرمندہ رہے ۔ ارباب حاجات اور مصیبت زدوں کے لئے ہر وقت آپ کے کرم کا دروازہ کھلا رہتا تھا ۔ غربا و مساکین کو ہر وقت اپنے سینے سے لگائے رہتے تھے ۔ جب کوئی آپ کے سامنے آپ کی تعریف کرتا تو منع فرماتے اور فرماتے : رَبِّ لَا تُؤَاخِذْنِیْ بِمَا یَقُوْلُوْنَ "

آہ آج وہ ذات گرامی ہماری نگاہوں کے سامنے نہیں مگر ان کے فیوض و برکات کی بارش ہر وقت و ہر آن یکساں ہے ۔ خدائے تعالےٰ ان کی قبر انور پر انوار و تجلیات کی بارش فرمائے ۔ آمین آمین

marfat.com
Marfat.com

شہبازِ حقیقت

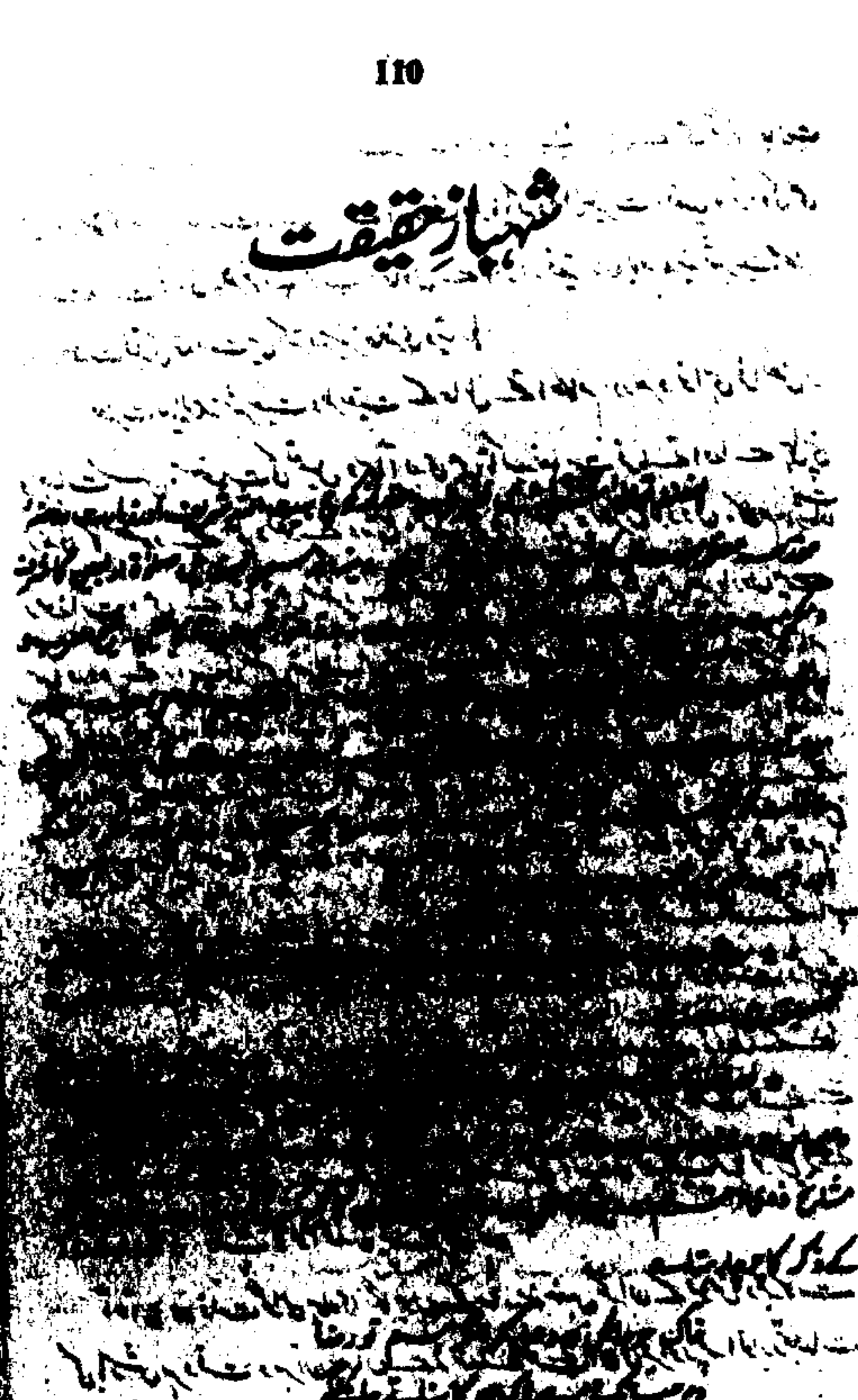

* آپ عاشقِ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ بفضلہ تعالیٰ میں قدرداری سے کہتا ہوں
کہ آپ کا عشقِ رسول میں اس قدر انہماک تھا کہ آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری رہتے جو آپ کے

marfat.com

Marfat.com

عشق رسول میں فنافی الرسول ہونے کی تین دلیل ہے۔

★ آپ کا قلب پاک سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت سے منور تھا جس کی عکاسی آپ کے چہرۂ انور سے ظاہر و باہر تھی اور آخر وقت تک، اور دیکھنے والے بیان کرتے ہیں کہ دُنیا سے رحلت فرماتے وقت بھی چہرہ انور نورانی ہی رہا۔ یہ ہے ایک عاشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ ؎

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

یہ نور اتنا دل کش اور جاذبِ نظر تھا کہ عام و خاص اس نورانی چہرہ کو دیکھ کر متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتے تھے۔

★ اُن کے ملاقات کے وقت ان کی عالمانہ فاضلانہ اور مدلل و مفصل گفتگو سے اندازہ ہوتا تھا کہ آپ صرف گوشہ نشین ہی نہ تھے بلکہ ایک بہت بڑے فاضل اور بلند پایہ عالم دین اور حجۃ الاسلام اور شیخ الاسلام اور مناظر بین الادیان تھے۔

★ ان کی مہمان نوازی! سنتِ رسول مقبول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور سنتِ خلیل حضرت ابراہیم علیہ السلام کے نہج پر تھی۔ ہر حج پر جانے والے سُنی حضرات مدینہ منورہ میں حضرت کی اس مہمان نوازی سے بہرہ ور ہوئے۔

★ آپ اعلیٰحضرت عظیم البرکت امام اہل سنت چودھویں صدی کے مجدد مولانا الشاہ احمد رضا خان صاحب قادری فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے مشن کو کامیاب بنانے میں انتہائی سعی بلیغ فرماتے۔ اور آئندہ ورندہ کو اس مشن سے پورا پورا آگاہ فرماتے اور گستاخانِ رسول کی احسن طریقے سے سرکوبی اور گوشمالی فرماتے۔ اور نظامِ مصطفےٰ کے نفاذ اور مقامِ مصطفےٰ کے تحفظ میں جہاد باللسان فرماتے رہتے۔

marfat.com
Marfat.com

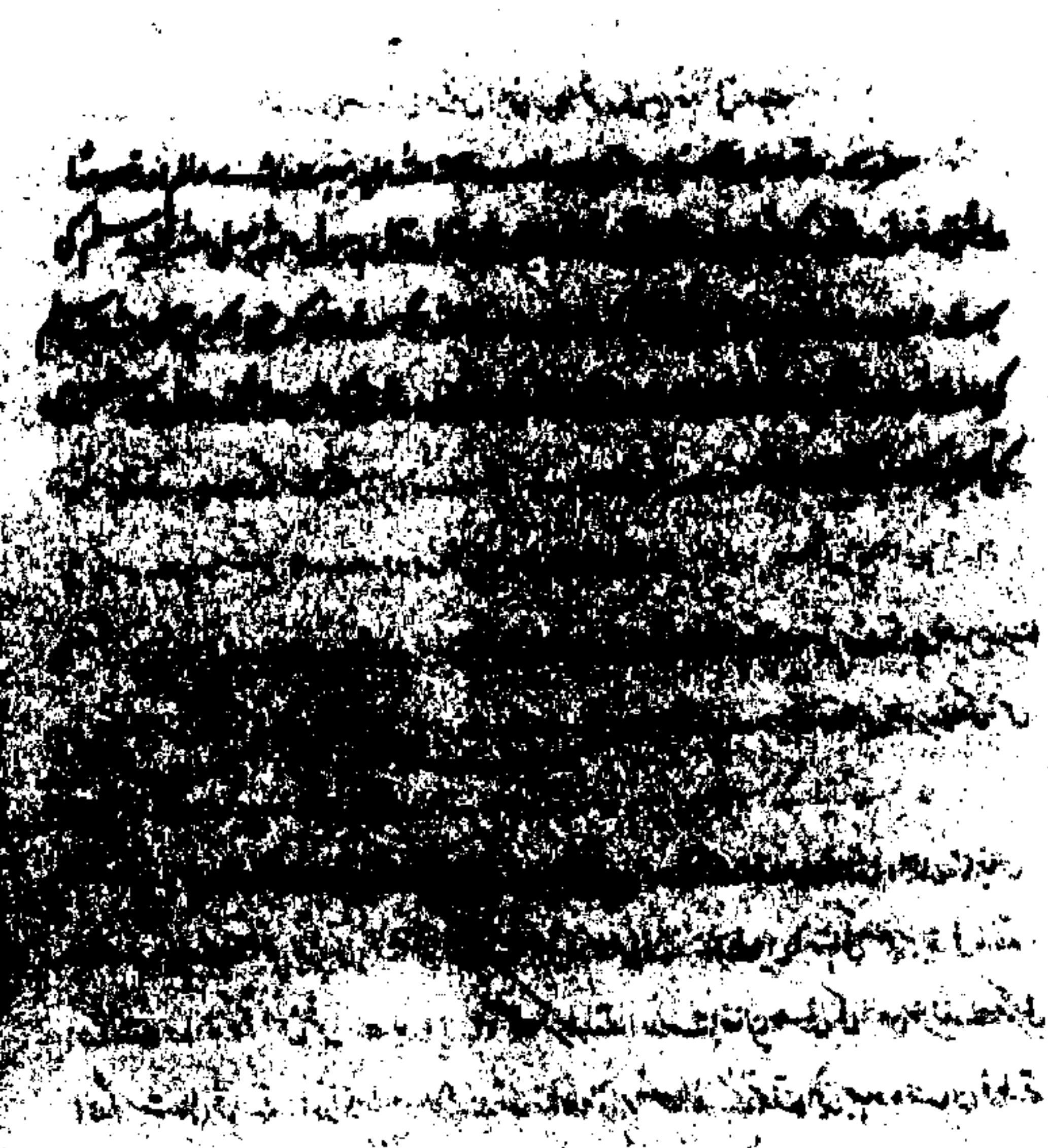

marfat.com

Marfat.com

مالکِ ثانی رحمۃ اللہ علیہ

آسمانوں کے ستاروں کی طرح زمین کے بھی نجوم و کواکب ہوتے ہیں، جنہیں اقبال رحمۃ اللہ علیہ کی زبان میں شب زندہ دار کہا جاتا ہے۔ ان زمینی نجوم و کواکب کی روشنی سے یعنی قیام اللیل اور اولے تہجد سے شبہائے راج کی سیاہیاں لمعان پاشیوں میں بدل جاتی ہیں، اور ان نور پاشیوں پر صرف سیارگان افلاک ناز کرتے ہیں بلکہ ساکنان عرش بھی فخر کرتے ہیں۔

حضرت خواجہ خواجگان شیخ المحدثین والمفسرین مولانا ضیاء الدین احمد قادری مدنی رحمۃ اللہ علیہ انہی ارضی اقمار و شموس اور نجوم و کواکب میں سے تھے جن کے نورانی فیوض اور سرکار مدینہ رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قربتِ خاص کی برکات عالیہ کے آثار نعم گستر سے ایک عالم کو تمتع کا موقع دیا۔

کہتے ہیں تاریخ اپنے آپ کو دہراتی ہے۔ پہلی صدی ہجری میں اللہ تعالیٰ نے حضرت امام مالک بن انس رضی اللہ عنہ کو پیدا فرمایا اور ان کی جبلت و طبع میں سید لولاک صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور مدینہ طیبہ کے پیار کے وہ تابناک جوہر رکھے کہ حضرت امام مالکؒ باوجود ہارون الرشید کی دلی دعوت، وعدۂ اکرام و انعام اور باحشمت و جاہ قیام کی ضمانت کے بھی مدینہ طیبہ چھوڑنے پر مائل نہ ہوئے بلکہ بزبان حضرت علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ فرمایا ؎

گفت مالک مصطفیٰ را چاکرم
جز ہوائے او ندارم در سرم

"میں تو محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چاکروں میں سے ہوں اور میرے سر میں صرف

marfat.com
Marfat.com

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت کا مقصد سمجھا جاتا ہے :

چنانچہ حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام مکہ معظمہ سے [illegible]

[illegible]

[illegible]

[

بعض کو دیکھ کر سرکارِ دوعالم کی رحمت کے آثار نظر آتے۔ تقریباً ہر شخص حضرت کی خوانِ نعمت سے تبرکاً اور تیمناً، چند لقمے کھاتا اور ہم ایسے پر جو لوگ پیٹ بھر کر کھانا کھاتے کیونکہ ہمیں تو مدینہ طیبہ کی سمولی، خبز اور ماشیف میں لذتِ انگور آتی اور الحمد للہ آتی ہے۔

حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ کا معمول تھا کہ آپ ایک پٹکے سے اپنی کمر اور اپنے دونوں گھٹنے باندھ کر مجلس میں بیٹھتے۔ اور ہر ایک سے جن کے نام جانتے یا جن کے آنے کی اطلاع ہوتی خیریت پوچھتے۔ راقم الحروف کا اکثر پوچھتے۔ ناظم صاحب آئے ہیں۔ اس طرح ہر وارد و خارج سے خیریت پوچھتے۔ آپ کے اس عمل سے ہر زائر خوش دل ہو جاتا، اور یہ محسوس کرتا کہ جتنا حضرت صاحب کو مجھ سے محبت اور پیار ہے وہ کسی دوسرے سے نہیں۔

مدینہ طیبہ زادہ اللہ شرفہا کے مقامی وقت تقریباً گیارہ بجے کے قریب محفل نعت خوانی منعقد ہوتی۔ عربی، فارسی، اردو، پنجابی اور دیگر زبانوں میں نعت پڑھنے والے نعت خوان حاضر ہوتے۔ ان نعت خوانوں میں سے ایک اسود اللون نعت خوان جو عربی نژاد تھے نعت پڑھتے ہوئے لوگوں کے دل لوٹ لیتے۔ میں دانستہ طور پر اپنی نعت سنانے سے گریز کرتا اور اعلیٰحضرتؒ یا مولانا حسن رضا رحمۃ اللہ علیہما کی نعت پڑھتا۔ مجھے سینکڑوں ریال ملتے۔ حاجی آدم میمن جو کراچی سے مستقلاً طور پر مدینہ منورہ میں رہائش پذیر تھے مجھے اکثر مجالس میں بھی لے جایا کرتے تھے۔ مگر حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ کی اجازت سے۔

ان محافل کے علاوہ دیگر اوقات میں بھی راقم الحروف حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر رہتا۔ اور قلبی کیفیات بیان کر کے ان کے علاج کی التماس کرتا۔ ایک دن میں حضرت کی خدمت میں حاضر تھا۔ میرا دل دن بھر خیالات باطلہ کا مدخل و مخرج رہا۔ میں نے حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کی۔ حضرت! مدینہ طیبہ میں رہ کر بھی بعض اوقات دل ایسے خیالات کا مدخل و مخرج رہتا ہے جن کے بیان کرنے سے ندامت و شرمندگی سے سر نیچا ہو جائے۔ حضرت مدنی نے فرمایا: ایسے خیالات تقاضائے بشریت ہیں اور آتے جاتے ہی رہتے ہیں۔ ان کی پرواہ نہیں کرنی چاہیے۔ حضرت مدنی علیہ الرحمۃ نے فرمایا حبب صحابہ

marfat.com

Marfat.com

marfat.com

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محافل و مجالس برپا ہوتیں۔ میرے پیر بھائی اور مخدوم برادر کبیر فنا فی الشیخ و فنا فی الرسول کی منزل پر فائز جناب الحاج محمد اسماعیل مرحوم و مغفور ساکن وارثن بعد، مقیم منڈی شیخوپورہ جن کے بڑے برخوردار ایس ایم رفیق صاحب پاکستان گیس کے منیجنگ ڈائریکٹر بلکہ پاکستان میں کمپنی کے (PLENIPOTENTIARY) سیاہ و سفید کے مالک ہیں۔ مجھے ایسے لوگوں کی چہرہ شناسی کرادی۔ ان میں سے لائل پور کا ابلیس صفت انسان میجر محمد اسلم تھا۔ یہ مدینہ منورہ میں مسجرین کا سرغنہ تھا۔ اس شخص کی یہ عادت تھی کہ ایسے مقامات پر جہاں نعت کی مجالس و محافل برپا ہوتیں وہاں چھاپے مروا تا اور خواہ مخواہ عاشقان رسول کو تنگ اور ذلیل کرتا۔ حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں کے واقعات و واردات کا ذکر سعودی عمال سے کرتا اور خوب مرچ مصالحہ لگا کر اس کی عادت ثانیہ یہ تھی کہ اس دالان میں جہاں سے گنبد خضریٰ کی دید سے عشاق رسول تبرید دل و جان کرتے ہیں عشاق کو سعودی سپاہیوں کی مدد سے اٹھوا دیتا۔ ذرا تک پڑتا کہ فلاں شخص پاکستان کی فلاں روحانی گدی سے تعلق رکھتا ہے یا صلوۃ و سلام کی مجلس کا منعقد کرانے والا ہے تو اسے خواہ مخواہ مصیبت میں مبتلا کرتا۔

۱۹۷۵ء میں میں مدینہ منورہ زادہا اللہ شرفہا میں فندق قصر الرحاب جو ان دنوں سب سے مہنگا ہوٹل تھا ٹھہرا ہوا تھا میرے پاس سعودی وزارت الاعلام کی خاص بڑی اور خوبصورت کار تھی۔ میں صبح کی نماز کے بعد مسجد عمبلتین، مزار مقدس حضرت سید الشہداء امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کی زیارت کے لیے نکل جاتا۔ ایک دن میرے کسی پاکستانی نجدی نے اس سے تعارف کرایا تو میں نے برملا کہا اچھا یہ ہے میجر محمد اسلم جس کی یہاں "EXTERNMENTY" یعنی استیصال کے احکام صادر ہو چکے ہیں۔ میجر محمد اسلم میری بات سن کر کچھ ٹھٹھر گیا۔ لیکن مجھے کہنے لگا، ناظم صاحب میری والدہ اور میری بیوی حج کے لیے آئی ہوئی ہیں میں چاہتا ہوں انہیں مسجد قبا اور دیگر زیارات کراؤں۔ آپ مجھے اپنے ساتھ لے چلیں۔ ماشاء اللہ! سیارہ بہت وسیع و عریض ہے۔ بلا جبت سے کہا تو میں نے ہاں کر دی۔ مسجد قبا کے بعد ہم بستانِ سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کی زیارت خاص کر ان دو کھجور کے درختوں کی زیارت کے لیے

marfat.com
Marfat.com

marfat.com

Marfat.com

سید ابوالبرکات سید احمد برکاتی المعروف بہ قبلہ سید صاحبؒ کی مجلس میں میرے اپنے تجربے کی اساس پر بلا روک ٹوک کہا جا سکتا ہے کہ پانچ منٹ کے جلسے سے پانچ سال کا سُرور ملتا اور اتنے سالوں میں جتنا کوئی علم حاصل کر سکتا ہے علم حاصل ہوتا۔

دھیمی آواز میں گفتگو فرماتے۔ نہایت آسان لفظوں میں دقیق مسائل سمجھاتے۔ اعلیٰحضرت کا نام لیتے تو سارا جسم ادب و احترام کا مرقع نظر آتا۔ حضور سرورِ عالم و عالمیان اور فخرِ آدم و آدمیان کا اسم گرامی لیتے تو مشامِ جان سے ادب کی خوشبوئیں آتیں۔ ؎

ز فرق تا بقدم ہر کجا کہ می نگرم!
کرشمہ دامنِ دل می کشد کہ جا اینجا است

۱۹۷۵ء میں راقم الحروف مدینہ منورہ میں حاضری کے لیے حاضر ہوا تو جمعرات کا دن تھا فقیر کوچہ طیبہ نے اپنے مولا و آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حاضری کا لطف لینے کے بعد دیگر مقامات کی زیارت کی، بعدہٗ حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے مائدہ کرم اور خوان نعمت پر جا بیٹھا جہاں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے نعمتیں بٹ رہی تھیں۔ حاجی اسماعیل شیخوپوری نے اپنے ٹفن کیریئر سے دو پلائے نکال کر میری تھالی میں ڈال دیئے میں اس روز نیت کئے ہوئے تھا کہ کہیں سے پائے ملیں تو کھا کر تکان دُور ہو۔

تھوڑی دیر بعد حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھا اس سال ناظم صاحب آئے ہیں۔ حاجی آدم مرحوم نے عرض کیا حضور حاضر ہیں۔ میری آمد کا سننا تھا تو نہایت ہی احسن انداز میں دعائیں دیں۔ میں نے مصافحہ کر کے تقبیل یدین کی اور آپ کے پاس خاموشی سے بیٹھ گیا، محفل نعت و منقبت شروع ہوئی۔ آخر میں مجھے فرمایا کہ نعت سناؤ۔ میں نے اپنی ایک نعت سنائی، جب مقطع سے

خواہشوں سے ہے معمور دل ہر گھڑی پہ ہے حسرت جو دل میں تو بس اک یہی
میرا مدفن ہو ناظم دیارِ نبی موقع مرگ قرب و جوارِ حرم

پڑھا تو نہ صرف حاضرین میں سے اکثر ماہی بے آب کی طرح تڑپے بلکہ حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ

marfat.com
Marfat.com

کی طبیعت پر خاص اثرات مرتب ہوتے۔ کچھ ظاہر ہوا تو آپ فرمانے لگے ۔!

اے وقت تو خوش باش ۔ اے وقت تو خوش باش

یہ مسلم حقیقت ہے کہ اوراد و اذکار اور [illegible] انسان پر انتہائی مثبت اثرات مرتب کرتے ہیں۔ ایک بات کہ ایک خاص [illegible] حضرت [illegible] حضرت [illegible] کی خدمت میں [illegible] کے ایک بزرگ [illegible]

marfat.com

Marfat.com

میزبانِ مہمانانِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یہ فقیر پہلی مرتبہ ۱۹۵۵ء میں حرمین شریفین کی زیارت سے مشرف ہوا۔ علاوہ دیگر رفقاء کے حضر مولانا غلام قادر اشرفی مرحوم بھی رفیقِ سفر تھے۔ مدینہ طیبہ میں تقریباً ۳۸ دن قیام کا شرف حاصل ہوا۔ مدینہ طیبہ میں مجاہد ملت حضرت مولانا حبیب الرحمٰن، مولانا مفتی ظفر علی نعمانی پیر سید محمود حسین شاہ صاحب علی پوری اور بعض دیگر حجاج و زائرین کی موجودگی میں نجدی قاضی سے بعد نماز عشاء رات گئے دیر تک عربی میں مباحثہ و مذاکرہ ہوتا رہا۔ یہاں تک کہ اس کو سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے ساکت ہونا پڑا۔ اور کوئی جواب نہ بن سکنے کے بعد اس نے آرڈر دیا کہ میں بحیثیت قاضی القضاء حکم دیتا ہوں کہ مسجد میں الگ جماعت نہ کروایا کرو ہمارے ساتھ نماز پڑھو" (وہ فصلوا فی البیوت) یہ سب حبیب پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا صدقہ تھا کہ وہ ایک طالب علم سے صحیح گفتگو نہ کر سکا۔ ورنہ من آنم کہ من دانم

حضرت مخدوم ضیاء الملت پہلے بھی روزانہ نہایت کرم فرماتے اس واقعہ کی تفصیل سننے کے بعد مزید شفقت فرمانے لگے یہاں تک کہ اپنے جد سلاسل طریقت اور اسانید حدیث کی اجازت فقیر کو اور مولانا غلام قادر اشرفی صاحب کو عطا فرمائی۔ مولانا غلام قادر صاحب نے اپنے ہی ہاتھ سے تحریر کی کیونکہ مولانا موصوف نہایت خوش خط تھے۔ سلاسل طریقت کی اجازات قلمی فقیر اور مولانا اشرفی کے پاس تھیں جو انہوں نے مجموعہ اوراد و وظائف کے آخری صفحات پر درج کر دی ہیں۔

حضرت مولانا ضیاء الدین مدنی پیکرِ علم و عمل تھے۔ زہد و اتقاء میں یکتائے روزگار تھے

marfat.com
Marfat.com

اپنے گھر سے نکلے اور بغداد شریف شریف کے قیام اور مدینہ شریف میں قیام کے موقع پر جس قدر ابتلاء و امتحان کا ان کو سامنا کرنا پڑا اس پر صبر و تحمل انہی کا حصہ تھا۔ ایک دفعہ فرمایا کہ میں بریلی شریف اعلیٰحضرت رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور حرم پاک مدینے سے بعض مخالفین کی شدید تکلیف دہی کا ذکر کیا تو اعلیٰحضرت نے مولانا بعض دیگر احوال کے بالعموم حسبنا اللہ و نعم الوکیل پڑھنے کی تاکید فرمائی جس کے بعد اللہ تعالیٰ نے ستر اعداء و حاسدین سے محفوظ رکھا۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

کے پاس بیٹھ کر حصولِ برکت کے لیے مؤطا امام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پڑھا کرتا تھا۔ پاس ہی ایک شامی دمشقی عالم سید محمد نصیر دمشقی بیٹھے تھے ان سے مختلف مسائل پر گفتگو ہوتی رہتی تھی۔ میں نے عرض کیا کہ دل چاہتا ہے کہ مدینہ طیبہ ہی میں اقامت پذیر ہو جاؤں۔ انہوں نے فرمایا: انت فی الباکستان وقلبك ههنا خیر ان تکون ماهنا وقلبك فی الباکستان او کما قال۔ تم پاکستان میں رہو اور تمہارا دل یہاں لگا ہوا ہو۔ اس سے بہتر ہے کہ رہو یہاں اور دل پاکستان میں لگا رہا۔" گویا کہ ان بزرگوں نے بھی حضرت مولانا کی تائید فرما دی۔

حضرت مولانا مرحوم ہمیشہ دین اسلام کی تبلیغ فرماتے رہتے تھے اور مسلکِ حقہ اہلسنت پر کاربند رہنے کی تاکید و تلقین کرتے تھے۔ مگر ساتھ ہی فرماتے کہ یہاں حاضری کے وقت اپنے مسلک پر ثابت رہو مگر ان..... کے شر سے بھی بچتے رہو۔ یہ نہایت شریر ہیں۔ اور علماء و مشائخ اہلسنت کو اکثر پریشان کرتے ہی رہتے تھے۔

اللہ تعالیٰ حضرت مدنی کو جنت الفردوس میں بلند ترین مقام عطا فرمائے اور ہم سب اہلِ عقیدت کو ان کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق ہو۔ (آمین)

marfat.com
Marfat.com

قطب بلد النبی ﷺ

[redacted]

marfat.com

Marfat.com

کیا۔ گفتگو سے معلوم ہوا وہ صاحب چنیوٹ لاہور کے باشندے ہیں جو عرصے مدینہ منورہ میں رہائش پذیر ہیں۔ حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں پوچھا تو کہنے لگے کہ آپ میں منزل مقصود پر کھڑے ہیں۔ یہ مکان حضرت ہی کا ہے۔ آپ سیڑھیاں چڑھ کر اوپر چلے جائیں مولانا بالکل سامنے تشریف فرما ہوں گے۔ میں اپنا دل تھامے اوپر چلا گیا، ایک ولی کی بارگاہ میں حاضری تھی۔ دل دھڑک رہا تھا، فقیر ان لوگوں کی ہیبت سے خوب واقف تھا۔ ان کی ہیبت سے پہاڑ رائی بن جاتے ہیں، سمندر خشک ہو جاتے ہیں، فقیر اوپر پہنچا، حضرت اپنی پوری جلالتِ ولایت سے سامنے ہی جلوہ افروز تھے، میں ٹھٹھک کر رہ گیا۔ بُت کی طرح صامت کھڑا ہو گیا، حضرت نے نظرِ کرم فرمائی۔ نہایت دھیمی آواز سے فرمایا "آجائیے" اس جملے سے سارا خوف کافور ہو گیا۔ فقیر آگے بڑھا دوزانو ہو کر سلام عرض کیا۔ دست بوسی سے سرفراز ہوا اور خاموش بیٹھ گیا۔ کمرے میں چند احباب بھی موجود تھے ــــ کمرہ میں مکمل سناٹا لیکن سکون، بیابان کا منظر۔ مجھے حضرت بیدم وارثی یاد آئے۔ میں دل ہی دل میں ان کا شعر پڑھنے لگا۔ ؎

کوئی محفل ہو بیاباں کے مزے لیتے ہیں
جہاں پر بھی جمع ہوتے ہیں دیوانے چند

حضرت نے خامشی کو ختم کر دیا، مسکرا کر فرمایا:

"کہاں سے تشریف لائے ہیں"؟

لاہور، پاکستان

"کب تشریف لائے؟

"کل تہجد کے وقت آیا تھا"

"نماز عشاء کے بعد روزانہ محفل میلاد ہوتی ہے۔ آپ تشریف لایا کریں۔

"ان شاء اللہ العزیز! ضرور حاضر ہوں گا"

یہ تھی میری پہلی ملاقات، سارا دن عشاء کے انتظار میں گزارا۔ عشاء کے بعد حاضر ہوا۔

marfat.com
Marfat.com

حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا کلام پڑھا جا رہا تھا۔

ان کی مہک سے دل کے لیے کہہ رہے ہیں

جس ماہ کا ملے گا کرم ہے ہمیں وہ ہے

"[illegible] کا ترانہ پڑھا گیا۔

marfat.com

Marfat.com

حضرت فقیہ اعظم مولانا نور اللہ نعیمی بصیر پوری

چند لمحے

کے قلم سے

خلیل احمد نوری

حضرت علامہ شیخ ضیاء الدین احمد قادری مدنی علیہ الرحمۃ

کے چہلم کی تقریب سے واپسی پر میں نے سفرِ طیبہ کے بارے دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا "مدینہ عالیہ کا سفر؟ سبحان اللہ" اور ساتھ ہی ایک لمبی سرد سانس لی اور آنکھیں موند لیں۔ اتنے میں ایک ملاقاتی حاضر ہوا اور موضوع بدل گیا۔ موقع ملتے ہی عشق مصطفےٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) سے معمور سینے کو ہوا دی اور پھر عشق و محبت کے اس سیلاب کے آگے کوئی بند نہ باندھا جا سکا۔

حضرت اقدس مدظلہ سے درسِ حدیث سننے کی سعادت سے بہرہ مند اصحاب بالخصوص اور آپ کی عام مجلس میں شرکت کرنے والے حضرات بالعموم اس بات سے بخوبی آشنا ہیں کہ حضرت والا تبار کی زبان پر محبوب پاک (صلی اللہ علیہ وسلم) کا نام آتے ہی چہرہ زرد پیلا آنکھیں پُرنم اور آواز تغیر پذیر ہو جاتی ہے۔ بس یہی کیفیت تھی جب آپ نے رودادِ سفر طیبہ سنائی۔ اسی لیے کتنی ہی باتیں سے آواز کے رندھے جانے اور نقاہت کی نذر ہو گئیں۔

— ہاں بھئی — خود جو اس مکتب کے طالب علم ٹھہرے۔ چنانچہ آپ نے مولانا ضیاء الدین قاضی مدنی علیہ الرحمہ کی زندگی اور وصال کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ آپ نے فرمایا:

"مولانا ضیاء الدین علیہ الرحمہ کی سی خوش بختی کسی کے ہی مقدر میں ہوگی۔ جنہوں نے تقریباً ۸۰ برس صرف اِس آرزو پر دیارِ حرم میں گزار دیئے کہ جنت البقیع میں دفن ہو سکیں — حکومت کی پابندیوں اور تند و تیز ردِ عمل کے باوجود آقا علیہ السلام کی محفل میلاد میں انہوں نے کبھی کوتاہی نہ ہونے دی۔"

marfat.com
Marfat.com

آپ کے وصال کی ساعات قریب تھیں۔ آپ مکمل ہوش و حواس میں تھے۔ مگر نقاہت حد درجہ زیادہ تھی۔ حاضرین نے دیکھا کہ آپ ہاتھ جوڑ کر کسی سے معافی کے خواستگار ہیں اور کہہ رہے ہیں "مجھے معاف کر دیں۔ کمزوری کے باعث تعظیم کے لیے اٹھ نہیں سکتا۔" ذرا دیر بعد حاضرین کے استفسار پر بتایا کہ ابھی حضرت علیہ السلام، حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ اور اعلیٰحضرت فاضلِ بریلوی رحمۃ اللہ علیہ تشریف لائے تھے۔"

حضرت زید مجدہٗ نے فرمایا:

"جب مولانا ضیاء الدین مدنی علیہ الرحمہ کا جنازہ اٹھا تو ازدحام کی یہ کیفیت تھی کہ باب عمر رضی اللہ عنہ سے گزرتے ہوئے بیسیوں آدمی زخمی ہو کر گرے۔ آپ کی وصیت کے مطابق مکہ مکرمہ کی خواہش کے مطابق اہلِ بیت کرام رضی اللہ عنہم کے بہت قریب آپکو دفن ہونے کی سعادت ملی۔" واللہ اعلم

حضرت اقدس لازال فیوضہم نے فرمایا:

"مولانا ضیاء الدین مدنی علیہ الرحمہ کے جنازے سے حضرت والد صاحب کی عقیدت و محبت کا عالم دیکھا اسے دیکھ کر مولانا فضل الرحمٰن صاحب اُن کے بیٹے جانشین ثابت ہوئے ہیں۔ بالکل اُنہی کی طرح سادہ پُرخلوص زندگی اور محبتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے مالا مال ہیں۔ اس مرتبہ مولانا موصوف مظفر گڑھ تشریف لائے تو ایک روز کہنے لگے کہ والد صاحب کی وفات کے وقت دل میں خیال آتا تھا کہ ہم بہن بھائی بچے ہیں اور ابا جان ہمارے سر پر نہیں۔ مگر اب ایسا محسوس ہوتا ہے کہ ابا جان ہر وقت ہمارے ساتھ ہیں۔ ہر نازک موقع پر ہماری راہنمائی فرماتے ہیں۔ ہر مشکل وقت میں خود حاضر ہوتے ہیں۔"

قارئین! ادھر مولانا ضیاء الدین مدنی علیہ الرحمہ کے گھرانے سے حضرت والد صاحب کی عقیدت و محبت کا عالم دیکھا ادھر سے عقیدت کی جھلک بھی ملاحظہ کیجیے۔ حضرت فقیہ اعظم مدظلہٗ کے خادم خاص حاجی محمد انور نے بتایا کہ مولانا فضل الرحمٰن مدظلہٗ نے اپنے خدام کو خبردار کیا تھا کہ ان (حضرت فقیہ اعظم) کا خصوصی خیال رکھا کریں۔ کیونکہ میں نے قبلہ ابا جان کو دیکھا کہ انہوں نے برصغیر پاک و ہند کے پیران عظام میں سے کسی کے ہاتھ نہ چومے بلکہ پیرانِ عظام خود والدِ محترم کے ہاتھ چوما کرتے مگر ان کے ہاتھ چومنے میں پہل ابا جان کی طرف سے ہوا کرتی۔"

ماہنامہ نور الحبیب بصیر پور (ساہیوال)
شمارہ ذیقعدہ ۱۴۰۱ھ

marfat.com

Marfat.com

آفتابِ علم و حکمت

ضیائے الحضرت مقتدائے اہلِ سنت قطب مدینہ عالیہ مولانا الشیخ ضیاء الدین احمد مدنی قادری قدس سرہٗ العزیز بقول امام اہلِ سنت حضرت علامہ ابوالبرکات سید احمد صاحب قادری رحمۃ اللہ علیہ امیر مرکزی انجمن جزب الاحناف مدینہ عالیہ میں اہلِ سنت کا ملجا و ماویٰ تھے۔ اور استقامت علی الحق کا روشن مینار تھے۔ یہی وجہ ہے کہ خدمت میں حاضر ہونے والے ہر زائر طیبہ سے یہ فرمایا کرتے تھے کہ میں آپ کے لیے دُعا کرتا ہوں اور آپ میرے لیے دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے نجدیوں کے شر سے محفوظ رکھے اور مدینہ عالیہ میں رہتے ہوئے صحیح ادب کی توفیق دے۔ چنانچہ ۱۹۷۳ء اور پھر ۱۹۷۶ء میں دونوں مرتبہ مدینہ عالیہ کی حاضری کے دوران حضرت قبلہ رحمۃ اللہ علیہ کی زبان مبارک سے یہ الفاظ ہم نے بھی بارہا سُنے بلکہ اس سلسلہ میں آپ ہر زائر سے ایک حدیث پاک بیان فرماتے کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے حضور اس زبان سے دُعا کرو جس سے نافرمانی نہ کی ہو اکما قال علیہ السلام اور پھر آپ اس ارشاد عالی کا مفہوم یہ بیان فرمایا کرتے کہ آپ میرے لیے دُعا کریں اور میں آپ کے لیے دُعا کرتا ہوں کیوں کہ میری زبان سے آپ نے کوئی گناہ نہیں کیا اور آپ کی زبان سے میں نے کوئی گناہ نہیں کیا۔ اور یہی ظہرِ غیب میں دُعا کی حکمت ہے۔

۲۰ رجنوری بروز جمعرات حرم نبوی علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والتسلیمات میں نماز ظہر ادا کرنے کے بعد آستانہ پر بندہ ناچیز اور میرے برادرِ گرامی صاحبزادہ ۔۔۔ عبدالخالق شاہ صاحب حاضر ہوئے۔ مدینہ عالیہ میں رہنے والوں کی روایتی خوش اخلاقی کے مطابق کئی بار مرحبا مرحبا کے

marfat.com
Marfat.com

ایمان افروز افتاظ سے نوازا۔ سلام مسنون اور دست بوسی کے بعد ہم بیٹھ گئے۔ دیگر ارشادات کے علاوہ حضرت نے تمام حاضرین کو اس دعا سے نوازا کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں رکھے نیز فرمایا کہ کہنے کو تو یہودی اور نصرانی بھی "لا الہ الا اللہ" کہتا ہے لیکن وہ اس لیے کافر ہے کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور نیاز مندی سے خالی ہے۔ دوران گفتگو بندہ نے صحت کے متعلق دریافت کیا تو فرمایا کہ "الحمدللہ" ٹھیک ہوں۔ بچپنا گیا۔ جوانی آئی، جوانی گئی اب بڑھاپا آگیا۔ اب وہی کیفیت ہے جو بڑھاپے میں ہوتی ہے۔ دل دماغ الحمدللہ رب العالمین بالکل درست ہیں۔

فرمایا میری پیدائش ۱۲۹۴ھ میں ہوئی اور ۱۳۹۴ھ میں ایک صدی پوری ہوگئی اور جو وقت گزر رہا ہے یہ صدی سے زائد ہے۔ دوران گفتگو امام اہل سنت الشاہ حضرت بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کا ذکر خیر شروع کیا تو بہت خوش ہوئے اور خود ہی نہایت اہتمام سے ان کا ذکر فرمایا اور اسی سلسلہ میں آستانہ مبارک میں لگے ہوئے ایک فریم کی طرف اشارہ فرما کر فرمایا کہ یہ منقبت اعلیٰ حضرت قدس سرہ العزیز کی ہے جو کہ حیدر آباد کے شکور بیگ صاحب نے لکھی ہے۔ چنانچہ بندے کے عرض کرنے پر اسے اتار کر مرحمت فرمایا۔ بندہ نے نقل کی۔ منقبت کیا ہے ایک پرمغز مضمون ہے۔ صاحب "مناقب الصالحین" نے منقبت شریف بطور تبرک اپنے پاس محفوظ ہے۔ ان کا ایک شعر حضرت کے متعلق بھی ہے جو کہ درج ذیل ہے ؎

طیبہ میں اسکی دھوم ہے سارے جہاں میں ہے کہ وہ
تیرے امانتوں کا نگہباں ہے آج بھی!

اسی دوران ہم نے عرض کی پہلی حاضری کے وقت ہمیں ایک ماہ سے زیادہ وقت ملا تھا لیکن اس دفعہ ایک ماہ سے بھی کم وقت ملا ہے۔ تو ہماری اس بات اور ذہنی اضطراب کو غلبہ اور صحیح کیفیت میں بدلنے کے لیے فوراً ارشاد فرمایا کہ قبولیت کا ایک لمحہ ہی بہت ہے۔ جتنا وقت ان کی نگاہِ کرم سے مل جائے وہی غنیمت ہے، خدا کرے قبولیت ہو۔ کہاں وہ ذہنی پژمردگی کہ وقت کم ملا اور کہاں علی الفور یہ خوشگوار احساس کہ خدا

marfat.com

Marfat.com

تعالیٰ کا شکر ہے کہ شہر کریم میں آستانۂ حبیب پاک میں حاضری تو ہوگئی اور شیخ کامل حضرت علامہ الشیخ ضیاء الدین قادری مدنی رحمۃ اللہ علیہ کی نگاہ کیمیا اثر کا یہ فیض نہ جانے مجھ جیسے کتنے مضطرب دلوں کو سکون بخشتا ہے۔

حضرت مدنی کے حاضر باش نیازمند خوب جانتے ہیں کہ ان کی محفل میں ذکر حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کوئی دوسرا کام ہی نہیں ہوتا تھا۔ جو شخص بھی حاضر ہوتا اس سے پوچھتے کہ آپ نعت شریف پڑھتے ہیں؟ چنانچہ جب ہم حاضر ہوئے اور سلام عرض کیا تو جواب اور مرحبا مرحبا کے ایمان افروز کلمات ارشاد فرمانے کے بعد یہی سوال فرمایا تو اخی مکرم سید محمد عبدالخالق شاہ صاحب نے عرض کی "الحمدللہ رب العالمین" ہم نعت شریف پڑھتے ہیں۔ بس پھر کیا تھا فوراً فرمایا بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، صلی اللہ علیک یا رسول اللہ وعلیٰ آلک واصحابک وسلم علیک یا نبی اللہ! چنانچہ برادر مکرم نے حضرت کے پاس موجود صدائق بخشش لے کر ؎

سرور کہوں کہ مالک و مولیٰ کہوں تجھے
باغِ خلیل کا گلِ زیبا کہوں تجھے

الخ نعت شریف پڑھی۔ فارغ ہوئے تو حوصلہ افزائی اور قدرشناسی کے لیے تحسین بھی فرمائی۔ اور ساتھ ساتھ یہ بھی فرمایا کہ نعت شریف تو ماشاء اللہ! بہت خوب ہے لیکن آپ کا پڑھنے کا انداز بھی خوب ہے۔ چنانچہ جب بھی حاضری ہوئی اور بھائی جان نے نعت شریف سنائی تو جہاں ذکر محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سن کر خوش ہوتے وہاں انداز نعت خوانی پر بھی تحسین فرماتے۔ امام اہل سنت اعلیٰ حضرت بریلوی حضرت مولانا حسن رضا بریلوی علیہما الرحمۃ کا کلام تو بہت ہی رغبت سے سنتے تھے۔

ماشاء اللہ! حضرت مولانا الشیخ قادری مدنی رحمۃ اللہ علیہ عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا مجسمہ تھے۔ جونہی کسی نے نعت شریف شروع کی ایک عجیب کیفیت طاری ہو جاتی۔ آپ ترنم کے زیر و بم کی بجائے ہمیشہ معنویت کو پسند فرماتے۔ تلفظ اور ادائیگی کی صحت سے بہت متاثر ہوتے۔ چنانچہ بارہا مشاہدہ ہوا کہ معنویت کی بجائے آواز کے زیر و بم اور صرف

marfat.com
Marfat.com

فن کی مہارت پر مذورسینے والے نعت خوان کامیاب نہیں ہو سکے۔ کیونکہ محبت تو ذات محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کے ذکر سے ہوتی ہے صرف خوش آوازی سے نہیں اس لئے صحت اور ذمہ دارانہ ادائیگی کے ساتھ اگر مغنوں خوش الحانی ہو جائے تو نور علیٰ نور۔

ایک دن بندہ ناچیز نے عرض کی کہ حضرت آپ نے امام اہل سنت بریلوی رحمۃ اللہ علیہ سے یہاں مدینہ عالیہ میں ملاقات کی یا ہندوستان میں؟ تو فرمایا کہ میں نے ان کی زیارت ہندوستان میں کی۔ وہ اس طرح کہ ۱۳۳۱ھ سے ۱۳۳۶ھ تک میرا معمول رہا کہ ہر جمعرات کو پچھلے پہر پیلی بھیت سے بریلی شریف پہنچتا۔ رات وہیں بسر ہوتی۔ جمعہ حضور امام اہل سنت علیہ الرحمۃ کے ساتھ پڑھتا۔ جمعہ کے بعد دسترخوان بچھایا جاتا۔ لنگر سے فارغ ہو کر ریل کا وقت ہو جاتا تو اجازت لے کر ریل پر سوار ہو کر پیلی بھیت پہنچ جاتا۔ نیز فرمایا کہ اس وقت مفتی اعظم ہند مولانا مصطفیٰ رضا خان صاحب کی عمر شریف ۱۴ سال کی تھی۔

نیز بندہ نے پوچھا کہ جب اعلیٰحضرت رحمۃ اللہ علیہ مدینہ طیبہ حاضر ہوئے تو آپ کہاں تھے؟ فرمایا اس وقت میں بغداد میں تھا۔

۲۵ جنوری ۱۹۷۵ء مدینہ عالیہ کی حاضری کا آخری دن تھا کہ ہم حضرت کی خدمت میں سلام کے لیے حاضر ہوئے اور دوران گفتگو ایک ساتھی نے عرض کی کہ حضرت ہم صبح مدینہ عالیہ سے وداع ہو رہے ہیں۔ کچھ کو تو اس نے کہہ دیا کہ وداع ہو رہے ہیں لیکن ایک فنافی الرسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم محب کے سامنے یہ لفظ کیسے منہ سے نکالتا کہ محبوب سے وداع ہوں۔ فوراً فرمایا کہ وداع کا لفظ نہ بولیں جیسے کہ عام لوگ کہتے ہیں او وداع یا رسول اللہ ——— فرمایا! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وداع ہو کر کہاں ٹھکانہ اور کہاں جائیں گے۔ او وداع کی بجائے "او امان یا رسول اللہ" "الحیتط یا رسول اللہ" پڑھو۔ ازاں بعد نہایت اہتمام خشوع سے ہم سب خدام کے لیے دعا مانگی اور واپسی ہوئی۔

فی الحقیقت حضرت قبلہ رحمۃ اللہ علیہ کی رحلت سے عشق و مستی کا ایک جہان خاموش ہو گیا ہے۔ مولا کریم اپنے محبوب پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقہ جلیلہ سے حضرت کے

marfat.com

Marfat.com

خلف الرشید مولانا فضل الرحمٰن صاحب مدنی کو اپنے والد کریم کے فیوض و برکات سے
ہمیشہ مستفیض و مستنیر رکھے اور گلستان رضویت کا یہ سدا بہار پھول ہمیشہ مشام جان و
ایمان کو معطر و معنبر کرتا رہے۔ (آمین)

marfat.com
Marfat.com

پیکرِ شفقت و محبّت

احقر نے حضرت شیخ العصر والعجم علامہ ضیاء الدین احمد القادری المدنی قدس سرہٗ کی انتہائی قربت میں جو چند سال گزارے، اس دوران ناچیز نے حضرت والا مرتبت قدس سرہٗ کی صحبت سے جو کمال قادری رضوی روحانی فیض پایا، اپنے ناقص علم سے عرض کرتا ہے۔

۱۹۷۶ء میں ناچیز کی قسمت کا ستارہ چمکا اور مدینہ منورہ کا سفر نصیب ہوا۔ مدینہ منورہ میں مسجدِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں بائیں طرف جہاں دلی وجان کے نذرانے پیش کئے جاتے ہیں، جہاں شہر ہزار مدینے میں سویرے اور شہر ہزار شام کے وقت درود و سلام کے موتی لٹاتے ہیں، میں نے بھی درود و سلام عرض کیا۔ مسجدِ نبوی شریف سے باہر آکر سوچا کہ عاشقِ رسول حضرت علامہ ضیاء الدین احمد مدنی قدس سرہٗ کی خدمت میں حاضری دوں چنانچہ مغرب کے وقت حضرت ستیدی مدنی قدس سرہٗ کی خدمت میں حاضر ہوا، سلام عرض کرنے کے بعد دست بوسی کی تو حضرت نے ناچیز کا ہاتھ پکڑ کر پوچھا کہاں سے تشریف لائے ہیں؟ عرض کیا حضرت! وکالہ (پاکستان) سے حاضر ہوا ہوں اور قادری سلسلہ میں بیعت ہوں، حضرت فرمانے لگے پھر تو آپ ہمارے پیر بھائی ہیں۔ حضرت قبلہ کے کمالِ اخلاق و محبت سے ناچیز اس قدر متاثر ہوا کہ حضرت قبلہ علیہ الرحمۃ کے وصال تک اکثر ملاقات کی بابرکت محفل میں حاضر ہوتا رہا، اس دوران شاید کبھی کسی انتہائی مجبوری کی وجہ سے ہی ناغہ ہوا ہو۔ آپ سے پہلی ملاقات کے بعد اسی رات کو جب محفل میں حاضر ہوا تو آپ نے ناچیز کو حکم فرمایا کہ جانِ جاں حضور نبی کریم رؤف الرحیم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ثنا بیان کریں۔ میں ایک لمحہ کے لیے سوچ میں گم گیا کیونکہ میں نے تو پہلے کبھی کسی محفل میں نعت نہیں پڑھی تھی، میرے قریب ہی بھائی اکرم نقشبندی،

marfat.com

Marfat.com

بیٹھے تھے انہوں نے فرمایا کہ بھائی سوچتے کیا ہو جیسی پڑھی جاتی ہے پڑھو، ناچیز نے امام احمد رضا فاضلِ بریلوی قدس سرہٗ کی مشہور نعت ؎ وہی رب ہے جس نے تجھ کو ہمہ تن کرم بنایا

ہمیں بھیک مانگنے کو ترا آستاں بتایا

پڑھی حضرت نے ناچیز کی حوصلہ افزائی فرمائی اور بہت دعائیں دیں اور محفل کے اختتام پر ناچیز کو دُعا کے لیے ارشاد فرمایا۔ اس کے بعد ناچیز روزانہ حضرت کی خدمت میں حاضر ہوتا، اور اکثر حضرت کے حکم پر محفل میلاد شریف شروع کرنے کی سعادت ناچیز کو ملتی اور محفل کے اختتام پر اکثر دُعا بھی ناچیز سے کراتے اور تقریباً پانچ سال حضرت کے ساتھ قادری لنگر ایک ہی برتن میں کھانے کی سعادت حاصل رہی۔ الحمد للہ

اکثر حضرت سیدی مدنی قبلہ کی خدمت میں ہر مسلم ملک کے رہنے والے لوگ اور خصوصاً بڑے بڑے علماء کرام و مشائخ عظام کو حاضر ہوتے دیکھا۔ حضرت اپنی مادری زبان پنجابی کے علاوہ اُردو، عربی، فارسی، ترکی، پشتو، بنگالی کے علاوہ کچھ کچھ انگریزی زبان سے بھی واقف تھے۔

ایک دن حضرت ناچیز سے فرمانے لگے، عاشق صاحب! حضور مفتی اعظم ہند علامہ مصطفےٰ رضا خاں کا مقام ہم سے بہت بلند ہے کیونکہ وہ اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ کے صاحبزادے جو ہوئے اور راقم الحروف جب مفتی اعظم ہند علیہ الرحمۃ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ فرمانے لگے کہ مولانا ضیاء الدین احمد تو قطب مدینہ ہیں۔

حضرت سیدی مدنی ہر سال ۱۲ ربیع الاوّل شریف کو محفل میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم ۱۱ ربیع الآخر کو عُرس حضرت غوث الثقلین رحمۃ اللہ علیہ اور صفر المظفر کے مہینہ میں محسنِ ملت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ کا عُرس پورے اہتمام سے مناتے۔ ۱۲ ربیع الاوّل شریف کو صبح خصوصی ملاقات فرماتے اور ظہر و عشاء کے بعد خصوصی محافل میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم عرب ممالک کے احباب کے لیے عربی میں اور برصغیر کے زائرین کے لیے اُردو میں اہتمام سے ہوتیں۔ ہر سال ۱۷ رمضان المبارک کو سید الشہداء حضرت سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ،

marfat.com
Marfat.com

کے مزار مقدس پر پورے اہتمام سے حاضر ہوتے۔ ایک روز فرمانے لگے! عاشق صاحب! میں ان ایام کے لیے پیسے شروع سال ہی سے محفوظ کر لیتا ہوں۔

سعودی حکومت میں روزانہ محفل میلاد کا انعقاد آپ کی بہت بڑی کرامت تھی۔ ایک مرتبہ آپ کے صاحبزادہ حضرت مولانا فضل الرحمٰن القادری مدظلہ العالی نے حضرت کی خدمت میں عرض کی کہ سی آئی ڈی کی ایک خصوصی پارٹی مدینہ منورہ آرہی ہے آپ براہِ کرم چند ایام کے لیے محفل نہ کریں۔ یہ سُن کر آپ نے فرمایا یہ محفل آقا حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی محفل ہے۔ اور سرکارِ غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کا منگتا ہے جو آئے گا اندھا ہو جائیگا۔ محفل بند نہیں ہو سکتی اور نہ ہی محفل بند ہوئی۔

بیت اللہ شریف کی سعودی حکومت کے ایام میں مدینہ منورہ میں مسجد نبوی شریف اور روضہ اقدس کے چاروں طرف پولیس اور سی آئی ڈی کا پہرہ تھا مگر ان ایام میں بھی محفل باقاعدگی سے ہوتی رہی۔ وہاں کا ایک تذکرہ یہ ایک جید وہابی سعودی حکومت کے سلابی، ناچیز روضہ اقدس پر درود وسلام عرض کرنے کے بعد جب گھر آرہا تھا تو ایک شرطی (سپاہی) نے روک لیا اور پوچھنے لگا کہاں سے آئے ہو کہاں رہتے ہو اور مختلف سوال کئے۔ میں نے اپنا تعارف کرایا کہ میں پاکستان سے آیا ہوں۔ ناچیز نے یہ بھی کہا کہ میں سیدی غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کی گلی میں رہتا ہوں۔ یہ سن کر اس نے کہا کہ میں بھی پاکستان سے آیا ہوں۔ ہمارے گھر میں بھی آپ کی محفل ہوتی ہے۔ اس نے اپنا پتہ بھی بتایا۔

میری ملاقات سے قبل حضرت نے فرمایا عاشق صاحب! اگر جہاں آپ کا جی چاہے جانا۔ ناچیز نے عرض کیا حضرت مدینہ منورہ میں رہنا چاہتا ہوں۔ خیر جب میں واپسی کے لیے ریلوے گیا تو محکمہ وزارت الصحہ نے ایک ہفتے کا آرڈر کر دیئے۔ ناچیز دوبارہ مدینہ منورہ حاضر ہوا اور روضہ اقدس مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کے مزار اقدس پر حال عرض کرنے کے بعد حضرت سے عرض کیا، حضرت نے فرمایا جاؤ عاشق صاحب اللہ کریم آپ کی مدد فرمائے۔

marfat.com

Marfat.com

دِل نے اُسی وقت کہا کہ کام بن گیا۔ چنانچہ ریاض آیا تو اسی ڈائریکٹر جنرل وزارۃ الصحہ نے ابھا کاٹ کر مدینہ منورہ کے آرڈر کر دیئے۔ جب ناچیز نے حضرت سے عرض کیا کہ حضور میری ملازمت مدینہ منورہ میں ہوگئی تو آپ فرمانے لگے، عاشق صاحب! میرے اعلیٰ فاضل بریلوی نے کیا خوب اور سچ فرمایا ہے ؎

واللہ وہ سُن لیں گے فریاد کو پہنچیں گے
اتنا بھی تو ہو کوئی جو آہ کرے دل سے

حضرت سیدی مدنی کی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور سرکار غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کے ساتھ کمال محبت کا اندازہ اس سے لگا سکتے ہیں کہ ایک مرتبہ فرمانے لگے عاشق صاحب کسی نے کیا خوب کہا ؎

بعد مردن رُوح و تن کی اس طرح تقسیم ہو
رُوح طیبہ میں رہے لاشہ میرا بغداد میں

ایک مرتبہ فرمانے لگے اللہ کریم آپکو سرکار نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی غلامی میں رکھے، غلامی میں مارے اور غلامی میں اٹھائے۔

ایک روز عشاء کے بعد محفل سے فارغ ہو کر جب ناچیز نے گھر جانے کے لیے اجازت طلب کی تو فرمایا کہ جاؤ ہماری سب اجازتوں کی تمہیں اجازت ہے، جن جن سے ہمیں اجازت ہے تمہیں اجازت ہے۔

سید ممتاز حسین شاہ صاحب حضرت مدنی علیہ الرحمۃ کو دبا رہے تھے۔ سید صاحب نے حاجی آدم میمن سے کہا کہ تم بھی جو مانگنا ہے مانگ لو۔ حاجی آدم نے کہا حضرت مجھے جنت البقیع شریف دے دیں۔ آپ نے فرمایا جاؤ تمہیں جنت البقیع شریف دی، یہ سُن کر ناچیز کی عجیب کیفیت ہوگئی۔

marfat.com
Marfat.com

سیدی مدنی علیہ الرحمۃ
حضرت کرمانوالا کی نظر میں

راقم ۱۹۷۸ء میں بریلی شریف حاضر ہوا تو حضور مفتی اعظم ہند قبلہ علیہ الرحمۃ شرف زیارت و ارادت حاصل کیا اور حضور نے ازراہ کرم اس انسان حقیر (راقم) کو سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ کی خلافت بھی عطا فرمائی اور اس حاضری کی برکت سے اسی سال یعنی ۱۹۸۰ء میں حج کا پروگرام بھی بن گیا حج سے پہلے عمرہ کیا اور مدینہ منورہ کی حاضری نصیب ہوئی۔ شیخ المشائخ حضرت قبلہ ضیاء الدین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے بارے بہت سے علماء و مشائخ سے غائبانہ توصیف و تعریف سنی ہوئی تھی کہ کس طرح حضرت قبلہ شاہ محمد اسمٰعیل کرمانوالہ رحمۃ اللہ علیہ یہ بات بھی سننے میں آئی کہ حضرت مولانا ضیاء الدین احمد مدنی اولیاء اللہ کے اس گروہ میں سے ہیں جنہیں قطب کہا جاتا ہے یا یہ اس طرح ہوا کہ کسی نے آپ سے اعلیٰ حضرت بریلوی علیہ الرحمہ کے بارے میں پوچھا کہ آپ کا ان کے بارے میں کیا تاثر ہے اس پر انہوں نے فرمایا کہ مولانا شاہ احمد رضا خاں علیہ الرحمۃ کی عظمت و جلالت علم اور ان کے روحانی مقام و مرتبت کا اس سے اندازہ لگا لیجئے کہ ان کے خلیفہ و حضرت کیش مولانا ضیاء الدین احمد مدنی قطب ہیں جن کے صدقے میں مشکلات حل ہوتی ہیں اور برکتیں تقسیم ہوتی ہیں۔ جب شاہ صاحب یہ بات ارشاد فرما رہے تھے تو اس وقت حضرت شاہ صاحب کے عقیدت کیش خطیب پاکستان مولانا حافظ محمد شفیع صاحب اوکاڑوی علیہ الرحمۃ اور ان کے برادر حضرت مولانا محمد لطیف صاحب بھی سامعین میں سے تھے۔ پھر شاہ صاحب فرمانے لگے کہ حضرت مولانا ضیاء الدین احمد علیہ الرحمۃ کے ہاں روزانہ محفل میلاد شریف ہوتی ہے جس میں وہ نہایت ادب و تواضع سے بیٹھتے ہیں اور

marfat.com

Marfat.com

تمام شرکاء کو کھانا کھلایا جاتا ہے ، اور وہ بڑے پائے کے بزرگ ہیں ۔ ایسے بزرگوں سے حضرت مدنی کی تعریفیں سنی تھیں اسلئے روضۂ اقدس کی حاضری کے بعد حضرت مدنی علیہ الرحمۃ کے ہاں رات کو حاضر ہوا ، وہاں کچھ جان پہچان والے احباب بھی مل گئے جنہوں نے حضرت سے راقم کا تعارف کرایا آپ نے بکمال کرم اس نیاز مند کو اپنے قریب بٹھایا اور خطاب کرنے کا ارشاد فرمایا ۔ راقم نے "وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین" کلام الٰہی کی روشنی میں سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رحمت عامہ و تامہ پر کچھ آدھا گھنٹہ گفتگو کی ۔ حضرت نے نہایت ہی کمال ادب و تواضع سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر خیر سنا اور بہت ہی خوش ہوئے پھر فرمایا کہ بریلی شریف بھی جانے کا موقع ملا ؟ راقم نے عرض کی کہ ابھی حج سے قبل بریلی شریف حاضر ہوا تھا اور حضور مفتی اعظم ہند تاجدار علم و عرفان غوث زمان سیدنا شاہ مصطفیٰ رضا خاں صاحب دامت برکاتہم العالیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر شرف زیارت و ارادت حاصل کر کے آیا ہوں حضور مدنی علیہ الرحمۃ اس پر بے حد خوش ہوئے ایسے لگا جیسے بریلی شریف کے تصور میں گم ہو گئے پھر سر مبارک اوپر کو اٹھا کر راقم کی طرف نظر خاص سے دیکھا تو ایسے محسوس ہوا کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ عالی سے آپ کو جو انوار و معارف نصیب ہوئے ہیں ان میں سے کچھ راقم کو عطا فرما دیا ہے پھر سند منگائی حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب کے ہاتھ میں دے کر فرمایا کہ مفتی صاحب (راقم) کا نام اس پر لکھو اور اپنے بھی دستخط کر دو میرے دستخط بھی کرا لو اور میں اس پر اپنی انگوٹھی والی مہر بھی لگا دیتا ہوں ۔ حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب فرمانے لگے کہ حضرت مدنی علیہ الرحمۃ آپ پر آج خصوصی مہربان ہیں کہ سند پر دستخط فرمانا چاہتے ہیں ورنہ آپ صرف انگوٹھی کی مہر پر ہی اکتفا فرماتے ہیں چنانچہ حضرت نے بتکلف دستخط فرمائے پھر مہر لگوائی حضرت قبلہ فضل الرحمٰن صاحب کو دستخط کرنے کا فرمایا ، انہوں نے کر دیئے پھر بمبئی کے ایک شیخ الحدیث تشریف رکھتے تھے ان سے فرمایا کہ برکت کے لیے آپ بھی دستخط کر دیجئے انہوں نے کر دیئے سند کیا تھی آپ کے علم ظاہر و باطن اور شریعت و طریقت کے جملہ مشائخ و بزرگان کے سلاسل شریفہ کی سند تھی جن سے آپ کو شریعت و طریقت میں

marfat.com
Marfat.com

خلافت و نیابت سے نوازا گیا تھا آپ نے بے حد کرم فرما کر اسی طرح اس ناچیز کو تمام ظاہری و باطنی علوم میں اور تمام سلسلوں میں بیعت کی اجازت دے کر خلافت سے نوازا ——

—— اسی دیارِ عرب کی ممتاز ہستی اور بارگاہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقبول خاص سیدنا و مولانا الامام یوسف بن اسمٰعیل نبہانی کی سندِ حدیث اور بیعت اور سندِ خلافت بھی شامل ہے۔ راقم نے آپ کے اس کرمِ خاص پر آپ کا شکریہ ادا کیا اور یہی سمجھا کہ یہ سب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے در اقدس کا فیض ہے جو ان کے ذریعے بریلی شریف کی نسبت سے وصول ہو رہا ہے اور سرکار بغداد حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی روحانی توجہ کا نتیجہ ہے۔ مدینہ منورہ میں قیام کے دوران حضور کی خدمت میں حاضر ہوتا رہا —— باعث آپ اہل دل اور اہل کرامات تھے۔ جب تک آپ حیات ظاہری سے وہاں جلوہ گر رہے آپ کا رعب کچھ ایسا چھایا رہا کہ آپ کے وصال شریف کے بعد بھی بے آواز بلند نعت خوانی ہوتی رہی اور صلوٰۃ و السلام پڑھتے جاتے اس پاس کے مکینوں کو جگاتے رہے یہاں میں رہائش رکھتے تھے راقم نے بارہا صلوٰۃ و سلام پڑھ کر [illegible]

marfat.com

Marfat.com

علم و روحانیت کے مرقع

مولانا ضیاء الدین مدنی ۲ر اکتوبر کو مدینہ طیبہ میں انتقال کر گئے۔ ان کی عمر سو سال سے زیادہ تھی وہ اس دور کی ایک عظیم علمی اور روحانی شخصیت تھے اور اُن کی دینی خدمات کا دائرہ وسیع تر ہے۔ شیخ العصر والعجم مولانا ضیاء الدین مرحوم اس زمانے کی یادگار تھے۔ جب علم ذریعۂ شکم پروری نہیں بنا تھا اور تصوف و روحانیت کی دُنیا میں ریاکاری اور نمود و نمائش کا کوئی دخل نہیں تھا۔ آپ نے اس ماحول میں آنکھ کھولی جب ہندوستان سے اسلامی اقدار کا خاتمہ نہیں ہُوا تھا، گو انگریز کا راج تھا۔ لیکن مسلمان اپنے آپکو ترکی خلافت کا ایک حصّہ سمجھتے تھے۔ آپ کی پیدائش ۱۳۹۲ھ میں ضلع سیالکوٹ کے قصبہ کلاسوالہ میں ہوئی۔ آپکا خاندان علمی وجاہت اور روحانی قدروں کا امین چلا آتا تھا۔ آپکے جدِ امجد علامہ عبدالحکیم سیالکوٹی کا شمار ہندوستان کے سربرآوردہ علماء میں ہوتا تھا۔ آج بھی آپکی کتابیں درسِ نظامی میں شامل ہیں۔ حضرت شیخ سرہندی کو سب سے پہلے مجدد الف ثانی آپ نے ہی کہا اور لکھا۔ مولانا ضیاء الدین مدنی جناب عبدالعظیم کے ہاں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم مولانا محمد حسین پسروری سے حاصل کی۔ لاہور میں پنجاب کی ممتاز شخصیت مولانا غلام قادر بھیروی سے عربی اور فارسی کی ابتدائی کتابیں پڑھیں۔ آپ کی رُوحانی عظمت اور ایمانی فراست کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ زمانہ طالب علمی ہی میں آپ نے اپنے والد سے صرف اس بنا پر ترکِ تعلق کر لیا کہ وہ (جناب عبدالعظیم) مرزا غلام احمد قادیانی کے حلقۂ اثر میں

marfat.com
Marfat.com

چلے گئے تھے۔ اس وقت تک مرزا غلام احمد قادیانی نے دعوئے نبوت نہیں کیا تھا۔ لیکن شیخ ضیاء الدین مدنی کی ایمانی فراست نے انہیں اپنے والد سے ترکِ تعلق پر مجبور کر دیا۔ چنانچہ آپ لاہور سے دہلی چلے گئے اور پھر مولانا وصی احمد محدث سورتی کے حلقۂ درس میں شامل ہوئے۔ محدث سورتی کا شمار ہندوستان کے مشہور اساتذۂ حدیث میں ہوتا تھا۔ پہلی بیعت میں آپ کی ملاقات حضرت مولانا احمد رضا خاں بریلویؒ سے ہوئی اور پھر آپ ان کے سلسلۂ بیعت میں شامل ہو گئے۔

کچھ عرصہ بعد مولانا مدنی نے حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر انوار پر حاضری اور شیخ بغداد سے علمی استفادے کی خاطر عراق کا رُخ کیا۔ آپ کا زمانہ تک بغداد میں قیام رہا جہاں شیخ سعید اور شیخ شرف الدینؒ سے مقاماتِ سلوک میں رہنمائی لی۔ ۱۳۷۲ھ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مشق مدینہ منورہ کھینچ لائی، اور پھر یہیں کے ہو کر رہ گئے۔

مدینہ منورہ میں آپ نے حضرت شیخ امیر التجیبی مرکزی شیخ محمود المغربی، مولانا عبدالباقی زرقانی مصل اور شام کے مشہور عالم مولانا یوسف نبہانی سے علمی اور روحانی استفادہ کیا۔ ان حضرات نے آپکو سندِ حدیث بھی عطا کی اور اپنی بیعت و خلافت سے بھی نوازا۔ لیبیا کی سنوسی تحریک کے سربراہ شیخ السنوسی کے سلسلۂ بیعت میں بھی داخل ہوئے۔ آپ نے سلطان عبدالحمید، شریف حجاز اور خاندانِ سعود کی حکومتوں کے لیل و نہار دیکھے اور مناسب مواقع پر اعیانِ حکومت و سلطنت کو مفید مشورے دیئے لیکن کسی وقت کے حکمرانوں سے مراسم قائم کرنے کی ضرورت محسوس نہ کی۔

سلطان عبدالحمید کے دور میں آپ نے مدینہ منورہ میں درسِ حدیث دینا شروع کیا جو ایک عرصہ تک جاری رہا۔ مدینہ منورہ میں آپؒ نے ذکرِ رسولؐ کی ایک محفل کا اہتمام کیا جو اُن کے تادم واپسیں جاری رہی۔ اس محفلِ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم میں ترکی، انڈونیشیا، مصر، شام، لیبیا، ہندوپاک، چین، ایران، امریکہ، برطانیہ غرضیکہ ہر ملک کے مسلمان شریک

marfat.com

Marfat.com

ہوتے اور بارگاہِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں عقیدت و محبت کا نذرانہ پیش کرتے۔ ذکرِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے آپکی رغبت کا یہ عالم تھا کہ گزشتہ سال جب آپ پر بیماری نے شدید حملہ کیا اور آپ کو مدینہ منورہ کے ہسپتال میں داخل کیا تو آپ نے ہسپتال ہی میں ہفتہ وار محفلِ میلاد منعقد کر ڈالی۔

آپ کے عقیدتمندوں کی تعداد کا اندازہ لگانا اس لیے مشکل ہے کہ دُنیا کا شاید ہی کوئی خطہ ایسا ہو جہاں مسلمان موجود ہوں اور آپ کے عقیدتمند موجود نہ ہوں۔ حج کے موقع پر دُنیا کے کونے کونے سے آئے ہوئے حجاج کی ایک کثیر تعداد آپکی محفل میں شریک ہو کر آپ کی علمی گفتگو اور روحانی معمولات سے لُطف اندوز ہوتی۔ برصغیر پاک و ہند کے علاوہ مصر و شام، سعودی عرب، ترکی، افغانستان، برطانیہ اور عراق و عرب امارات میں آپ شاگردوں اور خلفاء کی ایک کثیر تعداد موجود ہے۔

آپ کی زندگی کا اصل سرمایہ عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم تھا۔ جسے آپ زندگی بھر لٹاتے رہے۔ مختلف اوقات میں آپ ملحدانہ قوتوں کے مقابلے کے لیے جس طرح اپنے مریدوں اور شاگردوں کے ساتھ میدانِ عمل میں کودتے رہے وہ بھی آپ کی حق دوستی کا ایک ثبوت ہے۔ آپ علم اور روحانیت کا حسین مرقع تھے اور زندگی بھر اولیائے عظام کی تعلیمات میں دینِ اسلام اور مسلمانوں کی خدمت انجام دیتے رہے۔

سید ارشاد احمد عارف

marfat.com
Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سیدی المخدوم الکریم دامت برکاتہم القدسیہ
تحیۃ اسلام و اکرام بسنۃ خیر الانام

مزاج ہمایوں!

اخبارات کے ذریعے حادثہ عظیمہ کی خبر معلوم کر کے ہندوستان کے سارے سنی مسلمانوں پر غم کے پہاڑ ٹوٹ پڑے، ہر طرف صف ماتم بچھ گئی، سنی مدارس میں ایصالِ ثواب اور تعزیت کے جلسے منعقد ہوئے وہ اسم بامسمّٰی دین و سنت کی صنیار تھے۔ آج دنیا ایک نادر الوجود شخصیت کی برکتوں سے محروم ہو گئی۔
علامہ مولیٰ فعال رحمۃ کاملۃ واسعۃ وافرۃ۔

والسلام

ارشد القادری

مہتمم مدرسہ فیض العلوم، جمشید پور
بہار، (الہند)

marfat.com

Marfat.com

جذبۂ صادق

سنہ ۱۳۹۸ھ / سنہ ۱۹۷۸ء میں حرمین طیبین کی حاضری کے موقع پر یہ فقیر حضرت مولانا علیہ الرحمۃ کی حاضری و زیارت سے بہرہ ور ہوا۔ الحمد للہ! پہلی ہی نظر میں معلوم ہوا کہ حضرت مولانا علیہ الرحمۃ کا نورانی وجود اسلاف کا بہترین نمونہ ہے۔ آپ کو دیکھ کر اللہ تعالیٰ یاد آیا۔ نہایت شفقت و محبت سے فقیر کا حال دریافت فرمایا۔ فقیر کی خدمات دینیہ و علمیہ کا سُن کر آپ نے دعائیں دیں۔

دیارِ حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں موجودہ متغلب حکمرانوں نے نعت خوانی اور صلوٰۃ و سلام کی محافل کو جبراً و ظلماً بند کر رکھا ہے۔ خلاف ورزی کرنے والوں کو عبرت ناک سزائیں دی جاتی ہیں مگر حضرت مولانا ضیاء الملت والدین علیہ الرحمۃ کا حبِ رسول کا جذبہ صادق ان تمام مشکلات پر غالب رہا، بالتزام ہر روز آپ کے ہاں نعت خوانی اور صلوٰۃ و سلام کی محفل منعقد ہوتی۔ حضور پُرنور مدنی تاجدار صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل و محامد اور اولیاء کاملین کے تذکرہ سے آپ کی کوئی محفل خالی نہ ہوتی۔ سوز و گداز سے بھرپور اس نورانی محفل میں حاضرین کی حالت دیدنی ہوتی، ہر طرف انوار کی بارش اور آنسوؤں کی جھڑی نظر آتی، یہ سب کچھ آپ کی توجہ کا فیض ہوتا۔

آپ کی ذات مرجع خواص و عام اور حرمین طیبین میں محبانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی پناہ گاہ تھی معارف دینیہ کے علاوہ آپ کے دسترخوان سے حاضرین دنیوی نعمتوں سے بھی سرفراز ہوتے۔ حضرت مولانا کو دیکھ کر توکل کا مفہوم واضح ہو جاتا۔

آپ کے معارف باطنی کی رفعت کا اندازہ تو صاحبانِ نظر ہی کر سکتے ہیں۔ فقیر کے ایک ہمراہی کے دل میں گستاخِ رسول امام کی اقتدا میں نماز نہ ادا کرنے کے بارے میں

marfat.com
Marfat.com

ذرا خلش تھی ۔ بغیر عرض کئے وہ مسئلہ اس محبت سے بیان فرمایا کہ وہ خوش نصیب اس واقعہ کو آج بھی یاد کرکے آپکی عظمت کا اقرار کرتا ہے۔ برصغیر کے علاوہ دیگر ممالک میں بھی آپ کے بے شمار مریدین، متوسلین اور خلفاء موجود ہیں جو دین حق کی تبلیغ و اشاعت میں مصروف ہیں ۔ غرضیکہ آپ کی ذات شریعت و طریقت کی جامع تھی ۔

فقیر قادری محمد جلال الدین عفی عنہ
۲۰ ذی قعدہ ۱۴۰۲ھ

marfat.com

Marfat.com

سچے عاشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اور حضور پُر نور شافع یوم النشور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رحمتوں کے صدقے میں ۱۹۷۳ء میں حرمین شریفین کی حاضری کی سعادت نصیب ہوئی۔ قیامِ مدینہ منورہ میں مجھے حضرت قبلہ صاحبزادہ پیر فضل شاہ صاحب سجادہ نشین کھیڑا والہ شریف، ضلع گجرات مسجد نبوی سے بعد نماز عشاء حضرت علامہ شیخ الشیوخ ضیاء الدین احمد قادری رضوی کی خدمت اقدس میں لے گئے، میرا تعارف کرایا گیا، مجھے قادری نسبت حاصل تھی۔ آپ نے بے حد شفقت سے مجھے اپنے پاس بٹھایا، چند منٹ کے بعد محفل میلاد شروع ہوگئی۔ معلوم ہوا کہ آپ کے دولت کدے پر ——— ہر روز بعد نمازِ عشاء محفلِ میلاد منعقد ہوتی ہے۔ جبکہ حکومت سعودیہ کی طرف سے پابندی ہے مگر یہ سرکارِ دو عالم کا خاص کرم ہے کہ اپنے قُرب میں جگہ دے رکھی ہے۔ کئی دفعہ حکومت سعودیہ نے بند کرنے کی کوشش کی، مگر ناکام رہے۔

یہ منظر میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا، کہ حضرت کی محفل میں جب نعت پڑھی جاتی تھی بالخصوص امامِ اہل سنت حضرت علامہ احمد رضا خاں فاضلِ بریلوی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت مولانا حسن رضا خاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا کلام پڑھا جاتا تھا، آپ پر وجدانی کیفیت طاری ہو جاتی تھی، آنکھوں سے بے اختیار آنسو جاری ہو جاتے تھے۔ انتہائی توجہ سے نعت سماعت فرماتے۔ مجھے ارشاد فرمایا کہ تم بھی کچھ سناؤ۔ میں نے مولانا حسن رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کی کہی ہوئی نعت شریف پیش کی جس کا ایک شعر یہ ہے۔ ؎

marfat.com

Marfat.com

دل درد سے بسمل کی طرح لوٹ رہا ہو
سینے پہ تپش کو تیرا ہاتھ دھرا ہو

آپ بار بار مجھ سے یہ شعر تکرار کرواتے رہے اور آپ پر وجدانی کیفیت طاری ہوگئی۔ اس کے بعد آپ نے مجھے حکم دیا کہ تمہیں ہر وقت قیام مدینہ میں یہاں آنا ہوگا۔ میں ہر وقت پابندی سے جاتا اور مجھ سے فقید المثل امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ کا کلام سنتے۔ میری خوش نصیبی کہ مجھے دیارِ حبیب میں یہ سعادت نصیب ہوئی۔

مجھے ایک ماہ مدینہ منورہ میں ہو چکا تھا۔ صبح وہاں سے روانگی کا پروگرام تھا، مگر میرا ابھی مدینہ طیبہ سے چلنے کو جی نہ چاہتا تھا۔ سوچا کہ دل سے اپنے ساتھیوں کے ساتھ جانے کے لیے اس وجہ سے تیار نہ ہوتا کہ ساتھیوں کے چلے جانے کے بعد مکان خالی کرنا ہے۔ اگر میں نہ جاؤں تو میرا بستر کا کیا بنے گا۔ یہ کشمکش میں تھا، عصر کی نماز مغرب وعشاء ادا کی۔ حسب معمول محفلِ میلاد میں حاضر ہوا۔ اپنی آخری حاضری کے پیش نظر حضرت مولانا حسن رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ کی نعت پیش کی۔

جب سے دیکھا ہے تیرے ہاتھ میں
سر حباب بحر سخاوت ہے

اس نعت شریف کے ایک ایک شعر پر آنسو بہہ رہے تھے۔ محفل کے اختتام پر جب میں رخصت کرنا چاہا تو آقا نے مجھے بلا کر فرمایا۔ قادری صاحب کب جانا ہے؟ میں نے عرض کیا حضور صبح تیاری ہے۔ آپ نے انتہائی کریمانہ انداز میں فرمایا کہ میں چاہتا ہوں ابھی آپ نہ جائیں۔ میری زبان سے بے اختیار نکلا، اچھا جو، جب آپ کے کمرے سے باہر گلی میں آیا۔ تو پیچھے سے ایک شخص نے میرے دونوں کندھوں پر ہاتھ مارا۔ میں نے مڑ کر دیکھا تو اس شخص نے مجھ سے پوچھا حاجی صاحب آپ نے کب جانا ہے؟ میں نے کہا ان شاء اللہ صبح تیاری ہے۔ وہ مجھے کہنے لگا

marfat.com

Marfat.com

کہ اگر آپ نے ٹھہرنا ہو تو میرے پاس ایک کمرہ ہے ، اسمیں آپ جتنے دن چاہیں قیام کر سکتے ہیں ۔ میں نے ان کا شکریہ ادا کیا اور عرض کیا کہ صبح کو بتاؤں گا ۔ میں اپنے گھر چلا گیا ۔ مجھے انتہائی خوشی ہوئی کہ سرکار نے میری رہائش کا بندوبست کر دیا ہے ۔ میرے دل کی آواز تھی کہ حضرت قبلہ علامہ ضیاء الدین احمد قادری رحمۃ اللہ علیہ کی نگاہ کرم سے بندوبست ہوا ۔ اور ان کے وسیلے کملی والے آقا کا کرم ہوا ۔ میں نے اپنے دوستوں کو بھیج دیا اور میں مزید پندرہ دن ٹھہر گیا ۔ حقیقتاً یہ پندرہ دن کا قیام حضور کا خصوصی انعام تھا ۔

محفل میلاد میں درود و سلام کے بعد لنگر شریف حاضرین کو پیش کیا جاتا ، اگر کوئی آدمی کھانا کھانے سے معذرت کرتا تو حضرت فرماتے کہ یہ لنگر غوثیہ ہے ۔ ضرور کچھ نہ کچھ کھاؤ ۔ میں نے ڈیڑھ ماہ کے قیام میں لنگر کی یہ برکت اور وسعت دیکھی کہ حضرت قبلہ ہر روز مقرر شدہ لنگر کا انتظام فرماتے تھے مگر کھانے والے زیادہ بھی ہوتے تو لنگر پورا ہوتا تھا ۔ کبھی کمی نہ آئی ۔ یہ آپ کے لنگر شریف کی خاص برکت تھی ۔

۱۹۸۰ء میں دوسری بار حاضری نصیب ہوئی ۔ آپ کی صحت بہت کمزور ہو چکی تھی ۔ نظر بھی کمزور ہو چکی تھی ۔ میں نے تابعانہ سلام عرض کیا ۔ حکیم اہل سنت حضرت حکیم محمد موسیٰ امرتسری کا سلام عرض کیا اُن کی طرف سے کچھ دوائیاں پیش کیں ۔ آپ نے ہاتھ اٹھا کر حکیم صاحب کے لیے دعا فرمائی ۔ میں نے محسوس کیا کہ حضرت صاحب نے مجھے پہچانا نہیں ۔ کیونکہ سات سال بعد گیا تھا ۔ بہر حال محفل کا آغاز ہوا ، میں نے پھر وہی نعت پڑھی " دل درد سے بسمل کی طرح لوٹ رہا ہو "

آپ محظوظ ہوئے اور فرمایا کہ تم محمد صادق قادری ہو ۔ میں نے عرض کیا کہ ہاں حضور ۔ آپ اندازہ لگائیں کہ سات سال بعد حضرت نے صرف آواز سے پہچان لیا ۔ آپ نے بہت شفقت فرمائی ، نعت خوان کی آواز کیسی ہی ہو تی آپ ادب نبوی کا خاص خیال فرماتے ہوئے انتہائی ذوق و شوق سے نعت سماعت فرماتے ۔ جتنی بار نعت میں حضور کا اسم گرامی آتا ، بے اختیار صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا خصوصی کرم تھا کہ حضرت کے

marfat.com
Marfat.com

آخر دم تک یہ محفل انعقاد پذیر ہوتی رہی۔

سنہ ۱۹۸۱ء میں فقیر کو پہلی حاضری کا شرف حاصل ہوا۔ آپ شدید بیمار تھے۔ جس دن حاضر خدمت ہوا۔ اسی دن آپکو ہسپتال سے لایا گیا تھا۔ مرض بڑھتا ہی جا رہا تھا مگر بیماری کی شدت کے باوجود محفل میں شریک ہوئے۔ ایک دن آپ کو لیٹے لیٹے آئی۔ محفل جاری تھی۔ چند منٹ آپکی حالت کے پیش نظر قوالی روک گئی۔ آپ نے فوراً اسی حالت میں اپنے لختِ جگر حضرت علامہ فضل الرحمٰن صاحب مدظلہ سے ارشاد فرمایا کہ قوالی کیوں رک گئی؟ صاحبزادہ صاحب نے عرض کیا حضور ہو رہی ہے۔ اس واقعہ سے آپکے حضور علیہ السلام کی محبت میں شرشار ہونے کا اندازہ کیجئے۔ میرا دل کہتا ہے کہ ظاہر دنیا کے بیماری کے آثار تھے مگر حقیقتاً بارگاہِ رسالت میں حاضری تھی۔

آپ کی حیات میں ہی [illegible] کے بعد [illegible] دن بعد ہی آپ نے وصال فرمایا [illegible] خلیفہ عبداللہ ملک آپ کا انتقال ہوا۔ [illegible]

آپ چند ماہ بیمار رہے، [illegible] فیضان نور [illegible]

یہ سرور عالم صلی اللہ [illegible]

مدینہ منورہ میں گھر میں ہی [illegible] قصیدہ بردہ شریف غزالی [illegible] تھا۔ (رحمہ اللہ تعالیٰ)

marfat.com

Marfat.com

شگفتہ مزاج

۱۹۷۵ء میں مجھے ۳۷ روز آپ کے ہاں قیام کی سعادت حاصل ہوئی۔ میں نے نہایت قریب رہ کر آپ کے شب و روز دیکھے آپ کی عمر ایک سو برس سے تجاوز کر چکی تھی۔ اٹھتے بیٹھتے میں بہت تکلیف ہوتی تھی مگر کسی کا سہارا نہیں لیتے تھے۔ اپنا اگالدان تک خود دھوتے۔ کبھی میں کہتا حضرت آپ اتنی تکلیف سے اٹھتے ہیں۔ مجھے فرمایا کریں۔ فرماتے! بیٹا تم چند دن کے لیے آئے۔ اگر تم سے کام لیتا رہا۔ تمہارے بعد پھر مجھے ہی کرنا ہے۔ اس لیے اچھا ہے اپنی عادت بنالوں۔ میں نے دیکھا ستیدی دان کے گھر کے احباب اور قریبی رشتہ دار اسی لقب سے انہیں پکارتے، بہت کم سوتے زیادہ وقت اوراد و ظائف میں گزرتا جوڑوں کے درد اور دیگر تکالیف کے سبب زیادہ دیر بیٹھ بھی نہیں پاتے مگر زبان پر ہر دم کلمہ شکر جاری رہتا۔ دعائے نیم شب اور دعائے سحر گاہی میں ان کی کیفیت میں نے دیکھی ہے۔ دعا کے بعد روضۂ رسول ﷺ کی طرف رخ کرتے اور یہ شعر پڑھتے۔ ؎

ہم کو شرف دعا سے ہے باقی رہا قبول
یہ جانیں ان کے ہاتھ میں کچھ اثر کی ہے

ان کے ہر ملنے والے کو نوید ہو کہ کوئی ایسا نہیں جسے وہ اپنی دعا میں یاد نہ فرماتے ہوں۔ مگر اب یہ بہاریں کہاں، حد درجہ سادگی اور تواضع آپ کا خاصہ تھی۔ میں تہجد کے بعد جب گھر آتا تو سحری سے پہلے آپ کا جسم دباتا آپ بہت خوش ہوتے اور پھر اتنی دعائیں دیتے کہ میرے آنسو جاری ہو جاتے۔ یہی نہیں آپ کی شفقت کے ہزاروں واقعات لوحِ دل پر نقش ہیں۔ آپ کے اخلاق نہایت پاکیزہ تھے اور عادات نہایت ستھری تھیں۔ آپ کے پاس بیٹھنے سے خدا یاد آتا تھا اور ایمانی و روحانی لذت ملتی تھی۔ کبھی علمی گفتگو چھڑ جاتی تو میں ستیدی کے تبحر علمی پر حیرت کرتا۔ اتنے ہنس مکھ اور شگفتہ مزاج تھے کہ آپ کے پاس بیٹھ کر کبھی اکتاہٹ نہیں ہوئی۔ یہی دل چاہتا تھا کہ ستیدی فرماتے رہیں اور میں سنتا رہوں۔ عرب

marfat.com
Marfat.com

عجم سے خطوط آتے، بینائی کمزور ہوگئی تھی لوگ پڑھ کر سناتے ہر کسی کے لئے دعائے خیر فرماتے۔ بزرگوں کا ذکر خیر چل نکلتا تو نہایت تعظیم اور عقیدت سے ان کی مدح کرتے اور اپنی ہر کسر نفسی فرماتے۔ دسترخوان پر جو آجاتا اس کا خیال فرماتے۔ روزانہ بعد نماز عشاء حقہ میلاد شریف ہوتا ہے۔ نعت خوانی اور صلوٰۃ وسلام کے بعد لنگر عام ہوتا اور دعا ہوتی کبھی خود کرتے کبھی محفل میں کسی کو دعا کرنے کے لیے فرماتے۔

علامہ سید احمد سعید کاظمی اور سیدی کی پہلی ملاقات کا میں چشم دید گواہ ہوں۔ میں نے دیکھا کہ سیدی دین اسلام کی اس عظیم خدمت سے کتنی تواضع سے پیش آرہے تھے جبکہ خود علامہ کاظمی سیدی کے قدموں میں بچھے جاتے تھے۔ سیدی اکثر فرمایا کرتے تھے پاکستان میں دو علماء بہت بڑے ہیں اور انہوں نے بڑی خدمت کی ہے۔ ایک علامہ سید احمد ابوالبرکات ہیں اور دوسرے علامہ کاظمی صاحب۔ ان کی حمایت میں مولانا عبدالحکیم شرف قادری اور مولانا عبدالمصطفیٰ ہزاروی کی مدح فرماتے اور ان سب کو بہت دعائیں دیتے تمام علماء اہلسنت اور مشائخ بالخصوص سادات کا بہت احترام فرماتے۔ سید مکین شاہ صاحب ملتانی آتے تو سیدی ان کے ہاتھوں کو بوسہ دیتے۔ ناواقف کہہ جاتے تو انہیں نہایت احترام سے بٹھاتے اور تواضع فرماتے اور دعا کرتے۔ مستعد آپ کے دست مبارک سے شاد کام جاتے ان کو یاد کرتے ہیں اور ان کی دعا کے طالب ہیں۔ اب کہاں سے ملے گی۔ ان پہ کیا گزرتی ہوگی۔

الحمدللہ! آپ کے فرزند حضرت علامہ الحاج مفتی ابوالبرکات ایک عالم اور متقی و پرہیزگار انسان ہیں۔ سادہ اور مخلص بزرگ ہیں۔ اور اپنے والد گرامی کے نقش قدم پر قائم ہیں۔ انہیں اپنے عظیم باپ اور حضرت سیدی کو اپنے لائق فرزند سے بہت محبت تھی حضرت سیدی کے پاس آنے والے ہر مہمان سے مولانا فضل الرحمٰن نہایت محبت سے پیش آتے ہیں۔ علماء و مشائخ کی قدر کرتے ہیں۔ طبیعت مخلص بے باک اور سادہ ہے۔

حضرت سیدی کے خلفاء ترکی، شام، مصر اور پاک و ہند میں ہیں۔ اور مریدین

marfat.com

Marfat.com

ہزاروں کی تعداد میں ہر سمت بکھرے ہیں۔ افریقہ میں بھی آپ کے مریدین موجود ہیں۔ اور ظاہری و باطنی فیوض کا سلسلہ جاری ہے۔

۲ اکتوبر ۱۹۸۱ء کو مجھے سخت بخار تھا۔ نماز جمعہ کو بھی نہ جا سکا، دوپہر کو فون آیا کہ حضرت مولانا ضیاء الدین کا وصال ہو گیا ہے خبر سُن کر سکتہ میں آ گیا، مولانا کی طویل علالت اور کل من علیہا فان" کے تحت یہ خیال تو تھا کہ یہ وقت بھی آنا ہے۔ مگر اس کا انتظار تو نہیں تھا۔ کیسے مان جاؤں کہ یہ حادثہ ہُوا ہے۔ مدینہ منورہ فون کیا، ان کے فرزند سے بات کی، وہ بھی رو رہے تھے کہ سیّدی بے آسرا چھوڑ گئے۔ بھائی کوکب سیّدی چلے گئے۔ جمعہ میں چلے گئے۔ وہ فرماتے رہے مگر دل نہیں مان رہا تھا میرے ذمہ یہ کام لگا کہ لوگوں کو مطلع کروں، کس دل سے کہوں، زبان سے کیسے ادا کروں سیّدی کی پوتی کراچی میں ہیں انہیں فون کیا وہاں بھی آہ و بکا تھی اے خدایا! تو واقعی بے نیاز ہے۔ حکومت کے ذمہ داروں کو باخبر کیا تاکہ ذرائع ابلاغ سے خبر عام ہو سکے اور ہر کوئی جان لے کہ ایک اور چراغ گُل ہو گیا۔ اور اس کے لیے ان کا شکریہ کہ شب ۱۰ بجے کی خبروں میں مولانا کے انتقال کی خبر نشر ہو گئی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

آج کون ہے جس کی آنکھ ان کے لیے نم نہیں، کون ہے جو ان کی شان اور ان کے مرتبے کا قائل نہیں، جس کا یہ کہنا نہیں کہ حضرت کی شفقت مثالی تھی، اپنے پرائے سب اس عظیم بزرگ اور اسلام کے بطلِ جلیل کے حضور ہدیۂ عقیدت پیش کر رہے ہیں۔ ان کی زندگی بامقصد اور کامیاب زندگی تھی وہ دین حق اور مسلک حق پر پہاڑ کی طرح ثابت قدم تھے۔

کوکب نورانی

marfat.com
Marfat.com

بوئے یار می آید؟

یہ اس زمانہ کی بات ہے جبکہ فقیر ۱۹۶۵ء میں زیارت حرمین شریفین سے مشرف ہوا اس سال اکبری کی تعداد فقیر کی بیعت سے فارغ ہو کر مدینہ باسکینہ میں حاضر ہوا، سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دربار مقدس پر پہلی حاضری نصیب ہوئی وہ وقت درمیان عصر و مغرب تھا، بات عرض کرنے سے قبل میں اپنے والد ماجد فیض العارفین شاہ محمد حسین نقشبندی مجددی مہاجر مکی مدنی (المتوفی ۱۳۸۰ھ) قطب مدینہ منورہ حضرت مولانا شاہ ضیاء الدین احمد نقشبندی قدس سرہ کی خدمت میں حاضر ہوا حضرت قبلہ نے مجھ سے کچھ سوالات فرمائے (تفصیل ملاحظہ ہو قدس سرہ)

بڑے لوگ ○ بڑی باتیں

بڑے لوگوں کی بڑی باتیں ہیں، بڑے لوگ اپنے آغازِ زندگی ہی سے بڑی صفات کے حامل ہوتے ہیں۔ اور پھر حق سبحانہٗ تعالیٰ جنہیں اپنے کام کے لیے چُن لیتا ہے اور سرکار دوجہاں، نورِ کون ومکاں صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے زمرۂ عشاق میں شمار کر دیتا ہے، تو ان کی بڑائی کے تو کہنے ہی کیا ہیں، وہ قائدینِ زمانہ کے قائد اور سرآمدِ روزگار حضرات کے پیشوا اور رہبر بنتے ہیں۔ زمانہ بھر ان کے کمالِ علمی اور روحانی سے فیض یاب ہوتا ہے۔ اُن کے آفتابِ علم کی روشنی چار دانگ عالم میں ہر طرف پھیل جاتی ہے اور ان کے کمالِ عشقِ رسول (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کے سبب مبداء فیاض سے اُنہیں جو علمِ لدُنّی ملتا ہے وہ روحانیت کے میدان میں راہِ سلوک طے کرنے والوں کے لیے ہر گام پر قطب تارے کی طرح رہنمائی کا سبب ہوتا ہے، دُنیا بھر اُن کے کمالِ علم و روحانیت سے اور فیضِ ولایت سے بہرہ ور ہوتی ہے اور یہ بُلند مقام ہے صرف اولیاء کاملین اور واصلینِ حق کا جو بارگاہِ کبریٰ سے اس کے لیے مقرر ہے۔

استاذ المحدثین قطب المشائخ حضرت مولانا ضیاء الدین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ اسی بُلند مقامِ ولایت کے اولیائے کاملین میں سے تھے، وہ ہمارے اس دَور یعنی بیسویں صدی عیسوی کے ایک عظیم صاحبِ کرامت ولی اللہ تھے اور اس لحاظ سے اُنہیں اعزاز حاصل ہے کہ ان کی دینی خدمات کی طویل زندگی کا سارا دَور جو کم و بیش اسّی سال کے طویل امتداد پر محیط ہے، مدینہ منورہ ہی میں گزرا اور اس طویل دَور کا کوئی لمحہ بھی ذکر و فکر، خدمتِ

marfat.com
Marfat.com

دین اور خدمتِ اہلِ دین سے قطعاً خالی نہ رہا۔ وہ دینِ حق کے بے مثلِ زمانہ عالم اور اہلِ زمانہ کے روحانی پیشوا اور رہبر تھے۔

تحریک پاکستان کے آخری کٹھن مراحل کے وقت آپ کی دعائے مستجاب نے بڑا کام کیا۔ پاکستان کے معرضِ وجود میں آنے کے تقریباً نو دس ماہ قبل جو حج ہوا اور اس حج پر جانے والے برصغیر کے اُن لوگوں نے جن کے دِل میں پاکستان کا دُرد تھا اور آپ سے عقیدت رکھتے تھے مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ میں اگر جب آپ کے ہاں قیام کیا تو آپ سے عرض کیا کہ پاکستان کی تحریک آخری مراحل میں ہے مگر ہندو اور انگریز کا گٹھ جوڑ پاکستان بننے کی راہ میں حائل ہے۔ دُعا فرمائیں کہ مشکل حل ہو جائے اور پاکستان بن جائے، اس لیے کہ برصغیر کے مسلمانوں کی آبرومندانہ زندگی اسی میں ہے تو آپ نے حرم شریف میں جا کر دُعا فرمائی اور پھر ان تمام پاکستان کے متمنی لوگوں سے آپ نے فرمایا فکر نہ کرو، انشاء اللہ پاکستان ضرور بنے گا اور دُنیا کی کوئی بھی پاکستان دشمن طاقت پاکستان کو بننے سے نہیں روک سکتی۔

چنانچہ پھر ایسا ہی ہوا، حضرت قائداعظم محمد علی جناح کی قیادت میں تحریکِ پاکستان کامیابی سے ہمکنار ہوئی۔ اور پاکستان بن کر رہا، پاکستان کے دشمن خائب و خاسر ہوئے۔

حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے ۹۰ حج کئے اور مسجد نبوی مدینہ منورہ میں ترکوں اور شریف حسین کے عہد تک درس حدیث دیا، اس کے بعد حج کے طریق پر اللہ کے پیارے محبوب کی محبت و اطاعت کا درس آخری دم تک دیتے رہے۔

آپ نے ۱۰۴ برس کی عمر پا کر مدینہ منورہ ہی میں ۳ ذوالحجہ ۱۴۰۱ھ مطابق ۴ اکتوبر ۱۹۸۱ء کو جمعہ کے روز عین جب کہ حرم شریف کے صدائے اذان "اللہ اکبر" کے کلمات کے ساتھ بلند ہوئی تو آپ مالک حقیقی سے جا ملے۔ مدینہ منورہ کی بے شمار خلقت، علماء فضلاء اور مشائخ نے آپ کی نماز جنازہ میں شرکت کی، پورا شہر آپ کے داغِ مفارقت سے نڈھال تھا، اہلِ دِل اشکبار تھے کہ ایک صاحبِ خدمت ولی اللہ، ایک جیّد

marfat.com

Marfat.com

عالم، استاذ الاساتذہ، فاضلِ زمانہ، گلستانِ معرفت کا پھول، عاشقِ رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہم سے جُدا ہوگیا۔ وہ جیّد عالم جس نے رضائے الٰہی کی خاطر اپنی ساری زندگی خدمت دین میں صرف کر دی، کسی اہلِ دُنیا سے کبھی کچھ نہ لیا، اپنے کمال خدمت کا صلہ صرف بارگاہ کبریٰ سے لیا اور جو لیا وہ بھی سب کو دے دیا اور اپنے مقام پر ایک مثال قائم کر دی کہ عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سرشار اولیاء اللہ کا طریقِ خدمت یہ ہے۔ بارگاہ خداوندی کے مقبول عاشقانِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یعنی اولیاء اللہ کی شان ایسی ہی ہوا کرتی ہے۔

؎ "خُدا رحمت کند ایں عاشقاں پاک طینت را"

marfat.com
Marfat.com

ابھی شیخ الاسلام خواجہ محمد قمر الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ اور مجاہد ملت مولانا حبیب الرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کا زخم مندمل نہ ہونے پایا تھا کہ حضرت کی وفات حسرت آیات سے یہ زخم اور گہرا ہو گیا، آپ کی وفات سے سنیوں کی آنکھیں پُرنم اور دل افسردہ ہیں۔ سنیوں کا یہ عظیم نقصان ہے، جس کی تلافی ناممکن ہے۔

حضرت شیخ العالم مولانا ضیاء الدین رحمۃ اللہ علیہ کی وفات گرامی امام اہلسنت مجدد دین وملت امام احمد رضا خاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور علامہ یوسف نبہانی کے مشن کی علمبردار اور سچے جانشین تھی۔

فقیر محمد مظہر اقبال مصطفوی

لاہور

marfat.com

Marfat.com

مدینہ منورہ میں حضرت مولانا ضیاء الدین مدنی رحمۃ اللہ علیہ کی محافل میلاد النبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں ہم نشینی رہی اور بعدہٗ ہم لوگوں نے دورانِ حج مولانا کے ہمراہ منیٰ و عرفات میں بھی ایک ہی معلم کی خیمہ گاہ میں قیام کیا۔ مولانائے مرحوم مدینہ میں سکونت پذیر ہونے سے قبل کئی برس حضرت غوث الاعظمؒ کے روضۂ اطہر پہ بھی مقیم رہے تھے۔ لہٰذا اس دوران انہوں نے حضرت شیخ طریقت السید عبدالقادر الگیلانیؒ اور سیدنا یوسف کے عہدِ طفولیت کی بہت سی باتیں بھی سنائی تھیں۔

حضرت مدظلہ العالی، اعلیٰحضرت فاضلِ بریلوی کے خلیفہ مجاز تھے اور حبِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں سرشار، روانہ ان کے دولت کدہ پہ نعت خوانی ہوتی، اور سلسلۂ درود و سلام رات گئے تک جاری رہتا تھا۔ حضرت کی طبیعت میں انتہائی انکساری تھی۔ ہر شخص پر اپنی پُر خلوص شفقت کے پھول نچھاور کیا کرتے تھے۔

عرفان قادر، سیرت سیدنا عبدالقادر جیلانی
مطبوعہ کراچی ۱۹۸۶ء صـ ۳۱۲

marfat.com
Marfat.com

۱۹۶۶ء کا ذکر ہے میں زبدۃ العارفین حضرت مولانا شیخ ضیاء الدین احمد القادری المدنی قدس سرہٗ کی زیارت بابرکت سے مشرف ہوا۔ راقم سے قبل کچھ پاکستانی حضرات وہاں موجود تھے۔ انہوں نے اجازت حاصل کی اور دعا کے لئے بھی استدعا کی۔ حضرت مدنی قدس سرہٗ نے دعا فرمائی اور منجملہ اور باتوں کے یہ بھی فرمایا کہ خداوند کریم آپ کو تبلیغی جماعت کے سایہ سے محفوظ فرمائے۔

پاکستان سے واپس ہوتے وقت میرے بزرگ استاد سید غلام حیدر شاہ صاحب مرحوم و مغفور نے مجھے کہا کہ وہاں جاکر دیکھنا کہ اس ملک میں بھی مجذوب بزرگ ہیں یا نہیں۔ مدینہ شریف میں ظاہر آ ہوئے اس قسم کے کوئی بزرگ ——— مکانی دو دفعہ۔ ایک دفعہ حضرت مدنی قبلہ کی مجلس میں بیٹھا تھا آپ نے اپنے مخاطب سے میری اس مہم کا بیان فرمایا۔ دوسرے دن صبح کی نماز پڑھنے مسجد نبوی گیا تو دیکھا ایک بزرگ ایک مجذوب گلی میں آیا اور گند تک کھانے کے واسطے دینا شروع کر دیا۔ چنانچہ میں نے اس کا استعمال کیا، اور میں بالکل صحیح ہو گیا۔

گویا باتوں ہی باتوں میں اس خیر و تعمیر کا راز بتا دیا کہ مجذوب یہاں بھی ہیں

حفیظ علی شاہ
ایڈووکیٹ، کھاریاں
(گجرات)

marfat.com
Marfat.com

اُن کی باتیں یاد رہیں گی

۳۰ اگست ۱۹۸۱ء اتوار کے دن شام مینا ر ایکسپریس سے بمبئی روانہ ہوا۔ ۳۱ اگست کو صبح صبح وہاں پہنچ گیا۔ اپنے عنایت فرما غلام غوث صاحب کے ہاں قیام کیا۔ یکم ستمبر کو حج کے ویزے کے لیے درخواست دی، معلوم ہوا کہ ایک نیا قاعدہ بنایا گیا ہے۔ سعودی عرب سے جو ڈرافٹ آئے، اس پر منگوانے والے کے پاسپورٹ کا نمبر بھی درج ہوا کرے اس سقم کی وجہ سے ڈرافٹ واپس کئے جا رہے تھے۔ میرے ڈرافٹ پر نام کے ساتھ میری ولدیت بھی درج تھی مگر پاسپورٹ کا نمبر نہ تھا۔ شائد میری عمر کا لحاظ کر کے اس نقص کو نظر انداز کر دیا گیا۔ متعلقہ صاحب کو حکم دیا گیا کہ پاسپورٹ کا نمبر خود ڈال لیں اور ویزا جاری کریں۔ الحمدللہ! یوں کرم کی بارش شروع ہوئی۔

۴ ستمبر ۱۹۸۱ء چہارشنبہ کے روز مجھے موسم حج کا ویزا مل گیا۔ سعودی ایئر لائنس میں ۵ ستمبر ۱۹۸۱ء کے ہوائی جہاز میں جگہ محفوظ ہوگئی۔ ہفتہ کا دن تھا۔ دوپہر کا کھانا کھانے کے بعد میں جناب غلام غوث صاحب کی موٹر میں ایئر پورٹ روانہ ہوا۔ شام کے چھ بجے کے بعد ہوائی جہاز اڑا۔ دہران پر عازمان حج سے معلّم وغیرہ کی فیس کے بابت ریال وصول کر کے پاسپورٹ پر مکتب الواجدہ کی مہر لگا دی گئی۔ وہاں سے پھر جدہ کے لیے روانہ ہوئے ابھی رات باقی تھی کہ جہاز جدہ پہنچ گیا۔ اب میرے لیے یہ مسئلہ تھا کہ اپنے مرحوم دوست کے داماد میاں محمد نسیم صاحب کے گھر کیسے پہنچوں۔

marfat.com

Marfat.com

کیلو میٹر پر جو بدیکری ہے یہیں سے دو تین فرلانگ پر ان کا مکان تھا ابھی اِدھر اُدھر نظریں دوڑا رہا تھا کہ کوئی جانی پہچانی صورت نظر آئے کہ پھر کرم نے دستگیری فرمائی۔ جناب انور نامی ایک نوجوان میرے قریب آئے اور سلام کیا۔ میں نے حقیقتِ حال سے آگاہ کیا۔ اُنہوں نے کہا میں آپکو ہی لینے آیا ہوں۔ ابھی ابھی مجھے معلوم ہوا کہ آپ اس جہاز سے اترے ہیں۔ میری موٹر یہاں سے دُور کھڑی ہے۔ کیا آپ وہاں تک چل سکیں گے۔ میں نے کہا "ان شاء اللہ"۔ اُنہوں نے میرا سوٹ کیس اُٹھا لیا۔ اور میں ان کے پیچھے پیچھے روانہ ہوا۔ سوٹ کیس کے وزن سے ان کا ایک ہاتھ جُھک جاتا وہ اسے دوسرے ہاتھ میں لے لیتے۔ اور مڑ مڑ کر مجھے دیکھتے بھی جاتے کہ میں آ رہا ہوں کہ نہیں۔ اسطرح چلے جا رہے تھے۔ اور موٹر تک پہنچ نہ پائے تھے۔ اتفاق سے انہیں راستے میں ایک ٹرالی ملی جو ہوائی اڈہ پر مسافروں کے سامان رکھنے کے لیے رکھی جاتی ہے۔ کسی صاحب نے شاید اپنا سامان موٹر میں رکھ کر اسے وہیں چھوڑ دیا ہو گا۔ وہ ہمارے کام آگئی میرے نوجوان ہمدرد نے سوٹ کیس اس پر رکھ لیا۔ ان کے ہاتھوں کو آرام ملا اور اسے دھکیلتے لے چلے۔ اس طرح ہم موٹر کے قریب پہنچے اور سفر شروع ہوا۔ میں نے کہا آپ مجھے کیلو میٹر پر جو بدیکری ہے وہاں لے چلیں وہاں سے مجھے راستہ معلوم ہے۔ کافی دیر بعد ہم بدیکری پہنچے۔ وہاں سے میری رہبری شروع ہوئی۔ مکان کی تلاش میں ایک وقت ایسا بھی آیا کہ ہم مکان سے تیس چالیس قدم کے فاصلہ پر پہنچ گئے، مگر اس مکان سے پہلے ایک نیا مکان تعمیر ہو رہا تھا۔ اس کا ملبہ راستے پر پڑا تھا اور راستہ بند تھا اس منظر نے بھٹکا دیا۔ اور کچھ غلط گھمائی کے بعد طے پایا کہ رات کا بقیہ حصہ صاحب موٹر کے مکان میں گذرا جاوے اور صبح پھر تلاش شروع ہو۔ چنانچہ اسی پر عمل ہوا۔ انور میاں کا مکان آرام دہ تھا۔ اُنہوں نے پھلوں اور شربت سے ضیافت فرمائی۔ کچھ دیر کے لیے وہاں سو گیا۔ صبح کو انور صاحب کو ڈیوٹی پر جانا تھا اور انہوں نے یہ عنایت کی۔ کہ اپنے کسی دوست کے ساتھ ڈیوٹی پر چلے گئے اور اپنی موٹر میرے

marfat.com

Marfat.com

بے چھوڑ دی ا۔ ایک حیدرآباد کے صاحب سے کہہ دیا کہ وہ مجھے اس موٹر میں محمد نسیم صاحب کے مکان تک پہنچا دیں۔ اللہ تعالیٰ اس جوان صالح کی عمر دراز کرے اور رزق میں کشادگی ہو۔ ان کی وجہ سے بہت آرام ملا۔ صبح ناشتے کے بعد انور صاحب کے دوست نے مجھے نسیم صاحب کے گھر پہنچا دیا۔ اس وقت معلوم ہوا کہ رات کو اس گھر کے کتے قریب آکر ہم دور ہو گئے۔

نسیم میاں، ان کی بیوی بچوں سے ملاقات ہوئی۔ یہ کہنا مشکل ہے کہ مجھے دیکھ کر ان سب کو خوشی زیادہ ہوتی ہے یا میں ان سب سے مل کر زیادہ خوش ہوتا ہوں۔ بہرحال پھر وہی میں تھا اور ان کا گھر تھا، وہی خلوص و محبت کی فضا تھی۔ بچوں کے ساتھ ہنسنا بولنا اور کھیل کود شروع ہو گیا۔

حسن میاں (نسیم میاں) کے برادرِ نسبتی ان کی بیوی ستاہین سلمہا اپنی پیاری بچی صبا کے ساتھ ملنے آئے، ان کے ساتھ ان کے بھائی کاظم میاں بھی تھے جو ہندوستان سے ملازمت کے لیے یہاں آئے ہوئے تھے سب سے مل کر جی خوش ہوا۔ میری آمد کی خبر سن کر ایک اور پُرخلوص جوان عامر میاں بھی آگئے جو اسی بلڈنگ کے فلاٹ میں اوپر کی منزل میں رہتے ہیں۔ ان سے معلوم ہوا کہ اس سال ان کے محترم والدین اور ان کی بہن تینوں حج پر آنے والے ہیں۔ جناب وسیم صاحب سے ملاقات کی مسرت اس دفعہ بھی نصیب نہ ہو سکی۔ البتہ اُنہوں نے مدینہ منورہ کا ہوائی جہاز کا ٹکٹ بھجوا دیا۔

۸ ستمبر ۸۱ء کو دو موٹریں ہوائی اڈا کو چلیں۔ ایک میں نسیم میاں ہیں اور نسیم میاں کے بیوی بچے، دوسری میں عامر میاں۔ راستہ میں اپنے آفس کے قریب عامر میاں نے موٹر چھوڑ دی اور نسیم میاں کی موٹر میں چلے آئے اور وہی چلاتے ہوئے ہوائی اڈہ پر پہنچے، وہاں سب سے مل ملا کر میں۔ مدینہ منورہ کے لیے جہاز میں سوار ہو گیا۔ الحمدللہ! مدینہ منورہ میں حاضری کی عزت نصیب ہوئی۔ خوشی کی انتہا نہ تھی دل

marfat.com
Marfat.com

کی عجیب کیفیت تھی۔ اور زبان پر یہ شعر جاری تھا۔

مجھ جیسے گنہگار کو طیبہ میں بلایا
یہ سب مرے آقا مرے مولا کا کرم ہے

آرام دہ بس ہوائی اڈا سے مسجد نبوی صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے دوسری سڑک پر پہنچا دیتی ہے۔ میں نے سامان ایک کنارے رکھا، اور اپنے دوست محمد دین صاحب قریشی کی دکان پر اطلاع کرائی کہ میں حاضر ہو گیا ہوں۔ وہاں سے ایک صاحب آئے میرا سوٹ کیس اٹھایا اور ہم دکان پر پہنچے جو وہاں سے بالکل قریب ہے۔ قریشی صاحب نے اپنے ہاں ٹھہرنے کو کہا۔ میں نے کہا شکریہ۔ فی الحال مجھے جناب احمد دین صاحب اویسی کے مکان پر پہنچا دیجئے جو طریق سلطانہ پر واقع ہے۔ چنانچہ ان کی موٹر میں ہم احمد میاں کے مکان پر پہنچے وہاں میں اسی کمرہ میں آرام سے ٹھہر گیا۔ جہاں دو سال ٹھہر چکا تھا۔ احمد میاں کو معلوم ہوا تو اپنے آفس سے فوراً آ گئے اور مل کر خوش ہوئے۔ ان کی بیوی بچوں کو بھی خوشی ہوئی۔ ان کے صاحبزادے مدنی باشا اور حجازی میاں پہلے ذرا رکے رہے۔ پھر مدنی باشا ان کا دیکھا دیکھی حجازی میاں بھی قریب آئے۔ جب میں گذشتہ سال یہاں سے گیا تھا حجازی میاں نے رینگنا شروع کیا تھا۔ اب تو ماشاء اللہ "چلنے لگے تھے۔ بہرحال ان بچوں سے بڑی وابستگی ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں صاحبِ اقبال کرے اور ان کے بڑوں کا سایہ ان پر سلامت رہے۔ احمد میاں سے معلوم ہوا کہ حضرت مولانا ضیاء الدین صاحب کا مزاج ابھی سنبھلا نہیں ہے مگر معمول کی مجلس اور لنگر جاری ہے۔

میں حضرت ممدوح سے ملنے کو بے چین تھا، دھوپ میں شدت تھی یہ شکر ہے کہ مدینہ منورہ کا مہلک موسم گرما پھر نصیب ہوا۔ شام کو بارگاہِ بیکس پناہ میں ایک بھاگا ہوا غلام حاضر ہوا، اور یوں حاضر ہوا۔

آب دیدہ میں کھڑا ہوں ان کے در کے سامنے
میری نافرمانیاں سب ہیں نظر کے سامنے

marfat.com

Marfat.com

میرے آقا، رحمتِ کُل جلوہ فرما ہیں یہاں
میں نہیں آیا ہوں کچھ دیوار و در کے سامنے

اور پھر حال یہ تھا کہ:

جب کبھی سجدہ میں جاتا ہوں تو اس کو کیا کروں
ان کی چوکھٹ ہی رہا کرتی ہے سر کے سامنے

وہ تو ایسے کریم ہیں کہ،

لگاتے ہیں اس کو بھی سینے سے آقا
جو ہوتا نہیں منہ لگانے کے قابل

بہرحال میں اپنی خوش بختی اور سرفرازی پر جھومنے لگا۔

وہ پیکرِ رحمت ہیں یہ سب ان کا کرم ہے
ورنہ میں کہاں اور کہاں کوئے محمد

جب ذرا حالت سنبھلی تو حضرت مولانا ضیاء الدین صاحب کی یاد ستانے لگی ان کی خدمت میں حاضری دی۔ حضرت کو پلنگ پر پڑا دیکھ کر دل کو ایک دھچکا لگا۔ قریب پہنچ کر دست بوسی کی اور اپنا نام کہا، نام سنتے ہی فرمانے لگے مرزا صاحب، مرزا صاحب، مُبارک مُبارک اچھا ہوُا۔ آپ آئے، اچھا ہوُا آپ آگئے، اچھا ہوئے آپ آگئے۔ پھر میرے ہاتھ کو از راہ ذرہ نوازی چوما اور میری گدی پر ہاتھ رکھ کر بہت دیر تک دُعائیں دیتے رہے اور میں سر جھکائے ویسا ہی رہا۔ پھر فرمایا مُبارک بہت اچھا ہوُا، آپ آگئے۔ حاضر تو میں ہر سال ہی ہوتا رہا ہوں اور کئی سال سے مسلسل حاضری کی عزت نصیب ہوتی رہتی ہے مگر اس دفعہ ہی بار بار یہی ارشاد فرمایا کہ اچھا ہوُا آپ آگئے۔ آخر یہ کیا ہونے والا ہے جس سے میری موجودگی سے حضرت کو اتنی خوشی ہوئی، دل سے دُعا نکلی کہ الٰہی خیر! یہ مُبارک سایہ تا دیر سلامت رہے۔ اس کے بعد حضرت کے نامور

marfat.com
Marfat.com

فرزند مولانا فضل الرحمٰن صاحب اور دیگر حاضرین مجلس الوالعزم حنیف قادری ، صوفی اقبال ، حاجی اسمٰعیل اور اقبال سلیمان ، حاجی آدم ، حافظ سرور صاحب بھائی نور محمد ۔ غرض ان سب صاحبان سے ملاقات ہوئی اور سب حضرت قبلہ کی صحت کی وجہ سے متفکر نظر آئے مجھے خیال تھا کہ یہ علالت کا سلسلہ گذشتہ سال سے چل رہا تھا ختم ہو جائے گی ۔ مگر میں جس حال میں حضرت قبلہ کو گذشتہ سال چھوڑ گیا تھا اس سے موجودہ حالت مجھے بہت گری ہوئی معلوم ہوئی ، پیشاب کے لیے دہی نلی لگی ہوئی تھی جس سے پیشاب ایک شیشہ میں ٹپکتا تھا ، پاؤں پر ورم آگیا تھا ، کمزوری ، بہت بڑھ گئی تھی ۔

بہر حال دن گزرتے گئے ۔ بہت سے پرانے احباب مل کر خوش ہوتے گئے ۔ جناب اسمٰعیل صاحب جانہ ھری ، بھائی عبدالقادر سلیم صاحب اصطفیٰ منزل کے مولانا مظہر علی خاں صاحب اور میرے مرحوم دوست عبداللہ قریشی صاحب کے فرزندوں سے ملاقات ہونی مسرت نصیب ہوئی ۔ ان کے علاوہ محمد حنیف صاحب قادری ، صوفی اسلم صاحب اور صوفی دلدار صاحب بھی ملے ۔ غرض کہاں تک نام گناؤں جو بھی ملا دیکھ کر خوش ہو گیا اور میری حاضری کی مبارک باد دینے لگا ۔ اللہ تعالےٰ ان سب کو ادب و احترام کے ساتھ مدینہ منورہ میں رکھے ۔ آمین

حاجیوں کے ہجوم کی وجہ سے مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے رات بھر کھلے رکھنے کا حکم ہوا تھا ۔ اصطفیٰ منزل میں دہلی کے حافظ محمد ادریس صاحب ملے جو اس دفعہ اپنے بیوی بچوں کے بغیر اپنے دوست شبیر بھائی اور اشفاق بھائی کے ساتھ حج پر آئے تھے ، ان اصحاب کے بیوی بچے ساتھ تھے بہر حال سب سے ملاقات ہوئی ۔ راولپنڈی کے ملک غلام حیدر صاحب کے دو بھائیوں سے بھی مولانا کے دولتکدہ پر ملاقات ہوئی ۔ سب کے سب مولانا ضیاء الدین صاحب قبلہ کی صحت کے لیے دست بہ دعا تھے ۔

marfat.com

Marfat.com

۸ ستمبر کو میں پہنچا تھا اور اسی مہینے کے آخر میں احمد میاں صاحب اپنی بیوی بچوں کے ساتھ حیدرآباد سدھارنے والے تھے۔ اُنہوں نے افسوس کا اظہار یوں کیا کہ آپ ویسے آئے۔ آپ کی زیادہ خدمت کرنے کا ہمیں موقع نہ مل سکے گا۔ یہ الفاظ جس خلوص کے آئینہ دار ہیں ان کے بیان کی ضرورت نہیں اللہ تعالیٰ انہیں اور ان کے اپنے بیوی بچوں کو صحت و عافیت کے ساتھ مدینہ منورہ میں رکھے اور حضور کرم کا کرم شامل حال رہے۔ حضرت احمد کھنڈوانی صاحب کی ایک خاص ہستی ہے۔ امراض نے اُنہیں بھی نڈھال کر رکھا ہے۔ حرم شریف کی حاضری بہت کم ہوگئی ہے مگر دوسرے معمولات جاری ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں سلامت رکھے۔ آپ کی ایک صاحبزادی ساتھ ہیں، جو ان کی خدمت میں مصروف رہتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ فضل فرمائے جناب انصر علی صاحب انصاری نے دمام میں دوسری ملازمت کر لی ہے بیوی بچوں کو پاکستان بھیج دیا۔ اسلئے کسی سے ملاقات نہ ہوسکی۔ البتہ انہوں نے کہیں سے ایک دفعہ فون پر مجھ سے بات کی تھی۔ دیکھتے دیکھتے دن تیزی سے گزر گئے۔ میاں احمد میاں کے گھر میں حسب معمول بہت آرام تھا۔ اس دفعہ بچوں کے تماشے دیکھنے کا موقع کم ملا اور ۳۰ ستمبر کی تاریخ آگئی۔ اس تاریخ کو مغرب کے بعد احمد میاں اپنی بیوی بچوں کے ساتھ ہوائی اڈہ کے لیے روانہ ہوئے۔ چہارشنبہ کا دن تھا دوسرے دن ان کی فلائٹ ہندوستان کے لیے تھی۔ حسب سابق جاتے ہوئے وہ اپنے فلاٹ کی کنجی مجھے دے گئے میں ان کی عدم موجودگی میں بھی وہاں مقیم رہا۔ چہارشنبہ کو احمد میاں اپنی فیملی کے ساتھ سدھارے اور جمعہ کے دن یعنی ۲ اکتوبر ۱۹۸۱ء / ۱۲ ذی الحج ۱۴۰۱ھ چار بجے کے قریب حیدرآباد کے عبداللطیف صاحب میرے ٹھکانے پر آئے اور یہ خبر دہشت اثر سنائی کہ مولانا ضیاء الدین صاحب قادری کا وصال ہوگیا۔ عین اس وقت جب کہ جمعہ کی اذان ہو رہی تھی۔ کیا بتاؤں کہ دل پر کیا گزری۔ گو حالات بتا رہے تھے کہ وہ دن قریب آنے والا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی یہ عظیم نعمت ہم سے چھین جائے گی۔ پھر بھی یہ صدمہ برداشت سے باہر

marfat.com
Marfat.com

معلوم ہو رہا تھا۔ میں نے آنسو بھری آنکھوں سے وضو کیا اور تیار ہو کر عبدالغفار صاحب کے ساتھ ان کے دوست کی موٹر میں وہاں پہنچا۔ وہ گلی جس میں حضرت کا دولتکدہ تھا۔ سوگواروں سے اٹی ہوئی تھی۔ ہر چہرہ غم آلود تھا۔ بعض تو ایسے ساکت و صامت تھے جیسے انہیں خبر نہیں کہ کیسی مصیبت کا پہاڑ ٹوٹا ہے۔ میں جب پہنچا غسل دیا جا رہا تھا۔ میت کو تیار کر کے جب اسی کمرہ میں لایا گیا جہاں حضرت کی خواب گاہ تھی تو مجھے حاضری اور دیدار کا موقع ملا۔ میں نے حضرت کی پیشانی مبارک کو بوسہ دیا، چہرہ پر تازگی تھی ایسا لگتا تھا کہ جاگ رہے ہیں مگر آنکھیں بند کر لی ہیں۔ پیشانی کے بوسہ کے بعد سیدھا ہونے سے پہلے گر پڑتا، مگر کسی نے مجھے سنبھال لیا۔ وہاں کسی کو کسی کی خبر نہ تھی۔ سب دل شکستہ تھے اور سب کی آنکھیں اشکبار تھیں۔ ہر طرف یہی نقشہ دکھائی دے رہا تھا۔ مسجد نبوی میں نماز عصر ہو چکی تھی۔ جب جنازہ گھر سے باہر نکلا تو ہر ایک نے کوشش شروع کی کہ کندھا دینے کی سعادت نصیب ہو جائے، کافی مجمع تھا۔ حج میں ابھی چار دن باقی تھے بہت سے حاجیان حج مدینہ منورہ میں موجود تھے غرض باب رحمت سے جنازہ مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں داخل ہوا، اور ریاض الجنہ میں مولانا فضل الرحمٰن صاحب کی امامت پر مکہ شام کے ایک علاقہ کے مفتی اور عالم دین، حضرت مفتی محمد علی مراد صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی جن کو حضرت قبلہ سے خلافت کا شرف حاصل تھا۔ نماز کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حجرہ عالی میں جنازہ کو رکھا گیا۔ اس کے بعد حضور کریم کے قدوم مبارک کی طرف جنازہ رکھا اور پھر باب جبریل سے نکلا اور عام راستہ سے جنت البقیع کو چلا۔ شرکاء کی کثرت قابل دید تھی جو ضعیف لوگ تھے وہ پہلے ہی جنت البقیع پہنچ گئے تھے، وہاں کے منتظمین نے بھی ان کو پہلے سے جنت البقیع میں داخل ہونے کی اجازت دے دی تھی تاکہ عین وقت کی کشمکش سے محفوظ ہو جائیں۔

اس جنازے و جلوس کے متعلق جو کچھ کہا گیا اس میں حیرت کی کیا بات تھی، ایسا تو ہونا ہی چاہیئے تھا۔ ایسا نہ ہوتا تو حیرت کی بات ہوتی،

marfat.com

Marfat.com

عاشق کا جنازہ تھا، بڑی دھوم سے نکلا، بڑی دھوم سے نکلا

جنہوں نے دیکھا اس منظر کو بھول نہ سکیں گے۔ جس منزل کے اشتیاق و انتظار میں مولانا ضیاء الدین صاحب قادری نے عمر کے اسی (۸۰) سال مدینہ منورہ میں گزارے وہ منزل آگئی۔ جنت البقیع میں دفن کی حسرت ملی اور جگہ بھی کہاں پائی اہلِ بیت کرام کے پاک قدموں کی طرف، نیا وہ صحیح تو یہ ہے کہ حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے مبارک قدموں کے بہت قریب۔ ہائے وہ وقت بھی آگیا _____

جب اپنے وقت کے آفتابِ طریقت کو سپردِ خاک کر دیا گیا۔ ان کے فرزند مولانا فضل الرحمن بھی قبر میں اُترے، اور اپنے ہاتھوں سے اشکبار آنکھوں اس نعمت و امانت کو جنت البقیع کی مُبارک زمین میں دبا دیا۔ تھوڑی ہی دیر میں یہ دلخراش کام ختم ہو گیا۔ دعائے مغفرت کے بعد سب سوگوار آہستہ آہستہ واپس ہوئے۔

انا للہ و انا الیہ راجعون ط

اللہ تعالیٰ ہمیں اس صدمے کو سہارنے کی طاقت عطا فرمائے اور حضرت ممدوح کے درجات قرب کو بلند سے بلند فرمائے، زمرۂ صدیقین میں محشور فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

مولانا ضیاء الدین احمد صاحب قادری رحمۃ اللہ علیہ کی جدائی نے میری زندگی کا کیف ختم کر دیا۔ حضرت مجھے اتنا چاہتے تھے اتنا چاہتے تھے کہ دوسروں کو رشک آتا تھا اور میری عدم موجودگی میں بھی میرے لیے ایسی دعائیں فرماتے تھے کہ جو لوگ مجھ سے واقف نہ تھے وہ مجھے دیکھنے کے متمنی ہوتے تھے سال ہا سال سے میں حضرت کی اس شفقت و عنایت کا حامل تھا اور اس عنایت و کرم میں میری کوئی اہلیت، قابلیت کو شمہ بھر بھی دخل نہ تھا یہ سب حضرت کا کرم ہی کرم تھا۔

marfat.com
Marfat.com

ضیاءُ المشائخ

پیر و مرشد قطب مدینہ علامہ ضیاء الدین احمدی رحمۃ اللہ علیہ ایک ایسی روشن شمع تھے جو عشق محمدی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے اُجالے بکھیر رہی ہو۔ قدم قدم پر جہاں محبت و عقیدت پر پہرے بٹھائے جا رہے ہوں، دورِ محبت و عشق میں سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات گرامی سے وابستہ کسی شے کا چومنا یا آنکھوں سے لگانا جہاں شرک کہلاتا ہو۔ عاشقانِ رسول اُس مقدس اور برگزیدہ حرم نبوی میں جہاں چرند پرند بھی بے خوف ہو جاتے ہیں، بلی اور مرغیاں جہاں ایک ہی ڈبے میں پانی پیتی ہیں، ایک تشنگی کا احساس لیے سراسیمگی کے عالم میں سہمی سہمی نظروں سے ایک ایک مقام کو دیکھیں اور بے اختیار انہیں چوم لینے چاہے تو طمانچے مارے جائیں۔ کہیں کوئی گرگٹی ہوئی آواز آئے گی "الحاج شرک" اور عقیدت آمیز نظریں اُن پر مرکوز ہو جائیں گی۔ جیسے اُن سے بڑا جرم سرزد ہو گیا ہو۔ ایسے ماحول میں عشق محمدی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا یہ متوالا سرزمینِ عشق پر انتہائی عزم و استقلال کے ساتھ مسجد نبوی شریف کے زیر سایہ باب مجیدی کے قریب اپنے دیار میں (وہ کشش تھا اور زبانِ حال سے کہہ رہا تھا کہ دیکھنا ہے زور کتنا بازوئے قاتل میں ہے۔ ہر سُو محفلِ میلاد کا اہتمام انتہائی ذوق و شوق سے کیا جاتا ہے۔ عقیدتمند حضرات کا جم غفیر سرورِ دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں صلوٰۃ و سلام کے نذرانے انتہائی والہانہ محبت و عقیدت سے کھڑے ہو کر پیش کرتے، ان گلہائے عقیدت کی جانفزا خوشبو سے فضا معطر ہو جاتی۔ ساکنانِ مدینہ جوق در جوق ان محفلوں میں شریک ہوتے۔ حضرت کا نیاز حاصل کرنے کی تمنا لیے ہوئے

marfat.com

Marfat.com

بڑے بڑے علماء کرام آپ کی محفل میں گھنٹوں سرنگوں بیٹھے رہتے اور ادھر حضرت انکسار فرماتے "میں تو اس دیارِ پاک کا کتا ہوں"

یہ بات کم لوگوں کو معلوم ہوگی کہ علامہ کی جو خصوصیات دُنیا پر ظاہر ہو سکیں وہ اُن سے بہت کم تھیں جو چھپی رہ گئیں۔ حالانکہ بہت زیادہ وزنی و گراں قدر تھیں۔ ہم نے علامہ کو اتنا ہی جانا جتنا وہ چاہتے تھے کہ ہم انہیں جانیں اور ان کی ہستی کے بہت سے امکانات دُنیا پر ظاہر نہ ہو سکے، وہ امکانات کیا تھے ان کی تعیین و صراحت آسان نہیں تاہم جسقدر میرے ذاتی ربط و مطالعہ کا تعلق ہے، میں کہہ سکتا ہوں کہ اگر ان کی زندگی ایک خاص سانچہ میں ڈھل کر رہ نہ جاتی جو ہمارے سامنے آئی تو وہ خدا جانے کیا کیا ہو سکتے تھے۔ علامہ کی بے انتہا دماغی اہلیتیں جن کو زمانے نے یا خود اُن کی خلوت پسند طبیعت نے اُبھرنے کا موقع نہ دیا اُن کی فطری اہلیت و صلاحیت قدست کا ایک سربند راز تھی جس کے بعض گوشے تو ہمارے سامنے آگئے اور اکثر بے نقاب نہ ہو سکے۔ حالانکہ آپکو ایک لمبی عمر عطا کی گئی تھی۔ وہ نام و نمود اور شہرت سے گریز فرماتے تھے اور بربنائے متانت و خودداری بے تکلفی میں بھی اپنی شان گرانمائگی ہاتھ سے نہ جانے دیتے۔

اس دیارِ پاک میں پہلوئے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نصیب ہونا ہی کیا کم کرامت ہے۔ شاید سرورِ کائنات کی نظرِ انتخاب ہی نے چن لیا تھا اپنے سچے عاشق کو تبھی تو اُن سے یہ قرب حاصل رہا۔ تھوڑا نہ بہت تقریباً ۷۵ برس ..... "

قطب مدینہ علامہ ضیاء الدین احمد صاحب مدنی رحمۃ اللہ علیہ کی ذات بابرکات کا قرب پہلی بار مجھے اُس وقت نصیب ہو سکا تھا جب میں نے ۱۹۷۱ء میں حج بیت اللہ کا شرف حاصل کیا۔ میری حج بیت اللہ کے لیے روانگی میرے لیے ایک سعادتِ عظمیٰ بن جائے گی، یہ شاید میرے صحیفہ تقدیر میں کہیں رقم تھا۔ ورنہ عام عازمین حج کی طرح میں بھی بہ صدق و خلوص بارگاہِ خداوندی میں حاضری کا شرف حاصل کرنے کی خاطر اور تمنائے سرورِ کونین رحمتِ عالم یزداں صفات کی بارگاہِ عطر بیز و عنبر خیز کا شرف دیدار لیے میں بھی اس راہ کا

marfat.com
Marfat.com

مسافر تھا میرے ہمسفر میرے عزیز دوست جناب مجاہد حسین صاحب ساکن چھپرہ (بہار)
تھے جو علامہ سید شاہ عبدالحق مفتی کاٹھیاواڑ کے دست مبارک پر بیعت تھے۔ ہم دونوں ہی شاہ صاحب
کی خدمت میں حاضر ہوئے کہ سفر میں روانگی سے قبل ان کی دعاؤں کو توشۂ آخرت بنائیں۔ رسمی
گفتگو کے بعد شاہ صاحب نے اپنے پیر و مرشد علامہ ضیاء الدین مہاجر مدنی قطب مدینہ
کے خدمت اقدس میں قدمبوسی کے بعد نذرانۂ عقیدت پیش کرنے کا حکم صادر فرمایا۔ اور
علامہ کی ذات بابرکات پر مختصراً روشنی ڈالی اور یہ اُس گراں مایہ سعادت کا پیش خیمہ ثابت ہوا
جو اس ناچیز کو حاصل ہونی تھی، جس کا مجھے وہم و گمان بھی نہ تھا۔ ہاں ایک موہوم سی آرزو
بے ساختہ دل میں ابھری تھی کہ اے کاش وہ دست مبارک اس حقیر کو نواز دے۔
لہٰذا مکہ معظمہ میں حج سے بحسن و خوبی فارغ ہونے کے بعد ہم دونوں عازمین حج مدینہ
طیبہ پہنچے۔ اس مبارک و برگزیدہ سرزمین پر قدم رکھتے ہی دل و دماغ ایمان و عرفان
کی تجلیات سے روشن ہو گئے۔ ایک کیف آگیں سرور سارے وجود میں سرایت کر گیا
انہی احساسات کے ساتھ علامہ ضیاء الدین رحمۃ اللہ علیہ کے دولت کدہ پر حاضر ہوئے
مسجد نبوی کی بارحمت ہمسائگی میں باب مجیدی کے قریب آپکا دولت کدہ واقع ہے۔
آپ کے مکان کے سامنے صحابی رسول ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کا دینی جذبے کا حامل وہ
مکان ہے جس سے متعلق حقائق حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینے میں آمد سے متعلق شہرۂ آفاق ہیں۔
یہ ایمان افروز منظر اُس روز سے ہمیشہ کے لیے میرے دل و دماغ میں نقش ہو چکا ہے۔ صرف
یہی ایک حقیقت قطب مدینہ کے تعارف کے لیے کافی ہے کہ وہ کیا تھے؟ گنبد خضریٰ
کے زیر قدم علامہ کا مکان، تجلیات محمدی سے ہمہ وقت منور و مزین نظر آتا ہے خواہ دن کی روشنی
ہو یا رات کی چاندنی گنبد خضرا کا مقدس سایہ حضور کے مکان مبارک کو منور کیے ہوئے
ہے۔ مکان کے قریب دہلیز پر پہنچے تو سامنے بے شمار، جوتے، چپلوں کا ہجوم نظر آیا جن
سے ظاہر تھا کہ مکان کے اندر کسی تقریب کا اہتمام ہے کہ اتنی کثیر تعداد شائقین کی شریک
محفل ہے۔ لیکن مقام حیرت کہ ایسی پرسکون خاموشی فضا میں مسلط تھی کہ کسی آواز کا شائبہ

marfat.com

Marfat.com

تک نہ ہوتا تھا جہاں اسقدر بڑی تعداد میں لوگ شریک محفل ہوں وہاں کوئی آواز نہ ہو۔ یہی سوچتے اور متحیر ہوتے ہم دوسری منزل پہ پہنچے تو سامنے ایک وسیع ہال نظر آیا، وہ ایک ایمان افروز منظر تھا کہ بہت سے عربی اور دیگر ممالک کے اصحاب انتہائی ادب و احترام سے سر جھکائے بیٹھے ہوئے تھے۔ سکوت ایسا تھا کہ سوئی گرے تو آواز سنی جاسکے۔ لوگوں کی طرف سے نظر گھومتی ہوئی علامہ ضیاء الدین احمد کی ذات گرامی تک پہنچی تو نیک بخت دل و دماغ پر اُن کی بارعب شخصیت کا سحر سا ہوگیا۔ آپ ایک سفید و شفاف گاؤ تکیے سے ٹیک لگائے استغراق کے عالم میں جلوہ گر تھے۔ چہرۂ مبارک سے شاہانہ جلال ہویدا تھا۔ سفید عمامہ، سرمئی رنگ کا لمبا کرتہ اُس کے اوپر کتھئی رنگ کا کوٹ زیب جسم تھا۔ ایمان و عرفان کی تجلیات گویا آنکھوں کو خیرہ کئے دے رہی تھیں۔ ہم دونوں حضرات باہر دہلیز پہ ہی مسحور و مبہوت کھڑے رہ گئے۔ کیونکہ اندر بالکل جگہ نہ تھی۔ لوگوں کا اتنا بڑا ہجوم دیکھ کر ہی مولانا کی مقبولیت کا اندازہ کیا جاسکتا ہے۔ آج ماہ فروری کی تین تاریخ تھی۔ جب یکے بعد دیگرے قدمبوسی کرتے ہوئے حاضرین نکلتے گئے اور کافی دیر بعد حضرت علامہ کو خلوت میسر آئی تو ہم دونوں بڑی آہستگی سے قریب پہنچے سلام عرض کیا تو علامہ نے توجہ فرمائی، سلام و دعا کے بعد آپ نے بڑے پُرخلوص انداز میں دریافت فرمایا:

کہاں سے آئے ہو؟

حضرت! ہندوستان سے آئے ہیں۔

ہندوستان میں کس جگہ سے؟

صوبہ بہار میں ایک شہر جمشید پور سے۔

یہ کس جگہ ہے؟ (علامہ جمشید پور کے آباد ہونے سے قبل ہی ہندوستان، پاکستان کے خطے سے ہجرت فرما چکے تھے۔)

حضور یہ کلکتہ کے نزدیک ہی ہے۔

اچھا! مولانا ارشد القادری کو جانتے ہو؟

marfat.com
Marfat.com

"مولانا ارشد القادری تو ہمارے ہی شہر میں مقیم ہیں اور ایک دینی ادارہ اُن کی سرپرستی و نگرانی میں چل رہا ہے۔

انہوں نے ردِ وہابیت میں کوئی کتاب لکھی ہے ؟

جی حضور ! انہوں نے ایک کتاب "زلزلہ" یہ زمانی ہے۔ جو ردِ وہابیت کے موضوع پر ایک نادر معرکۃ الآراء کاوش ہے۔

تو بابو ! جب ہندوستان پہنچنا تو میرے لیے وہ کتاب ضرور بھیج دینا۔

جی، بہت بہتر۔ یہ میری خوش قسمتی ہے کہ حضرت کی ایک خدمت میرے سپرد کی گئی۔

مولانا رفاقت حسین کاچوری کو جانتے ہو ؟

جی حضور ! کان پور کے [redacted] ہی میرا ملی ہے۔

اس کے بعد اُنہوں نے اپنے مُرید حضرت علامہ سید عبدالحق صاحب کو گدائے خواجہ کہہ کر یوں استفسار فرمایا :

سب اگدائے خواجہ کیسا ہے، اچھی طرح تو ہے ؟

جی حضور ! انہیں کی زبانِ مبارک سے آپ کے تمام بذاتِ خود تعارف کا شرف حاصل ہوا تھا۔

حضرت نے ادباً فرمایا " وہ بڑی بزرگ و برگزیدہ ہستی ہے۔ آلِ رسول میں سے ہیں۔ ان کا احترام ہم سب کو لازم ہے۔

میں نے طلبیانہ بیعت کی خواہش کی۔ تو حضرت " ماشاء اللہ " کہہ کر خاموش ہو گئے۔

کچھ توقف کے بعد جب میں نے دوبارہ التجا کی تو آپ نے تبسم فرمایا اور ارشاد ہوا ! کیوں ہمیں یہاں سے نکلوانا چاہتے ہو کیا ؟ ارے بھئی ! یہاں کی وہابی حکومت پیری مریدی کی سخت مخالف ہے۔

marfat.com

Marfat.com

میں نے عرض کیا حضور! کس کی ہمت ہے کہ وہ آپ کی ذاتِ پاک کے متعلق ایسی بات سوچ بھی سکے، نکلوانا تو بہت دُور کی بات ہے۔ اور حضرت یہ تو ہمارے مابین ایک روحانی رشتہ ہوگا جس کے انشراح کی ضرورت بھی کیا ہے۔ اور ممکن بھی نہیں، پس آپ کا نیاز چاہتا ہوں۔

آپ خاموش رہے اور کچھ وقفے کے بعد دفعتًا انہوں نے میرا ہاتھ اپنے مبارک ہاتھوں میں تھاما اور اپنے روبرو بٹھا دیا اور فرمایا "بسم اللہ" اور یہ تھی وہ بیعت جو اس حقیر پر تقصیر پر نعمت و اکرام کی بارانِ رحمت برسا گئی۔ اپنی بلندیٔ قسمت پر اپنے اللہ اور اُس کے پیارے محبوب کا کرم سمجھ کر آنکھیں نم ہوگئیں۔

جہاں ہم سب بیٹھے ہوئے تھے سامنے ایک دریچے سے گنبدِ خضرا جلوہ افروز تھا، سرورِ کونین، مالکِ کون و مکاں، رحمت للعالمین احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ اطہر کے زیرِ سایہ، کہ آنکھوں کی پتلیوں میں گنبدِ خضرا کا عکس اور اس مقدس روحانی سفر کا یہ حسین، عظیم المرتبت آغاز، میری خاطر دونوں جہاں کی دولتوں سے زیادہ بیش قیمت دگرانما یہ تھا۔ پیر و مرشد کی نظرِ عنایت نے اُس وقت جو نوازا، تو نوازتی ہی چلی گئی، اُن کے گلشنِ گفتار کے گل ہائے ارشادات میری تمام زندگی کو معطر کر گئے۔ آج بھی ان کی خوشبو میرے رگ و پے میں سرایت ہے۔

۵ رفروری کو پیر و مرشد کی خدمت میں حاضر ہوا تو سلام و دعا کے بعد ہی حضرت نے یہ عنایت فرمائی کہ بڑی محبت اور اپنے پن سے شریکِ طعام ہونے کا حکم صادر فرمایا اور میرے جھجکنے پر مزید اصرار فرمایا: "کہ آج کھانا ہمارے ساتھ کھانا" میں نے اسے ان کا عارفانہ التفات سمجھا۔

دسترخوان پر تین افراد ہی شریکِ طعام تھے۔ حضرت اور ان کے صاحبزادے مولانا فضل الرحمٰن صاحب اور ایک عربی بزرگ۔ حضرت نے مجھے اپنے قریب ہی جگہ عطا فرمائی۔ دائیں جانب پیر و مرشد اور بائیں طرف مولانا فضل الرحمٰن صاحب اور سامنے وہ

marfat.com
Marfat.com

عربی بزرگ ، دورانِ طعام حضرت نے میری طشتری میں ساتھ ہی کھانا تناول فرمایا اور بڑی محبت و اپنائیت سے خود اپنے دست مبارک سے چاول میری طرف دیتے جاتے اور شفقانہ اصرار فرماتے جاتے "تکلف نہ کرنا" خوب اچھی طرح سے کھاؤ اور لو ... یہ بھی .. وہ بھی"

اُن کی اس محبت و چاہت کی یاد آج بھی دل پر نقش ہے۔

(مرسلہ مفتی محمد عبدالمبین نعمانی قادری رضوی برکاتی دارالعلوم قادریہ)
چسرا کوٹ ، مئو ناتھ بھنجن گڑھ - یوپی ، بھارت

marfat.com

Marfat.com

دیدۂ ور

حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اصلِ ایمان ہے۔ ہر مسلمان کے نہاں خانۂ دل میں یہ آرزو چٹکیاں لیتی رہتی ہے کہ جیسے بھی ممکن ہو وہ روضۂ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر حاضر ہو کر اپنے دل و نگاہ کو پُر نور و شاد کام کرے۔ علامہ اقبال نے کیا خوب فرمایا تھا ؎

تو فرمودی رہِ بطحا گرفتم
وگرنہ جز تو مارا منزلے نیست

اور یہ بات ہے بھی سچ۔ اصل مراد حاضری اس پاک در کی ہے۔

برِ صغیر پاک و ہند کے بہت سے بزرگوں نے عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں گھر بار کو تج کر ہجرت کی سعادت حاصل کی اور درِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں اپنا ابدی ٹھکانہ بنالیا۔ انہی اہل اللہ میں حضرت مولانا ضیاالدین احمد مدنی رح کا نامِ نامی بھی ہے۔ مولانائے محترم کے اسمِ گرامی سے میں پہلی بار اس وقت روشناس ہوا۔ جب ۱۹۲۵ء میں میرے والد بزرگوار حج بیت اللہ اور زیارت روضۂ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد وطن واپس ہوئے۔ انہوں نے مولانا کا ذکر اتنی محبت اور عقیدت سے کیا کہ میں کم عمری میں حضرت کی زیارت کا نادیدہ مشتاق ہو گیا۔ اس کے تھوڑے عرصہ ہی کے بعد جب میں انگلستان میں زیرِ تعلیم تھا مجھے اطلاع ملی کہ مولانا ضیاالدین رح اپنے صاحبزادے فضل الرحمٰن صاحب کے ساتھ حیدرآباد تشریف لے گئے ہیں اور ہمارے غریب خانے پر ہی فروکش ہیں وطن سے غیر حاضری کی وجہ سے میں ان کی زیارت کے شرف سے محروم رہ گیا۔ واپسی پر مولانا کے بارے میں والدِ محترم سے بہت سے کوائف معلوم ہوئے۔

marfat.com
Marfat.com

انہوں نے ۲۰ برس کی عمر میں ہندوستان سے ہجرت کی۔ جسے ۸۵ برس کا عرصہ ہوگیا ہے۔ ان کا بیشتر وقت حضور سرور دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قدموں میں گزرا۔ کیا کہنے اس خوش نصیبی کے کہ عمر عزیز کے طویل عرصہ تک یہ سعادت حاصل ہو۔

بقول حضرت سکندر لکھنوی ؎

زندگی تو مدینے کی ہے زندگی
اللہ مدینے میں رہنے کی کیا بات ہے

۱۹۶۳ء میں بچے اپنی اہلیہ محترمہ کو چند خواتین کے ساتھ حج بیت اللہ کی سعادت حاصل ہوئی۔ مدینہ منورہ پہنچتے ہی میں نے مولانا محترم کی خدمت میں حاضری دی۔ ان کی شخصیت اور ذات گرامی اتنی ہمہ وقت تھی کہ جب تک کہ مدینہ کے مالک کا دامن پہنچ میں کوئی وقت نہیں ہوئی۔ ان کی قیام گاہ باب جبریل کے بالکل سامنے [illegible] کی محترم گلی میں تھی۔ داخلے کے دروازے پر ایک رسی بندھی ہوتی ہے۔ جسے [illegible] دروازہ خود بخود بند ہو جاتا تھا۔ میں نے جیسے ہی دروازہ کھولا اندر داخل ہوا [illegible] کی تعداد کافی زیادہ تھی۔ ذرا آگے بڑھا تو ایک جانی پہچانی شخصیت میری آنکھوں کے سامنے تھی۔ [illegible] ہوئے ایک بزرگ تشریف فرما تھے جسم پر ایک سفید [illegible] پتلی سی شال پڑی ہوئی تھی [illegible] والد محترم سے انہیں بڑا تعلق تھا [illegible] بے یقین سا کر میں حضرت مولانا ضیاء الدین [illegible]

میں نے آگے بڑھ کر [illegible] اپنا تعارف یہ کہہ کر کرایا کہ میں فخر الدین کا بیٹا ہوں۔ مولانا نے یہ سنتے ہی [illegible] آپ مشتاق میاں ہیں یا اشفاق میاں"۔ مجھے حیرت ہوئی کہ ۴۰ برس کی طویل مدت کے بعد مولانا کو ہم دونوں بھائیوں کے نام کیسے یاد رہ گئے۔ بالآخر میرا نام جب کہ میں ان کی حیدرآباد تشریف کے موقع پر وہاں موجود نہ تھا۔ مولانا بڑی محبت اور شفقت سے پیش آئے۔ سب خاندان

marfat.com

Marfat.com

کے حالات دریافت کیے اور بار بار دُعا کے لیے ہاتھ اٹھائے۔ دورانِ گفتگو جب انہیں معلوم ہوا کہ میرے ساتھ میری بیوی، خالہ، چچی اور دوسری خواتین بھی ہیں تو فرمایا۔ وہ سب میری بیٹیوں کی طرح ہیں۔ آپ لوگ ایک دن سب آئیے اور میرے ساتھ کھانا کھائیے۔ چنانچہ دوسرے دن ہم سب نے حاضری دی۔ اور مولانا کی پُرتکلف دعوت سے مستفید ہوئے۔

مدینہ منورہ کے دو ماہ کے قیام کے دوران ہفتہ میں کم از کم دو بار مولانا کی خدمت میں میری حاضری ہوئی تھی اور میں ہر مرتبہ ان کے نورانی چہرے اور شیریں گفتگو کا اپنے قلب پر گہرا اثر لیے ہوئے واپس ہوتا تھا اور ازراہ شفقتِ بزرگانہ میرا خاص خیال فرماتے تھے۔ انہوں نے کئی بار اپنے ہاں کی محفل کے شرکاء سے فرمایا "مجھے مشتاق میاں کے والد سے بڑا لگاؤ تھا۔ میں جب سے مدینہ منورہ آیا ہوں کسی خاص ضرورت کے بغیر اسکی حد سے باہر نہیں جاتا۔ مگر ان کے والد کی محبت نے مجھے دو ماہ کے لیے حیدرآباد کھینچ بلایا تھا۔

مولانا محترم کو حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات قدس سے بے پناہ محبت تھی۔ ان کی محفل میں ہر وقت ذکرِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور نعت خوانی ہوتی رہتی تھی۔ پاکستان اور ہندوستان کے نعت گو اور نعت خوان حضرات میں سے شاید ہی کوئی ایسا ہو جس نے مدینہ منورہ میں حاضری کے موقع پر مولانا کی محفل میں نعت نہ پڑھی ہو۔ مدینہ منورہ میں محافلِ میلاد کھلے طور پر منعقد نہیں ہوتیں۔ لیکن ان پابندیوں کے باوجود اکثر گھرانوں سے نعتِ رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی رُوح پرور آوازیں سنائی دیتی رہتی ہیں۔ اس قسم کی نجی محفلوں میں محبت و عقیدت کا جس شوق اور اہتمام سے مولانا ضیاء الدین صاحبؒ کے ہاں مظاہرہ ہوتا تھا۔ وہ اپنی مثال آپ ہے۔ اس موقعہ پر مدینہ منورہ میں حاضر شمع رسالت کے پروانے گلہائے عقیدت پیش کرتے تھے۔ اگر محفل میں کوئی خطیب حضرات موجود ہوں تو وہ اپنے ارشاداتِ گرامی سے اہلِ محفل کو نوازتے تھے۔ مولانا محمد شریف نوری مرحوم کی تقریر میں نے پہلی بار وہیں سُنی تھی۔ نعت خوانی کے دوران عقیدت و جذبات کی فراوانی سے مولانا محترم

marfat.com
Marfat.com

کے چہرہ پر آنسوؤں کی جھڑی لگ جاتی تھی۔ محفل کے اختتام پر دسترخوان بچھایا جاتا اور سب شرکاء کو مولانا کے صاحبزادے فضل الرحمٰن صاحب اور دیگر ارکان خاندان کھانا کھلاتے تھے۔

دوسری بار ۱۹۶۵ء میں مدینہ منورہ میں میری پھر حاضری ہوئی۔ اس مرتبہ ۱½ مہینہ قیام رہا۔ میری اہلیہ وہاں جاکر بیمار پڑ گئیں جس کے وجہ میری حاضری مولانا کی خدمت میں اتنی نہیں ہوئی جتنی کہ ۶۳ء میں ہوئی تھی۔ وہ خود فرماتے تھے بیٹا! تمہاری بیوی بیمار ہے تم اسکی دیکھ بھال کرو۔ میری اہلیہ نقاہت اور بیماری کی وجہ سے نمازوں کے لیے مسجد نبوی تک نہیں جاسکتی تھی جس کا اسے بہت دکھ تھا۔ میں نے مولانا محترم کی خدمت میں عرض کیا تو انہوں نے فرمایا، آپ لوگ تو حجرہ مسجد نبوی کے سامنے مقیم ہیں۔ بیٹی سے کہو کہ وہ وہیں نماز کی نیت باندھ لیا کریں۔ میں بھی تو وہیں نماز پڑھتا ہوں۔ اس مشورہ سے میری بیوی کو بہت سکون قلب حاصل ہوا اور احساس محرومی تھا وہ کم ہوگیا۔

۱۹۷۲ء میں یعنی ۹ برس کے بعد میں نے مولانا محترم کو بہت کمزور پایا۔ مگر عقیدتمندوں کا ہجوم کچھ زیادہ ہی تھا۔ ۶۳ء ۱۹۶۵ء میں ایک حاشیہ نشین رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) مرزا شکور بیگ حیدرآبادی کی ایک نعت مولانا شوق میں پابندی سے پڑھا کرتا تھا ۱۹۷۲ء میں یہ نعت بے جانا بھول گیا۔ اپنا سا منہ لے کر رہ گیا۔ میرے دل پر ——— ایک من کا بوجھ تھا۔ ایک دن میں نے مولانا محترم سے عرض کیا حضرت آپ کی خدمت میں پاکستان اور ہندوستان کے سب نعت گو حاضری دیتے ہیں۔ مولانا سلیم کو بھی ضرور لے کے جائیے۔ معلوم نہیں وہ اس سال آئے یا نہیں، مولانا نے فرمایا وہ یہیں ہیں اور ابھی میرے پاس سے اٹھ کر گئے ہیں اس وقت محفل میں خطیب محترم مسجد نبوی کے ریحان موجود تھے۔ انہیں ہدایت فرمائی کہ جب وہ ان کی قیام گاہ تک پہنچا دیں۔ وہاں سے جب وہ نعت بھی لے آئیں تو نعتوں کا تحفہ بھی ملا۔ میں اس واقعہ کو مولانا محترم کی ایک کرامت سمجھتا ہوں۔ وہیں مجھے معلوم ہوا کہ وہ بزرگ مولانا کی قیام گاہ پر باقاعدہ حاضری دیتے ہیں اور حضرت بھی انہیں ہمارے گھر کی برکت کے الفاظ سے یاد فرماتے ہیں۔ مرزا صاحب کو بھی مولانا سے بڑی عقیدت

marfat.com

Marfat.com

تھی جس کا اظہار انہوں نے مدینہ منورہ سے رخصتی کے وقت جن اشعار میں کیا تھا ان میں سے چار اشعار یہ ہیں ؎

مدینے پاک میں بے شک جو ہے وہ دولت کدہ اُن کا
خدا قائم رکھے آماجگاہِ اہل سنت ہے

غریبوں دردمندوں کو پریشانی نہ ہو لاحق
کہ بیچاروں پہ حضرت کا ابھی سایہ سلامت ہے

ان ہی کے دم سے اب وہ باطنی فیضان جاری ہے
انہی کے پاس وہ شاہِ بریلی کی امانت ہے

خُدا رکھے سلامت شاہ ضیاء الدین احمد کو
رسولِ دوجہاں کی آپ پر چشمِ عنایت ہے

اس کے بعد میں دو تین بار عمرے کے لیے گیا اور ۱۹۷۹ء میں پھر حج بیت اللہ کی سعادت نصیب ہوئی ہر حاضری کے موقعہ پر جس درمندی سے مولانا امتِ مسلمہ اور پاکستان کے بارے میں ذکر فرماتے تھے۔ اس کا طبیعت پر بڑا اثر ہوتا تھا اور ایسا محسوس ہوتا تھا کہ انہی بزرگوں کی دعاؤں سے ہماری ساکھ قائم ہے۔ ان کی خدمت میں حاضری کے موقعہ پر مجھے کبھی اتنی ہمت نہیں پڑی کہ ان سے ان کی اپنی زندگی کے بارے میں کچھ دریافت کروں۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت سے سرشار ہو کر بیس برس کی عمر میں ہجرت کرنا خود ایک ایسا واقعہ ہے جو مولانا کی عظمت کی نشاندہی کرتا ہے ان کے بارے میں بہت سے واقعات تو ہم نے اپنے والدِ محترم سے سُنے تھے اور کچھ مدینہ منورہ کے چند بزرگ حضرات سے معلوم ہوئے۔

ان کی پیدائش سیالکوٹ میں ہوئی۔ ابتدائی تعلیم لاہور میں حاصل کی۔ حدیثِ پاک کا درس پیلی بھیت میں لیا۔ وہیں کے قیام کے دوران حضرت مولانا احمد رضا خان صاحب سے ملاقات ہوئی اور ان کے خلیفہ مجاز بن گئے۔ گھر کے ماحول سے جس میں کچھ بدعقیدگی سرایت

marfat.com
Marfat.com

کرگئی تھی، بیزار ہوکر ہندوستان کو خیرباد کہا۔ پہلے بغداد تشریف لے گئے پھر مدینہ منورہ گئے جہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں آخر وقت تک مقیم رہے۔ مولانا کا مدینہ منورہ میں ورود ترکوں کے دور میں ہوا۔ اس کے بعد انہوں نے شریف مکہ کا دور دیکھا۔ شریف مکہ اور سعودی خاندان کی آویزشوں کے نظارے دیکھے سعودی حکومت نے شروع شروع میں ان کے عقائد کے بارے میں کچھ سختی کی۔ میرے والد محترم ان دنوں حیدرآباد میں نائب وزیر مالیات تھے ایک بار جب وہ حکومت حیدرآباد کے نمائندے کی حیثیت سے شاہی مہمان تھے۔ وزیر مملکت عبداللہ سلیمان کے واسطے سے ملک ابن سعود کی خدمت میں صورت حال کی وضاحت کی۔ اس کے بعد ان سے حکومت نے کوئی تعرض نہیں کیا۔ مشہور مبلغ اسلام مولانا عبدالعلیم صدیقی سے جن سے خوش قسمتی سے مجھے بھی شرف تلمذ حاصل ہے مولانا محترم کے خصوصی تعلقات تھے جو آخر وقت تک برقرار رہے۔ مولانا محترم کے صاحبزادے شاہ احمد نورانی صاحب کے والد محترم تھے۔

مولانا بڑے صاحب کرامت بزرگ تھے۔ میں اس بارے میں بہت کچھ سن چکا تھا۔ لیکن حال ہی میں حضرت بسکنڈ لکھنوی نے مجھ سے ایک واقعہ بیان کیا جو حیرت انگیز بھی ہے اور مولانا کے صاحب کرامت ہونے کا ثبوت بھی۔ مولانا انعام کی نیت سے مدینہ منورہ میں بسکنڈ صاحب بھی حاضر ہوا کرتے تھے۔ ایک بار مدینہ منورہ میں رمضان شریف کا مہینہ شروع ہوگیا اور کئی دنوں تک حاضری نہیں ہوسکی۔ حرم شریف میں حاضری کے لئے جب وہ محفل میں شریک ہوئے تو مولانا محترم کے استفسار پر انہوں نے بتایا کہ گلے کی گلٹیوں کی شکایت کا ذکر کیا۔ مولانا نے فرمایا: "انعام بھی دو ملیں گے" بسکنڈ صاحب کے پوچھنے پر کہ حضرت وہ انعامات کیا ہیں تو فرمایا۔ پہلا انعام تو یہ ہے کہ اگلے سال آپ پھر مدینہ منورہ آئیں گے دوسرا انعام آپکو روانگی کے وقت ملیگا۔ بسکنڈ صاحب کو یہ دوسرا انعام ایک بزرگ خاتون سے موئے مبارک کے تحفہ کی شکل میں ملا اور مدینہ منورہ میں اگلے سال حاضری بھی ہوگئی۔ اس طرح مولانا محترم کی دونوں پیشگوئیاں حرف بحرف حقیقت بن گئیں۔ کیوں نہ ہو۔ اللہ والوں

marfat.com

Marfat.com

کی ایسی باتیں ہوتی ہیں۔

مولانا محترم کی ذاتِ گرامی مدینہ منورہ میں اہلِ محبت کی آماجگاہ تھی جس سے ہر وقت روحانی فیض جاری رہتا تھا۔ ان کی رحلت سے جویانِ حق بڑی کمی محسوس کریں گے مگر مجھے یقین ہے کہ ان کا روحانی فیض تا قیامت جاری رہے گا۔

مولانا ضیاء الدین مدنی علیہ الرحمہ نے حرم پاک میں کم و بیش اسی برس اس آرزو میں گزارے کہ مرنے کے بعد شہر خلد میں دفن ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی یہ آرزو بھی پوری کی۔ جب ان کا جنازہ اٹھا تو ازدحام کی یہ کیفیت تھی کہ بابِ عمر رضؓ سے گزرتے ہوئے بیسیوں آدمی زخمی ہو کر گر پڑے۔ آپ کو اہل بیت کرام رضی اللہ عنہم کے مزارات کے قریب سپردِ خاک کیا گیا۔ (انا للہ وانا الیہ راجعون)

marfat.com
Marfat.com

فضلِ ربِ قدیر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شیخ السند والعجم حضرت مولانا ضیاء الدین احمد قادری مہاجر مدنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جید عالم دین، محدث اور فقیہ ہونے کے ساتھ روحانی دنیا میں بلند ترین منصب پر فائز تھے۔ اور ان کو دیارِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں زندگی گزارنے کا شرف و مجد نصیب ہوا۔ اور بعد وصال اہل بیت رضوان اللہ علیہم اجمعین کے قرب میں ہمیشہ ابدی ہونے کا جو فخر حاصل ہوا وہ سب فضلِ رب قدیر ہے۔

محمد خوشحال عفی عنہ،
چلگاہ شریف۔ بہارگڑھ
مظفرنگر (یوپی)
انڈیا

marfat.com

Marfat.com

دو پیشگوئیاں

جنوری ۱۹۷۵ء میں حج کی زیارت نصیب ہوئی۔ تو میرا قیام مدینہ منورہ کی اصطفا منزل میں تقریباً اٹھائیس یوم رہا۔ اسی دوران خداوند کریم کا یہ فضل عظیم ہوا کہ رحمۃ للعالمین، صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار اقدس سے وہ انعام ہوا، جس کو میں اپنی زندگی کی سب سے بڑی کامیابی اور اپنی قسمت کی معراج کہوں تو بے جا نہ ہوگا۔ اصطفا منزل کی ہفتہ وار محفل میں بھی شریک ہوتا مگر حضرت مولانا ضیاء الدین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے دولت خانے پر جو محفل روزانہ بعد نماز عشاء ہوتی ہے، اس میں پابندی کے ساتھ شرکت کرتا۔

دوران قیام مدینہ منورہ، میرے گلے میں ایک گلٹی نکل آئی، یہ گلٹی بالکل حلق کے نیچے تھی۔ رفتہ رفتہ یہ بڑھنے لگی۔ اِس کے درد کی شدت کی وجہ سے مجھے بُخار ہوگیا اور بخار بھی گلٹی کے ساتھ ساتھ بڑھتا گیا۔

تقریباً ایک ہفتہ اس بخار میں اس قدر شدت رہی کہ چوبیس ۲۴ گھنٹے میں ایک یا دو گھنٹے کے لیے کم ہو جاتا اور تقریباً بائیس گھنٹے اپنی شدت اور توانائی کے ساتھ طاری رہتا جس کی میرے جسم کی توانائی جواب دے گئی اور مجھ میں اس قدر کمزوری آگئی کہ کئی وقت کی نمازیں بستر پر ہی پڑھتا بلکہ کسی کسی وقت نماز قضا بھی ہو جاتی۔ بخار کی شدت میں ہوش ہی نہ ہوتا کہ کب اذان ہوئی اور کب نماز کا وقت گزر گیا۔

جس کمرے میں میرا قیام تھا اُسی کمرے میں حضرت مولانا عبدالستار خان نیازی، حضرت مولانا ارشد القادری مہتمم جامعہ مدینۃ العلوم، ہالینڈ، پروفیسر شاہ فرید الحق

marfat.com
Marfat.com

صاحب اور مولانا شاہ احمد نورانی میاں دامت برکاتہم العالیہ بھی تشریف فرماتے، یہ حضرات روزانہ ازراہ کرم میری تیمارداری، مزاج پرسی کرتے۔

گلے کی تکلیف اس قدر بڑھ گئی تھی کہ حلق سے غذا اور دوا نیچے اترنا دشوار ہوگئی اور اکثر سانس رک جاتی۔ پہلے تو میں بہت گھبرایا لیکن یکایک مجھے احساس ہوا کہ شاید اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے میں دعوٰی آرزو پوری کردی جس کو ہر مومن اپنی ہی آرزو سمجھتا ہے۔ یعنی مدینہ منورہ کی موت اور جنت البقیع میں مدفن۔ اب میرا دل مطمئن ہوگیا تھا، میں نے اپنے اس خیال کا کسی سے تذکرہ بھی نہ کیا۔

حضرت قبلہ مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے یہاں بھی بخار کی حالت میں حاضری دیتا رہا اور نعت شریف بھی پڑھتا تھا۔ [illegible] تاکہ اس تکلیف اور گلے کی تکلیف کے باوجود نعت شریف میں کوئی تکلیف دہ حالت نہ ہوتی تھی لیکن اس ہفتے حضرت مولانا قبلہ [illegible] حضرت قبلہ مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے یہاں تین دن سے برابر حاضری ہوئی۔ چوتھے دن جب حاضر ہوا، سب کو سلام کرنے کے بعد حضرت قبلہ مدنی علیہ الرحمۃ نے استفسار فرمایا جب معلوم ہوا کہ [illegible] طرف متوجہ ہوئے اور بڑے ادب سے عرض کیا، حضور بخار کی شدت کی وجہ سے حاضری نہ ہوسکی۔ میں معذرت خواہ ہوں۔ حضرت صاحب قبلہ نے ازراہ شفقت چائے کی پیالی عطا فرمائی۔ چائے پینے کے بعد حضرت صاحب علیہ الرحمۃ نے نعت شریف کی فرمائش کی۔ میں نے ایک نئی نعت شریف جو اس بیماری کے عالم میں گنبد خضراء کو دیکھ کر لکھی تھی سنائی۔ ایک شعر یہ تھا۔

موت آنی ہے جس وقت آجائے گی جان جانی ہے جس دم چلی جائے گی
زندگی تو مدینے کی ہے زندگی اور مدینے میں جینے کی کیا بات ہے

marfat.com

Marfat.com

اس شعر کو سُن کر حضرت مدنی علیہ الرحمتہ بے قرار ہو گئے ، آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور جملہ اہل محفل پر کیفیت طاری ہو گیا ، حضرت نے دُعا فرمائی ۔ میں نے عرض کیا حضور اس مرتبہ دُو دُو امتحان سے گزر رہا ہوں ۔ فرمایا کیسے ؟ میں نے عرض کیا ایک بخار دوسرے گلے کی تکلیف ۔ برجستہ فرمایا ! اس مرتبہ انعام بھی تو دو ملیں گے ۔ میں خوش ہو گیا ، ایسا محسوس ہوا کہ میں بالکل تندرست ہوں ، مجھے کوئی بیماری نہیں ہے ۔ لیکن دل میں بے چینی پیدا ہو گئی کہ وہ کون سے انعامات مجھے ملیں گے ۔ جب برداشت نہ کر سکا تو عرض کیا حضور وہ دو انعام کیا ہیں ؟ حضرت مدنی علیہ الرحمتہ نے ارشاد فرمایا ! ایک انعام تو یہ ہے کہ تم آئندہ سال پھر مدینہ منورہ آؤ گے ، خوش خبری سُن کر میں اپنے دل پر قابو نہ رکھ سکا ، بیقرار آنکھوں سے اشکوں کا سیلاب امڈ آیا ۔ تھوڑی دیر کے بعد پھر ڈرتے ڈرتے عرض کی کہ حضور ! دوسرا انعام کیا ہے ؟ ارشاد ہوا دوسرا انعام چلتے وقت ملیگا ۔ محفل ختم ہو گئی لوگ ایک دوسرے سے مصافحہ کر کے اپنے اپنے مقام پر روانہ ہو گئے ، میں بھی اصطفا منزل میں واپس آ گیا ۔

نیند آنکھوں سے کوسوں دُور تھی ۔ تہجد کی اذان ہوئی ۔ فجر کی اذان ہوئی ۔ دونوں نمازیں بستر پر ہی پڑھیں اور درود شریف پڑھتے پڑھتے نیند غالب ہو گئی ۔ تھوڑی دیر کے بعد جب آنکھ کھُلی تو دیکھا کہ گلے کی گلٹی پھوٹ گئی ہے ۔ جس سے کپڑے اور بستر گندہ ہو گیا ۔ اتنے میں میرے محسن دوست بھائی جمیل صاحب لاہور والے تشریف لائے میں نے انہیں گلٹی کے پھوٹنے اور دو انعامات کی خوش خبری سنائی ۔ اسی دن سے گلے کی تکلیف ختم ہونا شروع ہو گئی اور بخار تو بالکل ہی ختم ہو گیا ۔

مدینہ منورہ میں اس دن محرم الحرام کی دس تاریخ تھی ۔ بعد نماز ظہر مدینہ منورہ کے ایک تاجر کے یہاں حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کی فاتحہ کے سلسلے میں ایک محفلِ نعت خوانی میں میری ملاقات جدہ کے ایک متمول تاجر شیخ علی عبدالنفاد صاحب سے ہو گئی ۔ یہ صاحب ۱۹۴۷ء میں ہندوستان کے شہر گجرات کاٹھیاواڑ سے ہجرت کر کے

marfat.com
Marfat.com

جدہ آگئے تھے۔ عاشق رسول تھے اور نعت خوانی کا ذوق بھی رکھتے تھے۔ میرے کلام اور انداز بیان کو بہت سراہا۔ اسی رات بعد نماز عشاء ایک دوسری محفل میں پھر ان سے ملاقات ہوگئی۔ اب وہ میرے دوست بن گئے۔

دوسرے دن پھر دوپہر کی ایک محفل سے شرکت کے بعد اصطفا منزل واپس جا رہا تھا کہ شیخ صاحب ایک دکان پر نظر آگئے۔ ہیلو ہائے ہوئی۔ شیخ صاحب نے میرا نام و پتہ وغیرہ پوچھا۔ مجھے جدہ آنے کی دعوت دی اور اپنا پتہ بھی لکھوا دیا۔ بعد نماز عشاء ایک محفل میں شیخ صاحب کے ساتھ ہی جدہ جانے کا پروگرام بن گیا۔ بھائی جمیل صاحب بھی ہمراہ تھے چنانچہ ہم لوگ بروز جمعہ بعد نماز مغرب شیخ صاحب کے ہمراہ مدینہ منورہ سے جدہ روانہ ہوگئے۔ رات ان کے گھر قیام کیا۔ شیخ صاحب نے بہت خاطر مدارت کی۔ دوسرے دن شیخ صاحب کی خواہش پر بعد نماز عشاء ایک گھنٹہ پینتالیس منٹ کی محفل ہوئی، محفل برخواست ہوئی تو ہوٹل چلے گئے۔ اب ہم تینوں آدمی سونے کی غرض سے اپنے اپنے بستر پر لیٹ گئے۔ تو شیخ صاحب نے ٹیپ ریکارڈ میں میں پوسے دو گھنٹے کی ٹیپ کی ہوئی نعتیں ٹیپ میں اپنے بیٹے پر رکھ کر بہت آواز میں سننا شروع کر دیں۔ مجھے ان کا یہ عمل ذرا برا لگا۔ میں نے بھائی جمیل کو بھی نیند نہیں آ رہی تھی مگر ہم دونوں خاموش رہے۔ شیخ صاحب نے یہ ٹیپ دو مرتبہ سنا اس کے بعد بھی وہ سو نہیں گئے مگر ہم سو گئے۔

صبح فجر کی نماز کے بعد دیگر وظائف سے فارغ ہو کر شیخ صاحب سے رخصت ہونے لگے تو میں نے ٹیپ ریکارڈ میں نئی کیسٹ لگا کر دو نعتیں ٹیپ کرنا شروع کر دیں۔ یہ ارادہ میں نے رات ہی کو کر لیا تھا۔ ایک نعت شریف دل پر ضبط کر کے ٹیپ کر سکا۔ مگر دوسری نعت شریف جو میں نے بین رخصتی کے وقت دو بیت میں مدح کر پیش کی تھی۔ پوری نعت برجستہ تھی اور ابھی تک نظر ثانی بھی نہیں کی تھی۔ اس کو ٹیپ کرتے وقت دل بھر آیا۔ جدہ کی دنیا سے نکل کر مدینہ کی دنیا میں پہنچ چکا

marfat.com

Marfat.com

تھا۔ مجھے احساس نہ رہا کہ میرے رونے کی آواز بھی ٹیپ ہو رہی ہے۔ بھائی جمیل اور شیخ صاحب دونوں ہی جاگ گئے تھے مگر خاموش لیٹے رہے جب مجھے خود ہی اپنی بے خودی سے فراغت ملی تو ٹیپ بند کیا اور احساسِ شرمندگی کی وجہ سے منہ پر رومال لپیٹ کر اسی صوفے پر سو گیا۔

صبح ناشتہ کے بعد شیخ صاحب نے کہا سکندر بھائی تم بہت خوش نصیب ہو۔ میں ان کا مطلب نہ سمجھ سکا۔ شیخ صاحب نے میرے چہرے پر نظریں گاڑتے ہوئے کہا سکندر بھائی میری والدہ تم کو انعام دینا چاہتی ہیں۔ میں نے کہا کیسا انعام؟ کہنے لگے ایسا انعام جو تمہاری دُنیا و آخرت دونوں کو سنوار دے گا۔ میں نے شیخ صاحب کیطرف معنی خیز نظروں سے دیکھا مگر شیخ صاحب کا چہرہ اُداس تھا۔ مجھے بہت تعجب ہوا۔ اس سے پہلے کہ میں شیخ صاحب سے کچھ کہتا شیخ صاحب کھڑے ہو گئے اور کہنے لگے کہ میں ایک ضروری کام سے جا رہا ہوں آپ لوگ اس عرصہ میں اپنا سامان وغیرہ درست کر لیں، ہوائی اڈہ قریب تھا میں اور بھائی جمیل بازار چلے گئے، واپس شیخ صاحب کے گھر پہنچے تو شیخ صاحب موجود تھے۔ ہم نے جلدی جلدی سامان باندھا ایئر پورٹ پر ایک بجے دن کو پاکستان فلائٹ کے مطابق پہنچنا تھا۔ اس وقت ساڑھے گیارہ بجے تھے۔ میں نے کہا شیخ صاحب ٹائم دکھائیے۔ شیخ صاحب نے افسردگی سے کہا ابھی نہیں وہ انعام چلتے وقت ملے گا۔ دفعتاً میرے دماغ میں حضرت شیخ ضیاء الدین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے وہ الفاظ گونج گئے جو انہوں نے چھ یوم پہلے مدینہ منورہ میں ارشاد فرمائے تھے کہ تمہارا انعام چلتے وقت ملے گا۔ شیخ صاحب نے اپنے لڑکوں کو ٹیکسی منگانے کے لیے بھیج دیا۔ میں اپنے دلی جذبات کو ضبط نہ کر سکا میں نے بے چینی سے پوچھا شیخ صاحب وہ انعام کہاں ہے؟ اب تو ہم لوگ جا رہے ہیں۔ شیخ صاحب نے کہا مل جائے گا۔ چند لمحوں کے بعد شیخ صاحب کھڑے ہو گئے۔ اور ہم لوگوں سے کہنے لگے کہ چلئے وضو کر لیں۔ میں نے کہا شیخ صاحب ابھی نماز ظہر میں بہت وقت ہے، ہم لوگ ایئر پورٹ پہنچ کر

marfat.com
Marfat.com

نماز ادا کریں گے مگر شیخ صاحب نے کوئی جواب نہ دیا اور غسل خانہ کی طرف چل دیئے ان کے ساتھ ہم لوگوں نے بھی وضو کر لیا۔

شیخ صاحب مکان کے اندر گئے اور ایک کالے کپڑے میں لپٹی ہوئی کوئی چیز اپنے ہمراہ لائے اور مجھ سے کہا کہ یہ تمہارا انعام ہے۔ میں نے حیرت سے پوچھا یہ کیا چیز ہے؟ شیخ صاحب مسکرا کر کہا یہ حضور نبی کریم رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ریش مبارک کے بال ہیں۔

اتنا سن کر جو دل کا حال ہوا وہ قابل بیان نہیں۔ پورے جسم میں سنسناہٹ سی پھیل گئی۔ ہاتھوں میں کپکپی طاری ہو گئی۔ کئی منٹ تک ہم لوگ گم سم حالت میں موئے مبارک کو تکتے رہے پھر میں نے ہمت کر کے ہاتھ آگے بڑھائے درود شریف پڑھتے ہوئے موئے مبارک کا رومال ہاتھ میں لیا، بوسہ دیا، آنکھوں سے لگایا اور پھر سر پر رکھ کر کئی منٹ تک خاموش کھڑا ہو کر سوچتا رہا۔ آج میری برسوں کی ایک دلی تمنا پوری ہو گئی تھی۔ بھائی جمیل نے موئے مبارک کا رومال اپنے ہاتھ میں لے کر پہلے سر پر رکھا پھر بوسہ دیا اور آنکھوں سے لگایا۔ میں سب سے زیادہ پریشان تھا۔ شیخ صاحب کے لڑکوں نے آ کر بتایا کہ لیکن ابھی شیخ صاحب کے ساتھ کچھ اور لوگ آنے لگے۔ شیخ صاحب نے کہا کہ ہم لوگ تو صرف چند گھنٹے ہی یہاں رہیں گے۔ والد صاحب جب ہندوستان سے ہجرت کر کے جدہ آئے تو ہمارے حالات میں کچھ اور ہی نعمت کو حاصل کرنا چاہتے تھے مگر والد صاحب نے انکار کر دیا۔ لیکن تم نے صحیح نعمت حاصل کر لی۔ اور گھر کے ہر فرد کو بے قرار کر دیا۔ والد کی ہدایت ہے کہ ان کا ادب کرنا، بے ادبی کرنے سے ذلیل و رسوا ہو جاؤ گے۔ الحمد للہ! اب تک ہزاروں عربی بچے بچیاں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے موئے مبارک کی زیارت کر چکے ہیں۔ مجھے دوبارہ مدینہ منورہ کی حاضری بھی نصیب ہوئی۔ اس طرح حضرت ضیاء الدین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ کی روح کی پیش گوئیاں حرف بحرف حقیقت بن گئیں۔ [1]

---

[1] سکندر لکھنوی، ممدوح کائنات، مطبوعہ کراچی ۱۹۷۶ء

marfat.com

Marfat.com

"جمال حقیقت"

تاریخی قصبہ (۱۴۱۸ھ) کلاسوالہ شہر دلشاد "پر سرور" جو نیرنگی زمانہ سے آج کل "پسرور" کہلاتا ہے کے جنوب میں تقریباً" نو کلو میٹر کے فاصلے پر شمع توحید کے زندہ دل اور جان نثار پروانوں کا مسکن ہے۔ اس سرسبز و شاداب بستی کی بنیاد و آغاز کے بارے میں صاحبزادہ سید محمود الحسن نقوی اپنی تاریخی و تحقیقی تصنیف "کلاسوالہ تاریخ کے آئینے میں" کے صفحہ نمبر ۱۷ پر یوں رقم طراز ہیں کہ:۔

"پہلے پہل یہ گاؤں ڈوگراں نے آباد کیا۔ یہ لوگ بے اولاد ہو کر بے نام و نشان ہوئے اور گاؤں ملبے کا ڈھیر ہو گیا۔ یہ کھنڈر مدتوں ویران رہا پھر مغل شہنشاہ اکبر کے عہد میں ہندو جٹ باجوہ قوم کے "کلاس" نامی شخص نے اپنے باپ "مانگا" کے مرنے کے بعد پسرور چھوڑ کر اس ویرانہ کو آباد کیا اور قریہ کا نام "کلاس والہ" رکھا"۔ (بحوالہ کلاسوالہ تاریخ کے آئینے میں)

تاریخی شاہد ہے کہ ۱۸۷۵ء میں یہاں اپنے زمانے کے بہترین خوشنویس عظیم الدین کے ہاں مقتدر، مایہ ناز علمی شخصیت اور ایک عظیم فرزند نے جنم لیا تھا جسے حکمت و دانش، علم و فضل اور تصوف و روحانیت کی دنیا میں شیخ العرب والعجم شیخ الاسلام، قطب مدینہ حضرت مولانا شاہ ضیاء الدین احمد قادری رضوی مہاجر مدنی رحمہ اللہ تعالیٰ خلیفہ مجاز امام اہل سنت اعلیٰ حضرت شاہ احمد رضا خاں فاضل بریلوی قدس سرہ کے اسم گرامی سے موسوم کیا جاتا ہے۔ جن کا بچپن اسی خوش نصیب قصبہ کی سعادتمند گلیوں میں چلتے پھرتے گزرا اور آج بھی اس کی فضاؤں میں گلشن اخلاق و اخلاص کے اس گل رعنا کی شمیم جاں فزا رچی بسی محسوس ہو رہی ہے۔ آخر کیوں نہ

marfat.com
Marfat.com

ہو گلشن میں جب فصل بہار آتی ہے تو سبزہ و گل پر نکھار آجاتا ہے اور روش روش پر گلہائے رنگا رنگ اپنی تمام دلفریب رعنائیوں کے ساتھ مسکراتے نظر آتے ہیں۔ جب نسیم سحری ان نیم باز غنچوں کو چھو کر اور زیر لب مسکراتی کلیوں سے اٹکھیلیاں کرتی گزرتی ہے تو عالم انسانیت کو بھی معطر کر جاتی ہے اور اس خطہ ارضی پر بسنے والے ہر حساس جاندار اس بوئے جان پرور سے لطف اندوز ہونے لگتا ہے۔ پھر جب فضائے الٰہی اور توفیق ایزدی سے باران رحمت کا نزول ہوتا ہے تو بنجر اور چٹیل میدانوں میں بھی خوشبوؤں کے گلاب کھلتے ہیں۔

ادیب شہیر مولانا الحاج محمد خدا بخش قصوری کے ارشاد پر کلاس والا کے متعلق چند سطور درج کر رہا ہوں کیونکہ موصوف کے مکتوب گرامی سے معلوم ہوا کہ "رضا اکیڈمی" (رجسٹرڈ) لاہور کے ہم دل ممبر محترم المقام جناب حاجی محمد مقبول احمد صاحب قادری ضیائی کے فرزند ارجمند جناب ڈاکٹر حاجی محمد طاہر قادری نے دنیائے حکمت و تصوف کے اس بطل جلیل حضرت مولانا ضیاء الدین احمد مدنی قدس اللہ سرہ کی حیات مبارکہ کے واقعات و سوانح پر تحقیق فرمائی ہے اور "ضیائے مدینہ" کے زیر عنوان ممدوح و موصوف کے حالات زندگی مرتب فرمائے ہیں۔ مطالعہ فرمائیے اور اپنے قلب و ذہن اور ایمان و عقیدہ کو جلا بخشیے۔

والسلام مع الاحترام
خادم حلقہ ضیائی
قصوری
بخدمت خلیفہ سیالکوٹ

(۱) دلشاد پسوری زمانہ قدیم کا فارسی شاعر

(۲) پسور کے شمال میں نارووال چوک کے پاس ایک ٹیلہ (اسے اب ہموار کر دیا گیا ہے) جس پر ہندو جٹ بادشاہوں کی بنائی ہوئی تعمیر تھی جو قیام پاکستان کے بعد معدوم ہو چکی ہے اس ٹیلے کو "ماسکے دا ٹبہ" کہتے ہیں۔

marfat.com

Marfat.com

پیکرِ سُنّت

حضرت قطب مدینہ مولانا ضیاء الدین احمد مدنی قدس سرہٗ کے علم و فضل، تقویٰ و پرہیزگاری، راست بازی، حق گوئی اور استقامت کو دیکھتے ہوئے یوں محسوس ہوتا ہے کہ وہ متقدمین کے قافلے سے تعلق رکھتے تھے اللہ تعالیٰ نے انہیں آخری دور میں پیدا فرما دیا تھا۔

ستر سال سے زیادہ عرصہ تک امام مالک رضی اللہ عنہٗ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے محض اس لئے مدینہ طیبہ میں قیام پذیر رہے کہ انہیں جنت البقیع میں جگہ نصیب ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں سُرخرو فرمایا اور وہ ہمیشہ کے لیے اہل بیت کرام کے قدموں میں محوِ استراحت ہو گئے اسی دور میں حرمین طیبین پر نجدیوں کا تسلط ہو گیا وہ اپنے تمام تر تشدد کے باوجود حضرت قبلہ ضیاء الدین احمد مدنی کو قبۂ خضراء کے سایے میں باب مجیدی کے عین سامنے محفلِ میلاد کے منعقد کرنے سے نہ روک سکے، اللہ تعالیٰ کی مشیت کہ اہلِ محبت پر پر ابتلاء کا وہ دور آیا کہ دیارِ رسول میں ذکرِ رسول پر پابندی عائد کر دی گئی بارگاہِ رسالت میں ہدیۂ عقیدت و نیاز پیش کرنے کو تو جیسے بے خطرہ قرار دیا گیا لیکن کیا مجال کہ کسی دن حضرت کے گھر محفلِ میلاد منعقد نہ ہوئی ہو، آج کچھ لوگ سعودی عرب سے تین ہزار میل دور بیٹھ کر نجدیوں کی دولت اور شدت سے خوف زدہ دکھائی دیتے ہیں۔ اس مردِ حق آگاہ کی عظمت و ہمت کا اندازہ کیجیے کہ تقریباً پون صدی سے زیادہ عرصہ مدینہ طیبہ میں رہے جہاں نجدیوں کی حکومت تھی مگر اپنے مسلک سے سرِ مو انحراف نہ کیا۔ بلاشبہ وہ امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہٗ کے قدم بقدم چلتے رہے تھے۔

اس محفل میں پاکستان، ہندوستان، مصر، شام اور دیگر ممالک کے اہلِ محبت حاضر ہوتے اور بارگاہِ رسالت میں نعتوں اور قصیدوں کا ارمغان عقیدت پیش کرتے۔ آخر

marfat.com
Marfat.com

میں حاضری کی ماحضر سے تواضع کی جاتی، نماز عشاء کے بعد ایک گھنٹہ تک یہ محفل جاری رہتی، یہاں تک کہ جن دنوں حضرت ہسپتال میں زیر علاج ہوتے وہاں بھی باقاعدگی سے یہ محفل منعقد ہوتی۔ نجدی کہا کرتے تھے کہ محفل میلاد کی محبت ان کے رگ وپے میں سرایت کئے ہوئے ہے۔

حضرت کے وصال کے بعد حکومت نے سختی سے ایسی محافل کے انعقاد کو بند کر دیا ہاں [illegible]

[illegible]

[illegible]

[

میں اکتساب علم کیا اور ۱۳۱۵ھ/۱۸۹۸ء میں حدیث شریف کا درس لیا۔ ۱۳۱۴ھ/۱۸۹۷ء میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی کے دست حق پرست پر بیعت ہوئے[1] اور اجازت و خلافت سے مشرف ہوئے۔

امام احمد رضا بریلوی کے علاوہ حضرت شیخ احمد الشمس، حضرت علامہ یوسف بن اسمٰعیل نبہانی اور کثیر التعداد دیگر مشائخ سے خلافت و اجازت تھی، حضرت مدنی فرمایا کرتے تھے:

"میرے چچا تو بہت ہیں مگر روحانی باپ ایک ہی ہے۔ یعنی اعلیٰحضرت مولانا شاہ احمد رضا خاں بریلوی قدس سرہٗ۔"[2]

حضرت مدنی ۱۳۱۸ھ/۱۹۰۰ء میں ترک وطن کر کے بغداد شریف حاضر ہوئے اس دوران سات سال تک آپ پر جذب کی کیفیت طاری رہی ۱۳۲۷ھ/۱۹۰۹ء میں مدینہ طیبہ حاضر ہوئے۔ اور ایسے حاضر ہوئے کہ تادم آخر واپسی کا نام تک نہ لیا۔

۱۸۹۷ء میں آپ نے درس حدیث سے فراغت حاصل کر لی، درس نظامی میں اگر کم از کم آٹھ سال بھی صرف ہوئے ہوں تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ آپ ۱۲۹۸ھ میں بارہ سال کی عمر میں گھر سے رخصت ہو گئے تھے

آپ کے فرزند ارجمند حضرت مولانا حافظ فضل الرحمٰن مدنی مدظلہ مدینہ طیبہ میں آپ کے مسند نشین ہیں۔ مولائے کریم انہیں اپنی حفاظت میں رکھے اور دنیا سنیت کو ان کے فیوض سے بہرہ ور فرمائے۔

---

[1] محمود احمد قادری، مولانا: تذکرہ علمائے اہل سنت (مطبوعہ مظفر پور، بہار) ص ۱۰۷

[2] محمود احمد قادری، مولانا: تذکرہ علمائے اہل سنت ص: ۱۰۷

marfat.com
Marfat.com

ضیائے حرم

marfat.com

Marfat.com

کے آنکھوں سے بوسے لیے، جبینِ عقیدت نے جھک کر سلام عرض کیا اور گنہگار آنکھوں نے عقیدت کے موتی اس خطۂ زمین پر نچھاور کیے جس کا احترام عرش معلیٰ بھی کرتا ہے۔ چند لمحوں کی حاضری یوں تھی، گویا دنیا و مافیہا سے بے خبر کوئی جنت الفردوس کی کیاری میں اللہ کے محبوب کی اداؤں سے ایمان کو جلا دے رہا ہو۔

اسی سفر کے دوران حضرت ممدوح کی حاضری کا موقعہ بھی میسر آیا، لیکن وہ بھی صرف ایک مرتبہ۔ بہت سے ارمان لے کر گیا تھا لیکن ہجوم والوں نے اس سے زیادہ ملاقات کا وقت نہ دیا۔ زیارت تو ہوئی لیکن حسرتوں کے پہاڑ نہ ٹوٹ سکے۔ جذباتِ محبت میں کمی نہ آئی۔ عشق و محبت کی آگ سرد نہ پڑی، بلکہ ایک ہی ملاقات نے آگ پر تیل کا کام کیا اور جس پیاس کو بجھانے گیا، وہ اور بھڑکی۔ جس دل کو تسکین کی دولت ملنی تھی۔ اُسے اضطراب اور تڑپ کے زیورات پہنا دیئے گئے۔ جو سُننا تھا اُس سے کہیں زیادہ دیکھا جو سوچا تھا اس سے بڑھ کر پایا۔ تب یوں سمجھیے کہ آپ عشق مصطفےٰ کا مرقع تھے۔ محبت رسول کی جیتی جاگتی تصویر تھے۔ دین کی عظیم ضیاء تھے اور اسوۂ حسنہ کی ظاہری مثال تھے۔ ایسی شخصیت کی ایک مرتبہ زیارت سے کب جی بھرتا ہے۔ پہلے تو صبر تھا۔ اب بے صبری۔ پہلے تو وصال کی تڑپ تھی۔ اب ہجر نے دوبارہ وصال کے خیال سے پژمردہ کر دیا۔ ہاتھ دعا کے لیے ہر وقت بلند اور دل ملاقات کے لیے ہر وقت مشتاق۔ خدا خدا کر کے گیارہ سال بعد پھر وہ ساعت آئی۔ ۱۹۶۸ء میں دوبارہ حاضری نصیب ہوئی۔ اس دفعہ آٹھ دن مدینہ منورہ میں رہنے کے لیے ملے۔

روزانہ ایک دفعہ مولانا ممدوح کی حاضری کا موقعہ ملتا۔ تقریباً ایک گھنٹہ ان کی پُرکیف مجلس میں بیٹھنا نصیب ہوتا۔ یہ ایک گھنٹہ کی حاضری اتنی پُرتاثیر تھی کہ دوسرے دن کی حاضری تک اس کے اثرات باقی رہتے، لیکن آٹھ دن کے بعد پھر داغِ مفارقت قسمت میں لکھا تھا اور بادلِ نخواستہ وطن لوٹ آیا۔

طویل جدائی نے نڈھال کر دیا۔ آتشِ ہجر میں پہلے سے زیادہ الاؤ تھا۔ بالآخر نو سال

marfat.com
Marfat.com

marfat.com

Marfat.com

کو لیے ہوئے جب خدمت عالیہ میں پہنچا۔ اس وقت صرف آپ کے صاحبزادے ولیٔ کامل حضرت علامہ مولانا فضل الرحمٰن مدظلہ العالی بھی موجود تھے۔ حضرتؒ کی خدمت میں سلام عرض کیا، اپنا نام بتایا پہلے کی طرح بوسہ لینے پر میرے ہاتھوں کو اپنی آنکھوں پر لگایا۔ قبل صاحبزادہ صاحب نے میری روانگی کے بارے میں عرض کیا اور میرے لئے اجازت چاہی اور خصوصی نظرِ کرم کی درخواست کی۔ چند لمحے سکوت فرما کر صاحبزادہ صاحب کو فرمایا کہ مولانا محمد علی کو سند دی جائے۔ سند لکھی گئی اور حضرتؒ نے اپنے دست اقدس سے سند کے ساتھ اپنی دستار مبارک بھی مجھ ناچیز کو مرحمت فرمائی۔ یہ دونوں تبرکات اور اجازت ہوئی اور میں پھر ملاقات کی تمنا لیے مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ چل دیا۔ مکہ مکرمہ میں قیام کے دوران حضرت کے وصال کی جان لیوا خبر سنی۔ اس جانکاہ خبر کے بعد میں نے آپ کی روح کے توسل سے عرفات و منیٰ میں اللہ کے حضور دعائیں مانگیں۔ مختصر یہ کہ حج کے افعال سے فراغت پاکر واپس پاکستان آگیا۔

لاہور میں رہتے ہوئے آقائے دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس شیدائی (جو بظاہر آنکھوں سے اوجھل ہو گئے تھے) سے عالم خواب میں مجھے وہ کچھ عطا ہوا، جس کا ذکر کرنا باعث طوالت اور خود نمائی کے ضمن میں آتا ہے لیکن اتنا ضرور کہوں گے کہ اگرچہ میں بذاتہٖ اس قابل نہ تھا لیکن حضرت مدنی سے حضرت میاں شیر محمد علیہ الرحمۃ اور سیدی مرشدی قدوۃ السالکین حضرت خواجہ نور الحسن علیہ الرحمۃ کے عقیدتمندوں میں ہونے کی وجہ سے مجھے یہ اعزاز ملا۔ حضرت مدنی علیہ الرحمۃ محبتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے پیکر اور اسوۂ حسنہ کی عملی تصویر تھے۔ اگرچہ اس میدان میں کرامات کا ہونا کسی کے مقرب ہونے کے لیے لازم نہیں جیسا کہ حضرت خواجہ بہاؤالدین نقشبند رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے ؎

ما برائے استقامت آمدیم
نے برائے کشف و کرامت آمدیم

لیکن اس کے باوجود میں یقین سے کہتا ہوں کہ میں نے حضرت مدنی رحمہ کے متعلق خود اہل مدینہ سے لاتعداد کرامات سنیں۔ یہاں صرف تبرک کے طور پر ایک کرامت بیان کر رہا ہوں اور یہ بھی

marfat.com
Marfat.com

اُس شخص کی زبانی ہے رب ذوالجلال نے حبیب لبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سبز گنبد کو ہر سال رنگ کرنے کی سعادت عطا فرمائی ہے۔

شیخ صاحب ساکن مدینہ منورہ (متوطن ضلع گوجرانوالہ۔ پاکستان) عرض گزار ہیں کہ حضرت مولانا ضیاء الدین احمد مدنی علیہ الرحمۃ کا جس دن وصال ہوا۔ میں مدینہ منورہ میں ہی تھا۔ لیکن مجھے کسی نے بھی تک کے وصال کی خبر نہ دی جب دو گھنٹے دفن سے فارغ ہو کے ہم پہنچے۔ میں نے اپنے ان دوستوں سے جو حضرت کی آخری رسومات میں شریک تھے ناراض ہوا جی کہ کئی دن تک اُن میں سے کسی نے بات نہ کی۔ پہلے [illegible] میں پڑ کر رونے کے بعد [illegible] ہو گئے [illegible] میں نے [illegible] سب کے [illegible]

marfat.com

Marfat.com

پیر کامل

ہوش سنبھالتے ہی سے امام اہل سنت عظیم البرکت مولانا احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ سے متعارف ہو چکا تھا، پھر جوں جوں شعور آتا گیا امام اہلسنت کی محبت دل میں گھر کرتی گئی۔ میں بلا خوف تردید کہتا ہوں کہ خدا عزوجل کی پہچان مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعے ہوئی تو مجھے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پہچان امام اہلسنت کے فیض سے نصیب ہوئی۔

آخر کار آپ کے سلسلے میں داخل ہونے کا شوق پیدا ہوا تو ایک ہی ہستی مرکز توجہ بنی گو مشائخ اہلسنت کی کمی تھی نہ ہے مگر ؎

پسند اپنی اپنی خیال اپنا اپنا

اس مقدس ہستی کا دامن تھام کر ایک ہی واسطے سے اعلیٰحضرت علیہ الرحمۃ سے نسبت ہو جاتی ہے۔ اور اس ہستی میں ایک کشش یہ بھی تھی کہ براہ راست سبز گنبد کا سایہ بھی ان پر پڑ رہا تھا۔ میں نے عزم مصمم کر لیا کہ اب کبھی نہ کسی طرح ان کا دامن تھاما جائے۔ چنانچہ میں نے آپکا مدینہ طیبہ کا پتہ حاصل کیا یہ تقریباً ۱۵ سال پہلے کی بات ہے۔ پتہ حاصل کر کے اسی طالب شناسا کے سامنے میں نے مافی الضمیر ظاہر کیا کہ میں بذریعہ ڈاک ان سے بیعت کروں گا اس نے کہا، تم نے اپنے پیر صاحب کو دیکھا تک نہیں ہے تصور شیخ کس طرح کرو گے؟ میں نے کہا اس میں کون سی بڑی بات ہے اگر پیر کامل ہے تو خواب میں بھی مسئلہ حل کر سکتا ہے بُعدِ ظاہری اس میں مانع نہیں ہو سکتا۔

اسی رات جب میں سویا تو سوئی ہوئی قسمت نے انگڑائی لی اور میرے خواب میں میرے ہونے والے سونہڑے مرشد تشریف لے آئے، نقشہ ذہن میں محفوظ ہو گیا حضرت

marfat.com
Marfat.com

مولانا قاری محمد مصلح الدین صاحب صدیقی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں اپنے خواب میں دیا
ہوا حلیہ بیان کیا آپ نے تصدیق کر دی کیونکہ آپ بارہا مدینہ طیبہ میں حضرت کی خدمت میں
حاضری دے چکے تھے۔ پھر انہی سے سلسلۂ بیعت عریضہ لکھوا کر کراچی سے مدینہ طیبہ
روانہ کیا جواب نہ ملا چند بار ایسا کیا گیا لیکن ہر بار جواب ندارد۔ آخر کار ایک سال اور
پانچ روز گزرنے کے بعد پھر قسمت چمکی، رات خواب میں زیارت ہوئی، میں حیران تھا،
کہ یہ بھی نہیں جانتے اور جو بھی نہیں جانتے اور سوال کیا ہے! بے کیا معلوم کا شغل
[redacted]

marfat.com

Marfat.com

بسم الله الرحمن الرحيم

الاخ العزيز حفظك الله

السلام عليكم ورحمة الله وبركاته،

وصلني الآن الخبر بان العم والدكم توفي الى جوار رحمة الله،

انا لله وانا اليه راجعون.

اعلى الله مقامه في الجنة و وفقكم اجمعين لحسن الصبر وجميله، كنت تشرفت بزيارته في سنة ١٩٦٢م منذ خمسون سنة تقريباً على هذا وقيت منه دائماً اجمل الاخلاق واكرمها.

مع تعزيتي وتمنياتي لكم اجمعين

الفقير الى الله

محمد حميد الله

پيرس

٢٢ ذي الحجه ١٤٠١ هـ

marfat.com

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرت صاحبزادہ صاحب قبلہ دامت برکاتہم

سلام و رحمت !

آج بذریعہ اخبارات مخدومی و مستدی شیخ العالم حضرت صاحب قبلہ
علالت و بعد ازاں انتقال پرملال کی خبر ملی۔ انا للہ و انا الیہ راجعون
[redacted]

[redacted]

[redacted]

[redacted]

انجمن فریدیہ فخریہ لاہور کا ہنگامی اجلاس جامعہ مسجد داتا گنج بخش میں زیر صدارت مولانا حاجی عنایت احمد منعقد ہوا۔ جس میں قطب مدینہ شیخ العالم مولانا ضیاالدین مدنی قادری کی وفات پر ایک قرارداد تعزیت پاس کی گئی۔ اور مولانا فقیر اللہ صدیقی، سائیں نذیر فریدی قادری، نذر محمد، سید گلزار الحسن شاہ نے آپ کی ملی مذہبی خدمات کو سراہا۔ اور آپ کی وفات سے عالم اسلام ایک عظیم روحانی راہنما سے محروم ہو گیا ہے۔ "آپ کی محفل میں ہر وقت" عشق رسول کا درس ہوتا رہتا تھا۔ مرکزی مجلس رضا لاہور پاکستان ان ہی کی کوششوں کا نتیجہ ہے۔ آخر میں فاتحہ خوانی ہوئی۔

[redacted]

marfat.com
Marfat.com

شیخ العلماء والعلم حضرت مولانا محمد ضیاء الدین احمد قادری مہاجر مدنی قدس سرہٗ کی ملاقات کا شرف
بندہ کو تین بار سن انیس سو چھیاسٹھ اور چونسٹھ میں نصیب ہوا۔ جب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم
کی زیارت کے لیے مدینہ منورہ حاضر ہوا
مولانا موصوف اکثر اپنے حجرہ کے دروازہ پر کرسی ڈالے جانب قبلہ رخ بیٹھے
دیکھے گئے۔ آپ کا دولت کدہ ہر وقت
میں علماء مشائخ کا آنا جانا رہتا۔ آپ
پُر معز ہیں۔ آپ

آپ نے
بیٹھے رہتے
ان کا
تھی تو
آرام گاہ
کہتے ہیں

مولانا ضیاء الدین مدنی مہاجر مدنی
سعدی پارک، مزنگ لاہور
۴ ذیقعدہ ۱۳۸۵ھ

marfat.com
Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بلاشبہ حضور کی ذات سنیت کا عظیم مرکز تھی، جن قدموں میں حاضری اہل دل اپنے لیئے باعثِ سعادت تصور کرتے تھے۔ برطانیہ کے جملہ اہل سنت ان کے وصال کو شدت سے محسوس کر رہے ہیں۔ جملہ مساجد اہل سنت میں محافلِ ایصالِ ثواب منعقد ہوئیں۔ ورلڈ اسلامک مشن کی طرف سے مانچسٹر میں مجلس ایصال ثواب منعقد ہوئی جس میں برطانیہ بھر کے علماء اور مشائخ نے شرکت کی اور حضور سیدی رحمۃ اللہ علیہ کی روح کو ایصالِ ثواب اور خراجِ تحسین و عقیدت پیش کیا گیا۔

قمر الزماں اعظمی
دی ورلڈ اسلامک مشن
۲۲ر اکتوبر ۱۹۸۱ء

marfat.com
Marfat.com

شیخ العرب والعجم الشیخ حضرت مولانا
ضیاء الدین احمد مجددی مدنی خلیفہ اعلیٰ حضرت
فاضل بریلوی شاہ احمد رضا خاں قادری رح کا
وصال مدینہ منورہ میں ۲۰ اکتوبر ۱۹۸۱ء کو
دن کے ایک بجے قبر میں سال ہو گیا۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

قُطبِ مَدِیْنَہ

اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے اپنی مخلوق کی ہدایت کے لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس دُنیا میں مبعوث فرمایا اور اس نبیٔ برحق نے اپنے صحابہ کے سامنے اللہ کے احکام بغیر کسی کمی بیشی کے پیش فرمائے اور اس کے بعد صحابہ سے یہ سلسلہ تابعین تک پھر تبع تابعین تک اور اس کے بعد سے اب تک ہمارے علماء اور مشائخ کے ذریعے سے احکام الٰہیہ ہم تک برابر پہنچتے چلے آرہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے اس صدی کے مجدد برحق اعلیٰحضرت مولانا شاہ احمد رضا خاں رضی اللہ عنہ کا دامن مبارک ہمیں عطا فرمایا۔ اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ نے اپنی حیاتِ مقدسہ میں عظمت مصطفےٰ کی اور دین مصطفےٰ کی وہ شاندار خدمات انجام دی ہیں کہ جس سے عرب و عجم کے تمام علماء متاثر ہوئے اور اعلیٰحضرت کو بڑے بڑے القاب سے یاد کرتے ہیں اعلیٰ حضرت نے جہاں اپنی تصانیف کثیرہ چھوڑی ہیں وہیں اپنے شاگردوں کا ایک وسیع حلقہ اور ساتھ ہی اپنے خلفاء کی کثیر تعداد بھی چھوڑی

marfat.com
Marfat.com

ہے۔ اعلیٰ حضرت کے خلفاء نہ صرف ہندوستان میں ہیں بلکہ دُنیا کے مختلف علاقوں میں اعلیٰ حضرت کے خلفاء دین مصطفوی کی خدمت اور سلسلۂ قادریہ رضویہ کی آبیاشی میں مشغول ہیں۔ ان خلفاء کے اسمائے گرامی کا اس وقت موقع نہیں ہے۔ خصوصی طور پر حضرت مولانا ضیاء الدین مدنی اور آپ کی شخصیت کے بارے میں اہل محبت کو روشناس کرانا ہے۔ اس لیے آپ کے بارے میں مختصر سے کلمات عرض کرنے کی کوشش کروں گا۔

حضرت مولانا ضیاء الدین مدنی سے ۱۹۵۲ء میں ملاقات ہوئی۔ جب یہ فقیر پہلی مرتبہ حرمین شریفین کی حاضری کے لیے گیا تو مکہ مکرمہ کی حاضری کے بعد مدینہ منورہ پہنچے تو پہلے ہی سے یہ معلوم تھا کہ اعلیٰ حضرت کے نہایت ہی معمر خلیفہ مدینہ منورہ میں موجود ہیں۔ لہٰذا ان کی خدمت میں حاضری ہوئی۔ پہلی حاضری میں حضرت کی شخصیت اور حضرت کی بزرگی کا دل پر اس قدر گہرا اثر پڑا کہ صبح و شام آپ کی بارگاہ میں حاضری ہوتی رہتی۔ اور جب بھی آپ سے ملنے کے لیے آتا حضرت ان سے بڑی محبت اور شفقت سے پیش آتے اور جب کبھی ۱۹۷۱ء میں اس فقیر کو حاضری کا موقع ملا تو حضرت ڈاکٹر اسرار احمد قادری صاحب ہم کو حاضر کرتے اور قرآن کی تلاوت کرتے۔ باحیات تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت پڑھتے۔ آپ کو خصوصیت کے ساتھ اعلیٰ حضرت کے نعت سننے کا بڑا استحسان تھا۔ چنانچہ جب بھی آپ کی خدمت میں حاضری کا اتفاق ہوتا تو آپ ہمیشہ فرمائش کرتے تھے اور مدینہ پاک کی سرزمین جہاں ہر سانس مدینہ جانے اور آپ سے نسبت رکھنے والے ایک مسرور زندگی کی مصروفیت میں نعت شریف پڑھنے کا اور سننے کا جو لطف اور مزا ہے وہ صرف وہیں حاصل ہوتا ہے۔ ۲۷ دن قیام کا اتفاق ہوا اور ان ۲۷ دنوں میں شاید ہی کوئی دن ایسا ہو جو حضرت کی خدمت میں حاضری نہ ہوئی ہو۔ ہمارے ساتھ حاجی عبدالشکور مرحوم تھے ان کی خواہش پر ایک محفل میلاد شریف ترتیب دی گئی اس میں مدینہ کے بہترین نعت خواں شریک ہوئے۔ دمشق کی جماعتیں بھی مدعو تھیں اور شام اور مصر کے علماء بھی موجود تھے۔ حضرت مولانا اس کی صدارت

marfat.com

Marfat.com

فرما رہے تھے اس میں جو میلاد شریف کا لطف آیا اسکی کیفیت کیا بیان کی جاسکتی ہے۔ اس محفل میں اتفاق سے حضرت مولانا مفتی احمد یار خاں صاحب مرحوم بھی مدعو تھے اور شیر پنجاب مولانا محمد بشیر صاحب (سیالکوٹی) بھی موجود تھے اور اتفاق سے اس محفل پاک میں سید عبدالسلام شاہ حسنی شاذلی جو مصری قاری تھے اُنہوں نے قرأت سے اس کا آغاز کیا۔ بڑی پُرسوز آواز تھی اور آواز کے ساتھ ان کے اندر روحانیت بھی تھی اور سلک بھی ان کا عمدہ تھا۔ تلاوت کے بعد انہوں نے ایک نعت بھی سُنائی۔ پھر حضرت مولانا ضیاء الدین مدنی تشریف لائے اور اس محفل میں پہلی بار حضرت کی زیارت سے مشرف ہوا۔

جہاں تک حضرت کی پیدائش کا تعلق ہے تو آپ سیالکوٹ کے ایک قصبہ میں پیدا ہوئے۔ آپ کو سلسلۂ قادریہ میں اعلیٰحضرت مولانا الشاہ احمد رضا خاں بریلوی سے بیعت و خلافت حاصل تھی۔ آپ نے کچھ تعلیم حضرت ابوالمساکین (حضرت مولانا وصی احمد) جو پیلی بھیت کے رہنے والے تھے ان سے حاصل فرمائی۔ پھر بریلی سے ہوتے ہوئے بغداد شریف روانہ ہوگئے۔ بغداد شریف میں ایک عرصہ دراز تک رہے۔ اور ہمیں یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ حضرت پر جذب کی کیفیت طاری تھی۔ بغداد سے حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے ارشاد پر حضرت مولانا مکہ مکرمہ روانہ ہوئے اور حج سے فارغ ہوکر مدینہ منورہ تشریف لے گئے[1] اور پھر دیارِ حبیب میں مستقل قیام فرمایا اور تقریباً بستر یا پچھتر سال گزر رہے ہیں حضرت مولانا مدینہ منورہ میں قیام فرما ہیں۔

اوّل تو مولانا نے اس مقصد سے مدینہ منورہ میں رہنے کا ارادہ فرمایا کہ ایک تو حضور کا قرب حاصل ہو، دوسرے یہ کہ زندگی کے آخری لمحات وہیں ختم ہوں تاکہ جنت البقیع میں دفن ہونے کا شرف حاصل ہو یہ آپ کی دلی تمنا ہے اسی وجہ سے وُہ حج کے لیے بھی تشریف نہیں لے جاتے تھے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ میں حج کے لیے جاؤں اور وہاں مجھے موت آجائے اور میں جنت البقیع میں دفن ہونے سے محروم ہوجاؤں۔ بعد ازاں قرب اور بڑھتا گیا۔ شاید کہ حضرت مولانا کو یہ پتہ چل گیا تھا کہ مدینہ منورہ کے

---

[1] حضرت مدنی بغداد سے سیدھے مدینہ منورہ تشریف لے گئے۔

marfat.com
Marfat.com

سرزمین میں ہی دفن ہونا نصیب ہوگا۔ تو اس کے بعد حضرت مولانا حج کے لیے تشریف لیجایا کرتے تھے چنانچہ ۱۹۷۰ء میں یہ فقیر حاضر ہوا تھا تو بھائی حاجی انور توکل کے ساتھ ہم مولانا کو اپنی گاڑی میں لے کر مکہ مکرمہ بھی گئے وہاں سے منا اور عرفات بھی گئے تمام مقامات مقدسہ کی زیارت کی اس موقع پر مولانا کو شب و روز دیکھنے کا موقع ملا۔ مولانا کی خوبیاں کیا بیان کی جائیں کہ ہمیشہ کچھ نہ کچھ وظائف میں مصروف رہتے یا ذکر قلبی میں مصروف ہوتے تھے۔ اور اگر چپ بھی بیٹھتے تو یوں لگتا کہ آپ کا قلب ذکر الٰہی میں مشغول ہے اور وہ الشراللہ کہدا ہے۔ مزدلفہ کی رات بھی عجیب رات تھی کہ رات میں مولانا باوجود کمزوری کے بڑھاپے میں کمبل کھسکا کر ذکر الٰہی میں مصروف رہے اور زار و قطار آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوتے تھے منیٰ میں ایک عالمی اجتماع منعقد ہوئی تھی اور وہاں بہت سے لوگ نسعد پڑھنے کہنے آتے مولانا کی تشریف آوری کا سن کر دور دور سے لوگ آتے اور مولانا کی خدمت میں حاضر ہو کر جاتے تھے۔

بہر حال وہ بڑا پُر لطف وقت تھا۔ وہاں سے واپسی مولانا کے ساتھ ہوئی اور مدینہ منورہ میں حاضری دی تو ہم نے دیکھا کہ بڑے بڑے علماء اور مشائخ حضرت کی خدمت میں حاضری دیتے تھے۔ یہ معلوم ہوا کہ مدینہ منورہ میں جو بڑے بڑے بزرگ ہیں وہ سب کے سب روزانہ مولانا کی مجلس میں سلام کے لیے حاضر ہوتے۔ اس سے معلوم ہوا کہ مولانا کی نسبت واسطہ کو اہل مدینہ بھی بہت اچھا سمجھتے ہیں۔ میری موجودگی میں ترکستان کے ایک بزرگ جن کا نام حاجی رمضان گل تھا جو کے اٹھاسی سال کے مرد ترکی میں ہیں وہ بھی مولانا کی زیارت کے لیے تشریف لائے اور مولانا نے ان کو چائے پر مدعو کیا فروٹ وغیرہ کا بھی اہتمام کیا گیا تھا اس سے بڑی حیرانی ہوئی کہ مولانا حاجی رمضان گل اپنے ہاتھ سے کیلے کے ٹکڑے کر کے ہمارے سامنے رکھتے جاتے تھے۔ میں نے مولانا سے پوچھا کہ حضرت یہ کیا طریقہ ہے۔ فرمایا کہ یہ ترکستان کا طریقہ ہے کہ جب پھل وغیرہ کاٹے جاتے ہیں تو ان کے ہاں جو بزرگ ہوتا ہے وہ اپنے

marfat.com

Marfat.com

ہاتھ سے ٹکڑے کر کے سب لوگوں میں اپنے ہاتھوں سے تقسیم کرتے ہیں تو یہ اپنے علاقہ کی عادت کے مطابق کر رہے ہیں ، اور مجھے فخر ہے کہ حضرت نے مجھے دو ٹکڑے عطا فرمائے ۔ اسی طرح مولانا سید بدرالدین حسینی جو شام کے قطب کے بیٹے ہیں وہ مولانا کی خدمت میں دوزانو ہو کر بیٹھتے ہیں ۔ اور بار بار حضرت سے درخواست کرتے ہیں کہ حضور ہمارے لیے دعا فرمائیں ۔ دمشق کے لوگوں کو بھی دیکھا کہ وہ بھی مولانا کی خدمت میں بڑے ادب سے بیٹھتے تھے مولانا کے پاس وہ کتاب بھی موجود ہے جو اعلیٰحضرت نے " الدولۃ المکیہ " کے نام سے لکھی تھی ، اور کتاب کے دس ایڈیشن اعلیٰحضرت کی موجودگی میں شائع ہوئے تھے اور اعلیٰحضرت نے اس پر دستخط فرمائے تھے ۔ ہماری خواہش پر آپ نے کتاب کی زیارت کروائی اور یہ بھی ارشاد فرمایا تھا کہ ہم نے اعلیٰحضرت رحمہ سے عرض کی کہ حضور چند گھنٹوں میں آپ نے یہ کتاب لکھی ہے تو ہم کسی مخالف کے سامنے کہیں تو وہ یہ کیسے یقین کرے گا تو اعلیٰحضرتؒ نے فرمایا " کہ مخالف تو بہت سی باتوں پر یقین نہیں رکھتے ، لیکن اہل محبت کے لیے یہ بات کافی ہوگی کہ جب اس فقیر نے کتاب کو لکھنا چاہا اور عظمتِ مصطفےٰ کے ڈنکے بجانے کے سلسلہ میں مسئلہ شرعی لکھنا چاہا تو اسوقت بخار کی حالت میں زم زم شریف پر وضو کر کے طوافِ کعبہ کر کے اور مقامِ ابراہیمؑ پر دو رکعت نماز پڑھ کر کتاب لکھنا شروع کی تو مجھے یہ محسوس ہوتا تھا کہ میرے دائیں جانب حضور صلی اللہ علیہ وسلم جلوہ فرما ہیں ، اور بائیں جانب حضور غوثِ اعظم تشریف فرما ہیں ۔ اور فرماتے کہ بیٹا یوں لکھو گویا میرے قلب پر القا ہوتا تھا وہ کتاب مولانا کے پاس موجود ہے ۔ مولانا کے ارشاد کے مطابق یہ بھی معلوم ہوا کہ آپ کے پاس ایک سلسلہ معمریہ بھی ہے سلسلہ معمریہ میں حضرت شاہ دولہ جو گجرات کے ایک بزرگ تھے ان کی عمر بہت طویل تھی اور یہ سلسلہ حضور غوث پاک سے چار واسطوں سے جا ملتا ہے ۔ ایک دفعہ اس فقیر نے عرض کی کہ حضرت مدینہ منورہ میں آپ رہتے ہیں ساری دنیا کے علماء اور

marfat.com
Marfat.com

marfat.com

Marfat.com

ضیائے مدینہ

اللہ کریم کے کرم سے میں اپنے والد محترم کے ہمراہ ۱۹۵۷ء کو پہلی بار مدینۃ المنورہ حاضر ہوا۔ جانے سے قبل اکابرین سے سُنا تھا کہ مدینۃ المنورہ میں ضیائے مدینہ حضرت مولانا ضیاء الدین صاحب تشریف فرما ہیں، جو زیارت کے قابل ہیں۔ چنانچہ میں تلاش کر کے باب السلام کے جنوبی بازار میں مغرب کی طرف ایک گلی میں حضرت مولانا ضیاء الدین صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا۔ بڑی شفقت سے پیش آئے۔ گوجرانوالہ کا نام سُن کر فرمایا، آپ ہمارے پڑوسی ہیں۔ کیونکہ میں سیالکوٹ ضلع کا ہوں۔ دو دن کے بعد کی محفل میلاد میں آنے کی دعوت دی۔ چنانچہ میں دو دن بعد حاضر ہوا محفلِ میلاد جمی اور خوب جمی، مزہ آگیا۔ بہزاد لکھنوی نے اپنا پُر تاثیر کلام سنایا دیگر نعت خوان حضرات بھی سرکار دو عالم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے حضور اظہار عقیدت کرتے رہے ایک شعر ہنوز یاد ہے ؎

شفاعت کے موتی انہی پر لٹیں گے
اُڑیں گے جو بن کر غبار مدینہ

صلوٰۃ وسلام ہوا، محفل ختم ہوگئی، میں اور میرے والد مکرم حضرت صاحب کے پاس بیٹھے رہے ایک بے ریش عرب خاصا وقت حضرت صاحب کے ساتھ عربی میں گفتگو کرتا رہا۔ جب وہ چلا گیا۔ تو آپ نے بتایا کہ یہ مغرب (طرابلس) کا جید عالم ہے خوش اعتقاد اور خطیب ہے۔ لیکن ڈاڑھی نہیں۔ پاکستان خوش قسمت ملک ہے کہ وہاں کے علماء دیندار متقی ہیں۔ یہ پہلے سفر

marfat.com
Marfat.com

کی ملاقاتیں تھیں۔

اس کے بعد جب مدینۃ المنورہ حاضر ہوا۔ حضرت سے اکثر ملتا۔ کئی بار سوئے دفعہ حضرت صاحب کے ہاں حاضری ہوئی ہوگی۔ ایک بار میں نے کلاسوالے کے گھر سے نکلنے کی زندگی ۱۹ سالہ لشیب و فراز کی منقل روئداد سنائی۔ واقعات سُن کر حضرت کی استقامت دینی پر بے ساختہ تحسین کرنی پڑی، والد کے مرزا قادیانی کیطرف راغب[1] ہونے سے ناراض ہو کر حُبِ رسول علیہ السلام میں سینا سلامی فارسی رضی اللہ عنہ کے نقش قدم پر چل کر گھر کے آرام کو خیرباد کہا۔ فرمایا، میری عمر ۲۰ سال سے بھی کم تھی کہ طلب علم کے لیے مولانا وصی احمد سورتی رحمۃ اللہ علیہ سے پہلے پیلی بھیت چلا گیا۔ اٹھارہ سال مولانا احمد علی محدث رحمۃ اللہ علیہ سے گاہے گاہے ملاقات ہوتی۔ اور پھر اعلیٰ حضرت سے بھی فیوض حاصل کیا۔ ۱۳۱۸ھ میں بغداد چلا گیا۔ آٹھ سال بغداد رہا نویں سال مدینۃ المنورہ گیا اور مستقل مدینہ منورہ کا ہی ہو گیا۔ عربوں اور ترکوں کی جنگ میں ترکوں نے اقدام کر کے مدینہ منورہ سے حرمین میں جنگ کرنے کا خطرناک فیصلہ کیا اور بیشمار لوگوں کو اپنی خلاف میں لے لیا۔ اس خبر سنتے ہی میں مدینہ المنورہ سے فوراً حاضری دے کر [illegible] (موفنا کے صاحبزادے اور فضل صاحب کے بھتیجے) کی رہائی کے لیے وہاں پہنچا اور حیدرآباد گیا۔ دوسری بار [illegible] کی وفات کے چند ماہ قبل پھر مدینہ منورہ آیا۔ [illegible] کوششیں کیں لیکن میں ہر بار سالہا سال حاضر ہو کر [illegible] شریف رہنے کا بن ہی جاتا۔

فرمایا، ایک بار تو پولیس سفیر اسلامبول کے گھر سے باہر پہرہ پر تھی میں پریشان ہو کر گلی میں سامان کے پاس کھڑا تھا۔ سپاہیوں کی نظریں جونہی ذرا غافل ہوئیں، میں روضۂ اقدس کی طرف بھاگ گیا اور رو رو کر حضور علیہ السلام سے تجدیوں کی شکایت کی۔ جب حال

[1] یہ وہ زمانہ تھا جبکہ مرزا نے دعوے نبوت نہیں کیا تھا۔ یہ قطب مدینہ کی کرامت تھی کہ مرزا کے آئندہ حالات ان پر منکشف ہو گئے۔ (مرتب)

marfat.com

Marfat.com

کا بوجھ ہلکا ہوا میں واپس اپنی گلی میں پہنچا، تو پولیس نے خود ہی سامان اندر رکھ دیا تھا اور مجھے بتایا گیا کہ گورنر مدینہ کے تازہ حکم میں شہر بدری کا آرڈر منسوخ کر دیا گیا ہے۔ کئی بار حاسدین نے الزامات لگائے اور حکام کو میرے خلاف مشتعل کیا، لیکن الحمدللہ! رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حفاظت فرمائی۔ دشمن خائب و خاسر ہوئے۔ ۱۹۶۳ء میں راقم پھر مدینہ منورہ حاضر ہوا۔ تو اس وقت نورانی میاں صاحب بھی وہاں موجود تھے۔ بڑی بے تکلفی سے محلہ نور الخیاط کے ہمراہ حضرت صاحب سے طویل نشست نصیب ہوئی۔

ایک بار راقم نے عرض کی، حضور ایک دورہ پاکستان کا فرمائیں ہماری سعادت ہوگی نئی اسلامی مملکت دیکھ آئیں فرمایا آپ پاکستان کا کہہ رہے ہیں میں نے تو ساری زندگی اس تمنا میں بسر کی ہے کہ مدینہ مدفن بنے اب تو میں حج کو بھی نہیں جاتا کہ کہیں مدینہ سے باہر موت نہ آجائے۔ بس مدینہ کی موت کا انتظار ہے۔

باب مجیدی والے مکان میں ایک بار حضرت مولانا عبدالعلیم صدیقی میرٹھی رحمۃ اللہ علیہ کے عرس کی یادگار محفل منعقد ہوئی جو ناقابلِ فراموش ہے محفل میں شریک ہر فرد پر محویت طاری تھی عرب و عجم کے رفقاء شریک تھے۔ ایسے ہی ایک باغ شمیہ میں محفلِ میلاد ہوئی کچھ بزرگوں نے کھڑے ہو کر ذکرِ جہر کیا ان کا استغراق دیدنی تھا سب پر کیف طاری ہوگیا۔ افسوس کہ کیف کو الفاظ کے قالب میں ڈھالا نہیں جا سکتا۔ عام طور پر روزانہ گھر میں محفلِ میلاد منعقد ہوتی۔ شیخ محمد حسین رمزی میمنی، حاجی آدم۔ انور الخیاط، مستری نور محمد، حنیف قادری، صوفی اقبال، مرزا شکور بیگ۔ قاری مصلح الدین۔ میاں جمیل احمد شرقپوری، حافظ تجلی اکثر حاضر ہوتے ہر روز لنگر چلتا، حاضرین کو خوشبو لگائی جاتی، صلوٰۃ و سلام ہوتا حاضرین روحانی و جسمانی طور پر شاد کام ہوتے۔

۱۹۷۹ء میں برادرم حاجی عبدالمجید کٹاریہ فیصل آبادی میرے ہمراہ تھے۔ انہوں نے عرض کی حضور میں نے ایک تعویذ آپ سے بہت عرصہ قبل حاصل کیا تھا، سردرد کے لیے بہت مفید ثابت ہوا۔ براہ کرم ایک تعویذ اور عطا فرمادیں، فرمایا میں چشتی صاحب کو اجازت دیتا ہوں وہ آپ کو لکھ دیا کریں گے اس کرم نوازی پر مجھے بہت مسرت حاصل ہوئی دوسرے دن

marfat.com
Marfat.com

اپنے ہاتھ سے تعویذ لکھ کر مجھے عطا فرمایا اور اوراد و وظائف قادریہ کی تلقین کی۔ واپسی سے ایک روز قبل میں حاضر ہوا، اجازت چاہی تو انتہائی ذرہ نوازی سے سلسلہ قادریہ کی خلافت عطا کی۔ الحمد للہ علیٰ ذلک۔

۱۹۸۰ء میں پھر حاضر ہوا تو اوراد و وظائف کے متعلق استفسار فرمایا میں نے عرض کی تعمیل ہو رہی ہے بہت خوش ہوئے اور بیٹے بیٹے پکڑ کر گلے سے لگا لیا۔ حضرت! اعلیٰحضرت مولانا شاہ احمد رضا خاں صاحب رحمۃ اللہ کے مسلک کی ڈٹ کر حمایت فرماتے، مجھ سے میرے گھر کا، بابا کے علاوہ پیر بہاؤ الدین صاحب مرید کے اور مولانا صادق صاحب گجرانوالہ کی بھی خیریت پوچھتے دیوبندیوں کی ایسے اوقات پر تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ جب تک حرمین شریفین پر سعودیوں کا قبضہ نہیں تھا دیوبندی محمد بن عبدالوہاب کو بُرا کہتے تھے جب سعودیوں کو اقتدار حاصل ہوا تو یہ اس کی حمایت کرنے لگے مالی منفعت کے پیش نظر رائے تبدیل ہو گئی۔ اسی سفر میں اپنے عزیز دوست محمد اکبر صاحب کے گھر میں مولانا مفتی الزمان صاحب گجرانوالہ تشریف لائے۔ استفسار پر بتایا کہ حضرت (مولانا سید حامد میاں) بیمار ہیں۔ پیشاب کی رکاوٹ ہے۔ مولانا فضل الزمان صاحب نے حضرت کو ہسپتال لے جانے کے لیے موٹر اسٹارٹ کی مولانا ساتھ لیا اور چلے گئے، شام کو واپسی پر معلوم ہوا کہ حضرت کو ہسپتال داخل ہونے میں دو دن ہسپتال حاضر ہوا تو ان کی حالت کافی بہتر ہو چکی تھی میں نے سلام عرض کیا، آگے بڑھ کر گلے سے لگا لیا اور محبت کا اظہار فرمایا چند دن بعد میری دعوت کی پھر ہسپتال حاضر ہوا اجازت چاہی پھر چند دن بعد حاضر ہوا تو حضرت کی حالت بہتر تھی دعائیں دیتے رہے، یہ حضرت کی زندگی کی آخری ملاقات تھی۔ ۱۹۸۱ء میں میرے بھائی حاجی بشیر احمد صاحب حج کر گئے ہوئے تھے ان کی مدینۃ المنورہ کی حاضری کے ایام میں حضرت کا انتقال ہوا، انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ تعالیٰ ایسے عاشقان رسول کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

ہر آنکہ از شراب وفا مست شد
سلام ما برساند ہر جا کہ ہست شد

marfat.com

Marfat.com

عقیدت کا رشتہ

اہل علم و عرفان کے جو قافلے مدینہ طیبہ میں بارگاہِ محبوبِ رب العالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی حاضری کا شرف حاصل کر کے وطن واپس لوٹتے، جن سے بھی اس فقیر کو ملاقات کا شرف حاصل ہوتا وہ سب مدینہ طیبہ کی ایک ہستی کی تعریف میں رطب اللسان ہوتے اسکے محامد و کمالات بیان کرتے ان کو کبھی سیری نصیب نہ ہوتی، بار بار اور ہر سال ارباب درد و محبت کی زبان سے اس شخصیت کے کمالات سُن کر اس فقیر کے دِل میں ایک غائبانہ اُلفت و عقیدت کا رشتہ قائم ہوگیا۔ دِل میں یہ آرزو انگڑائیاں لینے لگی کہ جب بھی بخت خوابیدہ بیدار ہوا اور قسمت نے یاوری کی اور مدینہ طیبہ کے معطر اور معطر شہر کی گلیوں میں اڑنے والی خاک کے ذرّوں کو آنکھوں کا سرمہ بنانے کی سعادت نصیب ہوئی تو اس مردِ حق کی زیارت کروں گا۔ جس کی اس قحط الرجال کے زمانہ میں بلا استثناء ہر شخص تعریف و توصیف کرتا ہے۔

جب حضور نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر کرم ہوئی اور ۱۹۸۰ء میں عمرہ کی سعادت حاصل کرنے کے بعد مدینہ طیبہ میں حاضری کا شرف نصیب ہوا تو بارگاہِ رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضری کی سعادت حاصل کرنے کے بعد میں اس محبوب ہستی کی تلاش میں نکلا جسے حضرت مولانا ضیاء الدین احمد کے نام سے یاد کیا جاتا تھا۔

حرم نبوی شریف کے بالکل قریب ایک گلی میں داخل ہوا اس گلی میں ایک مکان کا پتہ دیا گیا کہ اسمیں ایک عاشق رسول قیام فرما ہے، جو نہ صرف خود عشق نبوت

marfat.com
Marfat.com

کے بادۂ گلفام سے مخمور رہتا ہے بلکہ جس کو بھی اس مردِ حق کی صحبت نصیب ہوتی ہے ، اس کے دِل میں بھی عشقِ مصطفوی کا چراغ روشن کر دیتا ہے۔ جب میں ایک سادہ سے حجرہ میں داخل ہوا تو مجھے ایک سجادہ پر بیٹھا ہوا مردِ خدا نظر آیا جس کے چہرہ پر انوارِ الٰہی کی تجلیاں بکھر رہی تھیں، جس کی سادگی اور پُرکاری دلوں کو اپنا متوالا بنا رہی تھی۔ میری یہ پہلی ملاقات تھی۔ لیکن اس کریم النفس ہستی نے مجھے وہ پذیرائی بخشی کہ ساری اجنبیتیں کافور ہو گئیں مجھے یوں محسوس ہونے لگا کہ میں اس محفل کے دیرینہ حاضر باش لوگوں میں سے ہوں۔

حضور [illegible] کی صحبت میں [illegible] عشاق حبیب کبریا علیہ التحیۃ والثنا ایک جگہ [illegible] کے لئے نہیں پڑاؤ کرتا بلکہ محب رب العالمین میں اپنے [illegible] کے [illegible] پیش کرتے۔ وقت کے گزرنے کا احساس [illegible] حضور [illegible] محبت بھرے انداز میں [illegible] میں حاضری کی سعادت حاصل ہو رہی تھی یہ [illegible] کہ اس پاک محفل میں [illegible] آ گئی ہو۔

جن لوگوں نے [illegible] ہوا ہے وہ کبھی اس [illegible] آپ کی نمازِ جنازہ ادا کی گئی اور [illegible] اپنے آقا کی بارگاہ میں ہدیۂ [illegible] میں اہلِ بیتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے [illegible] آخری [illegible] ہو گئے۔

حجازِ مقدس کے اکابر اہلسنت آپ کے حلقہ عقیدت میں داخل تھے۔ اللہ تعالیٰ جنت البقیع کے اس پاک گوشہ پر اپنی انگنت رحمتیں نازل فرمائے جس کے ایک کونہ میں اپنے محبوب کریم کا دُلارا اپنے عشاق کی آنکھوں کا تارا آرام فرما ہے۔

marfat.com

Marfat.com

اہل سنت والجماعت کے اکابر جن اتفاق سے وہاں موجود تھے انہوں نے ان کے فرزند ارجمند حضرت مولانا فضل الرحمٰن کی دستار بندی کی۔ غریبوں سے محبت، فقراء کی دلنوازی، مسافروں سے پیار اور شان دلبری جو آپ کے پدر بزرگوار قدس سرہٗ کی خصوصیات تھیں آپ کی ذات میں یہ سب صفات بڑے بانکپن سے جلوہ فرما ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس خانوادۂ قدسی صفات کے فیوض و برکات کو تاقیامت جاری و ساری رکھے طالبانِ حقیقت حاضر ہوتے رہیں اور گوہر مقصود سے اپنے دامنِ طلب کو معمور کرتے رہیں، آمین ثم آمین

حضرت مولانا ضیاء الدین احمد قدس سرہٗ کے شاگردوں اور مستفیدین کا شمار ممکن نہیں۔ اسی طرح آپ کے مریدین کی تعداد بھی بے حد و بیحساب ہے، صرف حجاز مقدس میں نہیں بلکہ عرب و عجم کے ہر خطہ میں آپ کے عقیدتمند اور خلفاء موجود ہیں جو اپنے اپنے مقام پر اپنی اپنی حیثیت کے مطابق اپنے شیخ طریقت مرشد معظم اور مربی کامل کے مقاصد عالیہ کو پورا کرنے میں اپنی محنتیں صرف کر رہے ہیں۔ ان میں ایک ایسا آفتاب عالمتاب بھی ہے جس کے علم و فضل کے انوار سے وادی بطحا کے در و دیوار اور کوچہ و بازار جگمگا رہے ہیں جس کو عالم اسلام کے تمام علمی اور روحانی حلقوں میں بڑی عزت و قدر کی نگاہوں سے دیکھا جاتا ہے، جن کی علمی تصنیفات اور آپ کے مجالسِ وعظ میں آپ کے پند و نصائح اور آپ کے حلقہ درس میں حاضر ہونے والے طالبانِ علم حق فیض یاب ہو رہے ہیں میری مراد السید محمد بن علوی المالکی الحسنی الہاشمی کی ذات والا صفات ہے۔

اللّٰھم ایاک نعبد و ایاک نستعین اہدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم غیر المغضوب علیہم ولا الضالین وصلی اللہ علی اخیر خلقہ ونور عرشہ محمد وآلہ وصحبہ اجمعین ط

۱۰ رشوال المکرم ۱۴۰۶ھ پیر محمد کرم شاہ

marfat.com
Marfat.com

تذکارِ جمیلہ

مجھے حضرت مولانا شاہ احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمۃ کی ذات جامع الصفات سے بے پناہ عقیدت ہے اور اس نسبت سے مجھے ان کے خلفاء سے بھی ارادت ہے۔

غالبؔ نہیں ہے رابطہ میرا ان سے آج کے لیکن وہ میرے دوست ہیں اتنا ضرور ہے

اسی سلسلے میں میرے دل میں اعلیٰ حضرت کے نامور خلیفہ حضرت شیخ العلم والعلم علامہ شاہ سید صدیق حسن المشتہر مدنی سے عقیدت و احترام کا جذبہ ایک عرصے سے موجزن تھا۔ میرے محبوب طبیب معالج اہل سنت حضرت مولانا الحاج حکیم مرحوم صاحب ابر قری کی محفل میں بھی اکثر حضرت علامہ مدنی کا ذکر خیر ہوتا رہتا تھا۔ ان تذکار جمیلہ سے حضرت مدنی سے میری محبت میں روز افزوں اضافہ ہوتا گیا اور میں نے ان کی حیات کے متعلق تالیف و تصنیف کا انتخاب کر لیا۔ اللہ تعالیٰ نے میرا ارادہ پورا کیا۔

میرا قیام کراچی میں ہوا۔ [illegible] ہوئی۔ اس سفر سعادت میں پہلے سے طے شدہ پروگرام کے مطابق [illegible] تو ان سے حضرت علامہ مدنی کا پتہ نوٹ کرایا جنہیں کئی کے قیام کے دوران ضرور حاضری دی تو ایک روز حضرت علامہ مدنی کے دولت کدہ کا پتہ دریافت کرتے ہوئے ان کی خدمت میں جا پہنچا۔ اس وقت حضرت علامہ مدنی کے اردگرد ان کے بیٹے عقیدتمند بیٹھے ہوئے تھے جن میں کچھ پاکستان کے تھے اور کچھ دوسرے ممالک کے تھے۔ میں السلام علیکم کہہ کر حضرت علامہ مدنی سے مصافحہ کر کے بیٹھ گیا۔ حضرت علامہ مدنی کی نورانی صورت دیکھتے ہی میرا دل گواہی دینے لگا کہ آپ واقعی خاصانِ خدا میں سے ہیں۔ حضرت علامہ مدنی نے میری

marfat.com

Marfat.com

طرف غائر نظر سے دیکھا اور اشارہ کرتے ہوئے فرمایا میرے پاس آجائیں۔ چنانچہ میں ان کے پاس بیٹھ گیا۔ حضرت علامہ مدنی نے مجھ سے وطن کے متعلق دریافت کیا، تو میں نے عرض کیا، میں پاکستانی ہوں اور مجھے آپ سے غائبانہ عقیدت رہی ہے اور آج خوش قسمتی سے آپ سے نیاز حاصل کرنے کا شرف نصیب ہوا ہے۔ مجھے اپنی ایک تالیف محاسن کنزالایمان" کو آپ کے اسم گرامی سے معنون کرنے کا فخر حاصل ہے۔

محاسن کنزالایمان کا نام سُنتے ہی حضرت علامہ مدنی بے حد خوش ہوئے اور فرمایا تم نے قرآن کریم کی خدمت کر کے اپنا گھر جنت میں بنالیا ہے۔ میں تمہاری اس کتاب کو پڑھوا کر سُن چکا ہوں۔ مقامِ مسرت ہے کہ تم نے اسلامیانِ برصغیر کو قرآنِ مجید کے صحیح اُردو ترجمہ سے روشناس کرایا ہے۔ اللہ تعالیٰ تم کو اس کا اجر جزیل عطا فرمائے۔ حضرت علامہ مدنی کی زبان سے ان کلماتِ تحسین کو سُن کر فورِ مسرت سے میری آنکھوں سے آنسو نکل آئے اور دل میں اللہ کا شکر ادا کیا کہ اللہ کے فضل سے میری ناچیز علمی کاوش کی گونج برصغیر سے نکلکر دیارِ حبیب تک سُنائی دے رہی ہے ؎

ایں سعادت بزورِ بازو نیست تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

اس کے بعد حضرت علامہ مدنی نے چائے اور پھلوں سے تواضع فرمائی اور کمالِ شفقت سے کام لیتے ہوئے مجھے اپنے ہاں ٹھہرنے کی خواہش ظاہر فرمائی، میں نے شکریہ ادا کرتے ہوئے عرض کیا کہ یہاں اپنے ایک ہموطن دوست کے ہاں میری رہائش کا خاطر خواہ انتظام ہے میں نے حضرت علامہ مدنی کی مصروفیات کے پیشِ نظر ان سے اجازت لی اُنہوں نے دُعائیں دیتے ہوئے رخصت فرمایا۔ ان کی بابرکت اور سعادت بخش صحبت کا اثر آج بھی دل و دماغ میں اسی طرح پاتا ہوں ؎

اُن کی محفل سے اُٹھ کر جو بھی آئے کامگار آئے
خمستان در نظر آئے گلستان درِ بہار آئے
حقیقت میں وہی سرمایہ عمر گرامی ہے
جو لمحات حسین ہم ان کی محفل میں گزار آئے

marfat.com
Marfat.com

حضرت علامہ مدنی عالم اسلام کے جلیل القدر علمی اور روحانی رہنماؤں میں سے تھے۔ ان کی وفات سے جو خلا پیدا ہوا ہے وہ صدیوں تک پُر نہ ہو سکے گا۔ کیونکہ اس قسم کی شخصیتیں صدیوں بعد پیدا ہوتی ہیں ؎

عمرہا در کعبہ و بت خانہ می نالد حیات
تا ز بزم عشق یک دانائے راز آید بروں

marfat.com

Marfat.com

حضرت قبلہ کا وصال عالم اسلام کے لیے المیے سے جو نا قابلِ تلافی ہے۔
میرے مربی اس دنیا سے رخصت ہو گئے بستی ہمیں بے آسرا
چھوڑ گئے خدائے برتر حضرت قبلہ کو اعلیٰ علیین میں خاص مقام عطا
فرمائے اور ان کے پس ماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق عطا فرمائے، یہاں
بھی فاتحہ خوانی ہوئی۔ اب سوائے ایصالِ ثواب کے اور کیا
چارہ ہے۔ مولیٰ تعالیٰ کو منظور یہی تھا، خداوند کریم کو منظور یہی تھا۔
خداوند قدوس آپ کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔

قرآن کریم سے میں نے تاریخ وصال تخراج کی ہے
جس کے باعداد ۱۴۰۱ ہوتے ہیں۔

اِنَّ الْمُتَّقِیْنَ فِیْ جَنّٰتٍ وَّنَعِیْمٍ

۱۴۰۱ھ

تقدس علی قادری رضوی
درگاہ شریف، پیر گوٹ،
(خیرپور، سندھ)
۶ ذوالحجہ ۱۴۰۱ھ

marfat.com
Marfat.com

عیدی مل گئی

marfat.com

Marfat.com

نام اس طرح کندہ کیا "محمد شفیع" میں دیکھ کر مسرور ہوا۔ میری آنکھ کھلی تو قریب ہی حضرت مدنی علیہ الرحمۃ مصلّٰی بچھائے نوافل میں مشغول تھے۔ میں نے حضرت کو خواب سنایا۔ حضرت نے قریب بلایا اور سینے سے لگا لیا۔ پوچھا کہ آج بارگاہِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کچھ مانگا تھا؟ عرض کی جی ہاں عیدی مانگی تھی۔ فرمایا مولانا مبارک ہو، آپکو عیدی مل گئی ہے۔

بتایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے ایک سنہری لوح دی ہے جس پر مقرب اور محبوب غلاموں کا نام لکھ لیتا ہوں۔ مولانا آج آپ کا نام محبوبوں میں شامل ہوگیا ہے۔ صبح ہوئی تو حضرت نے تمام سلاسل عالیہ میں مجھے خلافت و اجازت عطا فرمائی۔ میں نے عرض کیا میں گنہگار و نالائق ہوں اس نعمت کا خود کو اہل نہیں سمجھتا۔ حضرت نے فرمایا مولانا یہ ہماری طرف سے نہیں، اس کا بھی ہمیں حکم ہوا ہے۔ ہم تو تعمیلِ ارشاد کر رہے ہیں۔ [1]

---

[1] مولانا حمید، ڈربن جنوبی افریقہ، مضمون مولانا محمد شفیع اوکاڑوی، ہفت روزہ اخبار جہاں کراچی ۲۲ تا ۲۸ اپریل ۱۹۸۵ء ص ۱۷

marfat.com
Marfat.com

غائبانہ عقیدت

marfat.com

Marfat.com

عظیم مقدر

حج سے فارغ ہو کر مدینہ طیبہ حاضری کے دوران حضرت مولانا ضیاء الدین رحمۃ اللہ کی زیارت سے قیام کے دوران کئی مرتبہ مشرف ہوا گو آپ ان ایام میں محویت کے عالم میں تھے لیکن پھر بھی چند ایک خصوصیات نمایاں تھیں۔ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی بیعت و خلافت کے علاوہ سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اپنے غلام کو اپنی بارگاہ کا خادم بنا کر رکھنا اور ہر وقت گنبد خضریٰ کے سامنے رہنا یہ عظیم مقدر کی بات ہے جو مدینہ طیبہ کی چند ساعت بہار ہی دیکھ لے وہ نہیں بھولتا تو جس شخصیت کو زندگی کا ایک حصہ آقائے دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے گنبدِ خضریٰ کے سائے میں بسر کرنے کا موقع ملے۔ اور پھر سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی "من شاء ان یموت بالمدینہ فلیمت بالمدینۃ" اور سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی تمنا اور دعا اللّٰھم ارزقنی شھادۃ فی سبیلک وفی بلد نبیک" حضرت قبلہ کا مدینہ شریف میں وصال اہل نظر سے اسکی عظمت پوشیدہ نہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مسلکِ حقہ پر استقامت نصیب فرمائے۔ آمین

فقیر سید محمد زبیر شاہ
چکوال

marfat.com
Marfat.com

مخلصی فی الدین حکیم صاحب۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

اخبارات اور عزیز عبداللہ کی زبانی یہ معلوم ہو کر کہ حضرت مولانا ضیاء الدین صاحب اپنے خالقِ حقیقی سے جا ملے ہیں، دلی صدمہ ہوا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

حکیم صاحب دیارِ رسول وہ دیار ہے جس کی ایک جھلک مسلمان کے لیے سرمایۂ ایمان و دین ہوتی ہے۔ اور جو شخص اس سعادت سے بہرہ ور ہوتا ہے اور چند لمحے قربِ رسول میں بسر کرتا ہے وہ اپنے آپ کو دنیا کا خوش قسمت ترین اور کامیاب ترین فرد سمجھتا ہے۔

[illegible]

مولانا کی نیابت [illegible] حکومت کے دور میں [illegible] ان کا گھرانا شانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے جان اور مال کا نذرانہ پیش کرتا رہا ہے۔ میری دعا ہے کہ مولائے کریم اپنے فضل و کرم سے مولانا کو جنت الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے۔ اہلِ خانہ کے پسماندگان اور معتقدین کو صبر و ہمت کی دولت سے نوازے۔

حکیم صاحب مجھے اپنے غم میں برابر کا شریک سمجھیں۔ آپکو ناقابلِ تلافی غم پہنچا ہے۔

۱۱ر اکتوبر ۱۹۸۱ء سید نور محمد قادری والسلام مخلص

marfat.com

Marfat.com

۷۸۸
۹۲

محترم ومکرم جناب حکیم اہلِ سنت حکیم محمد موسیٰ صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

آپ کا نوازش نامہ موصول ہوا۔ جناب مولانا ضیاء الدینؒ کا دُنیا سے سفر کر جانا، اہل سنت کے لیے بہت بڑا صدمہ ہے۔ حق تعالیٰ اُن کو جنت الفردوس میں مقام عطا فرمائے۔ اور ہم لوگوں کو آپ کے برکات سے ہمیشہ فائز المرام رکھے۔ آمین

والسلام
سید شرافت نوشاہی

marfat.com
Marfat.com

وَلیٔ کامل

سید محمد اصغر
سجادہ نشین آستانہ عالیہ حضرت کرماں والا شریف (اٹک)
پوسٹ بکس نمبر ۱۰
اکاڑہ

marfat.com

Marfat.com

منبعِ فیوض و برکات

حضرت مولانا شیخ العالم مخدوم العلماء سراج الملت والدین ضیاء الدین احمد القادری رضوی نزیل مدینۃ المنورہ گذشتہ ایام میں رحلت فرما گئے ہیں۔ آپ کی وفات اہلِ اسلام کے لیے ناقابلِ تلافی نقصان ہے۔ آپ کی ذات منبع فیوض و برکات تھی۔ موسمِ حج میں ہندوپاک کے جید علماء آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر شرفِ زیارت سے بہرہ ور ہوتے۔ آپ میں جو خوبیاں تھیں وہ آپ کے معنوی کمالات کی دلیل تھیں۔ جید اور ممتاز علماء میں آپ کا مقام اعلیٰ و اسنیٰ تھا۔ خلوص۔ تواضع، ایثار ایسی صفات سے آپ آراستہ تھے۔ عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی زندہ تصویر تھے۔ حضرت مولانا احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے خُلفاء سے تھے۔ ایک طویل عرصہ سے مدینۃ المنورہ میں مقیم تھے۔ روضۂ مطہرہ کے سامنے آپ کا گھر تھا۔ ایامِ حج کے ماسوا، دیگر ایام میں آپ کے کاشانۂ فیض میں ہر روز رات کو محفلِ میلاد ہوتی۔ مدینۃ المنورہ کے مداحین عربی زبان میں مدحتِ رسولؐ میں نعت سرائی کرتے۔ جس سے حاضرین بہت متاثر اور محظوظ ہوتے علماء وعظ کرتے۔ خُدا کے فضل و کرم سے ایک محفل میں حضرت مولانا نے خود میرا نام لے کر فرمایا: غلام رسول! اٹھ اور بیان کر۔ میں نے حسبِ ارشاد فضائلِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر وعظ کیا۔ میرے بعد حضرت مولانا عبدالغفور ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ نے وعظ فرمایا۔ یہ ۱۹۶۹ء کا واقعہ ہے۔

سن مذکور میں جب مجھے مدینۃ المنورہ اور روضۂ مطہرہ کی حاضری نصیب ہوئی تو آٹھ دنوں کی قلیل حاضری کے ایام میں روزانہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوتا تھا۔ اس سے

marfat.com
Marfat.com

قبل غائبانہ رسم و راہ تھی۔ آپ اکثر قصور کے حجاج کے واسطے اپنا سلام مجھ کو بھیجا کرتے تھے۔ یہ آپ کی نوازش تھی۔ حضرت امیر ملت محدث علی پوری قدس سرہ کے صدقے جب میں پہلی بار حاضر ہوا تو آپ نے میرا تعارف چاہا۔ میں نے عرض کیا! حضور پاکستان کے ایک شہر قصور سے حاضر ہوا ہوں۔ فرمایا: وہاں مولوی غلام رسول صاحب رہتے ہیں۔ ان کا کیا حال ہے۔ میں نے شوق سے سرشار ہو کر عرض کیا۔ حضور وہ غلام [illegible]

marfat.com

Marfat.com

مَرکزِ عُشّاق

فقیر کو حضرت خواجہ شیخ ضیاء الدین احمد نقشبندی مدنی رحمۃ اللہ علیہ سے جو قلبی روحی تعلق تھا اور ہے وہ وہی جانتے تھے یا فقیر کا دل۔ بندہ تو حضرت قیوم عالم بحرِ معرفت مولانا شاہ انعام الرحمٰن قدسی چشتی صابری سہارنپوری قدس سرہ سے بیعت اور ان کا خلیفہ مجاز ہے لیکن حضرت قبلہ مدنی علیہ الرحمۃ سے جو گہرا تعلق ہے اس کا آئینہ دار ایک دستاویز محبت تحریری جو حضرت نے ۱۹۷۶ء کے رمضان المبارک میں عاجز کو عطا فرمائی تھی اسکی نقل ملفوظ ہے۔ فقیر کے متعلق وہ کراچی کے ہر حاجی سے دریافت فرمایا کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔ آمین

marfat.com
Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

محترمی گرامی قدر حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب مدنی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

امید ہے کہ آپ کی صحت

حضرت شیخ طریقت مولانا انعام الحق مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کی خبر

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

بالخصوص اہل سنت کے لیے عظیم نقصان ہے

نقوے کے صحیح جانشین ہیں۔ اور حضرت کے بعد آپ ہی ہماری امیدوں کا

سہارا ہیں۔ امید ہے کہ آپ کی صحبتیں، شفقتیں، سرپرستی اور فیض رسانی

ہمیں حاصل رہیگا۔

میرے حق میں دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی مدینہ طیبہ کی موت عطا فرمائے۔

آمین۔ دیگر دوستوں اور حاضرین کو سلام۔

آپکا مخلص

ظہور الحسن بھوپالی

marfat.com

Marfat.com

مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ میں ۱۹۵۶ء میں آقائے نعمت محدثِ اعظم پاکستان مولانا علامہ ابوالفضل محمد سردار احمد قادری قدس سرہٗ کی معیت میں جب مدینہ طیبہ کی حاضری اور دربارِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوا تھا تو اس وقت محدث اعظم پاکستان علیہ الرحمۃ کے دامنِ کرم سے وابستہ رہ کر حضرت شیخ العرب والعجم قدس سرہٗ نے اس وقت جو پذیرائی بخشی تھی اور جن عنایاتِ کریمہ سے نوازا تھا ان کا نقشہ اب بھی نگاہوں کے سامنے ہے۔ آپ نے حضرت محدثِ اعظم پاکستان علیہ الرحمۃ المنان سے فرمایا کہ جب حضرت علامہ یوسف نبہانی علیہ الرحمۃ کو میں نے اعلیٰحضرت مجدد دین وملت مولانا علامہ الشاہ امام احمد رضا خاں قدس سرہٗ کی مبارک تصنیف "الدولۃ المکیہ" ان کی خدمت میں پیش کی تو وہ کتاب دیکھ کر فوراً سجدے میں گر گئے اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس وقت دنیا میں ایسے علماء حق موجود ہیں جو ستاخان رسول کا منہ بند کرنے کی صلاحیتیں رکھتے ہیں۔ اور برملا اظہارِ حق کرتے ہیں، اور دلائل و براہین سے مخالفین کے اعتراضات کے جوابات دیتے ہیں۔ حضرت نے بتایا کہ علامہ یوسف نبہانی دیر تک کتاب کو چومتے رہے۔ اس واقعے سے جہاں یہ اندازہ ہوتا ہے کہ اعلیٰحضرت فاضلِ بریلوی قدس سرہٗ کا علماء حق کے نزدیک کیا مقام ہے وہاں یہ حقیقت بھی سامنے آجاتی ہے کہ وقت کے بڑے بڑے علماء حضرت شیخ العرب والعجم کی خدمت میں حاضر ہونے میں فخر محسوس کرتے تھے۔

آپ کے ہاں روزانہ شام محفلِ میلاد کا باقاعدگی سے اہتمام ہوتا تھا جس میں مختلف

marfat.com
Marfat.com

باتوں میں بارگاہِ رسالت میں ہدیہ عقیدت پیش کیا جاتا تھا۔ آپ بڑے ذوق و شوق کے ساتھ نعتیں سنتے لیکن آپ فرماتے کہ محفل میلاد میں اگر اعلیٰحضرت قدس سرہٗ کا کلام اگر نہ پڑھا جائے تو محفل نامکمل سی رہتی ہے۔ اس لیے آپ کہہ کر اعلیٰحضرت کا کلام سنتے تھے۔

حضرت شیخ العرب والعجم کی مہمان نوازی سے ہر وہ شخص اچھی طرح واقف ہے۔ جسے مدینہ طیبہ کی حاضری کی سعادت نصیب ہوئی ہے۔ دن رات لنگر جاری رہتا۔ انواع

marfat.com

Marfat.com

انوار ہی انوار

۱۹۶۵ء میں پہلی بار مجھے دیارِ حبیب کی حاضری نصیب ہوئی۔ ایک روز عصر کے بعد حضرت مولانا ضیاء الدین کی خدمت میں حاضری ہوئی۔ پاکستانی سفارت خانہ کے ایک متدین کارکن ہمارے وفد کے ہمراہ تھے اب ٹھیک طرح نام یاد نہیں رہا شاید منہاس نام تھا بریلوی مسلک اور عشق رسول میں غرق، مجھے روضۂ رسولؐ پر روتے بلکتے دیکھا تو انہی نے حضرت مولانا ضیاء الدین کے گھر کا رستہ دکھایا۔ وہ حضرت سے بیعت بھی تھے اور آپ کے مقرب بھی، پہنچے تو یہاں محفل جمی ہوئی تھی۔ لوگ ایک نورانی شخصیت کے گرد ہالہ کئے بیٹھے تھے۔ منہاس صاحب پہلے ہی جا کر تعارف کرا چکے تھے۔ محبت سے ملے پاکستان سے آئی ہوئی مٹھائیاں منگوائیں چائے پیش فرمائی مگر ایسی چائے کہ اب تک والہانہ دعائیں دیتا ہے فرمایا ہماری اپنی بکری کا دودھ ہے اسی لئے چائے میں خاص مزا ہے۔ محفل میں ایک نعت خوان بھی موجود تھے حضرت کے اشارے پر انہوں نے نعت سنائی جوارِ رسول میں۔ اس لیے بھی کہ مولانا کا گھر روضۂ رسولؐ اور مسجد نبوی سے چند سو گز ہی کے فاصلے پر تھا۔ اس درد بھری آواز نے محفل کو تڑپا دیا۔ حضرت کی حالت بھی دیدنی تھی۔ آنکھوں سے آنسوؤں کی جھڑی لگی ہوئی تھی اور یہ ایک صاحب دل کی توجہ کا فیض تھا۔ کہ فضا میں ہر طرف انوار ہی انوار نظر آ رہے تھے۔

دوسری مرتبہ ۱۹۷۱ء کے بعد حاضر ہوا۔ اب ضعیف ہو چکے تھے۔ حسب معمول وہی لذیز چائے پلائی اور اس میں اپنی بیکراں شفقتوں کا رس گھول دیا۔ بطور خاص دعا کے لیے ہاتھ

marfat.com
Marfat.com

اٹھائے اور چلتے ہوئے مدینہ منورہ کی گلیوں میں بھی عطا کیں۔ میں نے خود تو آپ سے نہیں
پوچھا البتہ ان کے قریبی حلقے سے تصدیق ہوئی کہ نماز دو مسجد نبوی میں امام کے پیچھے نہیں پڑھتے
ان کے خیال میں یہ لوگ بے ادب تھے میں نے بہت سے لوگوں کو ان کے اس مسلک پر تنقید
کرتے بھی دیکھا مجھ عاجز کا اپنا [redacted] کے عمل سے مطابقت نہیں رکھتا لیکن
ایک بات واضح ہے۔ ان کا یہ انداز فکر بھی عشق رسولؐ ہی پر مبنی تھا۔ امام بدعتیہ یا
گستاخ ہے کہ نہیں اس پر تو بحث کی جا سکتی ہے لیکن جب ایک شخص یہ مانتا ہو کہ امام
واقعی ایسا ہے [redacted] ان کی نماز کیسے ہو سکتی ہے؟

marfat.com

Marfat.com

ضیاء المشائخ

سرزمین پاکستان کو یہ شرف حاصل ہے کہ اس کی کوکھ سے بعض ایسی نامور اور نابغہ روزگار ہستیوں نے جنم لیا جو پوری ملت کے لیے باعث صد افتخار ہیں جن کی علمی و ادبی، دینی و سیاسی اور روحانی خدمات ناقابلِ فراموش ہیں۔ اور جن کے روحانی فیض عام سے رہتی دُنیا قیامت تک مستفیض ہوتی رہے گی ان مقتدر اور ممتاز ہستیوں میں سے ایک حضرت مولانا ضیاء الدین مدنی رحمۃ اللہ علیہ بھی تھے جو اس دارِ فانی سے رحلت فرما گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اس دُنیا فانی سے ہر ذی نفس کو کوچ کرنا ہے۔ لیکن اہل اللہ کی موت حیاتِ ابدی کا ذریعہ و وسیلہ ہے۔ بظاہر وہ ہماری نظروں سے پردہ فرما جاتے ہیں لیکن حقیقت میں وہ حیات جاودانی سے بہرہ مند ہوتے ہیں۔ جو دُنیا کی زندگی کے مقابلے میں بدرجہا بہتر و افضل ہوتی ہے جس میں انہیں مخلوق خدا کو فیض رسانی کے زیادہ تصرفات حاصل ہوتے ہیں چنانچہ وہ اپنے پیروکاروں اور ارادتمندوں کی بدستور رہنمائی و دستگیری فرماتے رہتے ہیں۔

ے مرنے والے مرتے ہیں لیکن فنا ہوتے نہیں
اور حقیقت میں کبھی ہم سے جُدا ہوتے نہیں

وہ مرتے نہیں بلکہ دارِ فانی سے دار البقا کی طرف انتقال فرماتے ہیں۔ جیسا کہ حدیث پاک میں ہے "ان اولیاء اللہ لا یموتون بل منتقلون من دار الی دار" کہ اولیاء اللہ مرتے نہیں بلکہ ایک گھر سے دوسرے گھر چلے جاتے ہیں۔" ان کی موت محض وعدۂ الٰہی کی تکمیل ہوتی ہے۔ یعنی کل نفس ذائقۃ الموت" اللہ والوں کی موت حیات عام

marfat.com
Marfat.com

انسانوں کی طرح نہیں ہوتی وہ جیتے بھی اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے ہیں اور مرتے بھی اسکی رضا کے مطابق ہیں یعنی ان کی موت وصول الی اللہ کا ذریعہ ہوتی ہے۔

؎ کون کہتا ہے کہ مومن مر گئے
قید سے چھوٹے وہ اپنے گھر گئے

جیسا کہ حدیث شریف میں ہے "الدنیا سجنۃ المؤمن وجنۃ الکافر" کہ دنیا مومن کے لئے قید خانہ ہے اور کافر کے لیے جنت ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مومن جب اس قید خانے سے رہائی پاتا ہے تو اس کے چہرہ پر نور رحمت کی بارش برس رہی ہوتی ہے اور مسکراہٹ کھیل رہی ہوتی ہے۔

[illegible]

[illegible] دنیا بے تاب ہوتی ہے [illegible] ان کی نماز جنازہ پڑھتے ہیں [illegible] زندگیاں اسلام کی ترویج [illegible] کے حصول کے لیے [illegible] حیات پر رشک کرتی ہے [illegible] تھے جن کی ساری زندگی [illegible] پاکستان کے [illegible] اب آپکو سیالکوٹ کی کوئی نہیں کہتا سب مدنی ہی کہتے ہیں۔ اس لئے کہ آپنے زندگی کا بیشتر حصہ سبز گنبد کے زیر سایہ بیٹھکر دین کی تبلیغ واشاعت میں گزارا۔ اور بعد از "الموت"

marfat.com

Marfat.com

مع من احب" کے آج بھی اپنے آقا و مولیٰ حضور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قدموں میں آرام فرما رہے ہیں ؎

یہ رتبۂ بلند ملا جسکو ملا

دیگر نسبتوں کے علاوہ یہ ایک نسبت ہی آپکو کافی ہے کہ دُنیا آپ کو مَلّی کہہ کر یاد کرتے ہیں۔ اہل محبت سے پوچھ کر دیکھو کہ اس نسبت پاک میں کیا لطف ہیں، اور کیا مزے ہیں۔ ایک عاشق مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں ؎

ہووے جے سگ مدینے دی گلی دا
ایہو رتبہ ہر کامل ولی دا

عشق مصطفےٰ ایک ایسی دولت ہے کہ جن خوش نصیب انسانوں کو یہ دولت میسّر آتی ہے تو وہ پھر دُنیا و مافیہا سے بے نیاز ہو جاتے ہیں بلکہ دُنیا ان کے قدم چُومتی ہے ؎

ہر کہ عشق مصطفےٰ سامان است
بحر و بر در گوشش دامان اوست

مولانا مرحوم کو عشق مصطفےٰ کی یہ دولت اپنے شیخ طریقت مجدد دین وملت امام اہلسنت الشاہ احمد رضا قادری بریلوی رحمۃ اللہ علیہ سے بطور ورثہ ملی تھی۔ اعلیٰحضرت رحمۃ اللہ علیہ جو ایک سچے عاشق رسول تھے جنہوں نے اپنے کردار و عمل اور اہل اسلام کے سینوں کو عشق مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا گہوارہ بنا دیا۔ آج بھی آپ کے نعتیہ کلام کو پڑھ کر اور سُن کر دلوں میں محبت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جذبہ موجزن ہو جاتا ہے۔ آپ کے ایک ایک شعر سے عشق مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چاشنی و حلاوت حاصل ہوتی ہے۔ آپ فرماتے ہیں ؎

جان و دل ہوش و خرد سب تو مدینے پہنچے
تم نہیں چلتے رضا یار تو سامان گیا

مدینہ طیبہ کی سرزمین جس کے ذکر سے اہل ایمان کے دل دھڑکتے ہیں نکے احترام کے متعلق فرماتے ہیں ؎

marfat.com
Marfat.com

حرم کی زمیں اور قدم رکھ کے چلنا
اسے سر کا موقع ہے او جانے والے

مولانا ضیاء الدین احمد رحمۃ اللہ علیہ جنہیں اعلیٰحضرت عظیم البرکت مولانا شاہ احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت و خلافت کا شرف حاصل ہے، فنافی الشیخ تھے جب بھی اعلیٰحضرت رحمۃ اللہ علیہ کا ذکر یا آپ کا کلام سنتے تو آنکھوں [illegible] سے گئے آپ اپنے شیخ کامل کے مسلک پر صرف سختی سے کاربند تھے بلکہ دوسروں کو بھی [illegible] تھے۔ گستاخانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے [illegible] کے روادار نہ تھے یا تنگ دل ان کا [illegible] کو پسند نہ کرتے تھے [illegible] ایک مرتبہ اپنے شیخ کی تعلیم [illegible] لوگوں کو محبت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] تعلیم دیتے اور خود اپنے مکان پر [illegible] کرتے [illegible] جہاں [illegible] فرماتے [illegible] عام کرتا خیال [illegible] کے مسلک پر [illegible] کتابے کہ ایک مرتبہ [illegible] اور فرمایا ضیاء الدین [illegible] ایک [illegible] اور [illegible] خود تشریف لا کر دستگیری و شفقت فرماتے ہیں۔ بحمد اللہ! رضا کی ضیاء سے آنکھیں

marfat.com

Marfat.com

فرزندان اسلام ضیاء پا رہے ہیں۔ شیخ کامل کی توجہ خصوصی کے صدقے آپ کا حلقہ ارادت وسیع سے وسیع تر ہوتا چلا گیا۔ عرب و عجم کے ہزاروں علماء حفاظ اور امت آپ کے سلسلہ سے منسلک ہیں ؎

احمد رضا کے فیض کا در ہے کھلا ہوا ہے
ہے قادری فقیروں کا جھنڈا گڑھا ہوا ہے

آپکی نگاہِ فیض سے لاکھوں انسان فیضیاب ہوئے۔ آپ کی ایک نگاہ سے دل کی دنیا بدل جاتی تھی، کیونکہ یہ وہی نگاہِ ولایت ہے جس کے متعلق علامہ اقبال علیہ الرحمۃ نے لکھا ہے ؎

نگاہِ مردِ مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں
جو ہو ذوقِ یقیں پیدا تو کٹ جاتی ہیں زنجیریں

اور پھر کسی کہنے والے نے خوب کہا ہے

نگاہِ ولی میں یہ تاثیر دیکھی
بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

بلاشبہ آپ اپنے وقت کے قطب زماں تھے۔ راقم کو اگرچہ آپ سے کوئی خصوصی نسبت یا قریبی تعلق نہ تھا تاہم ۱۹۷۸ء میں حرمین طیبین زادھما اللہ شرفاً و تعظیماً کی زیارت کا شرف ملا تو اس موقعہ پر آپکی زیارت میں متعدد بار حاضری کی دولت نصیب ہوئی، میں نے آپکو علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ کے اس شعر کا مصداق پایا ؎

نہ پوچھ ان خرقہ پوشوں کی عقیدت ہو تو دیکھ ان کو
یدِ بیضا لئے بیٹھے ہیں اپنی آستینوں میں

آپ صبر و قناعت فقر و درویشی، شفقت و اخلاص، توکل و رضا کی صفات عالیہ کے حامل تھے۔ سادگی کا یہ عالم تھا کہ دیکھنے والا حیران رہ جاتا تھا کہ یہ وہی مولانا ضیاء الدین ہیں جن کی شہرت کے ڈنکے بج رہے ہیں۔ حقیقت ہے کہ جن خوش نصیب انسانوں کو اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے قرب کی دولت سے نوازتا ہے انہیں دنیا و مافیہا سے بے نیاز فرما دیتا

marfat.com
Marfat.com

ہے تو پھر خدا دگورڈی ان کا طرۂ امتیاز ہوتا ہے

تخت سکندری پہ وہ تھرکتے نہیں ہیں

بستر گدا مولیٰ ان کا تڑپتے گئے ہیں

دُنیا مائل دُنیا ان کی نگاہوں میں ہیچ ہوتی ہے اللہ تعالیٰ انہیں دُنیا و اخروی غموم و تفکرات سے محفوظ فرما دیتا ہے چنانچہ خدا تعالیٰ نے [illegible] کی شان میں فرمایا ہے۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

خلافتِ عظمیٰ

خلیفۃ الحضرت حضرت مولانا ضیاء الدین مدنی رحمۃ اللہ علیہ ریاست جوناگڑھ پاکستان کے مردم خیز علاقہ سیالکوٹ میں پیدا ہوئے مگر عشق مدینہ وصاحب مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بدولت "مدنی" کہلائے۔ اس عاشق مدینہ نے دل کی بستی میں مدینہ منورہ کو ایسا بسایا کہ زندگی کا بہت بڑا حصہ (ستر برس سے زائد) مدینہ سورہ ہے بے اور اوائل عمری میں ہی مدینہ کے لیے ہو کر رہ گئے کہ بالآخر خاک مدینہ نے اُن کو اپنے جلو میں لے لیا اور وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے سرزمین مدینہ میں محو استراحت ہو گئے۔

خدا رحمت کند ایں عاشقانِ پاک طینت را

اگر ہم غور سے دیکھیں تو ہمیں پتہ چلے گا کہ مولانا ضیاء الدین مدنی مرحوم اپنے مبارک نام و کام کے لحاظ سے واقعی اسم بامسمیٰ تھے۔ جہاں اُن کے آباؤ اجداد میں علامہ عبدالحکیم سیالکوٹی جیسی نادر روزگار شخصیت کا نام آتا ہے۔ وہاں اُن کے اساتذہ کرام میں مولانا محمد حسین پسروری مولانا غلام قادر بھیروی اور مولانا ہی احمد سورتی جیسی علمی، روحانی و دینی عظیم شخصیات کا نام بھی آتا ہے۔ جہاں آپکو یہ خاندانی و تعلیمی اعلیٰ نسبتیں حاصل ہیں۔ وہاں آپکی روحانی نسبت بھی اعلیٰ و بالا ہے۔ کہ آپ مجدد برحق الحضرت مولانا شاہ احمد رضا خانصاحب فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ سے بیعت ہوئے اور انہوں نے آپکو اپنی خلافتِ عظمیٰ سے نوازا، اور سند حدیث بھی عطا فرمائی۔

آپ کی عالی نسبتی اس سے بھی اندازہ کیجئے کہ آپنے ۹ سال تک آستانہ عالیہ حضرت غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے زیر سایہ شیوخ بغداد سے علمی استفادہ کیا۔

marfat.com
Marfat.com

اور شیخ مصطفےٰ و شیخ شرف الدین علیہما الرحمۃ سے اکتساب فیض کیا۔

بغداد شریف سے مدینہ منورہ حاضر ہوئے اور پھر آقائے دو جہاں کے عاشق صادق نے یہیں ڈیرا ڈال دیا۔ مدینہ منورہ میں آپ نے حضرت شیخ احمد الشمس مغربی، شیخ محمد المغربی، مولانا عبدالباقی زرقانی محلی، اور شام کے مشہور عالم مولانا یوسف نبہانی سے علمی و روحانی استفادہ کیا۔ اور ان حضرات نے بھی آپکو سند حدیث و خلافت سے نوازا۔ (رحمۃ اللہ علیہ)

آپ نے سلطان عبدالحمید، شریف مکہ اور خاندانِ سعود کی حکومتوں کے میل و نہاد دیکھے مگر کسی حکمران سے مراسم قائم کرنے کی کوشش نہ کی۔ آپ کے مسلکی مخالفین اکثر آپ کے خلاف [illegible] میں کوئی کمی نہ آئی اور نہ ہی آپ نے استقامت میں کوئی لغزش آنے دی۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ہمارا مکرر دعا ہے کہ مولیٰ تعالیٰ آپ کے فرزند ارجمند اور سجادہ نشین حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب مدنی مدظلہ العالی کو آپ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے، تادیر دینی رہنمائی و فیوض و برکات عام کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین

marfat.com
Marfat.com

حضرت مدنی علیہ الرحمۃ
کا حضرت مفتی اعظم سے عقیدت و احترام

مرزا شکر بیگ لکھتے ہیں کہ حضرت شیخ ضیاء الدین احمد مدنی قدس سرہ اپنے شیخ زادے کا بہت احترام فرماتے تھے ایک مرتبہ حضرت مفتی اعظم ہند مولانا مصطفےٰ رضا خاں صاحب کے بے حد اصرار پر حضرت مدنی قدس سرہ استقبال کے لیے کئی میل آگے تشریف لے گئے اور گرم رسم کے باوجود کئی گھنٹے انتظار فرمایا۔ عقیدت کا منکر یہاں سے باہر ہے، وہ نہ جانے کب تک دوسروں کی عقیدت کی دھجیاں اڑاتے رہے۔ حضرت مدنی اگر چاہتے تو گرمیوں کا ادب [illegible]

[illegible] کرتے ہیں ایک [illegible]

[illegible] کا ایک [illegible]

[illegible] کا بشارتی [illegible]

[illegible] زندگی [illegible]

[illegible] کرا [illegible]

ہدایت، پیر عارف باللہ [illegible] کرایا، اس کے بعد اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی [illegible] خلافت اور اجازتوں سے نوازا، لہٰذا ابھی تو شہزادہ اعلیٰ حضرت قبلہ بریلی شریف میں مزید رہیں، تم فوراً ہندوستان جاؤ اور بریلی شریف جا کر مفتی اعظم ہند قبلہ سے بیعت ہو جاؤ۔ چنانچہ مولانا فضل الرحمٰن بریلی شریف [illegible]

لہ شکر بیگ مرزا، ضیائے مدینہ، مطبوعہ حیدرآباد، دکن۔ ۱۹۸۲ء، ص ۵۰

marfat.com

Marfat.com

اور مفتی اعظم قبلہ کے دستِ مبارک پر بیعت ہو کر داخلِ سلسلہ ہوئے بعد میں حضرت مدنی علیہ الرحمۃ نے بھی اجازت و خلافت سے نوازا ۔ [1]

ایک مرتبہ ایک شخص حضرت مدنی علیہ الرحمۃ سے مرید ہونے آیا جبکہ وہاں حضرت مفتی اعظم ہند بھی موجود تھے۔ حضرت مدنی علیہ الرحمۃ نے اُسے فرمایا تم شہنشاہ کے ہوتے ہوئے مجھ سے طالب ہوتے ہو [2]

حضرت مدنی علیہ الرحمۃ نے ایک حج کا ارادہ صرف اس لئے فرمایا کہ مرشد زادے حضرت مفتی اعظم ہند قبلہ کے زیرِ سایہ عرفات میں قیام اور دعاؤں میں شمولیت میسر آجائے [3]

ایک مرتبہ مدینہ منورہ میں میلاد شریف کی ایک محفل میں حضرت سیدنا شیخ عبدالمعبود (بغداد)، حضرت مفتی اعظم ہند مولانا مصطفےٰ رضا خاں اور حضرت مولانا ضیاء الدین احمد مدنی قدس سرہٗ تشریف فرما تھے۔ محفل کے اختتام پر تینوں بزرگ ایک دوسرے سے دُعا کے لئے اصرار کرنے لگے مگر حضرت مدنی اور شیخ بغدادی نے حضرت مفتی اعظم ہند علیہ الرحمۃ سے دُعا کرائی ۔ [4]

قاری محمد امانت رسول رضوی اپنے مکتوب میں تحریر فرماتے ہیں کہ ۱۳۹۵ھ میں والدین ماجدین کے ہمراہ نیز ۱۴۰۲ھ میں برادرم الحاج حافظ محمد عنایت رسول رضوی مصطفوی کے ہمراہ حرمین شریفین کی زیارت سے مشرف ہوا۔ پہلی بار کی حاضری میں میرے مرشد برحق شہزادہ اعلیٰحضرت مولانا مصطفےٰ رضا خاں نوری مفتی اعظم ہند علیہ الرحمۃ (م ۔ ۱۴۰۲ھ) نے میرے متعلق خلیفہ اول

---

[1] مکتوب قاری محمد امانت رسول (پیلی بھیت، بھارت) بنام حکیم محمد موسیٰ امرتسری (لاہور) محررہ ۳۰ اپریل ۱۹۸۳ء

[2] ماہنامہ رضائے مصطفےٰ گوجرانوالہ شمارہ دسمبر ۱۹۸۱ء

[3] مکتوب مولانا محمد ابراہیم خوشتر صدیقی بنام حکیم محمد موسیٰ امرتسری محررہ مئی ۱۹۸۳ء

[4] ماہنامہ رضائے مصطفےٰ گوجرانوالہ ش دسمبر ۱۹۸۱ء

marfat.com
Marfat.com

[illegible]

[illegible]

[illegible]

سچے عاشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

الحضرت الفاضل العلامہ، مولانا فضل الرحمٰن صاحب قادری مدنی مدظلکم العالی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

پاکستانی اخبارات میں شائع ہونیوالی اس نکتہ فرساخبر نے دُنیائے اہلسنّت
[illegible] میں صف ماتم بچھادی کہ " قطب وقت الشیخ حضرت مولانا ضیاء الدین صاحب مدنی
[illegible] رحمۃ اللہ علیہ ۱۰ اکتوبر ۱۹۸۱ء کو مدینۃ الرسول میں انتقال فرما گئے۔

اِنَّا لِلّٰہِ و انّا الیہ راجعون ط

ابھی شیخ الاسلام خواجہ قمرالدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ اور مجاہد ملّت مولانا،
حبیب الرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کا زخم مندمل نہ ہونے پایا تھا کہ حضرت کی وفات
حسرت آیات سے یہ زخم اور گہرا ہوگیا۔ آپ کی وفات سے سُنّیوں کی آنکھیں پُرنم
اور دل افسردہ ہیں، سُنّیوں کا یہ عظیم نقصان ہے جس کی تلافی ناممکن ہے۔

حضرت شیخ الاسلام مولانا ضیاء الدّین صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی ذاتِ گرامی،
امام اہل سنّت مجدد دین وملّت امام احمد رضا خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور علامہ یوسف
نبہانی رحمۃ اللہ علیہ کے مشن کی علمبردار اور صحیح جانشین تھی۔

وہ اہلسنّت کے لیے سایہ رحمت متلاشیان حق کے لیے شمع ہدایت اور ایک ایسا
چشمۂ فیض تھے جن سے ہزاروں نہیں لاکھوں نے روحانی سکون کی لازوال دولت کو
اپنے سینوں میں سمویا۔

حضور پُرنور خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عشق ومحبت کا ہی یہ صلہ انہیں
دربارِ رسالت سے عطا ہوا تھا کہ آقائے دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اس طالب
صادق کو اپنے گنبدِ خضرا کے سایے میں زندگی کے لمحات معطر کرنے کا اعزاز بخشا اور

marfat.com
Marfat.com

پھر کرم بالائے کرم یہ کہ تا قیامت اپنے زیر سایہ اُس خطہ پاک میں آخری آرام گاہ مرحمت فرمائی جہاں شمع نبوت کے سینکڑوں پروانے محوِ استراحت ہیں۔

اس فقیر کو گذشتہ برس حاضری حرمین شریفین کی سعادت حاصل کرنے کے بعد ۱۰ محرم الحرام ۱۴۰۱ھ کو حضرت قطب وقت کی قدمبوسی کا شرف حاصل ہوا تھا۔ حضرت نے بڑی شفقت فرمائی اور دعاؤں سے نوازا تھا اسی محفل میں مجاہد ملت مولانا حبیب الرحمٰن صاحب کا شہادت پر بیان بھی ہوا تھا اُس مجلس کی روحانی لذت اب تک محسوس کرتا ہوں۔

دُعا ہے کہ مولانا [illegible] والسلام کے طفیل انہیں اپنے خاص جوارِ رحمت میں جگہ مرحمت فرمائے [illegible] اور اُن کے فیوض و برکات کا سلسلہ آپ کے ذریعہ تا قیامت جاری و ساری رہے اور اُسی طرح خلق خدا مستفید ہوتی رہے [illegible] علماء کرام صاحبزادگان کو [illegible]

marfat.com

Marfat.com

پُرکیف سماں

پروفیسر شاہ زید الحق (کراچی) لکھتے ہیں ۱۹۷۲ء میں حج کی سعادت حاصل ہوئی۔ دورانِ قیام مدینہ منورہ یہ اشتیاق پیدا ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک عاشق بزرگ جو مسجد نبوی کے سایہ میں مدتوں سے قیام پذیر ہیں، اُن سے ملاقات کی جائے۔ اتفاق کی بات ہے کہ احقر کا قیام اصلفے منزل میں تھا جو باب مجیدی کے بالکل سامنے واقع ہے۔ معلوم ہوا کہ وہ بزرگ اصلفے منزل کے مرکزی دروازہ کے سامنے جو گلی ہے اسی میں رہتے ہیں، باب مجیدی کے سامنے سڑک پار گلی کے کونہ پر ڈاک خانہ ہے۔ ڈاکخانہ کے سامنے متصل گلی میں جانے کے بعد داہنی گلی میں مڑکر داہنی طرف دو تین مکانات کے بعد اس بزرگ اور عظیم شخصیت کی رہائش گاہ ہے۔ میں وہاں عشاء کی نماز کے بعد پہنچا، ایک پرانا دروازہ نظر آیا جس میں باہر ایک رسی لٹکی ہوئی تھی اسے کھینچنے پر دروازہ کھل گیا، اندر داخل ہوا تو داہنی طرف سامنے ایک کمرہ نظر آیا۔ جس میں کچھ لوگ بیٹھے ہوئے تھے، سیڑھیوں پر جوتے رکھتے ہوئے تھے میں بھی ہمت کرکے جوتے اُتار کر کمرے میں داخل ہوا اور السلام علیکم عرض کیا، لوگوں نے وعلیکم السلام کہا، بالخصوص ایک بزرگ ترین شخصیت پر نظر پڑی جو کونے میں تشریف فرما تھے ان کے گرد تکیے رکھے تھے، پیروں پر اونی شال پڑی ہوئی تھی، سر پر عمامہ، گرم کُرتہ اور جیکٹ زیب تن کئے ہوئے تھے۔ دُبلے پتلے ضعیف چہرہ پر سفید چمکتی ہوئی داڑھی، ماتھے پر خفیف سا سجدہ کا نشان، گندمی رنگ، نظر پڑتے ہی ایسا معلوم ہوا چہرہ پر نور برس رہا ہے، دل نے کہا یہی وہ بزرگ معلوم ہوتے ہیں جن کی شہرت ہند و پاک ہی میں نہیں، بلکہ بلاد

marfat.com
Marfat.com

اسلامیہ میں ہے۔ ایک صاحب سے پوچھا یہ جھگڑا کرنے والے جو معلوم ہوا یہی مولانا ضیاء الدین احمد مدنی ہیں۔ میں نے لپک کر مصافحہ کیا، ہاتھوں کو بوسہ دیا اور ایک کنارے بیٹھ گیا، لوگوں کا ہجوم بڑھتا گیا یہاں تک کہ پورا کمرہ بھر گیا۔ نعت خوانی شروع ہوئی، ایک گھنٹہ تک نعت خوانی ہوتی رہی۔ اس کے بعد اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ کا مشہور سلام پڑھا۔ حضرت ضعف پیری کی وجہ سے کھڑے نہیں ہو سکتے تھے، یہاں سے یہ معلوم ہوا کہ بیٹھ کر صلوٰۃ و سلام پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے [illegible] کھڑے ہو کر با ادب پڑھنے کو ناجائز و حرام اور شرک قرار نہ دیا جائے۔ حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ بھی محافل میں دیوار کے سہارے کھڑے ہو کر صلوٰۃ و سلام پڑھتے تھے [illegible]

[illegible] مجلس میں حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ کی [illegible] کا ذکر ہوا کہ [illegible] ابراہیم [illegible] ایک [illegible] ان کے [illegible] ایک [illegible] کے [illegible]

لہ ماہنامہ ترجمان اہل سنت کراچی شمارہ جون ۱۹۷۵ء

marfat.com

Marfat.com

سیرتِ قطبِ مدینہ

قطب مدینہ ضیاء المشائخ حضرت علامہ شیخ ضیاء الدین احمد قادری مہاجر مدنی قدس سرہٗ، سیالکوٹ (پاکستان) میں شیخ عبدالعظیم کے ہاں ۱۲۹۴ھ / ۱۸۷۷ء میں تولد ہوئے۔ "یا غفور" سے سن پیدائش نکلتا ہے۔ سلسلہ نسب حضرت سیدنا عبدالرحمٰن بن حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملتا ہے۔ گھرانے کے جدِ اعلیٰ شیخ قطب الدین قادسیہ رحمۃ اللہ علیہ تھے۔ آپ کے اجداد میں حضرت مولانا عبدالحکیم سیالکوٹی رحمۃ اللہ علیہ (صوفی خیالی، قطبی) بہت مشہور عالم ہوئے ہیں۔

ابتدائی تعلیم حضرت مولانا محمد حسین نقشبندی پسروری رحمۃ اللہ علیہ بمقام سیالکوٹ حاصل کی، پھر یہ جوہ گھر سے نکلنا پڑا اور لاہور آگئے، یہاں حضرت مولانا غلام قادر بھیروی رحمۃ اللہ (خطیب بیگم شاہی مسجد) سے ڈیڑھ سال تک اخذ علوم کیا اور لاہور سے دہلی تشریف لے گئے۔ دہلی میں تقریباً ۴ سال قیام کے بعد آپ پیلی بھیت (یوپی، بھارت) میں حضرت مولانا قبلہ وصی احمد محدث سورتی رحمۃ اللہ علیہ سے حصولِ علم حدیث کے لیے حاضر ہوئے اور تقریباً ۴ سال حضرت محدث سورتی علیہ الرحمۃ کی خدمت میں رہ کر تمام علوم دینیہ کی تکمیل کی اور دورۂ حدیث کے بعد سندِ فراغت حاصل کی، محسنِ ملت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں فاضلِ بریلوی قدس سرہٗ نے اپنے دستِ مبارک سے دستار بندی کی۔

پیلی بھیت میں دورانِ تعلیم آپ کے ہم سبق طلباء میں امیرِ ملت حضرت پیر سید جماعت علی شاہ محدث علی پوری رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادے مولانا سید خادم حسین

marfat.com
Marfat.com

محدث علی پوری[1] اور پروفیسر سید سلیمان اشرف بہاری[2] صدر شعبہ علوم اسلامیہ مسلم یونیورسٹی علی گڑھ بھی شامل تھے۔

---

[1] مولانا سید غلام حسین ولد ـــــ پیر جماعت علی شاہ محدث علی پوری تقریباً ۱۲۹۴ھ میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم علی پور (سیالکوٹ) میں حاصل کی، حافظ قاری شہاب الدین سے قرآن مجید حفظ کیا اور لاہور آکر اورینٹل کالج سے مولوی فاضل کا امتحان پاس کیا، بعد میں تحصیل و تکمیل علم کے لئے کانپور پہنچے یہاں کچھ دن قیام کے بعد حضرت محدث سورتی رحمہ اللہ کی خدمت میں حاضر ہو کر دورۂ حدیث کی سند حاصل کی۔ آپ نہایت ذہین اور لائق طالب علم تھے۔ سند فراغت کی تکمیل کے بعد والد ماجد کی گرانقدر رحلت محدث سورتی نے بغیر اجازت کی شرح التعلیق الجلی کے نام سے لکھی اور اس کا مقدمہ تصنیف فرمایا کرتے ہوئے مولانا سید غلام حسین کی تعریف کی۔ مولانا محدث علی پوری نے [illegible] مولانا حافظ [illegible] مولانا [illegible] مولانا [illegible] مولانا

پیلی بھیت میں قیام کے دوران آپ ہر جمعرات کو مولانا وصی احمد محدث سورتی علیہ الرحمۃ اور مولانا عبدالرحمٰن اعظم گڑھی کے ہمراہ بریلی شریف میں امام احمد رضا خاں فاضلِ بریلوی قدس سرہٗ کی خدمت میں حاضر ہوتے، رات اعلیٰ حضرت فاضلِ بریلوی علیہ الرحمہ کے ہاں قیام ہوتا۔ دوسرے دن جمعۃ المبارک کی نماز ادا کر کے واپس پیلی بھیت آجاتے۔ ساڑھے تین برس یہی معمول رہا اور اس طرح آپ اعلیٰ حضرت فاضلِ بریلوی قدس سرہٗ کی صحبت سے فیض یاب ہوتے رہے۔ اسی دوران سلسلہ ارادت میں داخل ہوئے۔

۱۳۱۵ھ / ۱۸۹۷ء میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی قدس سرہٗ نے حضرت مدنی علیہ الرحمۃ کو سلسلہ عالیہ قادریہ کی اجازت و خلافت عطا کی، اس وقت آپ کی عمر اٹھارہ سال تھی۔ [1]

حضرت مولانا ضیاء الدین المدنی علیہ الرحمۃ کو سلسلہ عالیہ نقشبندیہ میں بھی حضرت مولانا وصی احمد محدث سورتی علیہ الرحمہ سے اجازت و خلافت حاصل تھی، حضرت محدث سورتی کو حضرت مولانا شاہ فضل الرحمٰن گنج مرادآبادی رحمۃ اللہ علیہ [2] سے خلافت حاصل تھی، حضرت محدث سورتی علیہ الرحمۃ کے ایک شاگرد مولانا قاری غلام محی الدین مدظلہ

(بقیہ حاشیہ) کسی ایسے علاوہ دو قومی نظریہ کی وضاحت اور حمایت میں النور اور ارشاد بھی آپ کی مایۂ ناز تصانیف ہیں۔ رمضان المبارک ۱۳۵۲ھ میں علی گڑھ میں وصال ہوا۔ یونیورسٹی کے قبرستان میں شروانیوں کے احاطہ میں دفن ہوئے۔

(محمود احمد قادری، مولانا۔ تذکرہ علمائے اہلسنت مطبوعہ کانپور، بھارت ۱۳۹۱ھ)

[1] ماہنامہ عرفات، لاہور، ش ستمبر، اکتوبر ۱۹۷۵ء

[2] حضرت مولانا شاہ فضل الرحمٰن گنج مرادآبادی ۱۲۰۸ھ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد شاہ اہل اللہ مشہور بزرگ حضرت سید عبدالرحمٰن لکھنوی کے مرید تھے۔ حضرت کا تاریخی نام

marfat.com
Marfat.com

[illegible] ضلع نینی تال (بھارت) میں درس و تدریس کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں، فرماتے ہیں کہ حضرت محدث سورتی سفر آخرت اور پہلی مرتبہ اپنے تلامذہ میں سے صرف مولانا ضیاء الدین احمد مدنی علیہ الرحمۃ کو بیعت کیا۔ محدث سورتی علیہ الرحمۃ فرمایا کرتے تھے کہ بعض اوقات ایک مرید صادق بھی پیر کی شفاعت کا سبب بن جاتا ہے۔ [1]

۱۳۱۸ھ / ۱۹۰۰ء میں تقریباً چوبیس سال کی عمر میں آپ اپنے شیخ طریقت امام اہل سنت مولانا احمد رضا خان بریلوی قدس سرہ سے رخصت ہو کر کراچی آئے اور کراچی میں مختصر قیام کے بعد بغرض زیارت کی غرض سے بصرہ و عراق کے لیے روانہ ہو گئے اور چار سال تک شدت استغراق کے عالم میں [illegible]

[illegible]

[illegible]

[

حضرت مدنی فرماتے ہیں کہ بس ایک گرہ تھی جو کھل گئی اور پھر اللہ کریم نے حال اچھا کر دیا۔ یہاں آپ نے حضرت سید حسین قدس سرہٗ کی خدمت میں تقریباً ڈیڑھ سال تک قیام کیا۔[1]

بغداد شریف میں آپ کی بہت سے بزرگوں سے ملاقاتیں ہوئیں۔ حضرت شیخ مصطفےٰ التفاوری قدس سرہٗ اور ان کے صاحبزادے حضرت شیخ شرف الدین علیہ الرحمۃ (کلید بردار خانقاہ حضور غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے بھی ملاقات ہوئی اور ان بزرگوں سے سلسلہ طریقت قادریہ میں اجازت بھی ہوئی۔ بغداد شریف میں نو برس کچھ ماہ قیام رہا۔[2] سنہ ۱۳۲۳ھ/ سنہ ۱۹۰۶ء میں جب اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں فاضلِ بریلوی قدس سرہٗ دوسرے حج پر تشریف لے گئے تو ان دنوں حضرت مدنی علیہ الرحمۃ بغداد شریف میں قیام پذیر تھے۔ اعلیٰ حضرت قبلہ قدس سرہٗ نے اپنی کتاب "حسام الحرمین" علماء کی تقاریظ کے لئے حضرت مدنی علیہ الرحمۃ کو بغداد شریف بھیجی تھی۔[3]

یہ قلمی نسخہ مولانا احمد علی رامپوری کا کتابت کیا ہوا تھا۔ اور اس پر اعلیٰحضرت فاضلِ بریلوی قدس سرہٗ کی مہر تھی، مولانا احمد علی رامپوری حضور سیدنا غوثِ پاک رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد سے تھے۔[4]

حضرت مدنی علیہ الرحمۃ کو وہیں یہ اشتیاق ہوا کہ دیارِ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جاؤں۔ آپ نے اس شوق کا اظہار حضرت سید حسین الحسنی قدس سرہٗ کے سامنے کیا تو انہوں نے رختِ سفر تیار کر دیا، آپ نے اُن سے اجازت حاصل کی اور حجاز مقدس روانہ ہوئے۔[5]

حضرت مدنی نے ایک مرتبہ فرمایا کہ جب میں بغداد شریف سے مدینہ منورہ آنے لگا تو بغداد شریف کے ایک نیم مجذوب کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ حضرت! میرا

---

[1] انٹرویو حضرت علامہ ضیاء الدین احمد مدنی قدس سرہٗ (ٹیپ شدہ سنہ ۱۹۷۳ء) مخزونہ حکیم محمد موسیٰ امرتسری مدظلہ العالی، لاہور

[2] ماہنامہ عرفات، لاہور، ش ستمبر، اکتوبر ۷۵ء و [3] ماہنامہ ترجمان السنت، کراچی ش جولائی ۱۹۷۵ء [4] روزنامہ جنگ کراچی، ۵ اکتوبر سنہ ۱۹۷۵ء

marfat.com
Marfat.com

ارادہ مدینہ منورہ جانے کا ہے، آپ مجھے کچھ نصیحت فرمائیے۔ وہ بزرگ فرمانے لگے کہ لوگ نصیحت کے لیے کہتے ہیں مگر نصیحت پر عمل نہیں کرتے، اس لیے نصیحت ــــ کرنے کا کیا فائدہ؟ میں نے عرض کیا کہ ان شاء اللہ "میں عمل کروں گا"، انہوں نے فرمایا کہ جب تم وہاں پہنچو تو مسجد نبوی شریف میں پہلی صف میں نماز نہ پڑھنا، دوسری بات یہ کہ اس مسجد میں خیرات نہ دینا اور تیسری بات یہ کہ اہل مدینہ سے زیادہ میل جول نہ رکھنا،

پہلی صف کی فضیلت سے معلوم تھی اور وہ بزرگ پہلی صف میں نماز پڑھنے سے منع فرما رہے تھے، اس لیے عرض کیا کہ حضرت اگر جماعت ہو تو پوچھوں کہ پہلی صف میں نماز نہ پڑھنے کے حکم میں کیا مصلحت ہے؟

زمانے کے [illegible] کو لیٹ کر دیر اسکی رضا حاصل طلب کرتے ہیں، پھر [illegible] صف کی فضیلت کی اپنی جگہ مقام ہے، مگر آج کل پہلی صف پر جاہلوں کا قبضہ ہے اس لیے تم ان میں نہ گھسو، دوسری صف میں چلو دیا کرو، اس میں [illegible] اور تیسری صف میں [illegible] مسجد میں مانگنا اور دینا وقت ضائع کرنا ہے،

تیسری بات کے متعلق [illegible] کا حکم دیا ہے اکرام [illegible] جس سے اس تعلیم کو [illegible] تحریم کا معاذ رکھو۔ حضرت تمنی [illegible] نے فرمایا کہ [illegible] تینوں نصیحتوں پر عمل کیا۔ [1]

۱۳۲۷ھ مطابق ۱۹۱۰ء میں آپ بغداد شریف سے براستہ دمشق (شام) بذریعہ ریل گاڑی مدینہ منورہ پہنچے۔ اس وقت وہاں ترک حکومت تھی، ترکوں کے عہد

[1] فکر بیگ مرزا، ضیائے مدینہ، مطبوعہ حیدرآباد دکن (بھارت)، ۱۹۱۷ء ص ۲۰، ۲۱

marfat.com

Marfat.com

میں اسلامی تہوار بڑے تزک و احتشام اور شان و شوکت سے منائے جاتے تھے، حکومت خود بڑی عقیدت مندی سے انتظام کرتی تھی۔ اذان کے بعد صلوٰۃ و سلام پڑھا جاتا تھا۔ بڑی امن و سکون کی زندگی تھی۔ ترک حکومت بزرگوں کے آثار کو باقی رکھنے کی جدوجہد کرتی تھی۔ لیکن انگریزوں کی فریب کاری نے شریف مکہ کو اُبھارا اور اس نے ترک حکومت کے خلاف بغاوت کر دی، انگریزوں کی مدد سے جنگ ہوئی۔ ترک حرمین شریفین میں خون ریزی سے بچنا چاہتے تھے اس لیے انہوں نے مزاحمت نہ کی پھر بھی بہت سے مسلمانوں کا خون بہا۔ [1]

حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اُس وقت تُرک یہاں کے دیندار لوگوں کو ان کی جانوں کی حفاظت کے لیے اپنے ساتھ لے گئے، اس طرح مجھے بھی یہاں سے جانا پڑا، پھر جب ۱۳۳۲ھ میں شریف مکہ محافظِ حرمین شریفین ہوا تو میں پھر مدینہ منورہ حاضر ہو گیا۔ [2]

گیارہ بارہ سال تک شریف مکہ کی حکومت رہی، اس کے زمانہ میں بھی امن و چین رہا، وہ حرمین و شریفین کی خدمت کو اپنا فرض تسلیم کرتا تھا، عقائد کے جھگڑے بھی اتنے کھڑے نہیں ہوئے تھے۔ یہ دَور ۱۳۴۳ھ/ ۱۹۲۴ء تک رہا۔ ۱۳۴۴ھ/ ۱۹۲۵ء میں سعودی خاندان اور شریف مکہ کی جنگ ہوئی، ہزاروں مسلمان شہید ہوئے۔ بلکہ گنبد خضرا پر گولی چلی [3] بہت سے لوگ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ سے ہجرت کر گئے، شریفِ مکہ کو شکست ہوئی، سعودی حکومت برسرِ اقتدار آئی، یہ لوگ محمد بن عبدالوہاب نجدی کے عقیدے پر گامزن ہیں۔

---

[1] ماہنامہ ترجمان اہلِ سنّت، کراچی، ش جولائی ۱۹۷۵ء

[2] انٹرویو علامہ شیخ ضیاء الدین احمد مدنی (ٹیپ) مخزونہ حکیم محمد موسیٰ مدظلہ لاہور

[3] گنبد خضرا پر گولی چلنے کے واقعہ کو سید محمد سردار حسنی بی۔ اے نے حیات سلطان ابن سعود کے ص ۱۵۷ پر ایرانی تحقیقاتی وفد کی رپورٹ کے تحت تفصیل سے لکھا ہے۔
(خلیل احمد)

marfat.com
Marfat.com

حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ جن دنوں مدینہ منورہ میں حاضر ہوئے اُس وقت ایک بہت بڑے بزرگ عارف باللہ حضرت سیدی شیخ احمد الشمس الخالدی النقشبندی المراکشی قدس سرہٗ العزیز مدینہ منورہ میں موجود تھے۔ حضرت مدنی علیہ الرحمۃ نے ان کی صحبت میں کافی وقت گزارا[1]۔ ان کے علاوہ شیخ یوسف الافلم حضرت سید علی حسین اشرفی میاں قدس سرہٗ سجادہ نشین کچھوچھہ شریف (ضلع فیض آباد۔ یوپی)، حضرت شیخ محمود المغربی قدس سرہٗ العزیز (مدینہ منورہ) حضرت مولانا شیخ عبدالباقی زرقانی محلی قدس سرہٗ (مدینہ منورہ) حضرت شیخ سیدی عبدالرحمٰن سراج کی مفتی حنفیہ قدس سرہٗ (مکہ مکرمہ) حضرت شیخ احمد الشریف السنوسی طرابلسی قدس سرہٗ، (لیبیا)، حضرت علامہ شیخ محمد ہاشمی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت علامہ شیخ [illegible] رحمۃ اللہ علیہ، حضرت شیخ ابراہیم [illegible] رحمۃ اللہ علیہ، حضرت شیخ سید احمد [illegible] حضرت علامہ عبدالحق الہ آبادی [illegible] رحمۃ اللہ علیہ، حضرت شیخ [illegible] رحمۃ اللہ علیہ [illegible] حضرت شیخ [illegible] رحمۃ اللہ علیہ [illegible] سے مشہور

---

[1] [illegible]

[2] [illegible] کے علاوہ [illegible] سے [illegible] میں مزید تعلیم حاصل کی۔ [illegible] بڑی عقیدت تھی۔ شیخ سید احمد الخالدی کے انتقال کے بعد انہوں نے اپنا ایک [illegible] سنوسیہ جاری کیا۔ (طرابلس) میں ایک زاویہ (خانقاہ) بنایا۔ پھر [illegible] مقام پر اپنے طریقہ کا مرکز بنایا۔ آپ کا طریقہ لیبیا، سوڈان، چاڈ، نائیجیریا، مشرق وسطیٰ، ملائشیا، انڈونیشیا تک پھیلا۔ سنوسی طریقہ قادریہ سے مشابہ ہے۔

(ڈاکٹر عبداللہ الملا دی۔ افریقہ میں اسلام، مطبوعہ، اسلامی مرکز، کراچی)

marfat.com

Marfat.com

شیخ علامہ یوسف بن اسمٰعیل نبہانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے علمی اور روحانی استفادہ کیا۔[1]

حضرت سیدی مدنی قبلہ قدس سرہٗ نے ایک مرتبہ شیخ طریقت مولانا غلام قادر اشرفی رحمۃ اللہ علیہ[2] (لالہ موسیٰ، گجرات پنجاب) سے فرمایا کہ جب میں شروع میں مدینہ منورہ آیا تو اُن دنوں ایک ایسا وقت بھی آیا کہ مجھے سات دن تک فاقہ رہا، یہاں تک کہ میرے پاس پانی خریدنے کے لئے بھی کوئی پیسہ نہ تھا، آخر فاقہ کی شدت سے نڈھال ہوگیا، ساتویں روز ایک بزرگ آئے اُن کے پاس تین مشکیزے تھے۔ ایک مشکیزے میں گھی، دوسرے میں شہد اور تیسرے میں آٹا تھا انہوں نے سامان رکھا اور یہ کہہ کر بازار چلے گئے کہ میں کچھ مزید سامان لے آؤں، کچھ دیر بعد وہ چائے کا ڈبہ اور چینی وغیرہ لے کر واپس آئے اور کہا کہ یہ سب تمہارے لیے ہے، پکاؤ اور کھاؤ، یہ کہہ کر واپس باہر چلے گئے، میں نے دل میں خیال کیا ان بزرگ کو باہر دیکھوں اور کچھ تفصیل معلوم کروں۔ میں نے فوراً دروازے سے باہر آکر دیکھا تو وہ غائب تھے۔ مولانا غلام قادر اشرفی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت مدنی قدس سرہٗ سے دریافت کیا کہ حضرت آپ کے خیال میں وہ کون تھے؟ آپ نے فرمایا میرے خیال میں وہ شاہِ

---

[1] انٹرویو حضرت شیخ ضیاء الدین احمد مدنی علیہ الرحمۃ (ٹیپ) محفوظہ حکیم محمد موسیٰ امرتسری، لاہور

• روزنامہ نوائے وقت لاہور، مجریہ ۶ر اکتوبر ۱۹۸۱ء

[2] مولانا غلام قادر اشرفی بن میاں باغ علی چشتی ۱۲ر محرم ۱۳۲۳ھ/۱۰ر مارچ ۱۹۰۶ء میں ریاست فرید کوٹ (بھارت) میں پیدا ہوئے۔ ۱۹۱۱ء میں سکول داخل ہوئے۔ ۱۹۲۲ء میں امتیازی حیثیت سے میٹرک کرنے کے بعد کالج میں داخلہ لیا، مگر طبیعت مائل نہ ہوئی، پھر مذہبی تعلیم شروع کی، مختلف اساتذہ سے پڑھنے کے بعد جامعہ نعیمیہ مرادآباد سے سند فراغت حاصل کی۔ ۱۹۲۶ء تا ۱۹۲۸ء تک مکتسر (ضلع فیروزپور) میں تدریس و خطابت کے فرائض سرانجام دیئے۔ نواب شاہ ممدوٹ کی ہدایت پر سیاسی تحریکوں میں حصہ لیا۔ شدھی تحریک کے خلاف اپنے استاذ مولانا قطب الدین برہم چاری کے ساتھ بھرپور حصہ لیا۔ ۱۹۲۹ء میں سیاست میں عملی طور پر حصہ لیا۔ ۱۹۳۸ء میں لالہ موسیٰ (گجرات) کے ہائی سکول میں مدرس مقرر ہوئے، مسلم لیگ کی تمام تحریکوں میں حصہ لیا، ۱۹۵۳ء میں ۱۹۷۴ء کی ختم نبوت کی تحریک میں بھرپور حصہ لیا۔ ۲ر شوال ۱۳۹۹ھ/۲۶ر اگست ۱۹۷۹ء کو رات

marfat.com
Marfat.com

دو جہاں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیارے چچا سید الشہداء حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ تھے کیونکہ مدینہ منورہ کی ولایت انہی کے سپرد ہے۔ [1]

حضرت شیخ علامہ یوسف بن اسمٰعیل نبہانی فلسطینی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اپنی شہرۂ آفاق کتاب "جامع کرامات الاولیاء" میں سید الشہداء حضرت سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کی غریب نوازی کا ایک واقعہ لکھا ہے کہ حضرت سید جعفر بن حسن برزنجی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب "نثائج الارتحال والسفر فی اخبار اہل القرن الحادی عشر" میں حضرت شیخ احمد بن محمد میاطی الشہیر بابن العنبی البناء متوفی مدینہ منورہ محرم الحرام سنہ ۱۱۲۶ھ سے روایت کی کہ شیخ احمد نے فرمایا، میں نے ایک تھلا زدہ سال میں مصر سے دو اونٹ خریدے اور اپنی والدہ کے ساتھ سفر حج اختیار کیا۔ حج سے فارغ ہو کر مدینہ منورہ میں حاضری دی، دونوں اونٹ مدینہ منورہ پہنچ کر مر گئے، ہمارے پاس اتنی رقم نہ تھی کہ دو اونٹ خرید سکتے اور نہ ہی کرایہ پر سواری لینے کے قابل تھے۔ میں رات کے وقت روضۂ اقدس میں حضرت سید صفی الدین قشاشی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنی یہ حالت عرض کی۔ وہ کچھ دیر خاموش رہے پھر فرمانے لگے کہ آپ ہی [illegible] رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں حاضری دیں، وہاں جتنا ہو سکے گڑگڑائیں اور پھر اول تا آخر اپنا حال سنائیں۔ میں نے آپ کے ارشاد کی تعمیل کی اور بارگاہ کے دروازے پر حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے مزار انور کے سامنے قبلہ رو کھڑا ہو کر اپنا حال عرض کیا۔ [illegible]

(بقیہ حاشیہ ص) [1] بحوالہ "اولیائے گجرات" پاکستان میں دفن ہوئے اور ان کے مزار کے لیے دیکھئے "تعارف علمائے اہل سنت" مرتبہ مولانا محمد صدیق ہزاروی مطبوعہ لاہور ۱۹۷۹ء

ہفت روزہ افق، کراچی
شمارہ
۲۷ اگست تا ۹ ستمبر ۱۹۷۹ء

marfat.com
Marfat.com

طہارت خانہ میں وضو کر کے مسجد نبوی شریف میں داخل ہوا تو والدہ محترمہ کو بیٹھے ہوئے پایا۔ مجھے دیکھ کر فرمانے لگیں ابھی تمہیں ایک آدمی پوچھ رہا تھا، میں نے عرض کیا وہ کہاں ہے؟ فرمایا کہ حرم نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پچھلی طرف گئے ہیں، میں ادھر چلا گیا۔ یک لخت ایک پر ہیبت شخصیت اور سفید داڑھی والے بزرگ سامنے آئے اور مجھے فرمانے لگے، شیخ احمد مرحبا! میں نے ان کے ہاتھوں کو بوسہ دیا، مجھے فرمانے لگے آپ مصر چلے جائیں۔ میں نے عرض کیا آقا کس طرح جاؤں، فرمانے لگے میں کسی آدمی سے آپ کے کرایہ کی بات کرتا ہوں، پھر آپ مجھے ساتھ لے کر مدینہ طیبہ میں مصری حاجیوں کے خیموں میں گئے۔ آپ نے ایک خیمہ میں داخل ہو کر اس کے مالک کو سلام کیا، تو وہ اٹھ کر کھڑا ہوا، آپ کے ہاتھوں کو بوسہ دیا اور بہت تعظیم کی، آپ نے اسے فرمایا کہ شیخ احمد ادریان کی والدہ کو مصر لے جاؤ، آپ نے اسے کرایہ ادا کر دیا اور مجھے فرمانے لگے کہ شیخ احمد تم اپنی والدہ اور سامان کو یہاں لے آؤ، میں تھوڑی دیر میں اپنی والدہ کے ساتھ سامان لے کر واپس خیمہ میں آگیا۔ آپ نے اونٹ والے کو راستہ میں میرے ساتھ اچھائی سے پیش آنے کی وصیت کی اور اٹھ کھڑے ہوئے، میں بھی آپ کے ساتھ چل پڑا۔ جب ہم مسجد نبوی شریف کے قریب پہنچے تو فرمانے لگے کہ تم اندر چلے جاؤ، میں مسجد شریف میں داخل ہو کر آپکا انتظار کرنے لگا۔ انتظار کرتے کرتے نماز کا وقت ہو گیا لیکن آپ نظر نہ آئے۔ میں نے بہت تلاش کیا مگر آپ نہ ملے۔ میں واپس اس مصری اونٹ والے کے پاس آیا اور اس سے آپ کے متعلق اور آپکی جگہ کے بارے میں دریافت کیا۔ وہ کہنے لگا کہ میں نے آج سے پہلے انہیں دیکھا بھی نہیں تھا۔ آخر میں حضرت شیخ صفی الدین قشاشی کی خدمت میں حاضر ہوا اور ساری بات بتائی۔ آپ فرمانے لگے کہ وہ حضرت سیدنا حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کی روح پاک تھی جو جسمانی شکل میں سامنے آئی تھی۔ [1]

مرزا شکور بیگ حیدرآبادی بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت مدنی

---

[1] علامہ شیخ یوسف بن اسماعیل نبہانی، جامع کرامات اولیاء (اردو) ج ۲ ص ۳۹۲ مطبوعہ لاہور ۱۹۸۲ء

marfat.com
Marfat.com

علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ اہل مدینہ منورہ سیدنا حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس اپنی مشکل پیش کرتے ہیں اور ان سے عرض کرتے ہیں کہ اپنے بھتیجے حضور نبی کریم رؤف و رحیم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سفارش فرمائیں کہ وہ اپنی دعا سے یہ مشکل حل فرمائیں، چنانچہ حضرت مدنی علیہ الرحمۃ نے اپنا ایک خانگی واقعہ بیان فرمایا کہ میری ایک عزیزہ کی املاک اور باغات تھیں، جس پر غیر حکومت کے اشخاص نے قبضہ کر لیا تھا۔ حاکم مدینہ کے پاس دعوے پیش کیا گیا۔ ان کی جواب دہی ہوئی کہ جس حکومت کے وہ زمانہ سے وہ اپنے آپکو مالک بتاتی ہے، وہ سلطنت ترکی تھی اور ان کی طرف سے ایک عدالتی تحریری طلاق نامہ بھی پیش کر دیا گیا جس پر روؤ گواہوں کے دستخط ثبت تھے۔ اس جعلی طلاق نامہ کی تردید ہی پیش کرنی تھی، سب کو فکر تھی کہ اس کی تردید کیسے ہو۔ حضرت مدنی علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ میں [illegible] مزار مبارک سے واپسی پر [illegible] میں چل کر چلتے چلتے [illegible] مزار مبارک تک [illegible] پاسکتی۔ اس [illegible] معلوم نہیں۔ اس [illegible] مبارک کی حاضری سے [illegible] کے ساتھ چل دیا، جب اس کے [illegible] ایک چھوٹی سی لڑکی وہاں سے اٹھا کر لے آئی میں [illegible] اس شخص نے وہ کاغذات مجھ [illegible] دیئے اور کہا کہ حضرت جب تک میں [illegible] کر لوں آپ ان کاغذات پر ایک نظر ڈال لیجئے، یہ میرے والد کے زمانے کے کاغذات ہیں، مجھے پڑھنا نہیں آتا اگر کوئی کام کا کاغذ ہوا تو رکھ لوں گا ورنہ سب کو جلا دوں گا۔ میں نے کہا ٹھیک ہے میں اتنی دیر انہیں دیکھتا ہوں، میں نے سب سے پہلے جس کاغذ کو دیکھنے کے لئے

marfat.com

Marfat.com

اُٹھایا وہ دو گواہوں کے بیانات کی باضابطہ نقل تھی جو انہوں نے قاضی کی عدالت میں دیئے تھے اور یہی وہ گواہ تھے جن کے دستخط اس طلاق نامہ پر تھے اور یہ بیانات اس طلاق نامہ کے بعد کی تاریخ پر دیئے گئے تھے۔ اور ان بیانات میں اس خاتون کو زوجہ تسلیم کیا گیا تھا، بہرحال ان بیانات کی وجہ سے وہ طلاق نامہ جھوٹا ثابت ہوا اور ہمیں کامیابی نصیب ہوئی۔[1]

حضرت مدنی علیہ الرحمۃ ہر سال ماہِ رمضان المبارک میں حضرت سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کے مزار اقدس پر حاضری دیتے اور ایک روزہ وہاں افطار کرتے۔[2]

جناب شکور بیگ مرزا لکھتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت مدنی علیہ الرحمۃ سے پوچھا کہ حضرت! جب آپ مدینہ منورہ تشریف لائے تو یہاں کے لوگوں کی کیا حالت تھی؟ فرمایا مرزا صاحب میں آپ کو ایک واقعہ سناتا ہوں آپ خود اس سے اندازہ کرلیں گے۔ حضرت مدنی علیہ الرحمۃ فرمانے لگے کہ میرے ایک دوست یہاں آئے اور مجھ سے کہنے لگے کہ میں نے نذر مانی تھی کہ مدینہ منورہ کی حاضری نصیب ہوئی تو وہاں کے غرباء میں کپڑا تقسیم کروں گا۔ اَب آپ مجھے کسی دکان سے لٹھے کے چالیس تھان دلا دیجئے تاکہ تقسیم کرسکوں۔ میں انہیں ساتھ لے کر اپنے ایک دوست عبدالرحمٰن مدنی کی دکان پر گیا اور ان سے کہا کہ بھائی انہیں لٹھے کے چالیس تھان درکار ہیں، یہ سن کر وہ دکاندار دوست مجھے ذرا علیحدہ لے گیا اور کہنے لگا کہ آپ جتنا کپڑا چاہئے ہیں میرے ہاں موجود ہے مگر صبح سے میں نے بفضل خُدا ہزار بارہ سو کما لیے ہیں، لیکن

---

[1] شکور بیگ مرزا: ضیائے مدینہ، مطبوعہ حیدرآباد (دکن بھارت) ۱۹۸۲ء صـ ۱۷/۱۸

نوٹ: حضرت سیدنا حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے توسل سے اپنی کسی مشکل کے لیے دُعا کرنے کا واقعہ مولوی حسین احمد دیوبندی کی روایت سے روزنامہ الجمعیۃ دہلی، شیخ الاسلام نمبر خصوصی شمارہ ۲۵ رجب ۱۳۷۷ھ/ ۱۹۵۸ء کے صفحہ ۱۵۹ پر بھی درج ہے۔ (خلیل احمد)

[2] مکتوب محمد حنیف قادری (مدینہ منورہ) بنام حکیم محمد موسیٰ امرتسری مدظلہ، لاہور، مورخہ ۱۲ دسمبر ۱۹۸۲ء

marfat.com
Marfat.com

میرے مقابل کی دکان والے صاحب کے ہاں آج بکری نہیں ہوئی اسلئے یہ کپڑا آپ ان کے ہاں سے دلا دیجئے تاکہ اُن کی کچھ بکری ہو جائے۔ کیونکہ وہ بھی بال بچوں والے ہیں۔ حضرت مدنی علیہ الرحمۃ یہ بات سُنکر فرمانے لگے کہ اُس وقت ایسے قناعت پسند، ہمدرد اور اچھے لوگ تھے۔ مگر آج یہ عالم ہے کہ باپ کے گاہک کو بیٹا چھینتا ہے اور بیٹے کے گاہک پر باپ لپکتا ہے۔

ایک مرتبہ میں نے پوچھا حضرت جو لوگ آپ کے ابتدائی زمانہ میں حج کے لیے آتے تھے ان کا کیا حال تھا۔ حضرت مدنی علیہ الرحمۃ نے فرمایا اس وقت جو بھی حج کے لیے حاضر ہوتا تھا۔ اسکی یہی کوشش ہوتی تھی کہ جسے تکلیف پہنچی جائے مگر اسکے ساتھ رہنے والے کو کوئی تکلیف نہ ہو۔ اسلئے ہر جگہ آسانی رہتی تھی مگر آج کل تو آپ دیکھ رہے ہیں۔ کہ ہر ایک یہی چاہتا ہے کہ اسکے آرام میں خلل نہ ہو۔ [1]

حضرت مکی علیہ الرحمۃ نے اپنے عہد میں انتظام کے بعد حجاج کرام کو دوران حج سہولتیں فراہم کرنے کی جانب خصوصی توجہ فرمائی، انتظام و انصرام سے لے کر آمد و رفت کی دشواریوں کے سدباب کے لیے مختلف حج کے ادوار میں مختلف ماہرین سے مشاورت کی اور بالآخر مدت کے لیے وقف کر دی۔ حضرت مدنی علیہ الرحمۃ کی تجاویز کے مطابق ہی آج بھی اسلام میں قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ [2]

حضرت مدنی علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ سفر حج میں بڑی تنگی ہوتی تھی۔ مہینوں پہلے لوگ گھر سے چلتے تھے، جگہ جگہ اونٹ کرایہ پر کیا جاتا تھا، ہر منزل کے لیے الگ الگ اونٹ کرایہ پر لیا جاتا تھا۔ ایک مرتبہ کچھ لوگ وسیلہ پر مناظرہ کرنے آئے انہوں نے مجھ سے پوچھا کہ کیا آپ اللہ تعالیٰ کے لیے غیر اللہ کو وسیلہ کے قائل ہیں؟ میں نے کہا وسیلہ قائم کرنے کا حکم قرآن میں ہے۔

---

[1] شکور مرزا، ضیائے مدینہ، مطبوعہ حیدرآباد دکن (بھارت) ۱۴۰۲ھ ص ۱۶۷، ۱۶۳

[2] روزنامہ حریت، کراچی مجریہ ۵ اکتوبر ۱۹۸۱ء

marfat.com

Marfat.com

انہوں نے کہا اس وسیلہ سے مراد نماز اور نیک کام ہیں۔ میں نے سوال کیا کہ صلوٰۃ (نماز) اللہ ہے یا غیر اللہ؟ اس پر سب ساکت ہو گئے، جواب نہ بن پڑا اور واپس چلے گئے۔ اسی طرح متعدد مسائل پر گفتگو کرنے کے لئے آتے رہے، مجمع لوگوں کا لگا جلنا بند کرتے رہے۔ [1]

ایک مرتبہ مدینہ طیبہ کے امیر، بن ابراہیم نے آپکو طلب کیا، وہ بہت سخت مزاج مشہور تھا۔ اُس نے بڑے غیض و غضب کے ساتھ گفتگو شروع کی۔ اس کے ہاتھ میں برہنہ تلوار تھی جسے وہ لہرا لہرا کر بات کرتا تھا۔ حضرت خاموشی سے اس گفتگو سنتے رہے۔ اُس نے پوچھا آپ انبیاء و اولیاء کو وسیلہ بنانا جائز سمجھتے ہیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا، ہاں، اس نے کہا اس پر دلیل پیش کریں۔ حضرت مدنی علیہ الرحمۃ نے قرآن کریم کی یہ آیت مبارکہ پڑھی، "یا ایھا الذین اٰمنوا اتقوا اللہ وابتغوا الیہ الوسیلہ"

امیر نے کہا یہ تو ہماری دلیل ہے کیونکہ وسیلے سے مراد اعمالِ صالحہ ہیں نہ کہ انبیاء و اولیاء ہیں۔ حضرت نے پوچھا کہ یہ بتایئے ہمارے یہ نیک اعمال بارگاہِ خداوندی میں مقبول ہیں یا مردود؟ امیر نے کہا مجھے کیا معلوم کہ مقبول یا مردود، اس پر حضرت نے فرمایا کہ جب اعمال وسیلہ بن سکتے ہیں جن کے بارے میں ہمیں معلوم نہیں کہ وہ مقبول ہیں یا مردود، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیوں وسیلہ نہیں بن سکتے جو کہ بارگاہِ خداوندی میں یقیناً مقبول ہیں۔ یہ جواب سُن کر امیر کا سارا غصہ جاتا رہا اور بڑی نرمی سے گفتگو کرنے لگا۔ حضرت کو چائے پیش کی اور بڑی عزت کے ساتھ رخصت کیا۔ [2]

؎ حصارِ منکروں میں بھی نبی کے نامِ نامی کی
بلند رکھتے تھے عظمت حضرت قبلہ ضیاء الدین

---

[1] ماہنامہ ترجمان اہل سنت کراچی، ش جولائی ۱۹۷۵ء

[2] مکتوب مولانا عبدالحکیم شرف (لاہور) بنام راقم، محررہ ۲۸ دسمبر ۱۹۸۱ء

marfat.com
Marfat.com

ایک دن شام کے وقت حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ اپنی بکریوں کو درختوں کے پتے کھلا رہے تھے کہ وہابی پاس سے گزرے۔ ایک نے دوسرے سے کہا کہ تمہیں معلوم ہے ابوحنیفہ کی موت پر سفیان نے کیا کہا تھا؟ اس نے کہا میں نے کچھ نہیں سنا۔ پہلے شخص نے کہا سفیان نے کہا تھا اللہ تعالیٰ نے اہل زمین کو ابوحنیفہ کے شر سے نجات دی۔ یہ سننا تھا کہ حضرت مدنی علیہ الرحمۃ نے جلال کے عالم میں فرمایا "لعنۃ اللہ علی الکاذبین" اس شخص نے امیر کے پاس شکایت کی کہ حضرت نے مجھے کاذب کہا اور مجھ پر لعنت کی، امیر طلب کرنے پر حضرت مدنی علیہ الرحمۃ تشریف لے گئے اور اس کے دریافت کرنے پر فرمایا کہ اگر کوئی شخص امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ کے متعلق یہ کہے کہ خدا نے اہل زمین کو ان کے شر سے نجات عطا فرمائی ہے تو آپ اس کو کیا کہیں گے؟ امیر نے کہا وہ بیہودہ اور مردود ہے۔ حضرت مدنی علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ اس شخص نے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے متعلق ایسا کلمہ کہا ہے امیر نے کہا یہ بات ہے؟ اور اس کے منہ پر تھوک دیا اور کہا کہ تم لوگ ان لوگوں کو جن کی امام [illegible]

[illegible]

[illegible]

[

والا آپ کے حکم کے خلاف فتوے دے تو رہنے کے باوجود نکلا ہوا سمجھا جاتا ہے۔ اور اگر دور والا آپ کی شریعت کا اتباع کرے تو دُور رہنے کے باوجود یہاں حاضر سمجھا جاتا ہے۔

حرم ہے اسے ساحتِ ہر دو عالم
جو دل ہو چکا ہے نثار مدینہ

اس گفتگو کے بعد آپ توکل برخدا، تکیہ بر مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حصن حصین میں بفراغِ دل مصروف دُعا ہو گئے اور دوسری جانب ارباب اقتدار آپکی بابت مشورے کرنے لگ گئے۔ بالآخر طے پایا کہ یہ کوئی دیوانہ ہے اِسے اسکے حال پر رہنے دو۔[1]

ایک مرتبہ پیر طریقت حضرت خواجہ خان محمد تونسوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سجادہ نشین خانقاہ سلیمانیہ (تونسہ شریف ضلع ڈیرہ غازیخاں) نے جامع الملفوظ علامہ فقیر محمود سدیدی سلیمانی خطیب جامع مسجد سلیمانی تونسہ شریف سے فرمایا کہ مدینہ منورہ میں کتنے دن ٹھہرے تھے عرض کی انیس دن۔ آپ نے فرمایا مولانا ضیاء الدین قبلہ کے پاس بھی گئے تھے؟ عرض کی ہاں جایا کرتا تھا، فرمایا کتنی مرتبہ حاضری دی تھی۔ عرض کی چھ سات بار۔ آپ نے ذوق میں فرمایا کہ مولانا کا وجود غنیمت ہے میں بھی عموماً ظہر کے بعد مولانا صاحب کے پاس جایا کرتا تھا۔ عصر تک مولانا صاحب کے پاس بیٹھا رہتا تھا۔ عصر کی نماز کے بعد حرم شریف آجایا کرتا تھا۔ ایک ساتھی کو اپنے ساتھ ملا کر عصر کی نماز باجماعت ادا کر لیا کرتا تھا۔ پھر عشاء تک حرم شریف میں رہتا تھا۔ مولانا ضیاء الدین قبلہ اس بات پر زور دیا کرتے تھے کہ نجدیوں کے پیچھے نماز نہیں ہوتی، ایک دفعہ میں حضرت میاں نور جہانیاں صاحب (چشتیاں) کے ساتھ مولانا قبلہ کے پاس گیا، اسی مسئلہ پر گفتگو ہوئی۔ مولانا ضیاء الدین قبلہ نے فرمایا جو ان کے عقیدے سے واقف ہو اسکی نماز ان کے پیچھے نہیں ہوتی البتہ ناواقف کی ہو جائے گی۔[2]

---

[1] ماہنامہ رضائے مصطفےٰ، گوجرانوالہ شمارہ محرم الحرام ۱۴۰۲ھ

[2] ملفوظات حضرت خواجہ خان محمد تونسوی علیہ الرحمۃ (م ۱۹۷۹ء) مطبوعہ ملتان ص ۱۲

marfat.com
Marfat.com

اسی سلسلے میں فرمایا کہ امامت اور نماز کا مسئلہ حجاز مکرمہ میں پہلی مرتبہ پیش نہیں آیا بلکہ اس سے پہلے بھی ایسے دور گزر چکے ہیں کہ بہت سے مسلمانوں نے اُس وقت کے امام کے پیچھے نماز پڑھنے سے گریز کیا۔ حتیٰ کہ بعض صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا بھی یہی عمل رہا، حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کے زمانے میں بہت سے صحابہ کرام اُس وقت کے مقررہ امام کے پیچھے نماز پڑھنے سے گریز کرتے تھے کہ کہیں شہادت عثمان میں یہ بھی شامل نہ ہو۔[1]

اسی طرح یزید اور حجاج بن یوسف کے مقرر کردہ امام کے پیچھے لوگوں نے نماز ادا نہیں کی۔ اب چوتھا دور ہے۔ بعض مفسد لوگوں کو یہ اعتراض ہوتا ہے کہ کچھ مخصوص عقائد کے لوگ سعودی امام کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے جبکہ لاکھوں مسلمان پڑھتے ہیں۔ اگر لاکھوں مسلمان عقائد کی واقفیت کے بعد پڑھتے ہیں تو نماز کا ہونا محل نظر ہے۔ لیکن ہمیں معلوم ہے کہ عام مسلمان ان کے عقائد سے واقف نہیں ہیں بلکہ عقیدتمندی کی بنا پر نماز ادا کرتے ہیں کہ یہ خانہ کعبہ اور مسجد نبوی کے امام ہیں۔ اسی مسئلہ کے بارے میں ایک مرتبہ علامہ سید احمد سید شاہ صاحب کاظمی رحمۃ اللہ علیہ سے سوال کیا گیا کہ وہابی نجدی امام کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں؟ علامہ کاظمی رحمۃ اللہ علیہ نے جواب میں فرمایا کہ تمام اہل اسلام کے نزدیک یہ حقیقت مسلّم ہے کہ کسی امام کے پیچھے صحیح اقتداء کے بغیر نماز مقتدی نہیں ہو سکتی۔ جس کے لیے مقتدی و امام کے مابین ایک مخصوص رابطہ قائم ہو جاتا ہے۔ اس مخصوص رابطہ کے بغیر صحت اقتداء متحقق نہیں کہ یہ رابطہ ظاہری و مادی جسمانی نہیں بلکہ یہ رابطہ صرف باطنی روحانی اور اعتقادی ہے جس کا وجود امام اور مقتدی کے درمیان اُصولی اعتقادیں موافقت کے بغیر ناممکن ہے۔ شرک، کفر کے منافی ہے اور کفر و جاہلیت اسلام و ایمان سے قطعاً متضاد ہیں۔ اگر مقتدی جانتا ہے کہ

---

[1] بخاری شریف جلد ۱ ص ۹۶؛ عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری از علامہ بدرالدین عینی حنفی رح مطبوعہ مصر، جلد ۵ صہ ۲۳۱

marfat.com

Marfat.com

میرا کوئی عقیدہ امام کے نزدیک مشرک مثل کفر و جاہلیت ہے تو دونوں کے درمیان اعتقادی موافقت نہ رہی اس عدم موافقت کے باعث صحتِ اقتدار کی بنیاد منہدم ہوگئی۔ ایسی صورت میں امام کے پیچھے اسکی نماز کا صحیح ہونا کیونکر متصور ہو سکتا ہے؟ اس دعویٰ کی دلیل یہ ہے کہ مثلاً کسی منکر ختم نبوت کے پیچھے کسی مسلمان کی نماز نہیں ہوتی، کیونکہ مقتدی ختم نبوت کا اعتقاد رکھتا ہے اور امام ختم نبوت کا منکر ہے، دونوں کے درمیان اعتقادی موافقت نہ ہونے کی وجہ سے صحتِ اقتدار کی بنیاد باقی نہ رہی لہٰذا نماز نہ ہوئی۔ توضیح مدعا کے لیے ہدایہ سے ایک جزیہ کا خلاصہ پیش کرتا ہوں۔ کہ اگر امام کی جہت تحری، مقتدی کی جہت تحری سے مختلف ہوئی اور تاریکی یا کسی اور وجہ سے مقتدی کو اس اختلاف کا علم نہ ہو سکے تو اسکی نماز درست ہے ——— اور اگر مقتدی امام کی جہت تحری کا علم رکھتے ہوئے اس کے پیچھے نماز پڑھ رہا ہے تو اس کی نماز فاسد ہوگی۔ صاحبِ ہدایہ نے اس فساد کی دلیل دیتے ہوئے فرمایا لانہ اعتقد امامہ علی الخطاء یعنی فسادِ صلوٰۃ کی دلیل یہ ہے کہ مقتدی نے اپنے امام کے خطاء پر ہونے کا اعتقاد کیا۔ اس سے واضح ہوا کہ نماز درست ہونے کے لیے ضروری ہے کہ مقتدی امام کے خطا پر ہونے کا معتقد نہ ہو۔ یعنی مطابقت اعتقاد ضروری ہے بشرطیکہ مقتدی امام کی خطا سے باخبر ہو اور اگر وہ امام کی خطا سے لاعلم ہے تو ایسی صورت میں نماز ہو جاتی ہے۔ اس مختصر تمہید پر غور کرنے سے یہ بات آسانی سے سمجھ میں آجاتی ہے کہ مقتدی جب یہ جانتا ہے کہ امام کا اعتقاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے اللہ کا عطا کردہ علم ماننا کفر و شرک ہے اور امام کے عقیدے میں انبیاء کرام و صالحین سے استمداد بلکہ توسل تک شرک ہے اور امام مزارات انبیاء علیہم السلام و مزارات اولیاء عظام کے لئے سفر کرنے بلکہ مزارات کی تعظیم و تکریم کو بھی شرک قرار دیتا ہے اور مقتدی ان تمام امور کو توحید اور اسلام کے عین مطابق سمجھتا ہے تو ایسی صورت میں عدم موافقتِ اعتقاد کی وجہ سے صحتِ اقتدار کی بنیاد مفقود ہے پھر نماز کیوں کر درست ہو سکتی ہے۔ رہا یہ امر کہ ایام حج وغیرہ میں ہزاروں لاکھوں مسلمانوں کی نماز کا کیا حکم ہوگا؟ تو میں عرض کروں گا کہ ہزاروں لاکھوں مسلمان جن کے

marfat.com
Marfat.com

اصولی عقائد امام سے مختلف ہیں انکی تین قسمیں ہیں۔ اول وہ جو اچھی طرح جانتے ہیں کہ ان اصولی عقائد میں امام کا عقیدہ ہم سے مختلف ہے، ان کا حکم تمہید کے ضمن میں واضح ہو گیا۔ ایسے لوگ اپنے علم کے مقتضا کے مطابق یقیناً مجتنب رہیں گے۔ دوم وہ مسلمان جو یہ جانتے ہیں کہ امام کے بعض عقائد ہمارے عقائد سے مختلف ہیں مگر وہ یہ نہیں جانتے کہ یہ اختلاف اصولی عقائد میں ہے اور ہمارے عقائد امام کے نزدیک کفر و شرک، معصیت و جاہلیت کا حکم رکھتے ہیں۔ یہ مسلمان عوام مکہ و حرم و دیگر بلاد اسلامیہ عوام و مسجد نبوی کی مخلصوں اور خلق و متبعین والے پنجابی کے مقابلہ میں [illegible] کر اپنی غلط فہمی کی بنا پر اس امام کے پیچھے نماز پڑھتے ہیں۔ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[

صاحب نے مجھ سے کہا کہ اگر آپ اپنے صاحبزادے کو حیدرآباد لے آئیں تو وہاں علاج کیا جا سکے گا۔ چنانچہ میں اپنے لڑکے محمد فضل الرحمٰن کو لے کر حیدرآباد چلا گیا۔ وہاں نواب فخر یار جنگ کے بنگلہ پر قیام کیا جو اُس وقت وہاں وزیر مالیات تھے۔ اسی زمانہ میں وہاں علماء و مشائخ سے ملاقاتیں ہوئیں۔ ان میں حضرت سید عبداللہ شاہ صاحبؒ تھے، مولانا عبدالقدیر اور مفتی عبدالرحیم تھے۔ ایک اور افغانی عالم مولانا بلالوفا تھے یہ جامعہ نظامیہ حیدرآباد میں شیخ الفقہ تھے [1]

پھر فرمایا کہ تیسری مرتبہ ایسا ہوا کہ ۱۳۳۹ھ میں مسجد نبوی شریف باب جبرئیل کے پاس ایک خواب دیکھا، جس میں اشارہ تھا کہ محسن ملت اعلیٰحضرت امام احمد رضا خانؒ کا آخری سال ہے، دل میں خیال آیا کہ چلو ایک بار اپنے مرشد کامل کی زیارت تو کر لو۔ فقیر مدینہ سے بمبئی آیا وہاں سے اجمیر شریف حاضری دیتا ہوا بریلی شریف حاضر ہوا اور اعلیٰحضرت قبلہ کی زیارت و قدمبوسی کا شرف حاصل کیا۔ [2] اعلیٰحضرت قدس سرہٗ اُس وقت چلنے پھرنے سے معذور تھے، دو آدمی کرسی پر بٹھا کر مسجد میں لاتے اور اعلیٰحضرتؒ کو صف میں بٹھا دیتے۔ آپ باجماعت نماز ادا فرماتے اور عشاء تک مسجد میں تشریف رکھتے باوجود نقاہت اور ضعف کے تبلیغ دین کا سلسلہ جاری رہتا۔ فجر اور ظہر کی نماز گھر میں باجماعت ادا فرماتے۔ [3] آپ ایسی حالت میں بھی تصنیف و تالیف میں مشغول رہتے اور اپنی مشہور کتاب "المحجۃ المؤتمنہ" ترک موالات دکان کو اپریشن کے بارے میں انہی دنوں تحریر فرمائی۔ مولانا سید نعیم الدین مرادآبادی رحمۃ اللہ علیہ سے بھی وہیں بریلی شریف میں پہلی ملاقات ہوئی۔ اس کے بعد مدینہ منورہ میں دو مرتبہ ملاقات

---

[1] شکور بیگ مرزا، ضیائے مدینہ، مطبوعہ حیدرآباد دکن (بھارت)، ۱۹۸۲ء

[2] مکتوب قاری محمد امانت رسول، پیلی بھیت (بھارت) بنام حکیم محمد موسیٰ امرتسری لاہور مورخہ ۳۰ اپریل ۱۹۸۲ء

[3] روزنامہ جنگ کراچی مجریہ ۵ اکتوبر ۱۹۸۱ء

marfat.com
Marfat.com

ہوئی ان کے ساتھ حضرت علامہ سید ابوالبرکات لاہوری علیہ الرحمۃ اور محدث کچھوچھوی
علیہ الرحمۃ بھی تھے۔[1] بریلی شریف میں قیام کے دنوں میں عصر اور مغرب کے درمیان اعلیٰحضرت
قبلہ ہوتے اور یہ فقیر ہوتا تھا کوئی میسرا نہیں شعبان میں ہم لوگوں نے یہ رائے دی کہ گرمی بہت
ہے اور اعلیٰحضرت قبلہ کی طبیعت ناساز ہے، کمزوری بھی بہت ہے اس لئے امسال روزہ
نہ رکھیں۔ اعلیٰحضرت قبلہ سے جب کہا گیا تو فرمایا جب سے ہم پر روزے رکھنا فرض ہوئے
اب تک بحمداللہ ایک روزہ قضا نہیں ہوا، کچھ بھی ہو روزہ نہیں چھوٹ سکتا پھر اعلیٰحضرت
قبلہ نے فرمایا اگر ہم گرمی کا بہانہ کریں تو یہ بات ہے کہ رمضان المبارک کی سردی میں
ٹھنڈے ٹھنڈے [illegible] مناسب رہے گا۔ اعلیٰحضرت قبلہ کا یہ ارشاد
سنتے ہی [illegible] عرض کیا کہ حضور آپ کے [illegible]
حاضر ہوں آپ کے [illegible] اور [illegible] آپ [illegible]
وہ [illegible] اللہ [illegible] چنانچہ
اور [illegible]

[illegible]

[illegible]

[

ایمان کی سلامتی کی دعا فرمائیں تو حضرت فوراً اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ کا شعر پڑھتے ؎

تو نے سلام دیا تو نے جماعت میں لیا
تو کریم اب کوئی پھرتا ہے عطیہ تیرا

اگر کوئی عرض کرتا کہ حضرت ٹھنڈا پانی پئیں گے ؟ تو فوراً ہی گنبدِ خضرا کی طرف اشارہ کرکے اعلیٰحضرت قدس سرہٗ کا یہ شعر پڑھتے ؎

ٹھنڈا ٹھنڈا میٹھا میٹھا
پیتے ہم ہیں پلاتے یہ ہیں

کبھی فرماتے کہ مرزا (شکور بیگ) صاحب تو یوں کہتے ہیں ؎

نہ منہ ہے تمہارے دکھانے کے قابل

لیکن اعلیٰحضرت قدس سرہٗ فرماتے ہیں ؎

تجھ سے چھپاؤں منہ تو کروں کس کے سامنے

گیارہویں شریف کی محفل ہوتی تو اعلیٰحضرت قبلہ کے اُن اشعار کا ذکر فرماتے، جن میں حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کی شان بیان کی گئی ہے۔ رجب المرجب میں حضور خواجہ غریب نواز قدس سرہٗ (اجمیر شریف) کا عُرس مبارک ختم ہوتے ہی اعلیٰحضرت قبلہ کے عرس مبارک کا تذکرہ فرماتے رہتے۔ [1]

قاری محمد امانت رسول قادری رضوی بیان کرتے ہیں، ایک مرتبہ حضرت مدنی علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ میں نے مصر کے فاضل ترین علمائے کرام کے اجتماع میں اعلیٰحضرت فاضلِ بریلوی قدس سرہٗ کا قصیدہ عربیہ پڑھا تو انہوں نے بیک زبان کہا یہ قصیدہ تو کسی فصیح اللسان عربی النسل عالم کا لکھا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ فقیر نے انہیں بتایا کہ اس قصیدے کے لکھنے والے اعلیٰحضرت مولانا احمد رضا خاں بریلوی ہیں جو عربی نہیں عجمی ہیں، تو علمائے مصر حیرت میں ڈوب گئے کہ وہ عجمی ہو کر عربی میں اتنے ماہر ہیں۔ قصیدہ عربی

[1] مکتوب محمد حنیف قادری (مدینہ منورہ) بنام حکیم محمد موسیٰ امرتسری (لاہور) محررہ ۱۲ ربیع ۱۹۸۲ء

marfat.com
Marfat.com

کے چند اشعار درج ذیل ہیں ؎

اَلْحَمْدُ لِلْمَجِیْدِ ۔۔۔ بِجَلَالِہِ الْمُتَفَرِّدِ
وَصَلٰوتُہٗ دَوْمًا عَلٰی ۔۔۔ خَیْرِ الْاَنَامِ مُحَمَّدٍ
وَالْاٰلِ وَالْاَصْحَابِ ۔۔۔ مَا رَاٰی مُنْشَدٌ اَنْشَدٍ
فَالِی الْعَظِیْمِ بِشَاْنِہٖ ۔۔۔ بِکِتَابِہٖ وَبِاَحْمَدٍ
وَبِمَنْ اَلٰی وَبِصَحْبِہٖ ۔۔۔ وَبِمَنْ هُدِیَ بِهُدَاهُ
وَبِحِبِّہٖ وَبِنَسْبِہٖ ۔۔۔ وَبِمَنْ اَحَبَّ وَاَحَبَّہٗ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

بلند عطا کی کوئی انتہا ہے۔

؎ اگر آپ ہمیں دُنیا و آخرت میں عزت بخشیں (تو آپکا کوئی نقصان نہیں) کیونکہ
ڈول سمندر کا پانی کم نہیں کر سکتے۔ [1]

مفتی محمد اشفاق رضوی خطیب مرکزی جامع مسجد غانیوال شہر بیان کرتے ہیں کہ میں ۱۹۷۹ء میں حج کے بعد مدینہ منورہ حاضر تھا۔ وہاں حضرت شیخ مدنی علیہ الرحمۃ کے ایک خادم بھائی عاشق حسین فیضوی قادری کی وساطت سے حضرت سے دریافت کیا کہ حضور ہم نے سُنا ہے کہ آپ نے مدینہ طیبہ میں اپنے شیخ اعلیٰ حضرت فاضلِ بریلوی قدس سرہٗ کے وصال کے بعد اُن کی زیارت کی ہے۔ حضرت مدنی علیہ الرحمۃ نے فرمایا، ہاں ایک مرتبہ مواجہہ شریف میں حاضری دینے کے لیے مسجد نبوی شریف کے باب السلام سے اندر داخل ہوا تو دیکھا کہ اعلیٰحضرت عظیم البرکت قدس سرہٗ مواجہہ شریف کی طرف منہ کر کے کھڑے ہیں اور سلام پڑھ رہے ہیں۔ میں قریب گیا تو اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ میری نظروں سے غائب ہو گئے، میں مواجہہ شریف کی طرف چلا گیا اور صلوٰۃ وسلام کا نذرانہ پیش کر کے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مجھے میرے شیخ کی زیارت سے محروم نہ رکھا جائے۔ حضرت مدنی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ میں نے مواجہہ شریف کی بائیں طرف دیکھا تو اعلیٰحضرت قدس سرہٗ بیٹھے دکھائی دیئے۔ میں نے دوڑ کر اعلیٰحضرت قدس سرہٗ کی قدم بوسی کی اور زیارت سے فیض یاب ہوا۔ [2]

حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ مجھ پر فالج کا شدید حملہ ہوا، اس کی وجہ سے میرا آدھا جسم بالکل بیکار ہو گیا۔ سب لوگ یہ سمجھ رہے تھے کہ اب ان کا آخری وقت آن پہنچا ہے۔ ان دنوں میں اپنے پرانے مکان میں جو باب السلام کی طرف تھا اوپر والی منزل میں رہتا تھا۔ ایک شب میں نے رو رو کر بارگاہِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں عرض کیا۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے میرے پیر و مرشد

---

[1] امام احمد رضا: امالی العطایا فی الاضلاع والزوایا، مطبوعہ لاہور ۱۹۸۳ء ص ۴۷

[2] مکتوب مفتی محمد اشفاق احمد رضوی خانیوال، بنام راقم الحروف خلیل احمد محررہ دسمبر ۱۹۸۲ء

marfat.com
Marfat.com

نے آپ کی بارگاہ میں خادم بنا کر بھیجا ہے۔ میرے آقا اگر مجھ سے غلطی ہوئی ہے تو میرے پیر و مرشد کے صدقے میں مجھے معاف فرما دیں اور اپنے روضۂ اقدس کی خدمت کا شرف عطا فرمائیں۔ اسی طرح میں نے خواجہ غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں عرض کیا۔ رات کو جب سویا تو خواب میں دیکھا کہ تین بزرگ نورانی چہروں والے تشریف لائے۔ ان میں ایک حضور غوث پاک رضی اللہ علیہ، دوسرے حضرت خواجہ غریب نواز رضی اللہ عنہ اور تیسرے آنحضرت رضی اللہ عنہ تھے۔ آپ حضرت خواجہ غریب نواز رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ضیاء الدین آج تم نے ایسی درخواست کی ہے کہ غوث اعظم رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور حضرت بزرگ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا [illegible] ہیں۔ حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ [illegible] خواب میں [illegible] میں کچھ حرکت محسوس کی [illegible] ایک [illegible] اور [illegible] میں نے [illegible] پہلے [illegible] بفضل تعالیٰ [illegible]

حضرت مدنی علیہ الرحمۃ [illegible] تربت میں انس و محبت سے [illegible] بعد [illegible]

۱۔ شکور بیگ مرزا، ضیائے مدینہ، مطبوعہ حیدرآباد دکن ۱۹۳۸ء، ص ۱۹۲۸
۲۔ آزاد آبادی، کرامات مفتی اعظم ہند، مطبوعہ سکھر، مستعمل ص ۱۲

marfat.com

Marfat.com

آپ کے پاس بیٹھنے سے خدا یاد آتا تھا اور ایمانی و روحانی لذت ملتی تھی۔ آپ خود بھی شریعت پر سختی سے پابند تھے اور مریدین کو بھی شریعت مطہرہ پر ہی عمل کرنے کی ہدایت فرماتے۔ آپ کا کہنا تھا کہ طریقت اور حقیقت کی ساری منزلوں کا راز پابندیٔ شریعت میں پنہاں ہے ــــ استغفار کی بہت تاکید فرماتے بالخصوص (استغفر اللہ العظیم واتوب الیہ) اور فرماتے کہ اس میں دونوں باتیں ہیں یعنی استغفار بھی اور توبہ بھی۔ کثرت سے دُرود شریف پڑھنے کی تلقین فرماتے اور خصوصاً فرماتے کہ یہ دُرود شریف پڑھا کریں۔

صَلَّی اللہُ علی النبی الامی وآلہٖ صلی اللہ علیہ وسلم صلوٰۃً وسلاماً علیک یارسول اللہ

نماز کی پابندی کی بہت تاکید فرماتے۔ اکثر فرماتے کہ نماز کے بغیر کچھ نہیں۔ ایک مرتبہ ایک شخص حضرت سے ملنے کے لیے حاضر ہوا تو حضرت نے دیکھتے ہی فوراً فرمایا کہ اس کے چہرے پر نماز کا نور نہیں۔ پھر اس کو تلقین فرمائی کہ نماز پڑھا کرو۔ حضرت اکثر فرماتے کہ شریعت کے بغیر کوئی طریقت نہیں۔ اگر کوئی نصیحت کے لیے عرض کرتا تو فرماتے بیٹا نماز پڑھا کرو، نماز کو مضبوطی سے پکڑو۔ مریدین، مخلصین کی اصلاح ہر وقت پیش نظر ہوتی، طہارتِ قلب و نظر کی تلقین فرماتے، عقائد و اعمال کی تصحیح پر تاکید فرماتے۔ مخلصین علماء اہلِ محبت کی قدر کرتے، افتراق و انتشار سے ہمیشہ الگ رہنے کی تاکید فرماتے، ہر شخص کو اس کے فرائض کی انجام دہی کی ہدایت فرماتے، صبر و شکر کے کلمات ہمیشہ آپ کی زبان پر رہتے۔

آپکی صحبت میں غرباء اور فقراء کو دیکھ کر سلف الصالحین کی یاد تازہ ہوتی، تواضع و انکسار آپ کا مزاج تھا۔ آپ کی خدمت میں جو بھی آتا حسب مراتب اسکی پذیرائی فرماتے۔ آپ کا دروازہ سب کے لیے کھلا اور دسترخوان عام ہوتا۔ آپ کے پاس جتنے پیسے بھی آتے، سب کے سب خرچ فرما دیتے، کچھ بچا کر نہ رکھتے اور اکثر مہمانوں پر خرچ فرماتے۔ مفتی شام حضرت علامہ شیخ محمد علی مُراد دامت برکاتہم العالیہ جب بھی حاضر ہوتے اور سلام عرض کرتے تو حضرت فوراً فرماتے کہ ان کے لیے ٹھنڈی بوتلیں لاؤ۔[1]

---

[1] مکتوب محمد حنیف قادری (مدینہ منورہ) بنام حکیم محمد موسیٰ امرتسری لاہور مورخہ ۱۲ دسمبر ۱۹۸۲ء

marfat.com

Marfat.com

حضرت مدنی علیہ الرحمۃ کے خادم محمد حنیف قادری ضیائی بیان کرتے ہیں کہ شوال ۱۳۷۸ھ میں السید عوث اسلام مولانا محمد الیاس قادری ضیائی[1] کراچی سے زیارت کے لیے مدینہ منورہ حاضر ہوئے۔ حضرت نے مجھے فرمایا مہمان کو چائے پلانی چاہیے۔ میں نے عرض کی حضرت آپ بھی چائے پیجیے، حضرت نے انکار فرمایا جب اذان ہوئی تو حضرت نے چائے طلب فرمائی، تب معلوم ہوا کہ حضرت روزے سے تھے، اس وقت حضرت کی عمر سو سال سے زائد تھی۔

---

[1] حضرت مولانا محمد الیاس قادری ضیائی ۱۹۱۹ء میں کراچی کے ایک میمن گھرانے میں پیدا ہوئے، آپ کے والد عبدالرحمٰن باقی ۱۹۱۹ء سے ہی نیک اور پرہیزگار شخص تھے۔ ان کا انتقال حج کے بعد جدہ میں ہوا اس [illegible] کی عمر صرف ۲۷ سال تھی، [illegible] کراچی میں [illegible] پڑھنے اور [illegible] سلسلہ [illegible] مجلس [illegible] انجمن طلبہ اسلام [illegible] کی چھوٹی چھوٹی [illegible] تصنیف کرتے ہیں۔ ۱۹۵۰ء میں آپ نے پہلا حج کیا۔ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں تقریباً دو ماہ قیام کیا اور یہ سارا سفر آپ نے ننگے پاؤں رہ کر گزارا۔ آپ بڑے ہی سادہ منکسر المزاج ہیں، ہر چھوٹے بڑے سے بڑی محبت سے ملتے ہیں۔ فروری تا مئی ۱۹۸۰ء میں آپ نے سری لنکا

بقیہ حاشیہ ۔۔۔

marfat.com

Marfat.com

محمد حنیف قادری مقیم مدینہ منورہ لکھتے ہیں، ۲۵ صفر ۱۴۰۲ھ کو حضرت مدنی علیہ الرحمۃ کے مکان پر اعلیٰحضرت احمد رضا خان بریلوی قدس سرہٗ کے عرس مبارک کے موقع پر قرآن کریم کا ختم شروع ہوا تو حضرت نے مجھ سے فرمایا کہ ایک پارہ مجھے دیں اور دریافت فرمایا کہ کونا پارہ ہے؟ میں نے عرض کی فلاں پارہ ہے۔ حضرت نے اسے اپنے ہاتھوں میں بند رکھے ہوئے اسے پڑھنا شروع کر دیا، اس دن علم ہوا کہ حضرت حافظ قرآن بھی ہیں۔ اس سے قبل آپ نے کبھی نہ فرمایا کہ میں حافظ ہوں۔ شام کے وقت میں نے عرض کیا کہ حضرت آپ نے قرآنِ کریم کب حفظ کیا، تو فرمایا کہ بیٹا بڑی عمر میں۔

جب بھی کوئی عالم دین آتے تو حضرت ان کے ہاتھ چومنے میں پہل فرماتے، اور بالخصوص ساداتِ کرام علماء کی تو بہت ہی عزت فرماتے۔ اگر کوئی عرض کرتا کہ حضرت ہم فلاں عالم دین سے ملنے جا رہے ہیں تو فوراً فرماتے کہ ان سے میرا سلام عرض کرنا اور دعا کے لیے کہنا۔ محفلِ میلاد کے آخر میں کسی عالم دین سے دعا کراتے۔

محمد رفیق کشمیری مقیم مدینہ منورہ کے بچے ہر جمعہ کو حضرت مدنی سے ملنے آتے وہ سب قرآنِ مجید حفظ کر رہے تھے۔ حضرت ان کو بہت دعائیں دیتے اور اپنی جیب سے پیسے نکال کر دیتے کہ جو تمہارا دل چاہتا ہے کھانے کو لے آؤ۔

سادگی آپ کا شعار تھی، آپ کی صورت خدا یاد اور سیرت، سیرتِ رسول کا

(بقیہ حاشیہ ۲۸۴) کا تبلیغی دورہ کیا۔ اس تبلیغی دورہ میں آپ کی ملاقات پیر طریقت حضرت حافظ عبدالسلام قادری رضوی فتحپوری سے ہوئی۔ انہوں نے آپکو اپنی خلافت اور خلیفۂ اعلیٰحضرت فاضلِ بریلوی قدس سرہٗ، حضرت علامہ ضیاء الدین احمد مدنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی وکالت سے مشرف فرمایا۔

نماز کا جائزہ
مطبوعہ انجمن اشاعت اسلام کراچی
۱۴۰۱ھ

marfat.com
Marfat.com

مظہر تھی۔ سُنّت رسول کی اتباع میں آپ نے بکریاں بھی پالی، ان کے دودھ سے مہمانانِ رسول کی ضیافت فرماتے۔ آپ کا اسم مشخص سبب رسول کی دولتِ جمیل اور نسبتِ رسول تھا۔ آپ کی ہر مجلس، مجلسِ نعت ہوتی اور ہر محفل یادِ خدا ہوتی و ذکرِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آباد ہوتی۔ عرب و عجم کے ہر حلقے سے لوگ آتے اور مجلسِ نعت میں شریک ہوتے۔ عربی، ہندی ترکی، شامی، مصری، ایرانی، سوڈانی، کردستانی، سب اپنی اپنی زبان میں نعت رسول پڑھتے، حضرت ہمیشہ دوزانو ہو کر نعت سنتے۔ اسوۂ شیخ کامل امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے مجموعہ نعت "حدائقِ بخشش" سے خصوصاً بار بار نعتیں شروع سنتے۔

[illegible]

کی گئی ہے تو اس کی وسعت کا اندازہ ہوتا ہے۔ عربی، فارسی، ترکی، اردو، پنجابی، سندھی، [illegible] زبانوں میں نعتیں پڑھتے۔ مصر، ترکی، اور شام کے علاوہ [illegible] سے آتے رہتے تھے۔ سب کو [illegible] کشف کا یہ عالم تھا کہ [illegible] کہ کون ہے۔ عام و خاص [illegible] احترام کرتے اور آپ کے [illegible] آپ کے سب خلفا اور [illegible]

شب [illegible] خانہ رضا نہ بلایا ہو۔ [illegible] آپ کے [illegible] دیتے اور [illegible] حاضرین کی [illegible] سے [illegible] محفل پاک [illegible]

---

۱ مکتوب محمد حنیف قادری (مدینہ منورہ) بنام حکیم محمد موسیٰ امرتسری (لاہور) محررہ ۱۲ دسمبر ۱۹۸۲ء

۲ مکتوب مولانا محمد ابراہیم خوشتر صدیقی (انگلینڈ) بنام حکیم محمد موسیٰ امرتسری محررہ مئی ۱۹۸۱ء

marfat.com

Marfat.com

قبلے کے مشہور زمانہ سلام پر ہوتا۔ نبیرہ شاہ جی میاں محترم الحاج شاہ قاری، غلام محی الدین خان خطیب شیری رضوی بلدوانوی جب اس محفل میں حاضر ہوئے تو برجستہ یہ قطعہ قلم بند فرمایا ؎

ضیائے دین کی محفل سجی سلام کے ساتھ
قریب گنبدِ خضرا اس اہتمام کے ساتھ
خطیب منشاء سرکارِ دوجہاں ہے یہی
مرے رضا کا بھی ہو ذکر مصطفےٰ کے نام کے ساتھ [1]

حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ کو حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات والا صفات سے بے پناہ اُلفت و عقیدت تھی۔ ان کی محفل میں ہر وقت ذکر رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور نعت خوانی ہوتی تھی۔ پاکستان اور بھارت کے نعت گو نعت خوان حضرات میں شاید ہی کوئی ایسا ہو جس نے مدینہ منورہ میں حضرت کی خدمت میں حاضر ہو کر نعت نہ پڑھی ہو۔ مدینہ منورہ میں محافل میلاد کھلے طور پر منعقد نہیں ہوتیں، لیکن ان پابندیوں کے باوجود اکثر گھرانوں سے نعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی رُوح پرور آوازیں سُنائی دیتی رہتی ہیں۔ ان تمام نجی محفلوں میں محبت و عقیدت کا جس شوق اور اہتمام سے حضرت ضیاء الدین احمد مدنی علیہ الرحمۃ کے ہاں مظاہرہ ہوتا تھا وہ اپنی مثال آپ تھا۔ اس موقع پر مدینہ طیبہ میں حاضر ہونے والے شیخ رسالت کے پروانے گلہائے عقیدت پیش کرتے۔ اگر کوئی خطیب صاحب محفل میں موجود ہوتے تو وہ بھی اپنے فرمودات سے اہل محفل کو نوازتے۔ نعت کے دوران ذرا عقیدت سے حضرت کے چہرہ پر محبت کے آنسوؤں کی جھڑی لگ جاتی۔ [2]

نعت خوانی سے لگن کا یہ عالم تھا کہ مغرب کی نماز کے بعد عربی وقت کے مطابق ساڑھے نو بجے کا انتظار فرماتے رہتے اور بار بار وقت پوچھتے اکثر تین بجے سے دو چار

---

[1] ماہنامہ اعلیٰ حضرت، بریلی (بھارت)، ش جنوری ۱۹۸۲ء
[2] ماہنامہ ضیائے حرم لاہور، ش اکتوبر ۱۹۸۲ء ص ۸۲

marfat.com
Marfat.com

منٹ قبل ہی بلند آواز سے درود شریف پڑھنا شروع فرما دیتے۔ ادب کا یہ عالم تھا کہ محفل شروع ہونے کے بعد کبھی کسی کا آگے ہاتھوں کو بوسہ دینے کو اچھا محسوس نہیں فرماتے تھے۔ محفل کے علاوہ ہر آنے والے کے سلام کا جواب مرحمت فرماتے اور بہت دعائیں دیتے اور اس محبت و شفقت سے پیش آتے کہ آنے والا یہی محسوس کرتا کہ حضرت کا سب سے زیادہ پیار مجھ پر ہی ہے۔ محفل کے اختتام پر تا دیر مصروف رہتے اور اپنے بستر پر بیٹھ کر ذکر و اذکار میں مشغول رہتے۔ کھانا بہت کم تناول فرماتے۔ اگر کوئی کھانے کی چیز لے آتا تو محفل کے بعد سب حاضرین کے ساتھ کھاتے۔[1]

مدینہ کلینک میں جہاں ہر اتوار کو محفل [illegible] ہوتی آپ کو مصروف دیکھا جاتا، آپ ہمیشہ [illegible] کے ہمراہ تشریف لے جاتے، مزار [illegible] پر حاضری دیتے [illegible] محفل شروع ہونے سے پہلے [illegible] پہنچ جاتے اور [illegible] کے ساتھ [illegible] لوگ اس عادت کو [illegible] کیا [illegible] کے ایک [illegible] اس عادت کو [illegible] اس عادت کو [illegible] جانب وہ [illegible] جن کے [illegible] تک اس [illegible] تذکرہ مغرب کی جانب [illegible] کا سفید عمامہ، جبہ کے [illegible] اور [illegible] اور [illegible] ہاتھ لیا اور سب ان میں بٹا دیا۔ محفل میں [illegible] جو پہلے تھے وہی آپ بھی [illegible]

---

[1] مکتوب محمد حنیف قادری بنام حکیم محمد موسیٰ امرتسری مورخہ ۱۲ نومبر ۱۹۸۲ء

marfat.com

Marfat.com

مگر نظر حضرت کے سوا کسی چہرے پر نہیں ٹک رہی تھی۔ میں نے قریب بیٹھے ایک صاحب سے پوچھا کہ یہ بزرگ کون ہیں؟ معلوم ہوا کہ یہ حضرت مولانا ضیاء الدین احمد ہیں، ساٹھ سال سے مدینہ منورہ میں مقیم ہیں۔ اسی عمارت کے ماہر گلی میں بائیں ہاتھ کی طرف آخری مکان میں رہتے ہیں۔ اور کہا دیکھئے وہ صاحب جو انتظامات میں مشغول ہیں وہ حضرت کے اکلوتے صاحبزادے ہیں جن کا نام فضل الرحمٰن ہے۔ اس محفل میں میں نے بھی ایک نعتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سنائی۔

دوسرے دن عصر کے بعد حضرت صاحب کی خدمت میں اکیلا حاضر ہوا، باہر کا دروازہ کھلا ہوا تھا۔ میں نے اندر داخل ہوکر دائیں جانب کی سیڑھیوں کے دروازے کے پاس سے آواز دی کیا میں اندر حاضر ہو سکتا ہوں؟ جواب ملا چلے آئیے، میرے دل کی حرکت تیز ہو گئی تھی اور میں کچھ پریشان سا نظر آرہا تھا۔ مصافحہ کے بعد حضرت نے میری اس کیفیت کو محسوس فرمالیا اور مجھے اصلی حالت میں لے آئے۔ حضرت نے فرمایا آپ کا نام کیا ہے؟ میں نے نام بتایا۔ فرمایا کہاں سے آنا ہوا؟ میں نے کہا حیدرآباد دکن سے۔ فرمایا خوب، خوب، مبارک مبارک اور فرمایا میں بھی حیدرآباد ایکبار تبہ جا چکا ہوں، پھر بڑی شفقت سے فرمایا کہ یہاں رات کو نماز عشا کے بعد محفل نعت شریف ہوتی ہے آیا کیجئے۔ میں اس اجازت پر بہت خوش ہوا اور جب تک مدینہ منورہ میں حاضر رہا برابر اس نورانی محفل میں حاضر ہوتا رہا۔ وہاں کے دیگر فرکار محفل سے بھی تعارف ہو گیا اور سب اہل محفل بشمول حضرت مدنی علیہ الرحمۃ مجھے مرزا صاحب کہنے لگے۔

تین چار سال بعد پھر مدینہ منورہ میں حاضری کی عزت نصیب ہوئی، وہی حاضرین مجلس اور حضرت قبلہ کی شفقت شامل رہی بلکہ اسمیں بھی بہت اضافہ ہو گیا۔ اس کے بعد حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایسا کرم ہوا کہ سولہ سترہ سال سے مسلسل حاضری کی عزت نصیب ہو رہی ہے۔ اور ہر سال تقریباً تین ماہ تو ضرور ہی مدینہ منورہ میں گزارنے کی عزت نصیب ہوتی ہے۔ شروع میں پانی کے جہاز میں جایا کرتا تھا، پہلے جہاز سے جاتا اور آخری جہاز سے واپس ہوتا۔ مدینہ منورہ میں قیام کے دنوں کی ہر رات حضرت علیہ الرحمۃ کی مجلس میں شریک

marfat.com
Marfat.com

ہوتا تھا۔ کبھی سُنا تھا کہ اگر تو فقیر نہیں بن سکتا تو کسی فقیر کے دل میں جگہ ہی پیدا کرلے۔ اللہ تعالیٰ کے انوار کی جو بارش اس فقیر کے قلب پر ہوگی اس کا تو بھی حصہ دار بن جائے گا۔ میں نے بھی یہی کیا بلکہ منجانب اللہ اس کی توفیق مجھے نصیب ہوئی۔

اللہ تعالیٰ نے اہل مدینہ کے دل میں میری محبت ڈال دی۔ وہ بھی میرے لیے بہت دعائیں کرتے اور باوجود ملکی قانون کے کہ ایک مرتبہ حج کرنے والا پھر پانچ سال تک نہیں جاسکتا، میرے ہر سال حاضری نصیب ہوتی رہی۔ قانون اپنی جگہ رہا، کرم اپنی جگہ، نہ میں نے قانون کی خلاف ورزی کی، نہ قانون نے مجھے روکا۔ کوئی نہ کوئی ایسی صورت نکلتی رہی کہ حاضری ہوتی رہی اور اللہ سے مدینہ کی محبت بڑھتی رہی۔

حضرت کو یہ معلوم ہوا کہ میں چاہتا ہوں کہ اپنے مکان پر نہیں ہوتا بلکہ مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے [illegible] اور وہیں سے [illegible] کے پاس رات گزار دیتا ہوں۔ حضرت صلابت کی مجلس میں ایک [illegible] میں [illegible] معمول پر [illegible] جانے کے بعد اجازت چاہی تو ارشاد فرمایا [illegible] آپ جاکر کیا کریں گے [illegible] عرض کیا حضرت آپ کے [illegible] زیادہ آرام [illegible] نے بہت کہا [illegible] حضرت کے [illegible] اور حضرت [illegible] کو میں کبھی فراموش نہیں کرسکتا۔ [illegible]

[illegible]

[illegible]

علامہ مفتی احمد یار خاں نعیمی رحمۃ اللہ علیہ اپنے سفرنامہ میں لکھتے ہیں کہ ۳۱ اگست ۱۹۵۲ء کو بعد نماز فجر حضرت مولانا ضیاء الدین احمد مدنی قبلہ کے دولت کدہ پر

لہ شکور بیگ سرنا، ضیائے مدینہ، مطبوعہ حیدرآباد دکن ۱۹۸۲ء

لہ شیخ التفسیر حضرت مولانا مفتی احمد یار خاں ابن مولانا محمد یار خاں بدایونی قدس سرہ العزیز

marfat.com

Marfat.com

حاضری دی، حضرت نے بہت پُر تکلف ناشتہ کرایا، ناشتہ کے بعد مجلسِ نعت خوانی گرم ہوئی۔ ایک شامی نعت خوان نے جو تُرک قوم سے تھے عربی اشعار پڑھے۔ میں نے ترجمہ سنایا، مجمع تڑپ گیا، نعت کا مضمون یہ تھا۔

"میں آج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مہمان زمینِ مدینہ میں ہوں اور کریم اپنے مہمانوں کو نوازتے ہیں، شاہوں کا طریقہ یہ ہے کہ اگر مجرم اُن کی پناہ میں آجائے تو معافی دے دیتے ہیں۔ آپ تو رسولوں کے شاہ ہیں، میرا تجربہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے مجرموں سے درگزر فرماتے ہیں، خطاء پر عطا فرماتے ہیں۔"

۳ رمحرم الحرام ۱۳۷۴ھ / ۲ ستمبر ۱۹۵۴ء کی شب ہم بعض حجاج نے حضرت علامہ ضیاء الدین احمد مدنی کے دولت خانہ پر محفل میلاد منعقد کی، جس میں پاکستانی، ہندی، مصری، شامی، مدنی حجاج نے شرکت کی۔ حضرت سید عبدالسلام حسینی مصری نے تلاوتِ قرآن پاک اس طرز سے کی کہ ایمان تازہ ہوگئے۔ پھر اہل مدینہ نعت خوانوں نے برزنجی میلاد شریف عربی میں پڑھا۔ سلام و قیام کیا، بہت ہی لطف آیا۔ پھر ہم لوگوں کی طرف سے طعام پیش کیا گیا۔ بعد طعام پھر مجلس ہوئی، پہلے حافظ دل محمد صاحب نے اُردو میں نعت پڑھی، پھر سید عبدالسلام حسینی مصری نے عربی میں نعت پڑھی۔ حاضرین ماہی بے آب کی طرح لوٹنے لگے، یہ مبارک محفل قریباً ۲ بجے رات ختم ہوئی۔ [1]

(بقیہ ص) ۱۳۲۴ھ / ۱۹۰۶ء میں محلہ کھیڑہ اوجھیانی (ضلع بدایوں، یو۔پی) کے دیندار گھرانے میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم اپنے والد ماجد سے حاصل کی۔ پھر مدرسہ شمس العلوم بدایوں میں داخل ہوکر تین سال تک (۱۹۱۶ء تا ۱۹۲۱ء) مولانا قدیر بخش بدایونی اور دیگر اساتذہ سے اکتسابِ فیض کیا۔ اسی زمانے میں بریلی شریف جاکر حضرت مولانا امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی قدس سرہٗ کی زیارت سے مشرف ہوئے۔ مدرسہ شمس العلوم بدایوں کے بعد مدرسہ اسلامیہ، منڈھور (ضلع علی گڑھ) میں داخل ہوکر کچھ عرصہ پڑھا وہاں سے تعلیم ترک بقیہ ص

---

[1] احمد یار خاں نعیمی، مفتی، سفرنامہ حجاز، مطبوعہ نوری بک ڈپو لاہور سنہ ۱۹۶۱ء ص ۱۲۴، ۱۲۷

marfat.com
Marfat.com

حضرت مدنی علیہ الرحمۃ جو محافل خصوصی طور پر منعقد فرماتے ان میں ۲۵ صفر المظفر کو اعلیٰحضرت عظیم البرکت علیہ الرحمۃ کا عرس مبارک، ۱۲ ربیع الاول میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، ۱۱ ربیع الثانی عرس پاک سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہ، ۱۶ رجب عرس حضرت خواجہ غریب نواز قدس سرہٗ، ۲۷ رجب شب معراج، ۱۵ شعبان شب برأت، ان کے علاوہ خلفائے راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ایام اور رمضان المبارک میں خصوصاً سید الشہداء حضرت سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کا عرس منعقد فرماتے اور شہداء احد کے دن کے قریب قریب کوئی دن مقرر فرماتے۔ سن وصال تک آپکا یہی معمول رہا۔ [1]

حضرت مدنی علیہ الرحمۃ کی محفلوں میں عرب و عجم کے بڑے بڑے علماء شریک ہوتے اور سب حضرت مدنی کے سامنے ایسے باادب بیٹھتے تھے جیسے استاد کے سامنے شاگرد، ایک مرتبہ ترکی کے ایک ایسے عالم بھی اپنے ساتھیوں کے ساتھ آئے جنہوں نے وہاں کی سیکولر حکومت

(بقیہ ص) کر کے جامعہ نعیمیہ مراد آباد چلے گئے۔ یہاں صدر الافاضل مفتی محمد نعیم الدین مراد آبادی رح اور مولانا مشتاق احمد کانپوری ابن مولانا احمد حسن کانپوری سے کتابیں پڑھیں۔ ایک سال بعد مولانا مشتاق احمد کانپوری میرٹھ تشریف لے گئے، ساتھ مفتی صاحب بھی چلے گئے اور ۱۳۴۴ھ / ۱۹۲۵ء میں درس نظامی سے فراغت حاصل کی۔ اس وقت آپکی عمر بیس سال تھی۔ تدریس کا آغاز جامعہ نعیمیہ مراد آباد سے کیا اور اس مدرسہ سکینہ دھوراجی کاٹھیاواڑ میں نو سال تک تدریس اور نظامت کے فرائض سرانجام دیئے۔ پھر ایک سال جامعہ نعیمیہ مراد آباد اور تقریباً تین سال کچھوچھہ شریف رہے۔ پھر مفتی اعظم پاکستان علامہ سید ابوالبرکات علیہ الرحمۃ کے بلانے پر بارہ تیرہ سال دارالعلوم خدام الصوفیہ گجرات اور دس برس انجمن خدام الرسول میں فرائض تدریس انجام دیتے رہے۔ وصال سے ۲ برس قبل جامعہ غوثیہ نعیمیہ میں تدریس کا کام جاری کیا۔ ۱۳ رمضان المبارک ۱۴ اکتوبر ۱۳۹۱ھ / ۱۹۷۱ء کو وصال ہوا۔ نماز جنازہ مولانا ابوالبرکات سید احمد لاہوری علیہ الرحمۃ نے پڑھائی۔ آخری آرام گاہ گجرات میں ہے۔

(تفصیل کے لیے دیکھئے "تذکرہ اکابر اہل سنت" از مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری مطبوعہ ۱۹۷۸ء)

[1] مکتوب محمد حنیف قادری (مدینہ منورہ) بنام حکیم محمد موسیٰ امرتسری لاہور محررہ ۲ دسمبر ۱۹۷۸ء

marfat.com

Marfat.com

کی وجہ سے سکونت ترک کرنا چاہی تو وہاں کی حکومت اور عوام نے ان سے معروضہ کیا کہ آپ یہاں سے جاکر ہمیں یتیم نہ بنائیے، وہ بزرگ جب بھی حضرت مدنی علیہ الرحمۃ کے پاس آتے تو باادب بیٹھے رہتے اور بالکل خاموش بیٹھے رہتے، کوئی بات یا استفسار کا جواب دیتے تو نہایت ادب سے اور آہستہ آواز میں جواب دیتے کہ اہل محفل بھی سُن نہ پاتے۔

مولانا جمال خاں رحمۃ اللہ علیہ مدینہ منورہ میں جونپور کے نواب کی ریاستوں کے نگران تھے، بڑے صاحب کشف بزرگ تھے اور عبدالغنی خاں لودھی تھے، حکیم سلطان بخش رحمۃ اللہ علیہ تھے۔ یہ سب بزرگ حضرت مدنی علیہ الرحمۃ کی محفل میں بیٹھنے والے تھے۔ حضرت پیر جماعت علی شاہ صاحب محدث علی پوری قدس سرہٗ کا قیام مدینہ منورہ میں آپ ہی کے پاس ہوتا، حضرت مدنی علیہ الرحمۃ نے ایک مرتبہ فرمایا کہ میں مدینہ منورہ میں آنے کے بعد حضرت امیر ملت نے تقریباً بائیس حج کئے ہیں۔ حضرت مدنی علیہ الرحمۃ نے حضرت امیر ملت کا بستر اور چارپائی تبرکاً رکھا ہوا تھا[1]

حضرت مولانا حبیب الرحمٰن علیہ الرحمۃ رئیس اعظم اڑیسہ (بھارت) حضرت مدنی علیہ الرحمۃ کی خدمت میں آتے تو حضرت کے روکنے کے باوجود کوشش فرما کر حضرت کے تلوے کا بوسہ لے لیتے، حضرت اگر کھانے میں شریک ہونے کے لیے فرماتے تو عرض کرتے کہ اپنا لب لگا ایک نوالہ مجھے عطا فرمائیے اور اس طرح معروضہ کرتے کہ حضرت قبلہ کو ان کی بات ماننی پڑتی۔

پاکستان سے حضرت علامہ کاظمی امروہوی دامت برکاتہم العالیہ جب حضرت مدنی علیہ الرحمۃ سے ملنے آتے تو ایسے ادب سے ملتے کہ بیان نہیں کیا جا سکتا، حضرت مدنی ان سے کچھ بیان کرنے کے لئے فرماتے، تو قبلہ کاظمی صاحب کچھ تأمل کے بعد یوں بیان شروع فرماتے کہ حضرت مدنی قبلہ کے سامنے زبان کھولنا بے ادبی سے کم نہیں، تعمیل حکم بھی ضروری ہے اس لئے کچھ عرض کرتا ہوں۔ حضرت مدنی اکثر فرماتے کہ پاکستان کے دو عالم بہت بڑے ہیں اور انہوں نے دین کی بڑی خدمت کی ہے۔ ایک علامہ سید ابوالبرکات لاہوری رحمۃ اللہ علیہ اور دوسرے علامہ کاظمی صاحب قبلہ۔

---

[1] سیرت امیر ملت از پروفیسر طاہر فاروقی ۱۲

marfat.com
Marfat.com

پاک و ہند کے علاوہ شام، ترکی، اور مصر کے اکثر علماء کرام آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے رہتے تھے۔ فن خطابت میں مولانا حافظ محمد شفیع اکاڑوی علیہ الرحمۃ اور مولانا عبدالغفور ہزاروی علیہ الرحمۃ کی مدح فرماتے احسان کو بہت دعائیں دیتے۔ قاری مصلح الدین صدیقی علیہ الرحمۃ کا جب بھی تذکرہ ہوتا تو حضرت فرماتے وہ نیک آدمی ہیں، بہت بزرگ ہیں۔ اور فرماتے کہ کراچی میں سب کچھ انہی کے قدموں کی برکت ہے۔ تمام اہل سنت علماء و مشائخ بالخصوص سادات کا بہت احترام فرماتے، حضرت سید مسکین شاہ صاحب مدنی علیہ الرحمۃ کے لیے تو حضرت اپنی جگہ سے اٹھ کر ان کے پاؤں چھوتے۔

حضرت مدنی علیہ الرحمۃ کے تحمل، بردباری، تواضع و انکساری، ایثار و اخلاص، اعتدال و وسعت نظری، سیاسی بصیرت، فہم و فراست اور ملی تبحر کا ہر شخص معترف تھا، دوست دشمن سب آپ کی علمی و سیاسی بصیرت کے معترف تھے، جو شخص بھی آپ کے قریب آتا، آپ شخصیت سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہتا اور آپ کی صحبت کیا اثر سے اس کی کایا پلٹ جاتی۔ آپ کے [illegible] مقدس کے علاوہ تحریک ریشمی رومال، تحریک ترک موالات، تحریک خلافت، [illegible] اور [illegible] کی تحریک میں آپ کی [illegible] اردو کے [illegible]

ا سنگ میل پبلی کیشنز [illegible]

۲ مکتوب مولانا [illegible] (لاہور) مورخہ ۱۹۸۲ء

۳ روزنامہ جنگ کراچی، مجریہ [illegible] ۱۹۸۸ء

۴ سید احمد حسین امجد حیدرآبادی، نواب سالار جنگ کی وفات ۱۳۱۷ھ کے پانچ چھ سال بعد حیدرآباد دکن میں پیدا ہوئے۔ امجد صاحب کی زندگی شروع ہی سے آزمائش و آزمائش رہی، ابھی سوا ماہ کے بھی نہ تھے کہ والد نے داغ

(بقیہ ص)

marfat.com

Marfat.com

حاصل تھا ۔ وہ ہر سال حضرت مدنی علیہ الرحمۃ کی خدمت میں مدینہ منورہ میں حاضری دیتے اور تزکیہ نفس فرماتے ۔[1]

(بقیہ حاشیہ صہ) یتیمی دیا اور پالنے پوسنے کی ساری ذمہ داری والدہ پر پڑگئی ۔ سن شعور آیا تو روزگار کی تلاش میں مارے مارے پھرتے رہے ، یہ آزمائش کچھ کم نہ تھی کہ ان کی زندگی میں ایک ایسا المیہ پیش آیا جس نے انہیں بدل کر رکھ دیا ۔ حیدرآباد شہر کے عین کے وسط میں ایک چھوٹی سی ندی بہتی ہے ۔ اسے رود موسیٰ یا موسیٰ ندی بھی کہتے ہیں ، شعبان ۱۳۲۶ھ / ۱۹۰۸ء میں اس ندی نے عذاب الٰہی بن کر قیامت کا سماں پیدا کردیا ، ہزاروں جانیں ضائع ہوگئیں اور قریب کے سارے محلے چشم زدن میں طیا میٹ ہوگئے ، امجد صاحب بھی اپنے خاندان کے ساتھ پانی کے زبردست ریلے میں بہہ گئے ، ان کی والدہ ، بیوی ، اور چار سالہ بچی سبھی طغیانی کی نذر ہوگئے صرف امجد صاحب کسی طرح بچ گئے ، وہ اپنی خودنوشت داستان میں فرماتے ہیں ،

"..... ماں نے بیٹے کی آواز سن لی ، اس بدحواسی میں ہاتھ بڑھا کر ایک پتلی سی ڈالی پکڑ لی اور ہماری طرف دیکھ کر کہا ہائے بیٹا میرے دونوں چاند (یعنی بہو اور پوتی) ڈوب گئے ۔ ہم نے کہا خیر جو ہوا سو ہوا تم کسی طرح بچ جاؤ ..... اور وہ پتلی سی ڈالی بھی چھوٹ گئی ۔ اماں کے دو چاند کے ساتھ ہمارا ایک چاند (یعنی ماں) بھی ہمیشہ کے لیے پانی میں ڈوب گیا ۔ ہم ننگ خاندان ، خاندان کو ڈبو کر ڈوبتے ڈوبتے ندی کے زبردست دھارے میں بہتے چلے گئے ، اس دھارے میں کچھ دور بہہ کر زنانہ ہسپتال کے محاذی میں آنے کے بعد ہسپتال کی بیمار عورتوں نے ہمت کرکے ڈوبنے سے بچالیا ۔"

پھر کئی برس بعد امجد صاحب کا نکاح مولانا تاج الدین کی صاحبزادی جمال النسا بیگم سے ہوا ، یہ بڑی صاحب دل خاتون تھیں جنہوں نے امجد صاحب کے روحانی ارتقاء میں اہم کردار ادا کیا ، بیوی کے ساتھ حج پر گئے واپسی پر ان کا انتقال ہوگیا ، یہ صدمہ امجد صاحب کے لئے سیلاب کے حادثہ سے کم نہ تھا ۔ اس کے بعد دو عقد اور کئے مگر زندگی کی مسرتیں نہ لوٹیں ۔ ان پے در پے صدمات نے امجد صاحب کی زندگی کا رُخ بدل دیا اور

---

[1] روزنامہ حریت کراچی مش ۵ اکتوبر ۱۹۸۱ء

marfat.com
Marfat.com

حضرت مدنی علیہ الرحمۃ نے ایک مرتبہ فرمایا کہ امجد حیدرآبادی نے اپنی ایک مشہور نعت مدینہ منورہ میں میرے گھر میں لکھی۔ جس کے چند اشعار یہ ہیں :۔

کس چیز کی کمی ہے مولا تری گلی میں
دنیا تری گلی میں عقبیٰ تری گلی میں

جام سفال اُن کا تاجِ شہنشاہی ہو
آجائے جو بھکاری داتا تری گلی میں

سورج تجلیوں کا ہر دم چمک رہا ہے
دیکھا نہیں کسی دن سایہ تری گلی میں

کس طرح پاؤں رکھے یاں صاحب بصیرت
آنکھیں بچھی ہوئی ہیں ہر سو تری گلی میں

دیوانہ کر دیا ہے دیوانہ ہو گیا ہوں
دیکھا ہے میں نے ایسا جلوہ تری گلی میں

ہے فیض کی تجلی گھر گھر اندھیریوں میں!
بٹتا ہے راستہ ہی کوثر تری گلی میں

دیوانگی پہ میری ہنستے ہیں عقل والے
رستہ تری گلی کا پوچھا تری گلی میں

(بقیہ حاشیہ ۲۵) دنیا کی بے ثباتی کے احساس اور حزن و ملال کی کیفیت نے ان کی طبیعت میں ایک ہلکا دوار نشتگی کی صورت پیدا کر دی اور یہی سوز و گداز مختلف مراحل سے گزر کر ان کی شاعری کا طرۂ امتیاز بن گیا۔

ماہنامہ ضیائے حرم، لاہور، ش اپریل ۱۹۷۷ء
نقوش، لاہور، شخصیات نمبر ص ۳۲۹

marfat.com

Marfat.com

موت و حیات میری دونوں تیرے لیے ہیں
مرنا تری گلی میں جینا تری گلی میں
امجد کو آج تک ادنیٰ سمجھ رہے تھے
لیکن مقام اُس کا دیکھا تری گلی میں [1]

عالمِ اسلام کے عظیم مورخ و مفکر ڈاکٹر حمید اللہ مقیم پیرس (فرانس) بھی ہر لمحہ حضرت مدنی علیہ الرحمۃ کے روحانی فیوض و برکات کے معترف رہتے ہیں۔[2] حضرت نے ایک مرتبہ ڈاکٹر صاحب کے بارے میں فرمایا کہ حمید اللہ میسور (بھارت) کا رہنے والا ہے، قابل آدمی ہے حنبلی مسلک رکھتا ہے ڈاکٹر حمید اللہ نے ترکی ہسپانوی، انگریزی، جرمن اور دُنیا کی دوسری زبانوں میں اسلام کی نصرت کے لیے کتابیں لکھیں ہیں اور اس کی کتابوں سے سینکڑوں آدمی مسلمان ہوئے۔ مدینہ منورہ میں جب بھی حاضر ہوتا ہے روزہ سے داخل ہوتا ہے اگرچہ قیام دو ماہ بھی ہو پھر بھی روزہ سے رہے گا۔ [3]

مرکزی مجلس رضا (رجسٹرڈ) لاہور آپ ہی کی نظرِ کرم سے پروان چڑھی، مرکزی مجلس رضا کے اکثر عہدہ داران اور اراکین آپ ہی کے حلقہ ارادت سے وابستہ ہیں، مرکزی مجلس رضا کے زیرِ اہتمام شمالی لاہور کے علاقہ چاہ میراں، محبوب روڈ محمدی سٹریٹ میں ایک عالی شان سہ منزلہ مسجد رضا قلیل مدت میں پایا تکمیل تک پہنچی، ۸ دسمبر ۱۹۸۲ء کو اسی مسجد میں حضرت ضیاء المشائخ علامہ ضیاء الدین احمد مدنی قدس سرہٗ کی یاد میں تعلیم القرآن کا ایک مدرسہ بنام ضیاء الاسلام کا اجرا کیا۔ اس کا افتتاح حضرت مولانا مفتی تقدس علی خاں قادری بریلوی مدظلہٗ العالی نے کیا۔

---

[1] انٹرویو حضرت مدنی علیہ الرحمۃ (ٹیپ کیسٹ)، مملوکہ حکیم محمد موسیٰ امرتسری مدظلہٗ لاہور
[2] روزنامہ حریت، کراچی مجریہ ۵ اکتوبر ۱۹۸۱ء
[3] انٹرویو حضرت مدنی علیہ الرحمۃ (ٹیپ کیسٹ) مملوکہ حکیم محمد موسیٰ امرتسری مدظلہٗ، لاہور

marfat.com
Marfat.com

حضرت مدنی علیہ الرحمۃ نے مدینہ منورہ میں ہی دو مرتبہ نکاح کیا، پہلی اہلیہ محترمہ تیرہ برس کی رفاقت کے بعد انتقال کر گئیں، ان کے انتقال کے بعد آپ نے دوسرا نکاح کیا۔ پہلی بیوی سے ہی آپ کے ہاں اولاد ہوئی ،، بیٹیاں اور چار ( ) بچپن میں ہی انتقال کر گئے، ایک صاحبزادے مولانا فضل الرحمٰن اور ایک صاحبزادی ہے۔ ——— آپ کی صاحبزادی بیچاری ایک ٹانگ سے معذور ہیں۔ انہیں ٹانگ میں ناسور ہو گیا تھا، آٹھ نو برس بیمار رہیں۔ ایک لبنانی ڈاکٹر نے آپریشن کیا ——— کیونکہ ہڈی خراب ہو گئی تھی، الحمد للہ اب تک چل جاتی ہیں۔ ایک بدوی رنگ کو اپنی بیٹی بنایا اس کا نام حمدہ ہے، یہ بے چاری سب کی بیٹی سے بھی زیادہ معذور ہے۔ [1]

مولانا فضل الرحمٰن ۱۳۱۲ھ / ۱۸۹۴ء میں پیدا ہوئے، فضل الرحمان مدنی سے مادہ تاریخ نکلتا ہے۔ آپ ماشاء اللہ حافظ، عالم، نہایت با اخلاص بامروت، خوش خلق اور نہایت سخی انسان ہیں، مدینہ منورہ میں حنفیان اہل سنت کے مفتی ہیں، اپنے والد ماجد حضرت مدنی قبلہ علیہ الرحمۃ کے خلیفہ مجاز ہیں، اور حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی قدس سرہٗ سے بھی اجازت و خلافت حاصل ہے۔ ۱۳۸۱ھ / ۱۹۶۱ء میں جامعہ رشیدیہ ساہیوال کے سالانہ جلسہ دستار فضیلت میں ہند مولانا مصطفیٰ رضا خان صاحب بریلوی کے ساتھ تشریف لے گئے تو انہوں نے بھی قبلہ مولانا فضل الرحمٰن مدنی مدظلہ کو تمام علمائے دیوبند اور اہلحدیث اللہ شریف میں مہمان رہنے کے نیچے اپنے ساتھ ٹھہرا کر ان کی خدمت و ضیافت کے الفاظ ارشاد فرمائے۔ مولانا فضل الرحمٰن مدنی کی اولاد میں تین بیٹے اور تین بیٹیاں ہیں۔ بڑے بیٹے کا نام حبیب الرحمٰن دوسرے کا رضوان اور تیسرے کا عقیل الرحمٰن ہے۔ [2]

---

[1] روزنامہ جنگ، کراچی، بحوالہ ۵ اکتوبر ۱۹۸۱ء ص ۳

[2] انٹرویو حضرت شیخ ضیاء الدین احمد مدنی علیہ الرحمۃ (ٹیپ کیسٹ) مملوکہ بیگم موسیٰ امرتسری مدظلہا لاہور

[3] ماہنامہ عرفات، لاہور، شمارہ ستمبر، اکتوبر ۱۹۶۱ء ص ۲۳

[4] انٹرویو (ٹیپ کیسٹ) شیخ محمد شفیع اوکاڑوی، مولانا، ماہنامہ عقیدت (سفرنامہ حج) مطبوعہ کراچی

[5] روایت بیگم محمد موسیٰ امرتسری مدظلہا العالی (لاہور)

marfat.com

Marfat.com

اساتذہ کرام

حضرت مولانا محمد حسین نقشبندی پسروری رحمۃ اللہ

حضرت مولانا محمد حسین نقشبندی پسروری سیالکوٹی رحمۃ اللہ علیہ پسرور ضلع سیالکوٹ میں پیدا ہوئے۔ آپ مشہور شاعر دلشاد پسروری کی اولاد سے تھے۔ تحصیل علم کے بعد، عارف باللہ حضرت فقیر محمد المعروف باباجی تیراہی قدس سرہٗ چورہ شریف ضلع اٹک سے سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ میں بیعت ہوئے اور اجازت و خلافت سے نوازے گئے۔ ان کے علاوہ آپ کو حضرت حافظ خواجہ فتح الدین رحمۃ اللہ علیہ سے بھی خلافت حاصل تھی[1]۔ آپ عرصہ تک پسرور میں لوگوں کو فیض عام سے بہرہ ور فرماتے رہے۔ آپ خوش خلق، شیریں زبان اور پُر تاثیر مرد خدا تھے۔ آپ کی طبیعت میں انکساری اور رحم دلی کمال درجے کی تھی[2]۔

مولانا نور احمد پسروری امرتسری (محشی مکتوبات شریف حضرت امام ربانی رحمۃ اللہ علیہ) آپکے چھوٹے بھائی اور شاگرد تھے۔ بروایت حکیم محمد موسیٰ امرتسری مدظلہٗ کو حضرت مولانا ضیاء الدین احمد مدنی قدس نے ایک مرتبہ فرمایا کہ مولانا نور احمد پسروری سیالکوٹی پر علم کا غلبہ اور مولانا محمد حسین پسروری پر تصوف کا غلبہ تھا۔[3]

پروفیسر ڈاکٹر سائنا احسان الٰہی ایم۔اے، پی۔ ایچ۔ ڈی سابق صدر شعبہ عربی پنجاب یونیورسٹی لاہور بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ مولانا محمد حسین نقشبندی پسروری علیہ الرحمہ کی بینائی معدوم ہوگئی تو انہوں نے قصیدہ بردہ شریف پڑھ کر دم کرنے کی

marfat.com
Marfat.com

فرمائش کی۔ چند روز یہ عمل کیا گیا تو آپ کی بینائی واپس آگئی۔ [1]

آپ کا وصال سیالکوٹ میں ہوا۔ جامع مسجد حنفیہ اعوانان محلہ اعوانان رنگ پورہ سیالکوٹ کے احاطہ میں شمال کی جانب اپنے پیر و مرشد حضرت خواجہ حافظ فتح الدین رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۹ رشعبان المعظم ۱۳۱۱ھ) کے دامن میں دفن ہوئے۔ اسی مسجد میں آپ سے مولانا ضیاء الدین احمد مدنی قدس سرہٗ نے تعلیم حاصل کی۔ آپ کے مزار مبارک پر کوئی کتبہ وغیرہ نہیں ہے۔ دیوار پر ایک کاغذ چسپاں ہے جس پر یہ عبارت درج ہے۔

برگزیدہ زماں کاشف ہر سرّ خفی و جلی قدوۃ العارفین عالم باعمل صوفی باصفا حضرت مولانا الحاج الشیخ فتح الدین صاحب پسر و خلیفہ رحمۃ اللہ علیہ، وصال ۱۰ رشوال المکرم سنہ ۱۳۱۱ھ [2]

حضرت مولانا غلام قادر بھیروی ثم سیالکوٹی

عارف باللہ، استاذ العلماء حضرت مولانا میاں غلام قادر صاحب بھیروی ثم سیالکوٹی، المعروف بہ مولانا غلام محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ ۱۲۶۵ھ / ۱۸۴۹ء میں بمقام بھیرہ ضلع سرگودھا پیدا ہوئے۔

---

[1] مکتوب محمد نور المصطفیٰ رضوی سیالکوٹ بنام راقم الحروف (طبع ہذا)

[2] انساب الخلافت مترجم و مؤلف ابراہیم شاہ ص ۱۱ و ضلع سیالکوٹ، ص ۳۳ مملوکہ حکیم محمد موسیٰ امرتسری لاہور

[3] یادداشت حکیم محمد موسیٰ امرتسری مظلہٗ۔ لاہور

[4] فضل احمد عارف: برکات بردہ، مطبوعہ لاہور ص ۹۱

[5] مکتوب محمد نور المصطفیٰ رضوی سیالکوٹ، بنام راقم الحروف

marfat.com

Marfat.com

ابتدائی تعلیم مولانا غلام محی الدین بگوی اور ان کے چھوٹے بھائی مولانا احمد دین بگوی سے حاصل کی۔ مزید تعلیم حاصل کرنے کیلئے حضرت مولانا مفتی صدرالدین آزردہ صدرالصدور کی خدمت میں دہلی حاضر ہوئے۔ تکمیل علوم کے بعد لاہور تشریف لائے اور اندرون بھاٹی دروازہ اونچی مسجد میں خطیب مقرر ہوئے۔ سلسلہ عالیہ چشتیہ میں حضرت خواجہ شمس العارفین سیالوی قدس سرہٗ سے بیعت ہوئے اور اجازت و خلافت سے بہرہ ور ہوئے۔ آپ کے اوراد و اشغال میں حضور سیدنا غوث اعظم قدس سرہٗ سے اویسی نسبت کی بنا پر قادریت کا غلبہ تھا۔ مشہور تاریخ گو اور تذکرہ نویس بزرگ مولانا غلام دستگیر نامی اپنی کتاب "بزرگانِ لاہور" میں لکھتے ہیں۔ کہ آپ کو لاہور کا قطب سمجھا جاتا تھا۔ ۱۲۹۷ھ / ۱۸۷۹ء میں اورینٹل کالج لاہور میں عربی کے نائب استاد مقرر ہوئے اور دو سال تک طلبار کو علم و فضل سے فیضاب کرتے رہے۔ انہی دنوں انگریزوں نے ایک فتوے پر دستخط کروانا چاہے مگر آپ نے انکار کر دیا اور کالج کی ملازمت سے استعفٰے دے دیا۔ اس کے بعد آپ نے جامعہ نعمانیہ ٹکسالی دروازہ لاہور میں درس و تدریس کا کام شروع کر دیا۔ پنجاب کے علمار میں سب سے پہلے مرزا قادیانی کے خلاف آپ ہی نے فتوے دیا اور اس وقت مرزا کی تردید کی جب کہ اس نے ابھی تک نبوت کا دعوے نہیں کیا تھا۔ پنجاب کے علمار کی غالب اکثریت آپ کی شاگرد تھی۔ چند تلامذہ کے نام یہ ہیں :۔

۱۔ امیر ملت حافظ پیر جماعت علی شاہ محدث علی پوری علیہ الرحمۃ
۲۔ مولانا محمد عالم آسی امرتسری (مصنف الکاویہ علی الغاویہ)
۳۔ مولانا نبی بخش حلوائی لاہور (مصنف تفسیر نبوی)
۴۔ مولانا غلام احمد حافظ آبادی (سابق مدرس جامعہ نعمانیہ لاہور)
۵۔ حضرت مولانا ضیاء الدین احمد مدنی رحمۃ اللہ

آپ نے مختلف موضوعات پر بارہ کتابیں لکھیں۔ ان میں مشہور تصنیف اسلام کی گیارہ کتابیں دینی تعلیم کا بہترین نصاب ہے۔ آج بھی پنجاب کے چھوٹے دیہاتوں تک کی

marfat.com
Marfat.com

مساجد و مدارس میں اسلام کی پہلی کتاب اور اسلام کی دوسری کتاب وغیرہ پڑھائی جاتی ہے۔ آپ نے ۱۹ ربیع الاوّل ۱۳۲۷ھ / ۱۰ اپریل ۱۹۰۹ء کو وصال فرمایا۔ اور بیگم شاہی مسجد لاہور میں استراحت ابدی ہوئے۔ [1]

علامہ وصی احمد محدث سورتی رحمۃ اللہ علیہ

مولانا وصی اللہ محدث سورتی ۱۸۳۶ء میں سانڈیر (ضلع سورت بھارت) میں پیدا ہوئے۔ ۱۲۷۱ھ میں آپ دہلی گئے، یہاں صدر فتحپوری میں قیام کیا پھر مدرسہ حسین بخش دہلی پہنچے وہاں کچھ عرصہ پڑھنے کے بعد ۱۲۷۹ھ میں مدرسہ فیض عام کانپور چلے گئے جہاں ان کو مولانا لطف اللہ علی گڑھی جیسا استاد ملا۔ یہاں مولانا حسن کانپوری آپ کے ہم سبق رہے۔ ۱۲۸۶ھ میں مدرسہ فیض عام سے فارغ ہوئے اور گنج مرادآباد (ضلع اناؤ یوپی) پہنچے جہاں آپ نے [illegible] ۱۲۹۳ھ میں آپ مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور پہنچے یہاں مولانا اسرائیل سہارنپوری سے درس حدیث لیا اور تقریباً ۱۲۹۵ھ میں سند حدیث لی۔ تعلیم سے فارغ ہونے کے بعد آپ سورتی کانپور پہنچے جہاں مدرسہ فیض عام میں مدرس دوم اور خطیب مسجد آپ کی ذمہ داریاں تفویض کی گئیں۔ یہاں آپ آٹھ سال رہے۔ آپ نے بخاری شریف کا حاشیہ بھی لکھنا شروع کیا۔ شادی کے بعد کانپور سے پیلی بھیت تشریف لائے اور یہاں مدرسہ حافظ العلوم میں صدر مدرس ہو گئے۔ پندرہ سال تک درس و تدریس میں مشغول رہے۔ پھر آپ نے مدرسۃ الحدیث کے نام سے اپنا الگ مدرسہ پیلی بھیت میں قائم کیا اور درس حدیث

---

[1] تفصیل کے لیے دیکھئے تذکرہ اکابر اہل سنت از مولانا عبدالحکیم شرف قادری مطبوعہ لاہور

marfat.com

Marfat.com

کا آغاز کیا۔ اس کے ساتھ ساتھ مسجد شیخ کبیر میں آخر عمر تک امامت کے فرائض انجام دیتے رہے۔ درمیان میں دو سال کے لیے قاضی عبدالحمید کی دعوت پر مدرسہ حنفیہ پٹنہ چلے گئے لیکن دو سال بعد پھر اپنے مدرسہ میں آ گئے۔ محدثِ سورتی نے تحریکِ ندوۃ العلماء میں بھی حصہ لیا۔ ۱۳۱۰ھ میں مدرسہ فیض عام کانپور میں اس کا آغاز ہوا۔ امام احمد رضا بھی اس کے ایک اجلاس میں شریک ہوئے اور اصلاحِ نصاب کے بارے میں ایک مقالہ پڑھا۔ لیکن جب ندوۃ العلماء کا مزاج اور کردار بدلا تو پہلے امام احمد رضا علیحدہ ہوئے اس کے بعد محدثِ سورتی۔ یہی نہیں بلکہ ندوۃ العلماء کے خلاف مستقل ایک تحریک کا آغاز ہوا اس سے قبل محدث سورتی نے پاک و ہند اور حجاز میں مولوی نذیر حسین دہلوی کے زیر اثر چلنے والی مہم کا تعاقب کیا۔ اس سلسلے میں اُنہوں نے ایک کتاب جامع الشواہد لکھی۔

فقہ و حدیث میں آپ کو بڑا تبحر حاصل تھا جس پر ان کے مندرجہ ذیل تصانیف و حواشی گواہ ہیں۔

۱ : حاشیہ مدارک
۲ : حاشیہ بیضاوی
۳ : حاشیہ جلالین
۴ : تعلیقات سنن نسائی
۵ : تعلیقات شرح معانی الآثار
۶ : تعلیقات شروح اربعہ ترمذی
۷ : شرح سنن ابی داؤد
۸ : شرح مشکوٰۃ المصابیح
۹ : افادات حصن حصین
۱۰ : التعلیق المجلی لما فی منیۃ المصلی
۱۱ : التنہ فی عقد الایدی تحت السرۃ

marfat.com
Marfat.com

۱۲ : کشف النعام عن سنیۃ العمامہ

۱۳ : اظہار شریعت

۱۴ : انقع الشواہد

۱۵ : حاشیہ مقامات حریری

۱۶ : حاشیہ شافیہ

۱۷ : حاشیہ ملا حسن

۱۸ : حاشیہ میبذی وغیرہ

محدث سورتی کے تلامذہ یا ہم عصر قابل ذکر ہیں :-

۱ : مولانا محمد ظفر الدین بہاری

۲ : مولانا ضیاء الدین مدنی

۳ : مولانا مشتاق احمد کانپوری

۴ : مولانا شاہ نامدار کانپوری

۵ : مولانا سید مرتضیٰ کانپوری

۶ : مولانا خادم حسین علی پوری

۷ : سید سلیمان اشرف بہاری وغیرہ

محدث سورتی کے حلقہ احباب میں یہ حضرات شامل تھے

۱ : امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی

۲ : مولانا عبدالقدیر بدایونی

۳ : مولانا احمد حسن کانپوری

۴ : مولانا عبدالکریم گنج مرادآبادی

۵ : مولانا ارشاد حسین رامپوری

۶ : مولانا عبدالعلی آسی

۷ : پیر مہر علی شاہ گولڑوی

۸ : مولانا وصی احمد محدث سورتی وغیرہ

۸ جمادی الاول ۱۳۳۴ھ / ۱۲ اپریل ۱۹۱۶ء کو وصال فرمایا۔ [1]

---

[1] تفصیل کے لیے دیکھئے تذکرہ محدث سورتی از خواجہ رضی حیدر مطبوعہ کراچی ۱۹۸۱ء)

marfat.com

Marfat.com

شیوخ طریقت

حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی قدس سرہٗ

امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی بن مولانا نقی علی خاں بن مولانا رضا علی خاں قدس سرہم، ۱۰ شوال ۱۲۷۲ھ / جون ۱۸۵۶ء کو پیدا ہوئے۔ میزان و منشعب حضرت مولانا غلام قادر بیگ بریلوی علیہ الرحمہ سے پڑھی، بعد میں مرزا صاحب نے آپ سے ہدایہ کا درس سبق لیا تھا۔ ۱۲۸۲ھ میں تیرہ ۱۳ برس کی عمر میں والد ماجد سے درسیات مکمل کرلیں۔ ۱۲۹۱ھ کے بعد رام پور میں مولانا عبدالعلی ریاضی داں سے شرح چغمینی کے چند اسباق پڑھے۔ ۵ جمادی الآخر ۱۲۹۴ھ میں مخدوم سید آل رسول مارہروی نور اللہ مرقدہٗ سے بیعت ہوئے، اسی وقت اجازت و خلافت مرحمت ہوئی۔ ۱۲۹۵ھ میں والد ماجد کے ساتھ پہلی بار حج و زیارت کے لیے گئے۔ حضرت شیخ عبدالرحمٰن سراج مکی مفتی احناف مکہ نے فقہ کی اجازت و سند دی۔ شیخ الاسلام علامہ احمد زین دحلان مکی نے حدیث کی اجازت بخشی، حضرت شیخ حسین صالح جمل اللیل شافعی امام مسجد الحرام بغیر کسی تعارف کے مغرب کے بعد مقام ابراہیم سے آپ کا ہاتھ پکڑ کر اپنے گھر لے گئے اور دیر تک فرماتے رہے انی لاجد نور اللہ فی ھذا الجبین (یعنی میں اس پیشانی میں اللہ کا نور پاتا ہوں) اور ضیافت کے بعد صحاح ستہ اور سلسلہ عالیہ قادریہ کی سند و اجازت دی۔ ۱۳۲۳ھ میں دوسری بار حرمین طیبین حاضر ہوئے۔ اس حاضری میں دیار عرب کے علماء و مشائخ کبار نے آپ سے استفادہ کیا، اجازت و خلافت حاصل کی، اور آپ کے علمی تبحر کا اعتراف کیا، فقہ

marfat.com
Marfat.com

حنفی کے عظیم المرتبت عالم علامہ صالح کمال کے پانچ سوال متعلقہ علم غیب کا بغیر کتب دیکھے ساڑھے آٹھ گھنٹے میں کتاب "الدولۃ المکیہ" کے نام سے جواب لکھے۔ شیخ الظواہر علامہ احمد ابوالخیر مکی نے مذکورہ کتاب کی سماعت کے بعد حسن انشاء، طرز استدلال اور جامعیت کی بے حد تحسین کی اور علوم خمسہ کے اضافے کا مشورہ دیا نیز کتاب پر تقریظ لکھی اور آپ کی شان میں امام و مجدد جیسے کلمات لکھے۔ شیخ الظواہر کے فرزند حضرت مولانا عبدالنصیر داد اور ان کے استاد مولانا حامد [illegible] سے [illegible] کے بارے میں استفتا کیا۔ آپ نے اس کا مبسوط مدلل جواب تحریر فرمایا۔ جو مسمی الفقیہ الفاھم فی احکام [illegible] ہوا۔ مفتی احناف مکہ علامہ عبداللہ بن عباس بن صدیق نے [illegible] کا علم کیا۔ اور غایت درجہ تحسین و آفرین کی۔ حضرت [illegible] آپ کے [illegible] کہنے کی آپ سے [illegible] کی۔ مدینہ منورہ کے [illegible] [illegible] [illegible]

حضرت شیخ سید حسین الحسنی الکردی رحمۃ اللہ

قدوۃ الواصلین حضرت شیخ سید حسین الحسنی الکردی قدس سرہٗ بغداد شریف (عراق) میں ایک متقی بزرگ تھے۔ یہ کردستان کے رہنے والے تھے۔ جن دنوں بغداد شریف میں حضرت مولانا ضیاء الدین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ کی ان سے ملاقات ہوئی، اس وقت ان کی عمر ۱۸۲ برس تھی۔ گھوڑے پر سواری فرماتے تھے۔ اتنی عمر ہونے کے باوجود کھڑے ہو کر نماز ادا فرماتے اور دوران قیام قرآن کریم کے دو تین پارے تلاوت فرماتے تھے۔ بڑے عابد و زاہد تھے۔ حضرت مولانا ضیاء الدین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں تقریباً ۱½ سال قیام کیا۔ حضرت سید حسین نے حضرت مدنی قبلہ کو اپنے سلسلہ معمرہ میں مجاز و ماذون فرمایا۔ سلسلہ اجازت اس طرح ہے:

حضرت مولانا ضیاء الدین مدنی رحمۃ اللہ علیہ

↑

استید حسین الکردی علیہ الرحمۃ

↑

استید اسماعیل اُدلیانی قدس سرہٗ

↑

استیدی عبدالعزیز الجبش رحمۃ اللہ

↑

استید عبدالرزاق قدس سرہٗ

↑

استید شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ [1]

---

[1] روزنامہ جنگ کراچی ۵ر اکتوبر ۱۹۸۱ء

• انٹرویو مولانا ضیاء الدین احمد مدنی (کیسٹ ٹیپ ۱۹۷۳ء) مملوکہ حکیم محمد موسیٰ امرتسری لاہور

• غلام قادر اشرفی، مولانا: مجموعہ وظائف مطبوعہ لالہ موسیٰ (گجرات۔ پاکستان) ۱۳۹۹ھ

marfat.com

Marfat.com

حضرت شیخ احمد الشمس المالکی النقشبندی المراکشی المدنی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سیدی شیخ احمد الشمس المالکی قدس سرہ مشائخ مدینہ میں سے تھے۔ یہ بزرگ حافظ الحدیث تھے۔ ہمیشہ تدریس میں مشغول رہتے تھے۔ اگر کسی بات کا جواب دینا ہوتا تو صرف اسی مفہوم کی حدیث سنا دیتے تھے۔ [illegible] نکالتے تھے۔ ایک بکری پالی ہوئی تھی اس کا [illegible] مسلمانوں کی صف میں کھڑی رہتی۔ [illegible] سنا۔ آپ [illegible] سے حضرت سیدہ [illegible] کی بابت [illegible]

[illegible]

حضرت شیخ ضیاء الدین احمد [illegible] مدینہ منورہ

بیناری شریف کو عبارہ خبر کا پڑھنا [illegible] ۱۳۴۲ھ / ۱۹۲۳ء میں مدینہ منورہ میں ہوا۔ اور جنت البقیع میں دفن ہوئے۔ [1]

---

[1] از تاریخ حضرت علامہ ضیاء الدین احمد مدنی ویب گیٹ، مولوی محمد یعقوب مجددی امرتسری لاہور
ماہنامہ ترجمان اہل سنت، کراچی شمارہ جولائی ۱۹۷۵ء

marfat.com

Marfat.com

حضرت علامہ سیدی عبدالرحمٰن سراج مکی مفتی حنفیہ قدس سرہٗ

حضرت سیدی عبدالرحمٰن بن عبداللہ سراج مکی رحمۃ اللہ علیہ مکہ مکرمہ میں مفتی حنفیہ تھے۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ ۱۲۹۵ھ/ ۱۸۷۸ء میں اپنے والد ماجد مولانا نقی علی خان رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ پہلے حج پر مکۃ مکرمہ حاضر ہوئے تو حضرت سیدی عبدالرحمٰن سراج مکی قدس سرہٗ نے آپ کو تفسیر، حدیث، فقہ، اصول فقہ کی سند سے نوازہ اور اپنے سلسلہ طریقت میں اجازت عطا فرمائی۔ ۱۳۰۱ھ/ ۱۸۸۳ء میں مکۃ مکرمہ میں وصال ہوا اور جنت المعلیٰ میں دفن ہوئے۔ حضرت علامہ شیخ ضیاء الدین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ کو آپ سے بواسطہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ اس طرح اجازت ہے۔

حضرت سیدی مدنی قدس سرہٗ

امام احمد رضا فاضل بریلوی قدس سرہٗ

سیدی عبدالرحمٰن سراج مکی رحمۃ اللہ علیہ

سیدی محمد بن علی السنوسی قدس سرہٗ

سیدی عبدالعزیز الدیش قدس سرہٗ

سیدی عبدالرزاق قدس سرہٗ

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ [1]

---

[1] فاضل بریلوی علمائے حجاز کی نظر میں، مطبوعہ لاہور ص ۴۷

" مجموعہ وظائف از مولانا غلام قادر

marfat.com

Marfat.com

حضرت علامہ محدث بدرالدین حسنی شامی رحمہ اللہ

قطب شام علامہ شیخ بدرالدین محدث دمشق قدس سرہٗ نہایت متبحر سنت یگانہ روزگار مرجع العلماء بزرگ تھے انہوں نے امام نووی شارح صحیح مسلم کے مشہور سلسلہ دار الحدیث کے جانشین شیخ عمر کی وفات کے بعد سنا ہے مسند الحدیث دمشق (شام) کے بارے میں تحریر فرماتے ہیں

[redacted]

شیخ [redacted] کتب [redacted] کے ملنے [redacted]

[redacted]

حضرت مولانا ضیاء الدین [redacted] شامی رحمۃ اللہ علیہ اب کی وجہ سے مسجد نبوی شریف میں باب رحمت میں کھڑے ہو کر سلام وسلام پڑھا کرتے تھے[1] ان کے وصال کا حال اور تاریخ معلوم نہ ہو سکی۔

---

[1] الوطنیۃ المکیۃ الغیر حاسۃ المکیۃ، مطبوعہ کراچی ص ۱۸۱ ۔

[2] انٹرویو مولانا ضیاء الدین علیہ الرحمہ (کیسٹ محبوبہا محمد یعقوب صدیقی امرتسری، فاضل

marfat.com

Marfat.com

حضرت شیخ سیداحمد الشریف السنوسی قدس سرہٗ

حضرت شیخ السیداحمد الشریف السنوسی بن سید المہدی السنوسی بن محمد بن علی السنوسی رحمہم اللہ تعالیٰ مشہور مجاہد، مصلح اور صوفی تھے۔ آپ طرابلس (لیبیا) اور برقہ کی جنگ میں طالبوں کے چھکے چھڑا دیئے تھے اور تیرہ برس تک محض اپنے تربیت یافتہ رفقاء اور تلامذہ کی مدد سے یورپ کی اس بڑی طاقت کا کامیابی سے مقابلہ کرتے رہے۔ آپ سیف، تسبیح اور قرآن و شمشیر کے بیک وقت حامل تھے۔ آپ اپنے وقت کے شیخ کبیر اور بہت بڑے ولی اللہ تھے۔ حضرت شیخ ضیاء الدین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ کو آپ سے طریقہ سنوسیہ میں اجازت اس طرح ہے:

حضرت سیدی مولانا ضیاء الدین احمد مدنی قدس سرہٗ
|
سیدی احمد الشریف السنوسی قدس سرہٗ
|
سید السید المہدی قدس سرہٗ
|
سید محمد بن علی السنوسی قدس سرہٗ (بانی طریقہ سنوسیہ)
|
سیدی عبدالعزیز الحبش قدس سرہٗ
|
قطب الآفاق سیدی عبدالرزاق قدس سرہٗ
|
حضرت سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سیداحمد الشریف السنوسی نے ۱۳۵۱ھ / ۱۹۳۳ء میں مدینہ میں وفات پائی اور جنت البقیع میں دفن ہوئے۔ [1]

---

[1] نقوش رسول نمبر ۱ جلد اول مطبوعہ لاہور ص ۲۳
• غلام قادر اشرفی، مولانا: مجموعہ وظائف ص ۳۸۴

marfat.com
Marfat.com

الشیخ العالم حضرت ملا شاہ عبدالباقی فرنگی محلی المہاجر المدنی قدس سرہٗ

مولانا شاہ عبدالباقی بن مولانا ملا محمد بن مولانا محمد سعید بن ملا محمد سعید انصاری قدس سرہما ۱۰۸۴ھ میں فرنگی محل (لکھنؤ) میں پیدا ہوئے۔ مولانا سید حبداللہ چاندھامی، مولانا ابوالحسنات عبدالحی بن مولانا عبدالحلیم فرنگی محلی، مولانا سید حبیب اللہ القضاۃ بن محمد وزیر حیدرآبادی، مولانا فضل اللہ بن نعمت اللہ فرنگی محلی اور مولانا نور نسیم بن مولانا محمد عبدالحکیم نظامی رحمہم اللہ تعالیٰ سے فیض علوم کیا۔ حضرت مولانا سید عبدالرزاق بن مولانا شاہ جمال الدین لکھنوی قدس سرہٗ سے بیعت ہوئے۔ ایک مدت تک فرنگی محل میں درس و تدریس میں مشغول رہے، پھر حرمین شریفین کا سفر کیا، حج کے بعد مدینہ منورہ میں سکونت اختیار کی اور شیخ نظام الدین رحمۃ اللہ علیہ بانی درس نظامی کی وفات تک مسجد نبوی میں تدریس کا کام کرتے رہے۔ نظام حیدرآباد میر نظام علی مرحوم کی طرف سے مدرسہ کا وظیفہ مقرر تھا مگر انہوں نے اس کو لینے سے انکار کر دیا۔ آپ سخت آزمائش میں مبتلا ہو گئے۔ نجدی حکومت کی آپ پر سختی اور فاقہ کشی دیکھ کر بعض عقیدت مندوں نے مدد کی مگر آپ نے کسی کا ہدیہ قبول نہ کیا۔[1]

آپ کا ذاتی کتب خانہ بیش قرار تھا۔ [illegible] پروفیسر محمد رضا انصاری نے ۱۹۷۵ء میں اس کتب خانہ میں موجود ایک قلمی کتاب "خلاصۃ العلل" جو ملا فرنگی محل" تالیفات ابوالحسنات محمد عبدالحی فرنگی محل سے استفادہ کیا تھا۔[2]

---

[1] محمود احمد قادری، مولانا، تذکرہ علمائے اہل سنت مطبوعہ انڈیا ۱۹۷۱ء ص ۱۷۲

[2] محمد رضا انصاری، پروفیسر، بانی درس نظامی مطبوعہ اردو اکادمی، اتر پردیش (یو۔پی۔ بھارت)، ۱۹۷۳ء ص ۱۴

marfat.com

Marfat.com

آپ کی تصانیف میں حسرۃ الغزل بوفاۃ نائب الرسول، المنح المدنیہ فی مختارات الصوفیہ، رسالہ فی مبحث الفناء۔ رسالہ فی تحقیق علم الغیب[1]، قرۃ الابصار فی نسب قطب الانصار اور دوسرے رسائل کے نام ملتے ہیں۔

۴ ربیع الآخر ۱۳۶۴ھ / ۱۹۴۵ء کو وصال ہوا اور جنت البقیع میں دفن ہوئے۔ سبحان اللہ۔ حضرت علامہ شیخ محمد علی حسین الخیرآبادی المدنی رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۳۷۴ھ) آپ کے ممتاز تلمیذ اور خلیفہ مجاز تھے۔ حضرت علامہ شیخ ضیاء الدین احمد مہاجر مدنی قدس سرہٗ کو آپ نے اپنے سلسلہ طریقت کی اجازت مرحمت فرمائی تھی[2]۔

---

[1] عبدالحی لکھنوی، مولانا، نزہۃ الخواطر (عربی) جلد ۸ مطبوعہ کراچی ص: ۲۱۷
(صاحب نزہۃ الخواطر نے مولانا عبدالباقی فرنگی محلی کے حالات میں تصانیف کا ذکر کیا ہے لیکن رسالہ قرۃ الابصار کا ذکر نہیں کیا۔ پروفیسر محمد رضا انصاری نے کتاب "بانی درس نظامی" میں اس کا ذکر کیا ہے۔

[2] محمود احمد قادری، مولانا: تذکرہ علمائے اہل سنت ص ۱۷۲

marfat.com
Marfat.com

شیخ الدلائل حضرت مولانا شاہ عبدالحق الہ آبادی مہاجر مکی قدس سرہٗ

شیخ الدلائل حضرت مولانا عبدالحق بن شاہ محمد بن یار محمد صدیقی النسب اپنے وطن نیوان ضلع الہ آباد میں پیدا ہوئے، مولانا تراب علی لکھنوی وغیرہ سے درسیات پڑھی، حضرت مولانا عبداللہ گوپاموی سے بیعت کی، ۱۲۸۴ھ میں مکہ کا سفر کیا، پچاس برس تک آپکا درباسۂ علم مکہ میں موجیں مارتا رہا۔ آپ شیخ الدلائل کے لقب سے مشہور تھے۔ آپ بہت بڑے ولی اللہ، عالم باعمل، متقی، شب زندہ دار اور عبادت گزار بزرگ تھے۔ اہل مکہ مکرمہ آپکو قطب مکہ مکرمہ کہا کرتے تھے۔[2] امام احمد رضا بریلوی قدس سرہٗ دوسرے سفر حج میں آپکی قیام گاہ پر بار بار ملاقات کے لئے جاتے رہے، انکے ملفوظات میں آپ کا ذکر خیر اس طرح موجود ہے۔

"حضرت مولانا عبدالحق الہ آبادی کو چالیس برس سے زائد مکہ معظمہ میں گزرے تھے۔ کبھی کبھی شریف مکہ کے یہاں بھی تشریف لے جاتے۔ قیام گاہ پر فقیر روز پابوسی کو جاتا۔ مولانا اسماعیل دہلوی کتب خانہ ہردم شریف اور فیروز آبادی وغیرہ کتابیں پڑھتے ہیں کہ یہ میرا روز کا معمول ہے۔ مولانا کا دم بابرکت تھا، بھری تھے مگر ان کے ہاتھ مکہ میں چمک رہے تھے اور زنانہ بھی سال بھر کرتے تھے۔ مولانا اسمٰعیل فرماتے تھے کہ ایک سال حج میں حضرت مولانا عبدالحق مہاجر مکہ بہت علیل اور صاحب فراش تھے۔ نزیل تاریخ اپنے تلامذہ سے کہہ رہے

---

[1] محمود احمد قادری، مولانا، تذکرہ علمائے اہل سنت مطبوعہ کانپور (انڈیا) ۱۳۹۱ھ صفحہ ۱۰۸

[2] محمد طاہر فاروقی، پروفیسر، سیرت امیر ملت، مطبوعہ لاہور ۱۳۹۱ھ صفحہ ۶۱

marfat.com

Marfat.com

حرم شریف میں لے چلو! کئی آدمی اٹھا کر لائے۔ کعبہ معظمہ کے سامنے بٹھایا، زمزم شریف منگا کر پیا اور دُعا کی کہ الٰہی حج سے محروم نہ رکھ۔ اسی وقت مولا تعالیٰ نے ایسی قوت عطا فرمائی کہ اُٹھ کر اپنے پاؤں سے عرفات شریف گئے اور حج ادا کیا۔ [1]

حضرت شیخ علیہ الرحمۃ نے سند و اجازت دلائل الخیرات شریف حضرت سید علی حریری مدنی قدس سرہٗ اور شیخ محمد المغربی قدس سرہٗ دونوں بزرگوں سے حاصل فرمائی۔ لیکن حضرت شیخ اپنے تلامذہ کو موافق روایت سید علی حریری مدنی قدس سرہٗ ہی اجازت عطا فرماتے تھے۔ حضرت شیخ کی اجازت اس طرح ہے:

حضرت شاہ عبدالحق الہ آبادی قدس سرہٗ کو عارف باللہ حضرت علامہ شیخ سید علی الحریر المدنی بن یوسف ملک باشلی المدنی قدس سرہما سے۔ ان کو حضرت شیخ السید محمد بن السید احمد المدغوی الشریف الحسنی قدس سرہٗ سے، ان کو ابی البرکات سیدی محمد بن احمد بن احمد المثنیٰ قدس سرہٗ سے، ان کو حضرت شیخ احمد بن الحاج قدس سرہٗ سے، ان کو حضرت شیخ سیدی احمد المقری قدس سرہٗ سے، ان کو حضرت سیدی عبدالقادر الفاسی قدس سرہٗ سے، ان کو حضرت شیخ سیدی احمد بن ابی العباس العصمی قدس سرہٗ سے، ان کو حضرت شیخ سیدی السملالی قدس سرہٗ سے ان کو حضرت شیخ سیدی عبدالعزیز التباع قدس سرہٗ سے، انہ کو مؤلف دلائل الخیرات شریف قطب ربانی حضرت شیخ السید محمد ابن سلیمان الجزولی قدس سرہٗ سے۔ [2]

---

[1] مصطفےٰ رضا خاں، مولانا؛ ملفوظات اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی، مطبوعہ لاہور ص

[2] نسخہ صحیحہ دلائل الخیرات مطبوعہ مطبع احمدی لکھنؤ بار اول ۱۹۱۳ء

marfat.com
Marfat.com

حضرت علامہ شیخ ضیاء الدین احمد مدنی قدس سرہٗ کو بھی حضرت شیخ الدلائل نوراللہ مرقدہٗ سے دلائل الخیرات شریف کی سند اجازت حاصل تھی۔

مولانا حکیم غلام مصطفےٰ کوثر امجدی بلیاوی (بھارت) ۱۹۵۹ء میں حج پر گئے تو مکہ معظمہ میں کئی اکابر علماء سے ملاقاتیں ہوئیں جن میں مفتی سعداللہ مکی، مولانا سید محمد علوی، مالکی استاذ حرم شریف، علامہ شیخ محمد المغربی الجزائری اور مولانا عبدالرحمٰن درویش مکی سے خصوصی ملاقاتیں ہوئیں۔ حکیم صاحب مولانا عبدالرحمٰن درویش کی ملاقات کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

یہ نہایت ہی سرو قد، گندم گوں، خوش رو بزرگ ہیں۔ ان کے والد ماجد مکہ مکرمہ کے مشہور عالم تھے۔ ان کا مکان حرم سے متصل اور نہایت شاندار ہے۔ ان کی عمر تقریباً اسی سال کی ہے لیکن جوانوں سے زیادہ چست و چالاک ہیں۔ ان بڑھاپوں کی جھریوں کے سوا بڑھاپے کا تقلی کوئی اثر نہیں۔ میں نے ان کی خدمت میں [illegible] پیش کیا۔ [illegible] شیخ الدلائل نوراللہ مرقدہٗ [illegible] ۱۹۷۸ء کو [illegible] مکرمہ کے قبرستان جنت المعلیٰ میں دفن ہوئے۔ تصانیف میں الاکلیل علیٰ مدارک التنزیل (قرآن پاک کی تفسیر) فقہ میں التعلیقات علی الدر المختار، الکنز الاکبر شرح فقہ الاصغر، الدر المنتظم فی حکم مولد النبی الاعظم (صلی اللہ علیہ وسلم)

---

[1] بدرالدین، مولانا، سوانح اعلیٰ حضرت مطبوعہ لاہور

[2] ہفت روزہ الہام بہاولپور ش ۲۱ جولائی ۱۹۸۵ء ص ۶ ک ۱

marfat.com

Marfat.com

مشہور ہیں ۔ [1]

---

[1] محمود احمد قادری : تذکرہ علمائے اہل سنّت مطبوعہ کانپور ۱۳۹۱ھ ص ۱۷۸
" شاہ ابوالحسن زید فاروقی دہلوی : مقامات اخیار (فارسی) مطبوعہ دہلی

marfat.com
Marfat.com

قطب العالم شیخ المشائخ حضرت مولانا شاہ علی حسین اشرفی کچھوچھوی قدس سرہٗ

حضرت مولانا شاہ علی حسین اشرفی میاں کچھوچھوی قدس سرہٗ العزیز ۲۲ ربیع الثانی ۱۲۶۶ھ / ۱۸۵۰ء بروز دوشنبہ بوقت صبح صادق کچھوچھہ (ضلع فیض آباد، اتر پردیش (یو۔پی)، بھارت) میں پیدا ہوئے۔ حضرت مولانا گل محمد خلیل آبادی علیہ الرحمۃ نے بسم اللہ خوانی کی رسم ادا کرائی۔ مولانا الشیخ علی کچھوچھوی، مولانا سید علی گورکھپوری اور مولانا قلندر بخش کچھوچھوی علیہم الرحمۃ سے درسی کتابوں کی تکمیل کی۔ ۱۲۸۲ھ میں اپنے برادر اکبر قطب المشائخ حضرت شاہ اشرف حسین قدس سرہٗ سے مرید ہوئے اور تکمیل سلوک فرما کر اجازت و خلافت حاصل فرمائی۔ ۱۲۹۳ھ میں حج کیا، دربار نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خاص نعمتیں عطا ہوئیں۔ ۱۲۹۴ھ میں [illegible] ارشاد ہوئے۔ ۱۳۲۳ھ میں دوبارہ حج کا سفر کیا، ۱۳۲۴ھ میں مناسک حج ادا کیے اور زیارت [illegible] المقدس (فلسطین)، حلب شریف، حمص، قسطنطنیہ (شام) کربلا معلیٰ، بغداد شریف (عراق)، اور مصر کی زیارت سے مشرف ہوئے۔ چوتھا اور آخری حج ۱۳۵۴ھ میں کیا۔ مذکورہ بالا ممالک میں صدہا علماء و مشائخ داخل سلسلہ ہوئے اور اجازت و خلافت سے سرفراز کیے گئے۔ حضرت میاں راج شاہ صاحب قدس سرہٗ[1] سوندھ

---

[1] حضرت میاں راج شاہ صاحب سوندھ شریف ضلع گورکھپور کے باشندے تھے اور سلسلہ عالیہ قادریہ کے عالی نسب بزرگ تھے۔ ۱۲ رمضان المبارک ۱۳۰۹ھ میں واصل بحق ہوئے۔ (بشیر القاری شرح بخاری از مولانا غلام جیلانی میرٹھی علیہ الرحمۃ)

marfat.com

Marfat.com

شریف (ضلع گڑگانواں) نے سلسلہ قادریہ زاہدیہ کی اجازت کے ساتھ سلطان الاذکار و دیگر اشغال مخصوصہ کی اجازت دی، اور ایک دوتی عطا فرمائی۔ حضرت شاہ محمد امیر کابلی قدس سرہٗ سے مقام بلیا میں سلسلہ قادریہ منوریہ میں مجاز و ماذون ہوئے اور تعلیم طریقہ خاص ذکر خفی جو قلب مدور سے متعلق ہے حاصل کی۔ اس سلسلہ کو سلسلۃ الذہب کہنا چاہیئے جو عرفی طور سے چار واسطوں سے حضرت غوث پاک سیدنا عبدالقادر جیلانی رح تک پہنچتا ہے۔ سلسلہ اجازت اس طرح ہے، حضرت شاہ ابو احمد علی حسین اشرفی میاں رح کو حضرت مولانا شاہ محمد امیر کابلی قدس سرہٗ سے، ان کو حضرت ملا عبدالکریم رامپوری معروف بہ ملا اخوند قدس سرہٗ (م ۱۲۰۶ھ) سے، ان کو حضرت شاہ منور علی الہ آبادی قدس سرہٗ سے۔[1]

---

[1] محمود احمد قادری، مولانا: تذکرہ علمائے اہل سنت، مطبوعہ بھوانی پور (ضلع مظفر پور، بہار) رمضان المبارک ۱۳۹۱ھ ص ۱۸۸

[2] حضرت شاہ منور علی علیہ الرحمۃ کو ستر ہویں ماہ ربیع الاول ۵۸۷ھ بروز دوشنبہ بوقت عصر بغداد شریف (عراق) میں حضرت شاہ ولد سید کبیر الدین بغدادی قدس سرہٗ نے بیعت خلافت سے مشرف فرمایا۔ اور نفس بتزمی کا خطاب دے کر عبدالغفور ابدال کو خدمت کے لئے ساتھ کر دیا۔ حضرت شاہ منور علی الہ آبادی، عبدالقاہر سہروردی کے بھانجے تھے۔ ان کا شجرہ نسب یہ ہے شاہ منور علی بن سید عبداللہ بن سید عبدالرحمٰن بن سید عثمان بن القاسم جنید بغدادی۔ پھر شاہ منور علی الہ آباد (ہندوستان) آگئے۔ حضرت شاہ منور علی علیہ الرحمۃ نے اپنی کتاب فقر الضعیف میں لکھا ہے کہ ۲۸ برس کی عمر میں بتاریخ ۲۱ ماہ ذوالحجہ ۵۱۹ھ بروز یکشنبہ بعد نماز مغرب حضرت سید عبدالقادر جیلانی رح کے ہاتھ پر بیعت توبہ سے مشرف ہوکر ۲۲ برس وضو کرانے کی خدمت پر مامور رہا۔ بتاریخ ۲۷ ماہ شوال ۵۱۱ھ بروز چہارشنبہ وقت ظہر کے حضرت ممدوح کو وضو کرا رہا تھا۔ میں نے عرض کی یا حضرت آب حیات کی کیا کیفیت ہے جس کو نوش کرنے سے حضرت خضر علیہ السلام کو حیات ابدی حاصل ہوئی۔ حضرت ممدوح نے ایک جرعہ آب سبیہ ہاتھ میں لے کر

marfat.com
Marfat.com

(ان کی عمر ساڑھے پانچ سو برس ہوئی) ان کو حضرت سید کبیر الدین شاہ دولہ قدس سرہٗ سے
ان کو حضرت غوث اعظم میراں محی الدین ابو محمد سید شیخ عبد القادر الحسنی الحسینی الحنبلی الجیلانی سے

(بقیہ حاشیہ) ارشاد فرمایا، اس وقت فقیر کے ہاتھ میں ساڑھے چھ سو برس کی عمر کا آب
حیات ہے تو نوش کرلے۔ میں نے اسی وقت نوش کرلیا۔ اس وقت میری عمر کو اس برس کی
ہوئی..... الخ

marfat.com

Marfat.com

اسی طرح سلسلہ اویسیہ اشرفیہ کی تعلیم حضرت سید محمد حسن غازی پوری رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل ہوئی ۔ سید محمد حسن قدس سرہٗ کو شاہ باسط علی قدس سرہٗ سے ان کو حضرت شاہ عبدالعلیم سے، ان کو شاہ ابوالغوث گرم دیوان قدس سرہٗ سے، ان کو حضرت مخدوم

(بقیہ حاشیہ صہ) نے تذکرہ علمائے اہلسنت مطبوعہ مظفر آباد۔ بہار ۱۳۹۱ھ نے ص ۱۳۴ پر لکھا ہے کہ آپکی عمر ساڑھے پانچسو برس ہوئی۔ غلام بھیک نیرنگ نے "تحائف اشرفی" مطبوعہ از ہریک ڈپو کراچی آپکی اتنی ہی عمر شریف کا ذکر کیا۔ محمد عبدالرحمٰن شاہ چشتی قدوسی محمدی منصور پوری نے سلاسل اربعین مطبوعہ مطبع بیت اشرف دہلی رجب ۱۳۳۱ھ کے صفحہ ۲ پر تین سو برس کی عمر کا ذکر کیا۔ واللہ اعلم (خلیل احمد)

حضرت شاہ دولہ گجراتی (کاٹھیاواڑ۔ بھارت) کا نام سید کبیر الدین ابن سید موسیٰ جنبلی بغدادی ہے۔ آپ تقریباً ۵۰۰ھ میں بغداد میں پیدا ہوئے۔ آپکے والد حضرت غوث اعظم سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہٗ کے خاص دوست تھے۔ اس لیے حضرت شاہ دولہ علیہ الرحمۃ کو حضرت غوث پاک قدس سرہٗ سے ارادت تھی۔ حضرت غوث اعظم قدس سرہٗ اپنی کتاب کرتبۃ الوحدت میں فرماتے ہیں :۔

"میں نے بتاریخ ۱۹ ماہ رجب ۵۲۱ھ بروز پنج شنبہ بعد نماز مغرب سید کبیر الدین شاہ دولہ بن حضرت سید سعید موسیٰ جنبلی علیہ الرحمۃ دوست عمومی حقیقی اپنے کو بیعت توبہ سے شرف کر کے تعلیمات کیفیات باطنی سے بہرہ مند کیا اور ترقی کیفیت باطنی میں متوجہ کر دیا۔"

اس واقعہ کی تصدیق شاہ دولہ علیہ الرحمۃ نے اپنی کتاب تحفۃ الارواح میں فرمائی۔

"میں ۲۲ سال کی عمر میں بتاریخ ۱۹ رجب ۵۲۱ھ بروز پنج شنبہ بعد نماز مغرب بیعت توبہ سے حضرت قطب ربانی غوث صمدانی شیخ محی الدین ابو محمد سید عبدالقادر جیلانی محبوب سبحانی کریم الطریقین الحسنی

marfat.com
Marfat.com

سلطان السید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہٗ سے، ان کو خود حضرت خواجہ اویس قرنی رضی اللہ عنہ سے بسلسلہ شطاریہ میں سید شاہ سعادت علی محقق احمد پوری قدس سرہٗ سے اجازت حاصل ہوئی۔ مرزبانی کی اجازت مولانا سید شاہ عبدالقدیر خلیفہ سید شاہ علی قدس سرہٗ سجادہ نشین بغداد شریف سے مکہ معظمہ میں حاصل ہوئی۔ دلائل الخیرات شریف کی اجازت مولانا ابو الاحیاء محمد نعیم فرنگی محلی لکھنوی قدس سرہٗ سے نیز حضرت شاہ عبدالغنی مجددی علیہ الرحمۃ حضرت سید محمد رضوان مدنی علیہ الرحمۃ اور شیخ اکرام اول مولانا عبدالحق مہاجر مدنی قدس سرہٗ سے حاصل ہوئی۔ حضرت سید شاہ [illegible] قدس سرہٗ سجادہ نشین [illegible] شریف ضلع ایٹہ

(بقیہ حاشیہ [illegible]

[illegible] لوہاروی قدس سرہٗ [illegible] ارشاد سے مشرف ہوئے [illegible] سے ملی تھی اور [illegible] ہاتھ سے شاہ [illegible] کر خرقہ پہنا تھا [illegible] ابدال اور [illegible] دکن (جہاں سے [illegible]

(پروفیسر شریف کنجاہی، حضرت شاہ [illegible] ڈاکٹر وحید قریشی، زیر اہتمام مرکزی مجلس [illegible] اشاعت اول شوال المکرم ۱۳۸۵ھ، جلد ۱۹۸۵ء، ص ۱۴۳ تا ۱۴۴)

(مولوی حاجی محمد احسن صاحب چشتی صابری نگرامی: وفیات الابرار، مطبوعہ مرادآباد شام اودھ طابع لکھنؤ، ص ۱۲۴، ۱۲۴)

لہ حضرت مخدوم شاہ آل رسول قادری مارہروی قدس سرہٗ تیرھویں صدی ہجری کے اکابر اولیاء اللہ

marfat.com

Marfat.com

(یو۔پی)، حضرت مولانا سید نوازش علی شاہ بیتھوی قدس سرہٗ حضرت شاہ مقبول احمد حافظ عبدالعزیز دہلوی عرف اخون صاحب علیہ الرحمۃ[1] حضرت شاہ حافظ احمد حسین خان شاہجہانپوری علیہ الرحمۃ، حضرت شاہ خلیل احمد مخاطب بہ عین اللہ صفی پوری قدس سرہٗ نے اپنے سلاسل کی اجازتیں عطا فرمائیں۔ حضرت کچھوچھوی علیہ الرحمۃ علاوہ باطنی اعلیٰ اوصاف و خصوصیات کے ظاہری شکل و صورت حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہٗ کے ہم شکل و صورت تھے۔ ارباب مشاہدہ نے اس کی تصدیق کی ہے۔ حضرت مولانا سید شاہ اظہار اشرف مدظلہٗ سجادہ نشین کچھوچھہ شریف کی روایت ہے کہ ایک بار حضرت شاہ علی حسین اشرفی میاں قدس سرہٗ حضرت سلطان المشائخ خواجہ نظام الدین اولیاء محبوب الٰہی رضی اللہ عنہٗ کے مزار پاک کے اندر سے فاتحہ پڑھ کر نکل رہے اور امام اہلِ سنت مولانا شاہ احمد رضا خان فاضل بریلوی قدس سرہٗ بغرض فاتحہ جا رہے تھے کہ فاضلِ بریلوی کی نظر حضرت اشرفی میاں پر پڑی، دیکھا تو بالکل ہم شکل محبوب الٰہی تھی اسی وقت برجستہ یہ شعر کہا ؎

اشرفی اے رخت آئینہ حسنِ خوباں ؛ اے نظر کردہ و پروردہ سہ محبوباں[2]

(بقیہ حاشیہ ص) سے تھے۔ ۱۲۰۹ھ میں ولادت ہوئی، اپنے بڑے چچا حضرت اچھے میاں اور والد ماجد حضرت شاہ آل برکات ستھرے میاں قدس سرہٗ کی آغوش شفقت و محبت میں تربیت و نشو و نما پائی، حضرت عین الحق شاہ عبدالمجید بدایونی، حضرت شاہ سلامت اللہ کشفی بدایونی قدس سرہما سے خانقاہ برکاتی میں ابتدائی درسیات پڑھ کر فرنگی محل کے علماء حضرت ملا نور صاحب اور مولانا عبدالواسع صاحب سے تکمیل کی، ۱۲۲۶ھ میں مخدوم شیخ العالم عبدالحق ردولوی قدس سرہٗ (م ۸۷۰ھ) کے عرس مبارک کے موقع پر مشاہیر علماء و مشائخ کی موجودگی میں دستار بندی ہوئی۔ اسی سنہ میں حضرت شاہ عبدالعزیز دہلوی علیہ الرحمۃ کے درس حدیث میں شامل ہوئے۔ حضرت کو اجازت و خلافت حضرت اچھے میاں قدس سرہٗ سے تھی۔ حضرت شاہ علی حسین اشرفی کچھوچھوی، امام احمد رضا فاضل بریلوی، حضرت شاہ ابوالحسن

marfat.com
Marfat.com

امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ آپ کا بہت احترام کرتے تھے، یہاں تک کہ آپ کے پاؤں کو بوسہ دیا کرتے تھے۔ ہزارہا افراد تو صرف آپ کے حسنِ خداداد کی زیارت سے حلقہ بگوش اسلام ہوئے۔ [1]

آپ کی تقریر نہایت مؤثر ہوتی تھی۔ مثنوی مولانا روم منفرد انداز میں پڑھتے تھے۔ آپ سے سلسلہ اشرفیہ کو بہت فروغ ہوا۔ ہزاروں علماء آپ کے حلقۂ ارادت سے وابستہ تھے۔ آپ کے محبوب مرید اور مشہور مبلغ اسلام میر غلام بیگ نیرنگ وکیل انبالہ نے دیوانِ عرفان ترجمان کے مجموعہ بنام "تحائف اشرفی" ۱۳۱۲ھ میں مرتب کر کے شائع کیا۔ دوبارہ از ہر بکڈپو کراچی نے شائع کیا۔ آپ کا وصال ۱۱ رجب المرجب ۱۳۵۵ھ / ۱۹۳۶ء کو ہوا۔ مرقد درگاہ مخدوم سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہٗ میں زیارت گاہ ہے۔ [2]

حضرت شاہ علی حسین اشرفی میاں قدس سرہٗ نے مدینہ منورہ کی حاضری کے موقع پر شیخ ضیاء الدین احمد مدنی قدس سرہٗ کو از خود سلسلہ عالیہ قادریہ منوریہ میں اجازت و خلافت علاوہ ازیں سلسلہ اجازت اس طرح ہے۔ حضرت مدنی قدس سرہٗ کو حضرت سید علی حسین اشرفی قدس سرہٗ سے، ان کو عارف باللہ مولانا شاہ محمد امیر احمد کاظمی قدس سرہٗ سے، ان کو مولانا اخوند رامپوری قدس سرہٗ سے، ان کو حضرت شاہ منور علی الہ آبادی قدس سرہٗ سے، ان کو حضرت سید کبیر الدین شاہ دولہ قدس سرہٗ سے، ان کو حضرت غوث الاعظم سیدنا عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ سے۔ [3]

(بقیہ حاشیہ ص) نوری جیسے یگانہ روزگار عارف آپ کے خلفاء میں تھے۔ ۱۸ ذوالحجہ ۱۲۹۶ھ کو وصال فرمایا۔ [1] غلام بیگ نیرنگ، تحائف اشرفی مطبوعہ از ہر بکڈپو، کراچی سنہ طباعت ندارد ص: ۵، ۶ [2] محمد محمود احمد قادری، مولانا: تذکرہ علماء اہلسنت ص ۱۹۰

---

[1] اذکارِ حبیب ص ۲۴ مطبوعہ لاہور [2] محمود احمد قادری، تذکرہ علمائے اہل سنت ص ۱۹۰
[3] یادداشت حکیم محمد موسیٰ امرتسری مظلہٗ۔ غلام قادر اشرفی، مولانا: مجموعہ وظائف مطبوعہ لاہور ۱۹۷۹ء

marfat.com

Marfat.com

حضرت شیخ ابوالخیر قدس سرہٗ

یہ مشائخ کبار میں سے تھے۔ حضرت علامہ ضیاء الدین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ یہ بزرگ دمشق (شام) میں شیخ اکبر حضرت شیخ محی الدین ابن العربی قدس سرہٗ کی شہرۂ آفاق کتاب "فتوحاتِ مکیہ" کا درس دیتے تھے۔ حضرت مدنی علیہ الرحمۃ نے ان سے بھی علمی اور روحانی استفادہ کیا۔ [1]

حضرت شیخ سید احمد الحریری قدس سرہٗ

حضرت سید احمد الحریری قدس سرہٗ مشائخ مدینہ میں سے تھے۔ حضرت مولانا ضیاء الدین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت سید احمد الحریری قدس سرہٗ نے مجھے دلائل الخیرات شریف کی اجازت دی۔ [2]

حضرت شیخ سید الصباغی قدس سرہٗ

حضرت شیخ الصباغی قدس سرہٗ مشائخ مکہ معظمہ میں سے تھے۔ حضرت الصباغی علیہ الرحمۃ نے ۱۲۹۵ھ میں مکہ معظمہ میں امام اہل سنت مولانا احمد رضا خاں فاضل بریلوی قدس سرہٗ کی زیارت کی۔ حضرت مدنی علیہ الرحمۃ نے ان سے بھی علمی اور روحانی استفادہ کیا۔ [3]

---

[1] انٹرویو حضرت علامہ ضیاء الدین احمد مدنی قدس سرہٗ (ٹیپ) مملوکہ حکیم محمد موسیٰ امرتسری مدظلہٗ لاہور

[2] " " " " " " " "

[3] " " " " " " " "

marfat.com
Marfat.com

علامہ شیخ یوسف النبہانی علیہ الرحمۃ

یکے از مشائخ حضرت قدس سرہٗ

حضرت علامہ یوسف بن اسماعیل بن یوسف بن اسمٰعیل بن ناصرالدین نبہانی قدست سرارہ فلسطین کی شمالی جانب واقع قصبہ اجزم میں ۱۲۶۵ھ/۱۸۴۹-۹۰ء میں پیدا ہوئے یہ قصبہ اس وقت حیفا کی حدود میں واقع ہے، عرب کے ایک بادیہ نشین قبیلہ بنو نبہان کی نسبت سے نبہانی کہلاتے ہیں، قرآن پاک والد ماجد شیخ اسماعیل نبہانی سے پڑھا، اسّی سال کی عمر کے باوجود اللہ کے خاص فضل اور رحمت سے حافظہ عمدہ تھا اکثر و بیشتر اوقات اللہ تعالیٰ کی عبادت میں صرف کرتے تھے، ہر روز دس پارے کی تلاوت کرتے پھر ایک ہفتے میں تین قرآن پاک ختم کیا کرتے تھے۔

پھر علامہ نبہانی جامع ازہر مصر میں داخل ہوئے اور محرم ۱۲۸۲ھ سے رجب ۱۲۸۹ھ تک تکمیل علم میں مصروف رہے، دوران تعلیم میں انہوں نے وہاں ایسے ایسے مستند اساتذہ سے استفادہ کیا کہ ان میں سے ایک بھی کسی دانشگاہ میں موجود ہوتو وہاں کے سینکڑوں طلبہ کو جنت کی راہ پر چلانے کے لئے کافی ہو اور نہ تنہا تمام علوم میں لوگوں کی ضرورت کو پورا کرتا ہے۔

چند اساتذہ کے نام یہ ہیں:

۱۔ علامہ سید محمد دمنہوری شافعی (۱۲۸۶ھ)
۲۔ علامہ شیخ ابراہیم الدردیر خلیل شافعی (م ۱۲۸۷ھ)
۳۔ علامہ شیخ احمد الابیوری شافعی نابینا (م ۱۲۹۳ھ)
۴۔ علامہ شیخ حسن العدوی المالکی (م ۱۲۹۸ھ)
۵۔ علامہ شیخ سید عبدالہادی نجا الابیاری (م ۱۳۰۰ھ)

marfat.com

Marfat.com

۶ علامہ شیخ شمس الدین محمد الانبابی الشافعی (اس وقت کے شیخ الازہر)

۷ علامہ شیخ عبدالرحمٰن الشربینی الشافعی

۸ علامہ شیخ عبدالقادر الرافعی الحنفی الطرابلسی (شامی پر التحریر کے نام سے ۲ جلدوں میں ان کا حاشیہ ہے۔)

۹ علامہ شیخ یوسف برقاوی حنبلی

۱۰ شیخ المشائخ علامہ ابراہیم السقا الشافعی (م ۱۲۹۸ھ) رحمہم اللہ تعالیٰ

علامہ شیخ یوسف بن اسماعیل نبہانی سب سے زیادہ اپنے استاذ علامہ ابراہیم السقا کے معترف اور مداح دکھائی دیتے ہیں، ان سے شیخ الاسلام زکریا انصاری کی شرح التحریر اور شرح منہج اور ان پر علامہ شرقاوی اور بجیرمی کے حواشی پڑھے اور تین سال تک اُن سے فیضیاب ہوئے انہوں نے علامہ نبہانی کو سند دیتے ہوئے ان القاب سے نوازا ہے۔

الامام الفاضل والهمام الكامل والجهبة الالبّ
اللوذعي الاديب والالمعي الاريب ولدنا الشيخ يوسف
ابن الشيخ اسمٰعيل النبهاني ايده الله بالمعارف
ونصره

اندازہ کیجئے کہ اساتذہ کی نظر میں علامہ نبہانی کی کتنی قدر و منزلت تھی، اس اقتباس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ علامہ مذہباً شافعی تھے۔

جب علامہ کے علم و فضل کا چرچا ہوا تو بیروت میں محکمۃ الحقوق العلیا کے رئیس (وزیر انصاف) مقرر کئے گئے، ایک عرصہ تک اس منصب پر فائز رہے، آخر عمر میں انہوں نے اپنے اوقات عبادت اور تصنیف و تالیف کے لئے وقف کر دیئے۔ اور ایک عرصہ مدینہ منورہ میں رہے۔ [1]

آپ کے سوانح نگار حضرت علامہ محمد حبیب اللہ شنقیطی (استاذ شعبہ تخصص جامع ازہر۔ مصر) کا بیان ہے کہ میں نے آپکو مدینہ طیبہ میں اتنی زیادہ عبادت و ریاضت

---

[1] ماہنامہ ماحبدارِ کائنات، رامپور، یوپی، بھارت، اگست، جنوری ۱۹۸۱ء ص ۱۳ ک ۱

marfat.com
Marfat.com

کرتے دیکھا ہے، جسے دیکھ کر بے ساختہ یہ کہہ دینا پڑتا ہے کہ اتنی زیادہ عبادت وریاضت کی توفیق اللہ تعالیٰ بطور کرامت اپنے اولیاء واصفیاء ہی کو عنایت فرماتا ہے۔[۲]

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے عاشق صادق تھے کہ اپنے دل کو ہمیشہ محبوب کی قیام گاہ بنائے رکھتے تھے۔

مولانا ابوالنور محمد بشیر احمد مدظلہ "مدیر ماہنامہ تعلیم" کوٹلی لوہاراں ضلع سیالکوٹ اپنے والد ماجد نقیہ اعظم حضرت علامہ محمد شریف محدث کوٹلوی رحمۃ اللہ علیہ (خلیفہ مجاز امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ) کا ایک واقعہ بیان کرتے ہیں:۔

میرے والد ماجد علیہ الرحمہ نے ایک مرتبہ مجھ سے فرمایا تھا کہ میں جب شریف مکہ کے دور میں حج کرنے گیا تو مدینہ منورہ کی حاضری اور زیارت گنبد خضرا کے شرف سے مشرف ہوتے وقت میں نے باب السلام کے قریب اور گنبد خضرا کے سامنے ایک سفید ریش اور انتہائی نورانی چہرہ والے بزرگ کو دیکھا جو گنبد خضرا کی طرف منہ کر کے دونوں ہاتھ پھیلائے کھڑے رو رہے تھے۔ یہ حضرت شیخ دلائل بہت تھے میں ان کی وجاہت اور چہرے کی نورانیت دیکھ کر بہت متاثر ہوا اور ان کے قریب جا کر بیٹھ گیا اور ان سے گفتگو کرنے لگا۔ دوران گفتگو جب شیخ نے میرے متعلق پوچھا تو میں نے انہیں کہا کہ میں ہندوستان سے آیا ہوں اور آپ کی کتاب دلائل الخیرات وشوارق الانوار وغیرہ میں نے پڑھی ہیں جس سے میرے دل میں آپ کی بڑی عقیدت ہے۔ انہوں نے یہ بات سن کر مجھ پر بڑی توجہ فرمائی اور میرے دل کی طرف محبت سے اثر بڑھایا اور مصافحہ فرمایا۔ میں نے ان سے عرض کیا حضور! آپ قبر انور سے اتنی دور کیوں بیٹھے ہیں؟ تو رو پڑے اور فرمانے لگے "میں اس لائق نہیں ہوں کہ قریب جاؤں"۔ اس کے بعد اکثر ان کی جائے قیام پر حاضر ہوتا رہا اور ان سے سند حدیث بھی حاصل کی۔"

marfat.com
Marfat.com

بقول حضرت علامہ شیخ ضیاء الدین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت علامہ یوسف نبہانی علیہ الرحمۃ کی اہلیہ محترمہ کو چوراسی مرتبہ سرورِ کون و مکان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کا شرف حاصل ہوا۔ (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا) علامہ موصوف جو شمعِ رسالت پر پروانہ وار نثار تھے، ان کی حالت و کیفیت کے بیان سے الفاظ قاصر ہیں۔ [1]

حضرت علامہ نبہانی قدس سرہٗ نے اپنی دیگر مصروفیات کے ساتھ ساتھ تصنیف و تالیف کا سلسلہ جاری رکھا، ان کی تمام تصانیف مفید ہیں اور مقبولیت عامہ کی سند حاصل کر چکی ہیں۔ اور ایسا کیوں نہ ہو جب کہ ان کی تمام تصانیف حدیث شریف اور اس کے متعلقات سے وابستہ ہیں، حدیث شریف کے علاوہ انہوں نے ان موضوعات پر خامہ فرسائی فرمائی۔ سیرت مبارکہ، علم الاسانید، اکابر علماء و مشائخ کا تذکرہ، دُرود شریف اور بارگاہِ رسالت میں پیش کئے جانے والے قصائد و جواہر پارے جو خود علامہ نے لکھے یا مذاہب اربعہ کے متقدمین اور متاخرین نے لکھے۔ ان کی تصانیف کی مقبولیت کا یہ عالم ہے کہ ان کی تمام کتابیں چھپ چکی ہیں، بلکہ بعض کتابوں کے تو کئی کئی ایڈیشن چھپ چکے ہیں۔

علامہ نبہانی نے سات سو پچاس اشعار پر مشتمل قصیدۃ الرائیۃ الکبریٰ لکھا جس میں دینِ اسلام اور دیگر ادیان کا تقابل پیش کیا ہے۔ بالخصوص عیسائیت کا تفصیلی رد کیا ہے کیونکہ عیسائی آئے دن اسلام کے خلاف ہرزہ سرائی کرتے رہتے تھے، دوسرا قصیدہ الرائیۃ الصغریٰ پانچ سو پچاس اشعار پر مشتمل ہے جس میں سنتِ مبارکہ کی تعریف و توصیف اور بدعت کی مذمت کی اور اُن اہلِ بدعت مفسدین کا بھرپور رد کیا جو اجتہاد کا دعوےٰ کرتے ہیں۔ اور خُدا کی زمین پر فساد برپا کرتے ہیں۔

ان قصائد کو آڑ بنا کر بعض کفار اور منافقین نے سلطان عبدالحمید، سُلطانِ تُرکی کے کان بھرے کہ علامہ نبہانی ان قصائد کے ذریعے تمہاری رعایا میں انتشار پھیلا رہے ہیں، چنانچہ ۱۳۳۰ھ/۱۹۱۲ء میں جب علامہ مدینہ طیبہ پہنچے تو انہیں شاہی حکم کے تحت نظر بند کر دیا گیا۔ علامہ فرماتے ہیں:

---

[1] اختر شاہجہانپوری، مقدمہ جواہر البحار (اردو) مطبوعہ لاہور

marfat.com
Marfat.com

حبست فی المدینہ مدۃ اسبوع لکن بالاکرام والاحترام۔

مجھے مدینہ منورہ میں ایک ہفتے تک قید رکھا گیا، لیکن عزت و احترام کے ساتھ۔

قطب مدینہ حضرت مولانا ضیاء الدین مہاجر مدنی خلیفہ امام احمد رضا بریلوی قدس سرہما اس واقعہ کے عینی شاہد تھے انہوں نے یہ واقعہ تفصیل سے بیان فرمایا اور مولانا الحاج محمد منشا تابش قصوری نے اسے قلم بند کیا، انہی کے الفاظ میں تفصیل ملاحظہ ہو:

ایک دفعہ سیدنا اعلیٰ حضرت نے مدینہ منورہ کے گورنر (بصری پاشا) کو علامہ نبہانی کی گرفتاری کا حکم دیا، گورنر جو علماء کا بہت معتقد تھا، آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور سلطان کا حکم نامہ پیش کیا، آپ نے فرمایا کہ ہم تو مہمان بن کر آئے ہیں، ہم سے یہ کام نہ لیا جائے، گورنر نے کہا کہ میں مجبور ہوں اگر میں نے سلطان کے حکم کی تعمیل نہ کی تو میری خیر نہیں، آپ نے فرمایا کہ اچھا ہم تمہاری خاطر گرفتاری دیتے ہیں، چنانچہ آپ کو گورنر ہاؤس میں نظر بند کر دیا گیا، حضرت علامہ [illegible] ان کے ساتھ گئے، [illegible] علمائے اسلام میں پھیل گئی، خواص و عوام نے احتجاج کرنا شروع کر دیا، گورنر ہاؤس کے [illegible] اللہ بخشے کا کام تھا، ہر وقت ہجوم رہتا، علماء و زعماء قبیلے طوائف کے علاوہ [illegible] اگر اجازت ہو تو ہم آپ کی رہائی کے لیے سلطان سے اپیل کرتے ہیں، علامہ نے فرمایا اگر آپکو اپیل کرنا منظور ہے تو سلطانِ وقت کی بجائے سلطانِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ

marfat.com
Marfat.com

کی بارگاہِ اقدس میں صلوٰۃ وسلام کے ساتھ یوں استغاثہ عرض کریں ؛

صلی اللہ علی النبی الامی صلے اللہ وسلم صلوٰۃً وّ
سلاماً علیک یارسول اللہ قلت حیلتی انت وسیلتی
ادرکنی یا سیدی یارسول اللہ۔

حضرت قطب الوقت (مولانا ضیاء الدین مہاجر مدنی قدس سرہٗ) نے فرمایا چنانچہ ہم نے ابھی تین دن تک ہی اس درود شریف کے ساتھ استغاثہ پیش کیا تھا کہ سلطان عبدالحمید کے گورنر بصری کو پیغام ملا حضرت الشیخ یوسف النبہانی کو باعزت بری کر دیا جائے۔[۳]

علامہ نبہانی فرماتے ہیں ؛

جب حکومت پر واضح ہوگیا کہ میں پورے خلوص کے ساتھ دین اسلام کی خدمت کر رہا ہوں اور دین متین اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے دفاع کر رہا ہوں تو میری رہائی کا حکم صادر کر دیا گیا اور حکومت کے ذمہ داران نے گرفتاری پر معذرت پیش کی۔[۴]

علامہ نبہانی کی تصانیف عالیہ کی فہرست حسب ذیل ہے ؛

۱ الفتح الکبیر فی ضم الزیادات الی الجامع الصغیر
جامع صغیر اور اس کے حاشیہ "زیادۃ الجامع الصغیر" پر مشتمل ہے، یہ دونوں کتابیں چودہ ہزار چار سو پچاس حدیثوں پر مشتمل تھیں علامہ نبہانی نے انہیں حروف معجم کے مطابق مرتب کیا ہر حدیث کے بارے میں بتایا کہ یہ کس نے روایت کی ہے اور ان کا اعراب بھی بیان کیا، یہ کتاب مطبوعہ مصطفےٰ البابی الحلبی واولادہ مصر کی طرف سے تین جلدوں میں علامہ کے وصال کے بعد چھپی۔

۲ منتخب الصحیحین ؛ تین ہزار دس حدیثوں پر مشتمل ہے اور اعراب وحرکات مکمل طور پر لگائے گئے ہیں۔

۳ قرۃ العین علی منتخب الصحین، منتخب الصحیحین پر حاشیہ

۴ وسائل الوصول الیٰ شمائل الرسول صلی اللہ علیہ وسلم

marfat.com
Marfat.com

۵ افضل الصلوٰت علی سید السادات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

۶ الاحادیث الاربعین فی وجوب طاعۃ امیر المؤمنین۔

۷ النظم البدیع فی مولد الشفیع صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

۸ الہجریۃ الالفیہ (طیبۃ الغراء) فی مدح سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم۔

۹ الاحادیث الاربعین فی فضائل سید المرسلین۔

۱۰ الاحادیث الاربعین فی اشتمال فضل العالمین۔

۱۱ قصیدۃ سعادۃ المعاد فی موازنۃ بانت سعاد۔

۱۲ مثال نعل الشریف صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

۱۳ حجۃ اللہ علی العالمین فی معجزات سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

۱۴ سعادۃ الدارین فی الصلوٰۃ علی سید الثقلین صلی اللہ علیہ وسلم

۱۵ السابحات البواذی مدح سید العباد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

۱۶ خلاصۃ الکلام فی تاریخ خلفاء الاسلام۔

۱۷ [illegible]

۱۸ الفضائل الحمیۃ [illegible] العلویۃ للفتح الباریہ

۱۹ الروایات المشتملۃ علی الاوراد والاذکار النبویہ

۲۰ الزہرۃ النضیرۃ فی الاستغاثۃ باسماء اللہ العلی

۲۱ الجوہرۃ النبہانیۃ فی المدائح النبویہ واسماء رجالہا (جلد اول و ثانی)

۲۲ نجوم المہتدین فی معجزات سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم، والرد علی اعداء الرحمٰن الشیاطین

۲۳ ارشاد العباد الی تحذیر المسلمین من مدارس النصاریٰ التی انکروا بہا ابن اللہ

۲۴ جامع الثناء علی اللہ وہو یشتمل علی جملۃ من الاحسناب اکابر الاولیاء۔

۲۵ مفرج الکروب، وبلیہ حزب الاستغاثات، وبلیہ احسن الوسائل فی نظم اسماء

۲۶ وبلیہ کتاب الاسماء فیما لسیدنا محمد من الاسماء۔

marfat.com
Marfat.com

۲۷ البرہان المسدد فی اثباتِ نبوۃ سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم، ودلیل التجار الی اخلاق الاخیار۔

۲۸ والرحمۃ المہداۃ فی فضل الصلوات وحسن الشرعۃ فی مشروعیۃ صلاۃ الظہر بعد الجمعۃ ورسالہ۔

۲۹ التحذیر من اتخاذ الصور والتصویر، وتنبیہ الافکار لحکمۃ اقبال الدنیا علی الکفار۔

۳۰ سبیل النجاۃ فی الحب فی اللہ والبغض فی اللہ۔

۳۱ القصیدۃ الرائیۃ الکبریٰ فی مجموعۃ منہا سعادۃ الانام فی اتباع دین الاسلام۔

۳۲ ومختصر ارشاد الجباری۔

۳۳ الرائیۃ الصغریٰ فی ذم البدعۃ ومدح السنۃ الغراء۔

۳۴ جواہر البحار فی فضائل النبی المختار صلی اللہ علیہ وسلم۔ (چار جلدوں)

۳۵ تہذیب النفوس فی ترتیب الدروس مختصر ریاض الصالحین للنووی۔

۳۶ اتحاف المسلم بعدد خاص مما ذکرہ صاحب الترغیب والترہیب من احادیث البخاری ومسلم۔

۳۷ جامع کرامات الاولیاء ومعہ رسالۃ فی اسباب التالیف (دو جلدوں میں)

۳۸ دیوان المدائح المسمی العقود اللؤلؤیۃ فی المدائح النبویۃ۔

۳۹ الاربعین، اربعین من احادیث سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، وہو کتاب بغیر جامع۔

۴۰ الدلالات الواضحات شرح دلائل التحیات، ویلیہا المبشرات المنامیۃ۔

۴۱ صلوات الثناء علی سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم

۴۲ القول الحق فی مدح سید الخلق صلے اللہ علیہ وسلم

۴۳ الصلوات الانیقۃ فی الکمالات المحمدیہ

۴۴ ریاض الجنۃ فی اذکار الکتاب والسنۃ۔

۴۵ الاستغاثۃ الکبریٰ باسماء اللہ الحسنیٰ

۴۶ جامع الصلوات علی سید السادات

۴۷ اشرف فی المؤبد لآلِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

۴۸ الانوار المحمدیۃ مختصر المواہب اللدنیۃ۔

marfat.com
Marfat.com

۴۹ صلوات الاخیار علی النبی المختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

۵۰ تفسیر قرۃ العین من البیضاوی والجلالین

۵۱ البشائر الایمانیۃ فی المبشرات المنامیۃ

۵۲ الاسالیب البدیعۃ فی فضل الصحابۃ واتباع الشیعۃ ۔

علامہ نبہانی راسخ العقیدہ مسلمان اور سچے عاشق رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) تھے کسی شخص یا گروہ کو بارگاہِ رسالت میں گستاخ اور بے ادب پاتے تو بے دھڑک اس کی تردید کرتے اور کسی طرح کی رو رعایت روا نہ رکھتے، ابن تیمیہ کے علم و فضل اور خدمات کے قائل ہونے کے باوجود اس پر سخت رد کیا اس لئے کہ وہ [illegible] انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ مبارک پر حاضری کی ممانعت [illegible] فرماتے ہیں:

[illegible] ایسے [illegible] اور اس کے شاگرد ابن قیم اور ابن عبدالہادی ——— ایسے امر کبار پر جرأت کرنا ایسا امر ہے کہ اگر اس مسئلے کا تعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ ہوتا تو میں کہتا کہ امر قابل [illegible] ہے میں ایک مدت تک متردد اور پس و پیش میں مبتلا رہا یہاں تک کہ میں نے اللہ تعالیٰ سے [illegible] جب میں نے دیکھا کہ ان لوگوں کی کتابیں پھیل رہی ہیں تو میں نے یہ مناسب سمجھا کہ [illegible] تسلیم [illegible]

اگر میں نے ان کے خلاف جہاد کیا [illegible] انبیاء کرام صلی اللہ علیہ وعلیہم وسلم اور اولیاء کرام کے [illegible] اور ان سے استعانت کرنے والے ایمانداروں پر جرأت کی ہے اور اس کو [illegible] سے شمار کیا ہے، ان کی جرأت اور دیدہ دلیری میری جرأت سے کہیں بڑی ہے ان میں کوئی نسبت نہیں ہے۔ [illegible]

ایک جگہ علامہ نبہانی نے خود یہ سوال اٹھایا ہے کہ ابن تیمیہ وغیرہ کا علم و فضل ان کے مخالفین کے نزدیک بھی مسلم ہے، اگر ان کے نزدیک انبیاء و اولیاء کے مزارات کے لیے جمہور مسلمانوں کا سفر کرنا اور ان سے استعانت کا طلب ثابت نہ ہوتا تو وہ انہیں مشرک قرار دیتے

marfat.com

Marfat.com

کی جسارت نہ کرتے۔

اس سوال کا جواب یہ دیا کہ آئمہ بدعت وہوا بھی بڑے بڑے علماء ہوئے ہیں، اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے گمراہی میں رہنے دیتا ہے، اللہ تعالیٰ کی تعلیم سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جانتے تھے کہ آپ کی امت میں دین کے معاملے میں اختلاف ہوگا اس لئے ہمیں حکم دیا کہ ہم سوادِ اعظم کا ساتھ دیں، سوادِ اعظم جمہور مسلمان ہیں یعنی مذاہب اربعہ (مذہب حنفیؒ، شافعیؒ، مالکیؒ اور حنبلیؒ) کے متبعین اور ہمارے مشائخ صوفیہ اور اکابر محدثین امت محمدیہ ہی ہیں اور یہ سب ابن تیمیہ کی بدعات کے مخالف ہیں اور ان میں ایسے ایسے حضرات ہیں جن کا علم اس سے زیادہ، سمجھ زیادہ دقیق، ذوق زیادہ سلیم اور معرفت بہت ہی وسیع ہے، اور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک سے اسوقت تک لاکھوں ایسے حضرات ہوئے ہیں جو علم وفضل میں ہر اعتبار سے ابنِ تیمیہ سے زیادہ فضیلت رکھتے ہیں، کیا وہ تمام بزرگ اور ساری امت مسلمہ سفرِ زیارت اور استعانت کے سبب گمراہ ہوگی، ابن تیمیہ اور گروہ وہابیہ حق وہدایت پر ہوگا؟ یہ ایسی بات ہے جسے کوئی ذرا جاہل بے عقل اور اوذوق سلیم سے عاری ہی قبول کرے گا خصوصاً ان بدعات میں سے اسکی شدید اور فاش غلطی ظاہر ہے اور از قبیل خیالات واوہام ہے، ائمہ اسلام کی آراء میں سے نہیں ہے۔"[۷]

محمد بن عبدالوہاب نجدی کے بارے میں فرماتے ہیں:

وہ ابن تیمیہ سے پانچ سو سال بعد آیا اور اسکی بدعت کو زندہ کرنے کے لیے فتنے اٹھائے گئے اور ان کے سبب شر اور بلا عام ہوگئی، خون کے سمندر بہا دیئے گئے اور اتنے مسلمانوں کی جانیں تلف کی گئیں کہ ان کو تعداد اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے۔[۸]

علامہ نبہانی اپنا ایک عجیب خواب بیان کرتے ہیں:

میں نے ۲ ربیع الاول ۱۳۳۲ھ پیر کی شب خواب میں دیکھا کہ میں قرآن پاک آیات مبارکہ بکثرت تلاوت کر رہا ہوں، گویا کوئی لکھوانے والا مجھے لکھوا رہا ہے، مجھے اس وقت خاص طور پر وہ آیات یاد نہیں البتہ اتنا یاد ہے کہ ان میں بعض انبیاء کرام کے اوصاف، دشمنوں

marfat.com
Marfat.com

کے خلاف اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کی امداد اور انہیں صبر کا حکم تھا۔ خصوصاً سیدنا محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور سیدنا موسیٰ علیہ السلام کا ذکر تھا بہت دیر تک میں اُن آیات کو پڑھتا رہا اور اسی حالت میں بیدار ہوگیا، میں نے اس خواب کی یہ تعبیر نکالی کہ یہاں مصر میں محمد عبدہٗ مصری کی جماعت کی طرف اشارہ ہے، میں نے پانچ سو پچاس اشعار پر مشتمل القصیدۃ الرائیۃ الصغریٰ میں ان کی، ان کے شیخ مذکور (محمد عبدہٗ) اس کے شیخ جمال الدین افغانی اور محمد عبدہٗ کے شاگرد، جریدہ المنار کے ایڈیٹر اور ان سب سے زیادہ شریر رشید رضا کی مذمت کی۔

میں نے خواب میں اشارہ ان اشعار کی طرف اس لیے سمجھا کہ اس خواب سے تین دن پہلے ان میں ایک شخص سے گفتگو اثنائے راہ میں ہوئی مجھے کہنے لگا کہ میں محمد عبدہٗ اور جمال الدین افغانی سے تعرض نہ کروں کیونکہ ان کا [illegible] سے سبب ناراض ہے اور مجھے اذیت دینا چاہتی ہے۔

ان اقتباسات کے پیش کرنے سے مقصد یہ دکھانا ہے کہ مقام نبوت کس قدر راسخ العقیدہ مسلمانوں کی محبت کا مرکز ہے بڑی سے بڑی شخصیت کی پرواہ نہیں کرتے۔

عرب ممالک میں مقام نبوت اور ہندوستان میں امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کا ہمیشہ سے طرۂ افتخار رہا ہے ایک دوسرے سے ہم آہنگ رہے ہیں۔ مولانا احمد رضا کی تصنیف لطیف "المعتمد المکیہ" پر ہندوستان کے [illegible] سید عبدالباری صاحب (جو بعد میں مفتی مکہ بنے) کے پاس آئے تھے میں نے اول سے آخر تک اس کا مطالعہ کیا اور اسے تمام دینی کتابوں میں بہت ہی نفع بخش اور مفید پایا۔ اس کے دلائل بہت قوی ہیں جو بڑے امام اور علامہ ہی سے ظاہر ہو سکتے ہیں اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہے اور اپنی نوازشات سے انہیں راضی رکھے اور ان کی پاکیزہ لحد کو بلائے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے توسل سے بارگاہ الٰہی میں دعا ہے کہ وہ

marfat.com
Marfat.com

اس کتاب کے مصنف لیے افراد زیادہ سے زیادہ پیدا فرمائے، جو اللہ
اسلام ہوں، اسلام کے حامی ہوں اور کفار اور اہل بدعت کے رد میں
مشغول رہیں۔ لیے علماء عظیم مجاہد اور دین کی حدود کے محافظ ہیں۔ [1]

حضرت علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی قدس سرہٗ کا وصال بیروت میں ۱۳۵۰ھ/
۱۹۳۲ء ماہِ رمضان المبارک کی ابتداء میں ہوا، آپ کا آخر تک یہ معمول رہا کہ باقاعدگی سے
فرض ادا کرنے سے علاوہ کثرت سے نوافل ادا کرتے اور بارگاہِ رسالت میں ہدیۂ درود و
سلام پیش کرتے، عبادت اور اتباع سنت کا نور آپ کے چہرہ پر چمکتا رہتا تھا۔ [2]

نقوش رسول نمبر، لاہور
جلد اول، ۶۹۱ تا ۶۹۷

marfat.com
Marfat.com

اقوالِ ضیاؔ

ضیائے ملت علامہ شیخ ضیاء الدین احمد القادری المدنی قدس سرہ العزیز

- جو شریعت کا پابند نہیں وہ طریقت کے بھی نہیں۔
- اللہ تعالیٰ کا بہترین عطیہ ہے اس کی دل سے قدر کرو۔
- میں نے سب سے پہلے ماں کی آنکھوں میں محبت کا رنگ دیکھا۔
- میں نے زندگی میں ثابت قدمی کا درس اپنی ماں سے سیکھا۔
- ایک عورت کی تعلیم کنبے کی تعلیم ہے اور مرد کی تعلیم صرف اس کی تعلیم ہے۔
- خواہش پرستی مہلک دشمن ہے اور بری عادت زبردست دشمن ہے۔
- جو شخص اپنے کام کو پسند کرتا ہے اس کی منزل میں فتور آجاتا ہے۔
- دولت کی مستی سے خدا کی پناہ مانگو اس سے بہت دور میں ہوش اڑتا ہے۔
- دنیا بہت بری چیز ہے جو اس میں پھنسا وہ پھنستا ہی چلا جاتا ہے اور جو اس سے دور بھاگتا ہے اس کے قدموں میں ہوتی ہے۔
- کسی نیک عمل کی توفیق ہونا ہی قبولیت کی نشانی ہے۔
- نجد کی مٹی میں خیر نہیں ہے۔
- مدینہ منورہ میں اگر کسی کا خط پڑھا جاتا ہے یا اس کا ذکر کیا جاتا ہے یا اس کا نام لیا جاتا ہے تو یہ اس کی خوش نصیبی ہے۔

marfat.com
Marfat.com

خُلفاءؔ

حضرت علامہ شیخ ضیاء الدین احمد قادری مدنی قدس سرہٗ نے جن خوش بخت علماء ومشائخ کو خلافت واجازت سے سرفراز فرمایا، ان کے نام درج ذیل ہیں۔

سعودی عرب

۱ فضیلۃ الشیخ حضرت علامہ مفتی فضل الرحمٰن قادری مدظلہ العالی مدینہ منورہ
(خلف الرشید حضرت قطب مدینہ قدس سرہٗ)

۲ حضرت علامہ مفتی شیخ محمد بن علوی بن عباس المالکی الحسنی استاذ مسجد الحرام، مکہ مکرمہ

۳ شیخ العلماء حضرت علامہ مفتی سید محمد علی مراد حنفی مفتی اعظم شام (نزیل مدینہ منورہ)

جنوبی افریقہ

۴ پیر طریقت حضرت مولانا محمد ابراہیم خوشتر صدیقی رضوی، ڈربن (نزیل مارلیس۔ افریقہ)

بھارت

۵ ابو المساکین حضرت مولانا مفتی محمد ضیاء الدین رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۳۶۲ھ) پیلی بھیت

۶ شیر بیشۂ اہل سنت حضرت مولانا حشمت علی خاں لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۳۸۰ھ)

۷ عاشق رسول حضرت مولانا حبیب الرحمٰن عباسی رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۹۸۱ء) وھام نگر۔ اڑیسہ

۸ غازی ملت حضرت مولانا محبوب علی رضوی لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۳۸۵ھ) بمبئی

marfat.com
Marfat.com

۹ پیرِ طریقت حضرت مولانا مفتی رفاقت حسین کانپوری رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۹۳۳ء) کانپور

۱۰ حضرت حافظ شجاع الدین قادری ضیائی (مودہا۔ ضلع ہمیر پور۔ یو۔ پی)

۱۱ حضرت شیخ الطریقت علامہ مظفر احمد بدایونی (داتا گنج۔ بدایوں)

۱۲ حضرت مولانا مفتی محمد وجیہ الدین غازی پوری (ویلی بیت) م ۱۳۰۱ھ غازی پور

۱۳ حضرت مولانا مفتی محمد طیب رضوی بمبئی

۱۴ حضرت علامہ مفتی محمد شاہد فضلانی ویلی بیت

۱۵ حضرت مولانا [illegible]

۱۶ حضرت مولانا [illegible]

۱۷ حضرت مولانا [illegible] کانپور

۱۸ شیخ [illegible] کانپور شریف

۱۹ حضرت علامہ [illegible]

۲۰ حضرت مولانا [illegible]

۲۱ حضرت مولانا [illegible]

۲۲ حضرت [illegible]

۲۳ حضرت مقبول [illegible]

۲۴ حضرت شیخ الحدیث مولانا عبد المصطفیٰ الازہری (مبارکپور ضلع اعظم گڑھ)

۲۵ حضرت شیخ القرآن مولانا [illegible]

۲۶ نقیب اہل سنت حضرت مولانا محمد شفیع اوکاڑوی [illegible]

۲۷ پیر طریقت حضرت ابو الخیر محمد عبد اللہ خان نقشبندی مجددی [illegible]

marfat.com
Marfat.com

۲۸ شیخ الطریقت حضرت قاری محمد مصلح الدین صدیقی رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۹۸۳ء) کراچی

۲۹ حضرت مولانا غلام رضا ملوی راولپنڈی

۳۰ حضرت مولانا شاہ تراب الحق قادری (ممبر پاکستان ممبر قومی اسمبلی) کراچی

۳۱ شیخ طریقت حضرت مولانا غلام قادر اشرفی رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۹۷۹ء) لالہ موسیٰ

۳۲ استاذ العلماء حضرت علامہ مفتی تقدس علی خاں رضوی بریلوی پیر جو گوٹھ سندھ

۳۳ حکیم اہل سنت حضرت حکیم محمد موسیٰ امرتسری چشتی نظامی قادری لاہور

۳۴ شیخ طریقت حضرت صوفی شاہ محمد فاروق رحمانی قدوسی قادری چشتی (م ۱۹۸۳ء) کراچی

۳۵ خطیب پاکستان حضرت مولانا الٰہی بخش قادری ضیائی لاہور

۳۶ عمدۃ المقررین حضرت مولانا محمد محفوظ الحق شاہ بورے والہ

۳۷ حضرت مولانا محمد عبد الخالق شاہ " "

۳۸ فاتح عیسائیت حضرت مولانا ابو النصر محمد منظور احمد شاہ ساہیوال

۳۹ مجاہد ملت حضرت مولانا عبد الستار خاں نیازی لاہور

۴۰ حضرت مولانا محمد سعید شبلی قادری حامدی رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۹۸۲ء) ساہیوال

۴۱ فاضل شہیر علامہ سید حسین الدین شاہ راولپنڈی

۴۲ حضرت شیخ الحدیث حافظ محمد احسان الحق فیصل آباد

۴۳ فاضل جلیل حضرت مولانا محمد منظور احمد فنیسی ادچی احمد پور شرقیہ

۴۴ حضرت مولانا مفتی سید زاہد علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۹۷۸ء) فیصل آباد

۴۵ حضرت مولانا الحاج لطیف احمد چشتی کامونکی (گوجرانوالہ)

۴۶ حضرت مولانا محمد علی شیخ الحدیث جامعہ رسولیہ شیرازیہ لاہور

۴۷ حضرت مفتی غلام سرور قادری رضوی لاہور

marfat.com
Marfat.com

سفرِ آخرت

حضرت سیدنی مولانا شاہ فضل الرحمٰن صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے دو ماہ قبل کچھ عجیب کیفیت طاری تھی، کچھ ارشاد فرماتے تو لگتا کہ مجھ میں شاید کچھ باقی نہیں، اور اب بار بار اشارہ فرماتے کہ آپ قبلہ تشریف لائیے، اور کبھی فرماتے کہ میرے پاس مسند شریف رکھے ہوئے ہیں، ان کے لئے جگہ چھوڑ دو، ان کے لئے جگہ خالی کر دو، ایسا لگتا ہے کہ اولیاء عظام حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہٗ میں اور دوسرے حضرات اسلام ہیں ان کے لئے جگہ خالی کر دو، پھر فرمایا حضرت جی مولانا محمد الیاس رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ کراچی میں آپ کے لئے جگہ رکھی ہوئی ہے، آپ کو وہاں جانا ہے، آخری ایام میں آپ کراچی منتقل ہونے کے لئے تیار ہو گئے، پہلے سے معمول کے مطابق جیلا شریف کا اہتمام کرتے رہے، السلام علیکم یا حبیبی یا رسول اللہ کہتے رہے، الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ کہتے رہے، وصال سے دو دن پہلے [illegible] رات کو طبیعت کچھ بحال ہوئی اور کچھ [illegible] بات چیت کرتے رہے، بمطابق ۳ اکتوبر ۱۹۶۱ء بدھ کو طبیعت کچھ بحال ہوئی اور دوستوں سے ملنے لگے، حضرت نے پہلے انکار فرمایا لیکن جب احباب نے اس پر اصرار کیا تو حضرت نے فرمایا الحبیب والمزار الحبیب۔ یہ سن کر حضرت کچھ دیر خاموش رہے پھر ایک گلاس دودھ نوش فرمایا۔ تقریباً بارہ بجے دن حضرت خواجہ الشغلین میرزا علی المعروف سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ حلقہ جیلانیہ کے خطیب شیخ مسجد حاضر ہوئے اور کہا حضرت آپ کی طبیعت کیسی ہے، حضرت نے

marfat.com
Marfat.com

وفات کرنے والے یہ آخری شخص ہیں، چند لمحے بعد جمعہ کی اذان کے لیے مؤذن نے اللہ اکبر کہا اور حضرت مدنی قدس سرہٗ نے کلمہ شریف پڑھ کر جان جانِ آفریں کے سپرد کر دی۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

آپ کے وصال کی خبر مدینہ منورہ، پاک و ہند اور دوسرے ممالک کے مسلمانوں میں تیزی سے پھیل گئی، جو کہ حج کے بعد مدینہ منورہ آئے ہوئے تھے۔ بعد نماز جمعہ بوقت اذانِ عصر آپ کو غسل دیا گیا۔ غسل میں حضرت مدنی کے صاحبزادے مولانا فضل الرحمٰن مدنی مدظلہ، حضرت کے خادم ابوالقاسم سمین مہاجر مدنی رح، قاری مصلح الدین صدیقی علیہ الرحمۃ (کراچی)، مولانا ریحان رضا بریلوی، مفتی محمد نور اللہ بصیر پوری علیہ الرحمۃ، علامہ اشرف القادری (یونان)، جناب حنیف بھائی، عبدالقیوم، اقبال سلیمان، اقبال صوفی، ڈاکٹر محمد عاشق فیضی، سید کاظم اور دیگر حضرات نے شرکت کی۔

بعد ازاں حلقہ قادریہ مدینہ منورہ کے احباب و غیرہم نے کفن پہنایا، سر کے نیچے خاکِ حجرہ شریف، غلاف روضۂ مطہرہ، غسالہ قبر اطہر، حضرت غوث الاعظم قدس سرہٗ کی تربت مبارک کے غلاف کا ٹکڑا، اور مختلف عطر اور پھول ڈالے گئے۔ پھر کفن شریف باندھا گیا، بعد نماز عصر درود و سلام اور قصیدہ بردہ شریف کی گونج میں جنازہ اٹھایا گیا، مسجد نبوی شریف میں باب رحمت سے داخلہ ہوا، محراب نبوی میں منبر شریف کے قریب جنازہ رکھا گیا، فضیلۃ الشیخ علامہ مفتی محمد علی مرادستی دامت برکاتہم العالیہ خلیفہ مجاز حضرت مدنی قدس سرہٗ نے نماز جنازہ پڑھائی پھر دعا ہوئی، اس کے بعد تین منٹ تک آپکا جنازہ مواجہہ شریف میں رکھا گیا۔ آپ کی میت و چارپائی پر اس وقت وجدانی حرکت و کیفیت کا مشاہدہ کیا گیا، اتنی ہی دیر میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پائنتی جنازہ رکھا گیا۔ سوگواروں کے عظیم ہجوم کے ساتھ جنازہ باب جبریل سے باہر لایا گیا، ازدحام کی یہ کیفیت تھی کہ باب عمر سے گزرتے ہوئے بیسیوں آدمی زخمی ہو کر گرے ہے

عاشق کا جنازہ ہے ذرا دھوم سے نکلے

marfat.com
Marfat.com

بلند آواز سے کلیسہ کا ذکر ہو رہا تھا، کچھ لوگ امام بوصیریؒ کا قصیدہ بردہ شریف پڑھ رہے تھے، کچھ اعلیٰحضرت فاضلِ بریلوی کا مشہور نذرانہ عقیدت مصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام" پڑھ رہے تھے اور کچھ لوگوں کی زبان پر اعلیٰ حضرت کی مشہور نعت تھی، "کبکے بدر الدجیٰ تم پہ کروڑوں درود"

جنت البقیع میں آمد جانے کی اجازت نہیں، حکومت کے مقرر کردہ آدمی ہی دفن کرتے ہیں لیکن مولانا فضل الرحمٰن مدنی نے کچھ پردہ داں کی انتظامیہ سے رابطہ کیا اور کسی کو نہ روکا، اس طرح تمام احباب جنازہ کے ساتھ جنت البقیع میں داخل ہو گئے۔ مولانا فضل الرحمٰن نے خود قبر میں اتر کر حضرت [illegible] اتارا۔ [illegible] تمام اینٹیں درست کر لینے کے بعد مولانا فضل الرحمٰن [illegible] قبر کے سرہانے کھڑے ہو کر [illegible] جنازہ میں [illegible] مولانا فضل [illegible] عامۃ الناس [illegible] صاحبزادہ [illegible] تمام [illegible] یکان [illegible] کے تمام [illegible] منورہ کے سرکاری حکام [illegible] حسب منشا جنت البقیع میں [illegible] کے مزار اقدس سے صرف دو گز کے فاصلہ پر ایک اونچی جگہ پر جہاں سے [illegible] کے درمیان کوئی آڑ نہیں تھی۔

قطب مدینہ حضرت مولانا شیخ ضیاء الدین احمد مہاجر مدنی قدس سرہٗ پون صدی

marfat.com
Marfat.com

تک مدینہ منورہ میں قیام پذیر رہے اور حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ کے قدم بقدم اس آرزو میں زندگی بسر کردی کہ مدینہ طیبہ میں جنت البقیع کی خاک پاک نصیب ہو جائے اور بالآخر انہوں نے یہ مقدس آرزو پالی۔ ؎

خاک طیبہ کی طلب میں خاک ہوئی یہ زندگی
خاک طیبہ اچھی، اپنی زندگی اچھی نہیں

حضرت فرمایا کرتے تھے میں وقار کے ساتھ رہا ہوں اور وقار کے ساتھ جاؤں گا، ہر روز عشاء کی نماز کے بعد آپ کے ہاں محفل میلاد منعقد ہوتی تھی، جس میں خصوصی طور پر اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی کا کلام پڑھا جاتا تھا اور جب نعت خوان اشارۂ قریب سے "ان کی مہک نے دل کے غنچے کھلا دیئے ہیں" پڑھتے تو کیف و سرور کا عجیب عالم ہوتا۔

الحمد للہ! گنبد خضرا کے سایہ میں باب مجیدی کے پاس اب بھی وہ مقدس محفل جمتی ہے، جس کی سرپرستی حضرت فرزند ارجمند مولانا فضل الرحمٰن مدنی مدظلہ العالی فرماتے ہیں، اور حسب سابق آخر میں دعا کے بعد تمام حاضرین میں لنگر تقسیم کیا جاتا ہے، وہاں صلوٰۃ وسلام بیٹھ کر پڑھا جاتا ہے، آخری شعر یہ ہوتا ہے ؎

یعنی وہ اعلیٰ حضرت بریلی کے شاہ
جن کی باب مجیدی میں چمکی ضیاء
ایسے پیر طریقت پہ لاکھوں سلام

حضرت شیخ علامہ ضیاء الدین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ کا پہلا عرس ۲۲ ستمبر ۱۹۸۲ء کو جبل اُحد کے متصل حضرت سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کے مزار مبارک کے دامن میں دانیال میں منعقد ہوا۔ [1]

---

[1] مکتوب مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری (لاہور) بنام راقم (خلیل احمد) محررہ ۲۸ دسمبر ۱۹۸۱ء
ماہنامہ اعلیٰ حضرت (بریلی)، ش جنوری ۱۹۸۲ء

marfat.com
Marfat.com

(بقیہ حاشیہ)

marfat.com
Marfat.com

یا اللہ مدد ۹۲ یا رسول اللہ

حضرت شیخ العرب والعجم عاشق رسول اکرم

الحاج ضیاء الدین احمد قادری

خلیفہ ارشد اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی

بتاریخ ۲۹ اکتوبر ۱۹۹۱ء

جمعرات بعد نماز عشاء

نیاز نامہ

بمقام: جامع مسجد ظفریہ (جی۔ٹی روڈ) مریدکے

خطاب:

قائد اہل سنت الحاج الحافظ حضرت مولانا

شاہ احمد نورانی

دامت برکاتہم

صدر آل ورلڈ اسلامک مشن

صدارت:

پیر طریقت حضرت علامہ الحاج سید

حسین شاہ

سجادہ نشین دربار عالیہ گولڑہ شریف

مہمانان خصوصی

فاضل جلیل حضرت علامہ مفتی مختار احمد نعیمی مدظلہ و الحاج محمد عبدالحکیم شرف قادری

تلاوت قرآن حکیم:

قاری محمد بخش صاحب

نعت رسول مقبول:

الحاج محمد منشاء تابش قوال

خطیب اہلسنت:

خطیب ملت حضرت علامہ الحاج

عبدالستار خان نیازی

صدر مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت

تقریر دلپذیر:

شبیر احمد گولڑوی

اکابر اہلسنت:

- خطیب ملت حضرت علامہ الحاج مفتی خلیل احمد قادری
- حضرت علامہ ملک محمد اکبر خان ساقی
- حضرت علامہ مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی
- حضرت علامہ الحاج محمد لطیف

مقامی علماء کرام:

- حضرت علامہ پیر ملک امین شاہ صاحب بخاری
- حضرت علامہ الحاج سید میر حسین شاہ صاحب نیشاپوری
- حضرت علامہ سید ہدایت امین شاہ صاحب
- حضرت علامہ سید امیر شاہ صاحب نقشبندی
- حضرت علامہ الحاج محمد عارف صاحب قادری
- حضرت علامہ الحاج محمد یوسف صاحب
- علامہ الحاج قاری غلام عباس صاحب نقشبندی
- علامہ مفتی عبدالقیوم صاحب ہزاروی
- علامہ سید زاہد حسین صاحب قادری
- علامہ الحاج محمد صاحب چشتی قادری
- علامہ عبدالرحمن صاحب قادری

مقامی مذہبی تنظیمیں

الداعی الی الخیر: پیر بہاؤالدین سہروردی بانی جامعہ ظفریہ جی۔ٹی روڈ مریدکے ضلع شیخوپورہ

marfat.com

Marfat.com

قطعاتِ تاریخ وصال

[ماہنامہ المیزان بمبئی
اپریل ۱۹۸۲ء]

marfat.com

Marfat.com

حضرت شیخ مولانا ضیاء الدین احمد مدنی قادری رحمۃ اللہ علیہ کے وصال پر

مولانا فضل الرحمٰن کادری کے نام

ایک تاریخی تعزیت نامہ

تواریخ وصال ہادیٔ بلاد ۔ ہلال افزا تاریخ بنگاہ سیدی فضل الرحمٰن ادب آگاہ مولانا فضل الرحمٰن

۱۴۰۱ ۱۴۰۱ ۱۴۰۱ ۱۴۰۱

سیدی سندھی حضرت مدنی سلام علیک جانشین وحید ضیاء الدین احمد

۱۴۰۱ ۱۴۰۱

باب صفا جانشین ضیاء السلام علیکم ورحمۃ اللہ زندہ باشی آہ ۔ سیدی

۱۴۰۱ ۱۴۰۱ ۱۴۰۱

یہ تاریخی نام وصال کعبۂ من مولانا ضیاء الدین احمد وصال ضیاء الدین احمد قادری

۱۴۰۱ ۱۴۰۱ ۱۴۰۱

وصل سیدی مولانا ضیاء الدین احمد مدنی وصال ولی عالم مولانا ضیاء الدین احمد

۱۴۰۱ ۱۴۰۱

پر مشتمل ۔ ان کا ابراہیم غلام ۔ پیش کر رہا ہے اور ۔ تعزیت سرور اولیاء ۔ کر رہا ہے۔

۱۴۰۱ ۱۴۰۱

درگاہ سیدی مولانا ضیاء الدین احمد ۔ میں میرا سلام اور نذرانۂ ثواب پیش کر دیں۔

۱۴۰۱

آہ محفل سلوک اُجڑ گئی ۔ خاتم محفل سالک کامل نہ رہا ۔ عالم زہد و تقوےٰ ویران

۱۴۰۱

ہوگیا ۔ زاہد عالم خاتم جام محفل ۔ روپوش ہوگیا ۔ زمانہ مرثیہ خواں ہے ۔

۱۴۰۱

marfat.com
Marfat.com

فدائے ملی جہاں مولانا ضیاء الدین احمدی - پاک نگاہ رخصت ہوا -

۱۴۰۱ھ

قادری رضوی جلوہ گاہ - سوئے ۔ بمنگلک برہم رضوی - چھپ گیا - خاتم حبس اصحاب نبیم

۱۴۰۱ھ ۱۴۰۱ھ ۱۴۰۱ھ

خوش ہوگیا - دنیا کی ہوس دل سے نکل گئی - وادی صدق خاتم اصفیاء -

۱۴۰۱ھ

صاحب [illegible] خصلت [illegible] کہتے - ۱۴۰۱ھ

۱۴۰۱ھ

خاتم [illegible] ۱۴۰۱ھ

۱۴۰۱ھ

۱۴۰۱ھ

۱۴۰۱ھ

احمد واحد [illegible]

۱۴۰۱ھ

جو حسینہ آدمی کے دل [illegible]

بشنو ہو مژدہ ملک خاطر انور

از دم تا ساحل ہے کیسا شور دل
مژدہ سال ولادت خاتم انبیاء کا با ظفر

بعلت شیخ طریقت واقف مولائے کل
وصل کی تاریخ کیا ہو نائب محرم نبیل

۱۴۰۱ھ

واقف مہدی خوشتر صدیقی

۱۹۸۱ء

marfat.com

Marfat.com

مولانا فضل الرحمٰن خلف الرشید مولانا ضیاء الدین احمد مدنی علیہ الرحمۃ کے نام

تاریخی مکتوب

از مبلغ اسلام مولانا محمد ابراہیم صاحب خوشتر، مانچسٹر، انگلینڈ

بنگاہ سیدی فضل الرحمٰن ۔ ادب آگاہ مولانا فضل الرحمٰن ۔ سیدی سندی حضرت مدنی سلام علیک

۱۴۰۱ ۱۴۰۱ ۱۴۰۱

جانشین وحید ضیاء الدین احمد۔ باب صفا جانشین ضیا ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ ، زندہ باشی

۱۴۰۱ ۱۴۰۱ ۱۴۰۱

آہ سیدی ۔ یہ تاریخی نامہ ۔ وصال کعبۂ من مولانا ضیاء الدین احمد۔ وصال ضیاء الدین احمد قادری

۱۴۰۱ ۱۴۰۱ ۱۴۰۱

وصالِ سیدی مولانا ضیاء الدین احمد مدنی ۔ وصال ولی عالم مولانا ضیاء الدین احمد پر مشتمل ۔ انکا ابراہیم غلام

۱۴۰۱ ۱۴۰۱ ۱۴۰۱

حاضر کر رہا ہے۔ اور۔ تعزیت سرور اولیاء ۔ کر رہا ہے درگاہ سیدی مولانا ضیاء الدین احمد

۱۴۰۱ ۱۴۰۱

میں راقم الحروف کا سلام اور نذرانۂ قواب پیش کر دیجئے ۔ آہ محفل سلوک اجڑ گئی۔

خاتم محفل سالکِ کامل ۔ نہ رہا ۔ عالم زہد و تقوے ویران ہوگیا۔ زاہد عالم خاتم جام محفل

۱۴۰۱ ۱۴۰۱

روپوش ہوگیا ۔ زمانہ مرثیہ خواں ہے ۔ فدائے ولی جہان مولانا ضیاء الدین احمد مدنی۔

۱۴۰۱

پاک نگاہ رخصت ہوا ۔ قادری رضوی جلوہ گاہ ۔ سونی ہے ۔ بدر فلک بزم رضوی ۔ چھپ گیا۔

۱۴۰۱ ۱۴۰۱ ۱۴۰۱

marfat.com
Marfat.com

ہادیٔ محفل خاتم اصفیا - محبِ مولیٰ حضور جانِ اصفیا ہے - خاتم مجلس اصحاب فہم

خموش ہوگیا۔ داناؤں کی مجلس ویران ہوگئی۔ اسلاف تو عالم فانی چھوڑ ہی چکے تھے۔ آہ

خاتم اسلاف جو دل صنکی عالم خلد بریں ہوا صلوٰۃ تائب خستم رسل یا رب۔

حاضر و ناظر رسول اللہ علیہ وسلم ہیں ہمارے مقالات الفکر لب یا عبد الشاکر

مرجا

marfat.com
Marfat.com

منقبت

عشق کا پیکر شرع کا پاسباں جاتا رہا
منزلِ مقصود کا روشن نشاں جاتا رہا

روتے ہیں چھوٹے بڑے اُن کا دُعا گو چل بسا
اہلِ سُنّت کا کفیل اور پاسباں جاتا رہا

وہ رہا تو برکتیں ہی برکتیں تھیں بزم میں
وہ گیا تو برکتوں کا اِک جہاں جاتا رہا

گھس نہ آئے کارواں میں اختلاف و انتشار
ہو الٰہی خیر، میرِ کارواں جاتا رہا

وہ کہ جو اوروں کے غم میں دِل سے ہوتا تھا شریک
وہ کہ جس کی تھی بہت میٹھی زباں جاتا رہا

وہ نبی کا تھا چہیتا، غوث کا تھا لاڈلا!
اپنے مُرشد کا دُلارا، مدح خواں جاتا رہا

ہائے وہ کیسا ہمارے سر سے سایہ اُٹھ گیا
جس کے اُٹھ جانے سے سب آرام جاں جاتا رہا

فضل ہے رحمٰن کا، محفل بھی، لنگر بھی ہے
پھر بھی یوں لگتا ہے جیسے وہ سماں جاتا رہا

چیر کر سینہ کوئی مرزاؔ کے غم کو دیکھ لے
چین اور آرام جو کچھ تھا یہاں جاتا رہا

مرزا شکور بیگ حیدرآبادی

marfat.com
Marfat.com

تضمین

[illegible]

[illegible] اپنے [illegible] کو [illegible] بنا کر [illegible] گئے

یادِ خدا دیا [illegible] اور [illegible] یاد [illegible] کر [illegible] گئے

تعظیم سے [illegible] نام [illegible]

تالو رئیس کے [illegible]

ہر جواں سو اب [illegible] ہر

غافل [illegible] پر [illegible]

آنکھوں کو بند [illegible]

دل نے کیا جنازے [illegible]

لختِ جگر کی شکل [illegible]

حضرت نبیا کے [illegible] جاتا ہوں [illegible]

[illegible] کرامت پر [illegible]

مرزا [illegible] کی [illegible]

[illegible] کی بہار [illegible] کر [illegible] گئے

مرزا شکور بیگ حیدرآبادی

marfat.com
Marfat.com

نذرانۂ عقیدت

پر تو مرتضیٰ ضیاء الدین — ظلِ احمد رضا ضیاء الدین
سچے وارث علوم مولا کے — آپ ہیں باخدا ضیاء الدین
وہی احمد وہ شہرۂ آفاق — تم ہو ان کی ضیا ضیاء الدین
کیا فضائل ہوں انکے مجھ سے بیاں! — جب ہوں واصفِ رضا ضیاء الدین
دینِ حق کے چراغ کو تم نے — خوب روشن کیا ضیاء الدین
اس سے روشن ہوئے ہزاروں چراغ — پُر ضیاء، پُر ضیاء ضیاء الدین
قطب بلیا کہا مشائخ نے! — مرحبا، مرحبا، ضیاء الدین
اعلیٰحضرت سے تم نے جو پایا! — کم کسی کو ملا ضیاء الدین
مرشدی مصطفیٰ سے پوچھے کوئی — آپ کا مرتبہ ضیاء الدین
اک نگاہِ کرم ہو مجھ پر بھی! — کنزِ لطف و عطا ضیاء الدین
فضلِ رحمٰنِ عالمِ ذی شان — ہیں تمہاری ضیا ضیاء الدین

ہے امانت رسول مصطفوی
تیرے در کا گدا ضیاء الدین

قاری امانت رسول پیلی بھیتی

marfat.com
Marfat.com

منقبت

عارفِ حق رہبر دین [illegible]

کشف و کرامت کے سلطان ضیاء الدین تھے

کی ولایت اعلیٰ حضرت نے خلافت آپ کو!

[illegible]

مل گیا اذنِ انہیں

بندگانِ حق کے مرشد کامل شاں ضیاء الدین تھے

محمد اللہ یار [illegible] کی مدت دیوانی

marfat.com

Marfat.com

منقبت

پیرِ کامل اور پابندِ شریعت آپ تھے
فضلِ حق سے واقفِ رازِ حقیقت آپ تھے

حضرت والاضیاء الدین احمد قادری
اس شہر کی نعمتوں میں ایک نعمت آپ تھے

عمر تو تھی آپ کی نوّے سال سے زائد مگر
اس ضعیفی میں بھی کیا پابندِ سنّت آپ تھے

آپ پر تو اعلیٰحضرت کی شفقت خاص تھی
اور دل وجاں سے فدائے اعلیٰحضرت آپ تھے

غوث اعظم سے تو تھی ایسی محبت آپکو!
ہے بجا گر میں کہوں غرقِ محبت آپ تھے

سرورِ کونین سے جو والہانہ عشق تھا
اس کا صدقہ تھا مجسم خیر و برکت آپ تھے

ہر دُعا جو آپ فرماتے تھے ہوتی تھی قبول
کیونکہ مقبولِ حبیبِ ربّ العزت آپ تھے

اس لیے نازاں تھے سارے اہلسنت آپ پر
ان کے حق میں پیکرِ ہمت و قوت آپ تھے

marfat.com
Marfat.com

آپ کے لختِ جگر اِک فضل ہے رحمٰن کا
قلب کی ٹھنڈک ہے ان کا چین و راحت آپ تھے
رہتی دنیا تک رہے گا نام باقی آپ کا!
خلوت و جلوت میں بانیِ ولایت آپ تھے
وہ حقیقت مند مرزا کیوں نہ روئے زار زار
اسکی ساری زندگانی کی مشیت آپ تھے

marfat.com
Marfat.com

منقبت

عبدیت کا رُخ دکھایا آپ نے
اور ولایت کو چھپایا آپ نے

خواب غفلت سے جگایا آپ نے
راستہ سیدھا دکھایا آپ نے

لے رہا اَب بھی دِل جس کے مزے
نغمہ کچھ ایسا سُنایا آپ نے

شکر ہے میخانۂ طیبہ کا جام
خُود پیا ہم کو پلایا آپ نے

سب پہ فرمائی شفقت آپ نے
سب کو گرویدہ بنایا آپ نے

کام وہ جو اور کے بس کا نہ تھا
کام وہ بھی کر دکھایا آپ نے

کام یعنی اہل سنّت کا چراغ
بادِ صرصر میں جلایا آپ نے

شہر طیبہ نے بسایا آپ کو
دِل میں طیبہ کو بسایا آپ نے

منہ لگانے کے بھی قابل نہ تھے!
ہم کو سینے سے لگایا آپ نے

چند قطرے بھی کرم کے تھے بہت
ہم پہ تو دریا بہایا آپ نے

سال کے بارہ مہینوں، سالہا
غوث کا لنگر چلایا آپ نے

فاطمہ زہرہؓ کے قدموں کے قریب
قبر کی منزل کو پایا آپ نے

ہے دُعا سب کی یہی، پھولے پھلے
وہ چمن جس کو لگایا آپ نے

معاف کیجئے ہے یہ مرزا کو گِلہ
پردہ فرما کر رُلایا آپ نے

مرزا شکور بیگ حیدرآبادی

marfat.com
Marfat.com

منقبت

مقتدائے اہلسنت سیدی شاہ ضیا
رہنمائے دین وملت سیدی شاہ ضیا

شاہ محدث صاحب آپ تھے شاگرد میں
فیضیاب اعلیٰحضرت سیدی شاہ ضیا

دشمنوں میں یہ کسی کا ہر نہ چلنے دی کبھی
آپکی ذات کرامت سیدی شاہ ضیا

مصطفےٰ نے اپنے دامن کی ہوا دی جب کبھی
کملی تیری فیض بخشی سیدی شاہ ضیا

جسکو آپ اپنا کہیں وہ ہو گیا سب کا پیارا
ہو گئے ہم سب کے ہمدم سیدی شاہ ضیا

مصطفےٰ اور غوث کے ہیں آپ پیارے
کیوں نہ ہو فرزند ایسے سیدی شاہ ضیا

شان سے آئے ہیں اس محفل میں سب کے
ہے یہ فخر نسبت سیدی شاہ ضیا

میں چلا تھا ہند سے پر یاد کی مسواک لے
آپ سے ملنے کو آخر سیدی شاہ ضیا

آل و اصحاب نبی پاک کے ہیں آپ عاشق
آپ پر رحمت کی بارش سیدی شاہ ضیا

چار دن کی ہے یہ دنیا کام ہے تیرا یہاں
پھر کہاں ہم اور کہاں تم سیدی شاہ ضیا

آپکے شاگرد اعلیٰحضرت افضل ہیں کہاں
ہو فلاں پر رحمت پاک سیدی شاہ ضیا

ہر فلاں پر رحمت پاک ہے نظر کرم
میرے مرشد اعلیٰحضرت سیدی شاہ ضیا

میرے مرشد اعلیٰحضرت سیدی شاہ ضیا
خادم در آپ کا منصور علی ہے شرمسار
کیجئے نظر و عنایت سیدی شاہ ضیا

مولانا منصور علی حسان رضوی

marfat.com
Marfat.com

مسدّس

نہ یہ قصہ ہے کوئی اور نہ یہ کوئی کہانی ہے
نہ یہ زورِ قلم ہے اور نہ اس کی ورفشانی ہے
حقیقت سے جو ہے بھرپور ایسی حق بیانی ہے
ضیاء الدین احمد کی دلوں پہ حکمرانی ہے

نہ رُکنے پائے راہ شرعِ و سُنّت سے قدم انکے
جہاں کی رفعتیں ان کی نظر میں راہ کے تنکے

ضیاء الدین احمد قادری فیضِ مسلسل تھے
یہ تھے مجموعۂ حسنات الطاف مکمل تھے
یہ اپنے چاہنے والوں کی ہر مشکل کا بھی حل تھے
کتابِ زیست کے ہر باب کی شرح مفصل تھے

گزارا چین کے دن گنبدِ خضرا کے سایہ میں
رہے اسی برس تک یہ فقیہ ملتجی کے سایہ میں

ضیاء الدین تھے روحانیت کے جو عہدِ قابل
بفضلِ حق تعالیٰ تھے علومِ دین کے حامل
یہ پابندِ شریعت بھی تھے اور تھے ذاکر و شاغل
خلافت قادری سلسلہ کی ان سے کو تھی حاصل

امامِ اہلسنّت نے دیا ان کو شجرہ تھے!
یہ تھے احمد رضا خاں اعلیٰ حضرت کے خلیفہ بھی!

marfat.com
Marfat.com

فیوض پیرسے دارین کی دولت ملی ان سے کو
بزرگوں سے چلی آئی تھی وہ نعمت ملی ان سے کو
مدینے میں رسول پاک کی قربت ملی ان سے کو
یہ قربت کیا ملی بس جیسے جی جنت ملی ان سے کو

پیر رُخ، زندگی حضرت کی تابندہ نظر آئی
پسِ مرگ بھی یہ ہستی درخشندہ نظر آئی

تھی مرِ اختار سال کی، مگر یہ دیکھ کر نسبت
دلِ کمسن میں کر لی آپ نے پیدا بزرگوں کی
[illegible]
[illegible]
بڑی ایمان کی دولت، ملی عرفان کی نسبت

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
دل و روح و نظر سنتے فدا ہیں کیا ملاقت ہے
[illegible]
ہوا ہے سنتِ اوّل سے بھی [illegible]
شریعت کے بنے ہیں، طریقت کے [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

وہی میں پیر پیراں، میر میراں غوث سبحانی
خدا نے جن کو بخشا ہے لقب محبوب سبحانی
خزانہ آپ کا ہے نازشِ گنجِ سلیمانی
جہانِ اولیاء پر حشر تک ہے ان کی سلطانی

marfat.com
Marfat.com

فیوضِ پیکراں ہے آستانہ غوثِ اعظم کا!
خُدا ہے غوثِ اعظم کا زمانہ غوثِ اعظم کا!

گھڑی آخر وہ آئی اور بھی جب سرفرازی کی
نئی آئی نظر اِک شانِ حق کی کارسازی کی
ملی ہے قوتِ پرواز ان کو شاہ بازی کی
بشارت میں تھی پنہاں شان بھی بندہ نوازی کی

ہوا ارشاد حضرت ارضِ طیبہ کو کریں ہجرت
قوی تر تاکہ ہو جائے قوی بغداد کی نسبت

بشارت ملتے ہی حضرت مدینے کو چلے آئے!
جو دولت غوث نے دی تھی اُسے بھی ساتھ لے آئے
گھبرائے، اگرچہ آئے نازک مرحلے آئے
نگیں تازہ تازہ اور نوادر حوصلے لائے

وہ جب آئے تو ترکوں کی خلافت کا زمانہ تھا
مگر پیشِ نظر اُن کے نبی کا آستانہ تھا

شریف مکہ کا دَور آگیا اُن کی نگاہوں میں
حبیب آئے فراز آئے ہمیشہ اُنکی راہوں میں
تھے عاصیوں میں اور کبھی تھے شہنشاہوں میں
سلامی برابر مسجدوں میں خانقاہوں میں

مدینے میں سعودی دَور بھی برسا برس دیکھا
ذرا سا بھی نہ بدلے آپ، گو سارا جہاں بدلا

marfat.com
Marfat.com

یہ عالم جس پہ نازاں ہو، مقدر ایسا پایا تھا
رسول اللہ نے ان کو مدینے میں بلایا تھا
نبی کے نور نے ہستی کو ان کی جگمگایا تھا
شرف یہ اختصاصی آپ کے حصہ میں آیا تھا
رسولِ پاک جس پر مہرباں، حق مہرباں ہوگا
جہاں حق مہرباں تو مہرباں سارا جہاں ہوگا

نظارہ گنبدِ خضرا کا روز و شب وہ کرتے تھے
ان ہی انوار سے سینوں کے ہر ظلمت کو حرتے تھے
یہ بحرِ معرفت میں ڈوبتے تھے اور ابھرتے تھے
ہمیشہ نعت نے صدقوں سے دامن اپنا بھرتے تھے
عقیدے کے وہ تھے بے شک ضیاء الحق کے اسوہ تھے
نبی جب تھے خفا تو ان پہ اللہ بھی خفا تھے

یہ اسی درس کا [illegible]
تربیت کا، طریقت کا، صداقت کا
رکھا اونچا ہی جھنڈا [illegible] حق و صداقت کا
تھا آپ کو فیض فیضانِ رسالت کا
[illegible]
ہر اک عہد حکومت میں ہے جس کی [illegible]

خدا و مصطفےٰ سے رابطہ اور دنیا سے بے گانہ
رہے ہیں جب شمع نبوت پر یہ بن کے پروانہ
یہی ہے مختصر سے حضرت کا افسانہ
خزانہ دولتِ دارین کا تھا ان کا کاشانہ

marfat.com
Marfat.com

نہ ہٹنے پائے راہِ شرع و سنت سے قدم ان کے
نبی کے فیض سے جاری ہے لطف و کرم ان کے

غمِ رحلت وہ ہے جو خون کے آنسو رُلاتا ہے
بھلا دُوں لاکھ پھر بھی لُطف ان کا یاد آتا ہے
یہاں آتا ہے جو بھی ایک دن دنیا سے جاتا ہے
یہ سب ہے ٹھیک مرزا دل کہاں سے چین پاتا ہے
ہُوا گم دین و دُنیا کا گہر دن کے اُجالے میں
خدا بخشے بہت سی خوبیاں تھیں مرنے والے میں

مرزا شکور بیگ حیدرآباد دکن

marfat.com
Marfat.com

منقبت

نقیب دین فطرت، حضرت قبلہ ضیاء الدین
محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے صداقتی مصادق!
نگہبانِ شریعت، حضرت قبلہ ضیاء الدین
نگہ معرفت، قلب و خرد، تدبیر کامل
[illegible] حضرت قبلہ ضیاء الدین
خلیق و مہرباں و میزبانِ زائرینِ
[illegible] حضرت قبلہ ضیاء الدین
حافظ مسلکِ غوث الوریٰ کی آخری کڑی ہیں
[illegible] حضرت قبلہ ضیاء الدین
مبلغ دینِ برحق، سلسلۂ عالیہ نقشبندیہ کے عالی
چراغِ بزمِ ملت، حضرت قبلہ ضیاء الدین
محبانِ محمد ﷺ، ثنا خوانِ محمد ﷺ!
دلی رکھتے تھے اُلفت حضرت قبلہ ضیاء الدین
مٹا دیتے تھے جو دل کی سیاہی اِک توجہ سے
وہ تھے شیخِ طریقت، حضرت قبلہ ضیاء الدین

marfat.com
Marfat.com

دِلوں کو بخشے تھے روشنی عشقِ محمد کی
بہ فیضِ اعلیٰحضرت، حضرت قبلہ ضیاء الدین
حصارِ منکروں میں بھی نبی کے نام نامی کی!
بلند کرتے تھے عظمت، حضرت قبلہ ضیاء الدین
ستارہ بادلوں میں چھپ گیا جو جگمگاتا تھا!
مدینے میں بصورت، حضرت قبلہ ضیاء الدین
چراغِ قادری بجھ کر بھی تابندہ و روشن ہے
ہیں زندہ درحقیقت، حضرت قبلہ ضیاء الدین

سکندر بخش سلامی ہے شرفِ نیابت
یکمِ قمرِ جنت، حضرت قبلہ ضیاء الدین

سکندر لکھنوی (کراچی)

marfat.com
Marfat.com

قطعہ تاریخ وصال

ہیں آج واصلِ حق حضرت [illegible]
گئے ہیں عشقِ نبی کی وہ یکھ میں ڈوب کے
زہے نصیب یہ عظمت یہ رفعتِ اوراد
وہ تھے مجددِ دوراں کے نائبِ برحق
وہ انکا زہد و تقدس وہ درس و پند و ہدیٰ
تھے ایک عالم دیں وہ جہانِ فکر و نظر

کہ جن کا قبلہ و کعبہ در پیمبر ہے
نگاہ، شافعِ محشر کی خاص اُن پر ہے
میسر آج انہیں جو مُدام کوثر ہے
یہ اُن کے روحِ فضیلت کا خاص جوہر ہے
نظر نواز، دلِ افروز، روح پرور ہے
علوم و فضل میں جن کا نہ کوئی ہمسر ہے

سنِ وصال پہ اُن کے ندائے ہاتف نے
کہا "یگانۂ آفاق شیخ اکبر" ہے

۱۴۰۱ھ

نتیجۂ فکر: ابوالطاہر فدا حسین فدا

marfat.com
Marfat.com

لوح واحد تاریخ وصال

۱۴۰۱ھ

مکین دیار سید المرسلین حضرت شیخ علامہ ضیاء الدین احمد مدنی قادری علیہ الرحمۃ

بسم اللہ الغنی الکافی

۱۴۰۱ھ

اللہ رب محمد صلی علیہ وسلما غن عباد محمد صلی علیہ وسلما

۱۴۰۱ھ

آہ غروب مہر علمار

۱۴۰۱ھ

زبدہ عالیہ، فاضل اوحد عالم نبیل وجلیل

۱۴۰۱ھ

شمس رضا

۱۴۰۱ھ

نائب الشاہ رضا

۱۴۰۱ھ

سلطان مناظرین

۱۴۰۱ھ

ضیاء الدین احمد القادری المدنی

۱۴۰۱ھ

شاہ ضیاء الدین احمد مدنی

۱۴۰۱ھ

فاضل اکمل اوحد ضیاء الدین احمد

۱۴۰۱ھ

الشاہ ضیاء الدین احمد مدنی

۱۴۰۱ھ

الحاج شاہ ضیاء الحق والدین

۱۴۰۱ھ

علیہ رضوان احکم الحاکمین

۱۴۰۱ھ

مستخرجہ قاری محمد امانت رسول رضوی (پیلی بھیت، یوپی)

marfat.com

Marfat.com

احساسات و تأثرات

بر وصال حضور ضیاء الملت مدنی رحمۃ اللہ علیہ

آہ! بعد اولیاء جاتا رہا! تاجدارِ اصفیاء جاتا رہا
اہلِ حق کا پیشوا جاتا رہا سنیوں کا مقتدا جاتا رہا
واصفِ شاہِ مدنیؐ جاتا رہا عاشقِ غوث الوریٰ جاتا رہا
کیا مناقب ہوں بیاں مجھ سے بھلا رہبرِ راہِ ہدیٰ جاتا رہا
اہلِ سنت اہلِ حق، اہلِ نظر کا معلم رہنما، جاتا رہا
جس سے پر رونق تھا اسلامی چمن وہ جمالِ اولیاء جاتا رہا
تھا ضیاء الدین احمد نام پاک مظہرِ احمد رضا جاتا رہا
نام میں الشاہ مدنی جعفر ملا سالِ رحلت مل گیا جاتا رہا
چار ذی الحجہ تھی روز جمعہ تھا سوئے جنت باخدا جاتا رہا
جس نے عالم کو منور کر دیا آہ وہ شمعِ رضا جاتا رہا
ہے درودِ رضویہ میں دیکھ لو اس کی رحلت کا پتا جاتا رہا

بیخ

اللہ ربی محمد صلی علیہ وسلم ثم عبدی محمد صلی علیہ وسلم

مسجدِ نبوی سے سُن لی جب اذاں کرنے جمعے کو ادا جاتا رہا
مثلِ محبوبِ خدا لے بالیقیں! جب بلاوا آگیا جاتا رہا
ربِ کعبہ کی حضوری کے لیے! اس جہاں سے ملتا جاتا رہا
سوئے فردوس بریں کلمہ شریف پڑھتے پڑھتے باخدا جاتا رہا

marfat.com
Marfat.com

اہلِ بیت پاک کے قدموں کا وہ — بوسہ لیتے باخدا جاتا رہا
بے ٹھکانوں کا ٹھکانہ جس کا در — بے کسوں کا آسرا جاتا رہا
موتُ عالِمٌ موتُ عالَمٌ ہے حدیث — زندگی کا اب مزہ جاتا رہا
فضلِ رحمٰن عالمِ ذیشان کو — چھوڑ کر اپنی ضیا جاتا رہا

اے امانتؔ بس یہی تاریخ ہے
نائب الشاہ رضا جاتا رہا

حضرت مدنی علیہ الرحمۃ

ایک نظر میں

ولادت ——— ۱۲۹۴ھ / ۱۸۷۷ء
تکمیل درس نظامی و سلسلہ قادریہ میں اجازت و خلافت ——— ۱۳۱۵ھ / ۱۸۹۷ء
بغداد شریف روانگی ——— ۱۳۱۸ھ / ۱۹۰۰ء
مدینہ منورہ کا سفر ——— ۱۳۲۷ھ / ۱۹۱۰ء
علامہ یوسف نبہانی سے ملاقات ——— ۱۳۳۰ھ / ۱۹۱۲ء
بریلی شریف کا سفر ——— ۱۳۳۹ھ / ۱۹۲۱ء
مولانا فضل الرحمٰن مدنی کی پیدائش ——— ۱۳۴۴ھ / ۱۹۲۵ء
وصال ——— ۱۴۰۱ھ / ۱۹۸۱ء

marfat.com
Marfat.com

قطعۂ تاریخ وصال

شیخ العالم حضرت مولانا ضیاء الدین احمد قادری رضوی مدنی علیہ الرحمۃ

چوں شد مرخص از جہاں آں مخزن معانی
رحلت سفر بہ بست و بگذاشت دار فانی

شیخ عرب ممالک، مہر سپہر عجم بود
در علم و فضل یکتا شہباز لامکانی

در عشق ذات احمد سرمست بے خود آمد
اسرار فقر و عرفاں جملہ بر عیانی

جانش بعشق حضرت در بقعۂ مدینہ
ایں رحمت شد او را از مغفرت نشانی

تاریخ او خرد گفت بعد از سر و شے
سالِ وصال گفتا "مقبول جاودانی"

۱۴۰۱ھ

اِنَّ الْمُتَّقِیْنَ فِیْ جَنّٰتٍ وَّنَعِیْمٍ

ضیاء الدین ارشد ۱۴۰۱ھ

ضیاء الدین نیک کردار ۱۴۰۱ھ

حضرت سید شریف احمد شرافت نوشاہی

marfat.com
Marfat.com

قطعۂ تاریخ وصال

ضیاء الملت والدین شیخ العالم حضرت مولانا ضیاء الدین احمد قادری رضوی مدنی رحمۃ اللہ علیہ

ضیائے دینِ متین حضرت ضیاء الدین
گئے ہیں دارِ فنا سے وہ سوئے دار بقا

رضائے حق سے ہم آغوش وہ ہیں آج ہوئے
رضائے شیخ طریقت تھی ان کی "عین رضا"

بہارِ گنبدِ خضرا کی ان کی آنکھوں میں
سمائی ہر رگِ دل میں تجلیٔ بطحا

حبیبِ خالقِ یکتا کی نگہ اُلفت سے
ہے مِل گیا انہیں جنت میں رتبۂ اعلیٰ

سنِ وصال پہ حماد مجھ سے ہاتف نے
کہا ہے "پاک ادا عاشقِ رسولِ خدا"

۱۴۰۱ھ

صاحبزادہ میاں محمد سلیم حماد سجادہ نشین حضرت داتا گنج بخش

marfat.com
Marfat.com

منقبت

ہیں آپ ہادیٔ اہلِ حیات ضیاء الدین
ضیائے چشمِ غوثِ زماں ضیاء الدین
امیرِ قافلۂ عاشقاں ضیاء الدین!
ہیں چارہ سازِ دلِ بیکساں ضیاء الدین
نگاہِ حضرتِ احمد رضا کے ہیں فرزند
بنایا عاشقِ اچھے میاں ضیاء الدین
ہے غوثِ پاک کی اس پر نگاہِ لطف و کرم
ہوئیں خدا کے یہ تم مہرباں ضیاء الدین
رضا کے ہاتھ سے پی تھی جو تم نے مے آقا
عطا ہو جرعۂ شہِ مرسلاں ضیاء الدین
ہے حسن و حسن یہ یک میں ترے دیدہ
ہیں آپ نائبِ غوثِ جہاں ضیاء الدین
تباہ حال ہیں غربت میں خانماں برباد
ہیں تم سے طالبِ امن و اماں ضیاء الدین
دُعا جو دی تھی مظفر کو اسکے صدقے میں
رہے جہاں بھی رہے شادماں ضیاء الدین

marfat.com
Marfat.com

منقبت

ضیاء پیر و مرشد مرے رہنما ہیں
سرورِ دل و جاں مرے دِل رُبا ہیں
کلی ہیں گلستانِ غوث الورے کی
یہ باغِ رضا کے گل خُوش نما ہیں
شریعت طریقت ہو یا معرفت ہو
یہ حق ہے حقیقت میں حق آشنا ہیں
سہارے ہیں بے کس کے، دکھیوں کے والی
سخا کے ہیں مخزن تو کانِ عطا ہیں
خُدا کی محبت سے سرشار ہیں وُہ
ملا دیدکم
دل و جان سے مصطفےٰ پر فدا ہیں
ملا سبز گنبد کا قسمت سے سایہ
دیارِ محمد میں جلوہ نما ہیں
بلا لو مجھے اپنے قدموں میں اب تو
کہ ایام فرقت بڑے بے مزا ہیں
مجھے رُوئے زیبا ذرا پھر دکھا دو
زیارت کے لمحے بڑے جانفزا ہیں

marfat.com
Marfat.com

تصور جماؤں تو موجود پاؤں
کروں بند آنکھیں تو جلوہ نما ہیں
نہ کیوں اہل سنت کریں ناز اُن پر
کہ وہ نائب غوث و احمد رضا ہیں
منور کریں قلب حقار کو بھی
شہا آپ دین مبیں کی ضیا ہیں

marfat.com
Marfat.com

منقبت

تصوّر میں یہ کیسا منظرِ طیبہ ہے لہرایا
زباں پر نام جب آیا ضیاء الدین احمد کا
مقدّر کیوں نہ ہو نازاں کہ اُن کو تا دمِ آخر
مکینِ گنبدِ خضرا کا قربِ خاص حاصل تھا
چراغِ عشقِ مصطفوی جلائے عمر بھر جس نے !
کہ روز و شب رہا معمول ذکرِ مصطفےٰ جن کا
وہ جس کی ذات اِک سرچشمۂ رشد و ہدایت تھی
عرب میں اور عجم میں بھی ہے اُس فیض کا چرچا
مہکتا تھا جو حبِ احمدِ مرسل کی خوشبو سے
وہ پیکر نسبتِ احمد رضا خانؒ سے منوّر تھا
رہا کردار اُس کا شیوۂ اسلاف کا مظہر
نہیں ملتا کہیں دنیا میں گوہر بے بہا ایسا
سبق دیتی ہے اُن کی زندگی ہر سانس ہو جائے
رسولِ ہاشمی کی ہر ادا پہ والہ و شیدا
ظہوری نے بھی اُن کے ہاں حضوری کے مزے لوٹے
"خدا رحمت کند ایں عاشقانِ پاک طینت را"

جناب محمد علی ظہوری (قصور)

marfat.com
Marfat.com

۳۷۸

عاشقِ اعلیٰحضرت رحمۃ اللہ علیہ

۱۹۸۱ء

اعلیٰحضرت کے خلیفہ چل دیئے سوئے عدم
اَب ہے ان کا آستانہ جنت الفردوس میں

زُہد و تقویٰ حسبِ خالق اور ولائے پنجتن
لے کے پہنچے یہ خزانہ جنت الفردوس میں

خَیر مقدم کر رہے ہیں حور و غلمان و ملک
والہانہ والہانہ جنت الفردوس میں

ہے زباں پر یا رسُولَ اللہ الرحمٰن
کیا سماں ہے عارفانہ جنت الفردوس میں

ہے اگر صابرؔ براری فکر تاریخ وفات
کہو ضیاء الدین یگانہ جنت الفردوس میں

۱۹۸۱ء

(تاریخ رفتگان، صابر براری، مطبوعہ باہتمام ادارہ فکرِ نو، کراچی، مطبوعہ فروری ۱۹۸۶ء، صـ ۳۰۷)

(صابر براری - کراچی)

marfat.com
Marfat.com

سلام

مجھ سے خدمت کے قدسی کہیں ہاں رضا
فیضابِ اعلیٰحضرت بریلی کے شاہ
جن کی ہر ہر ادا ، سنّتِ مصطفےٰ
جن کی بابِ مجیدی میں چمکی ضیاء
ایسے پیرِ طریقت پہ لاکھوں سلام

وہ ضیا مردِ حق تھا وہ جب تک جیا
اہلسنّت کے جھنڈے کو اُونچا کیا
وقت آیا تو جنّت کا رستہ لیا !
جانشینی کو لختِ جگر دے دیا !
ایسے فرزندِ حضرت پہ لاکھوں سلام

marfat.com
Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ستیدی الکریم حضرت قبلہ مولانا فضل الرحمٰن صاحب دامت برکاتہم العالیہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

انا للہ وانا الیہ راجعون۔ حضرت قبلہ عالم آپ کے والد معظم ستیدی حضرت مولانا ضیاء الدین قادری رحمۃ اللہ علیہ کی وفات حسرت آیات کی خبر سے جو صدمہ قلب حزیں پر ہوا قابل بیان نہیں۔ حضرت اقدس کا وجود مبارک دنیائے اسلام کے لیے آیۂ رحمت و موجب برکت تھا۔ تمام سنی سوگوار ہیں خصوصاً علماء اہل سنت کے قلوب حضرت کے وصال کی خبر سے انتہائی مغموم ہیں۔ مدینہ منورہ میں حضرت ممدوح قدس العزیز کا مقصد یہی یہ تھا کہ حرم نبوی میں وفات پاکر شہادت کا درجہ حاصل ہو۔

رب العزت ہمارا و جمیع اکرم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم حضرت مخدوم معظم قدس سرہ العزیز کو دیار حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے انوار و برکات سے مستنیر فرما کر جنات الفردوس میں اعلیٰ مقام پر فائز فرمائے اور جناب والا و نیز جملہ اہل سنت و متعلقین کرام سب مریدین و مسترشدین حسین و جمیع اہل سنت کو صبر جمیل اور اس پر اجر جزیل عطا فرمائے۔

والسلام مع الاحترام

مسکین و غمگین

احمد سعید کاظمی غفرلہٗ

marfat.com

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضرت مولانا ضیاء العصر والعجم دُنیا بھر کے سنّی مسلمانوں کے لیے مرکزِ رشد و ہدایت اور مینارِ نور تھے، ان کی ذات ہمارے لیے زبردست سہارا تھی، ان کی محبت آمیز گفتگو اور پدرانہ شفقت ایسی نعمت تھی جو از قبیل مغتنمات ہے، موت العالِم موت العالَم کا راز، ان کی دارِ فانی سے عالم جاودانی کی جانب رحلت کے بعد معلوم ہوا۔ میرا ایمان ہے کہ ان کا روحانی تصرف پہلے سے زیادہ ہے۔ میری دُعا ہے کہ "الولد سرلابیہ" کے مصداق اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے خصوصی الطاف و عنایات بے غایات سے نوازے۔ آپ کے ذریعے بابا رحمۃ اللہ علیہ کے دعوت و ارشاد کے مشن کو جاری و ساری رکھے، آمین، اور آپ کو اپنی عافیت میں رکھے اور مدارج بُلند فرمائے۔

آمین ثم آمین

فقط والسلام

مخلص محمد عبدالستار خاں نیازی

۲ر نومبر ۱۹۸۱ء / ۱۲ر محرم الحرام ۱۴۰۲ھ

marfat.com

Marfat.com

سند حضرت مدنی قدس سرہ

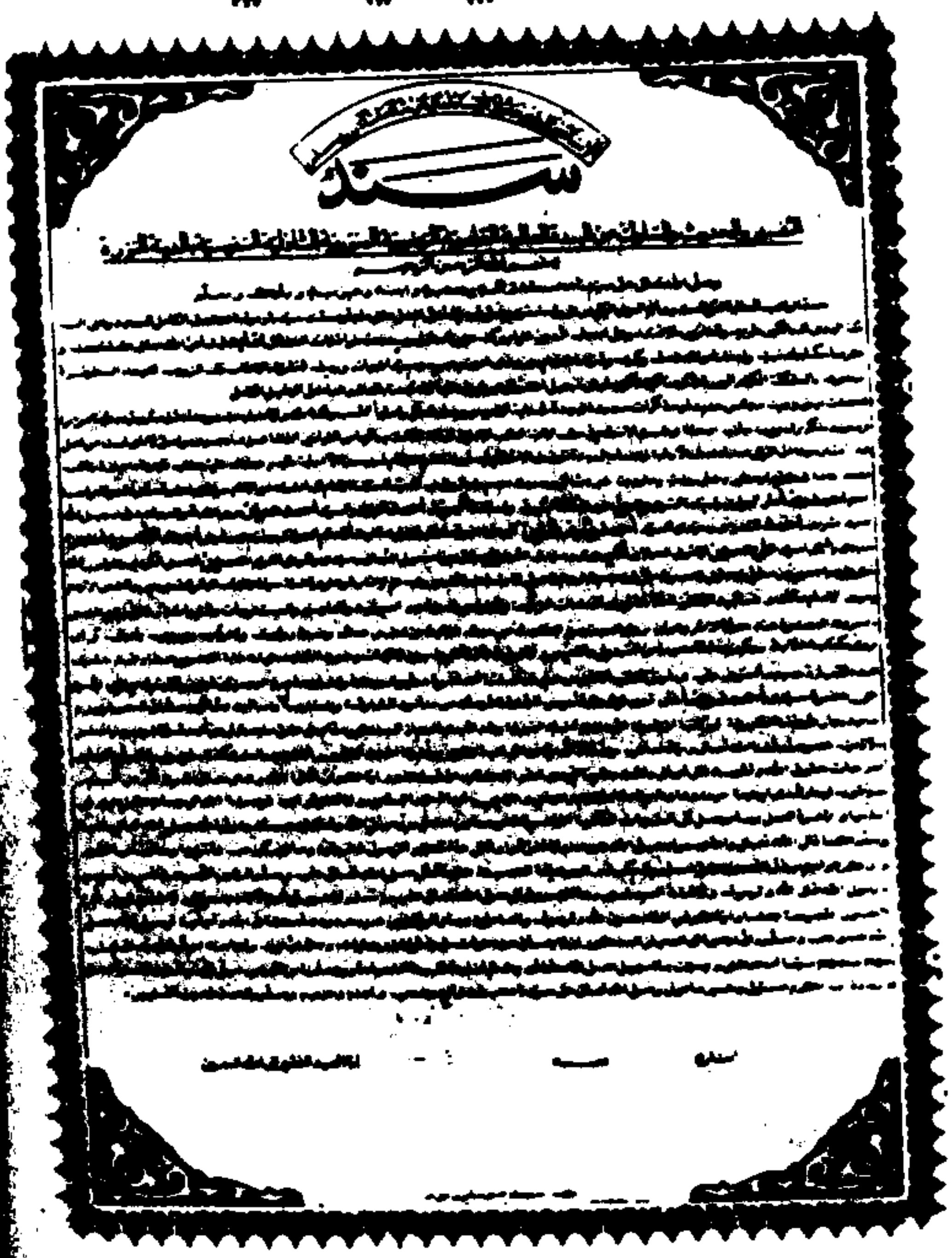

سند

marfat.com

Marfat.com

دستاویزِ محبّت

۲۹ رمضان المبارک ۱۳۹۶ھ ۷۸۶

باب المجیدی مدینہ منورہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علی رسولہ الکریم ۔

اللہ تبارک و تعالیٰ جل شانہ کا بے پایاں کرم و احسان ہے کہ عین القرئے مدینہ منورہ میں عاجز کا فقیر خانہ شمع محمدی کے پروانوں کا مرکز بنا ہوا ہے ۔۔۔ چار دانگِ عالم سے اور خصوصاً ہندوستان پاکستان سے مشائخ و علماء اہل سنت جب کبھی مدینہ طیبہ حاضرِ دربار سید المرسلین (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہوئے۔ فقیر کے ہاں محافل نعت میں ضرور تشریف لائے۔ میرے پیر و مرشد اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی مجدد ماۃ حاضرہ رحمۃ اللہ علیہ کی اس عاجز پر غایت درجہ عنایت و توجہ روحی ہے کہ آجتک ذکر سید المرسلین شہنشاہ کون و مکان سردار انبیاء حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم برابر فقیر خانے پر جاری ہے۔

اولیاء اللہ جو اُن کے چمن کے پھول ہیں، ان پھولوں کی سیر ریاض الجنۃ مدینہ منورہ میں دیکھنے کے قابل ہے اور الحمد للہ! فقیر کو ان کی خدمت کا بہت اچھا موقع ملتا ہے۔

؎ مدینے کی سی شادابی نہیں گلزارِ رضوان میں
ہزاروں جنتیں آکر بسی ہیں کوئے جاناں میں

جو بندگانِ دین یہاں آئے ان میں حضرت پیر سید جماعت علی شاہ نقشبندی محدث علی پوری علیہ الرحمۃ خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں کہ وہ ۲۲ حج متواتر فقیر خانے پر جلوہ

marfat.com
Marfat.com

فرماتے رہے۔

۱۹۵۹ء سے ہر دوسرے سال حج پر اور امسال عمرۂ رمضان المبارک کے مقدس موقعہ پر میرے مخلص قلبی روحی دوست شیخ طریقت شاہ محمد فاروق رحمانی المقلب بہ محبوب رحمانی بڑے اخلاص اور ذوق و شوق سے فقیر کے ہاں محفل نعت میں تشریف لائے۔ حسب دستورِ سابق امسال بھی فقیر کے زیر اہتمام انہوں نے ایک عظیم الشان جشن عید میلاد النبی الکریم صلی اللہ علیہ وسلم منعقد کرایا، جس کی آج فی زمانہ کم ملتی ہے۔

فقیر کے ساتھ ان کا تعلق روحانی و قلبی اس قدر گہرا ہے کہ اس دفعہ دوران گفتگو انہوں نے بے ساختہ بیان کیا کہ آپ میں اپنے شیخ کی شبیہ نظر آتی ہے اور میرا ایمان ہے کہ آپ کو دیکھ کر [illegible] مرشدنا المکرم [illegible] بریلوی کے والہانہ عشق و عمل کا [illegible] ہی نظر آتا ہے۔ میں اپنی محفلوں کی زینت [illegible] انہی سے کرتا ہوں۔ فقیر نے دعا کی [illegible] ان کی روحی سیدی سادی مرشدی [illegible] دل تمناؤں کا نچوڑ اس میں ہوتا ہے۔ سوز و گداز سے معمور نعت سنتے آنسو بہہ بہہ کر داڑھی پر متصل بارگاہ ہوتی ہے۔ علاوہ ازیں ان کے مخلصانہ [illegible] بہ لحاظ محبوب رحمانی یعنی جوہر تصوف جملہ کے خلیفۂ خاص میاں صوفی طہٰ الحسن [illegible] نے بڑی محنت اور ذوق سے محبت سلیس میں لکھ جمع کئے اور مرتب کر کے طبع کرائی ہیں، نہایت سلیس زبان میں تصوف کے تمام پہلوؤں پر روشنی ڈالتے ہیں۔ اس دور الحاد و بے دینی یقینی میں ان کا مطالعہ طالبانِ حق کے لیے مشعل ہدایت ثابت ہوگا۔

marfat.com
Marfat.com

ان میں جملہ ملفوظاتِ خواجگان کا خلاصہ اور قرآنِ کریم کی تفسیرِ صوفیانہ اور احادیث رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا عام فہم مطلب بیان کر دیا گیا ہے۔ حضرت محبوبِ رحمانی کے یہ رُوح پرور بیانات بعد حلقہ ذکر اور مجالسِ اعراس بزرگانِ دین کو جو بھی پڑھے گا اُس کے ذوقِ رحمانی میں ترقی ہو کر ذوقِ نوری عطا ہو جائے گا اور ایمانی قوتیں عروج پر پہنچ جائیں گی۔ میری دِلی دُعا ہے کہ محبوبِ رحمانی کے روحی فیضان بقلم جناب صوفی ظہیر الحسن رحمانی تمام عالم میں جاری و ساری ہوں اور اُن کے ذریعے طالبانِ راہِ حق سیراب ہوں اور تمام مخلوق کو نفع کثیر پہنچے۔ فقیر کے روحی حالات اور تعلیم کے متعلق سند کی نقل اُن کو دے دی ہے اور کچھ حالات ترجمانِ اہل سنت کراچی میں شائع ہوئے ہیں۔ فقیر اجازت دیتا ہے کہ محبوبِ رحمانی اپنے ملفوظات میں ان کو شامل کر سکتے ہیں۔ الحمد للہ! بفحوائے حدیث مبارک تھادوا تحابوا جہاں دیگر تحائف کا سلسلہ باہمی جاری ہے وہاں یہ تحریری ہدیہ بھی یادگارِ دوست کے طور پر ملفوظات میں محفوظ ہو گا کیوں کہ کل علم لیس فی القرطاس ضاع "

دُعاگو

ضیاء الدین القادری

باب المجیدی، مدینہ منورہ

بروز جمعرات ۲۹ رمضان المبارک ۱۳۹۶ھ

۲۳ ستمبر ۱۹۷۶ء

marfat.com

Marfat.com

مکتوب

حضرت علامہ شیخ ضیاء الدین احمد مدنی نور اللہ مرقدہٗ

بنام : حضرت مخدومی مصطفےٰ علی خاں علیہ الرحمۃ (خلیفہ مجاز حضرت امیر ملت علی پوری قدس سرہٗ)

ناظرین کرام کے لیے اللہ تعالیٰ ان پر انوار نے غیب طیبہ کے لیے جاس
عقیدہ نجرانی کی مصیبت کے ایام میں میرے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدد
کرنے پر کرم فرمایا ہے یہ مکتوب گرامی جو بندہ کے نام حضرت مدوح
ضیاء الدین احمد صاحب مدنی نے تحریر فرمایا ہے، بیان کی محتاج نہیں ہے

از مدینہ منورہ ۱۳۵۰ھ

والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ

برادر نجیب

حضرت مصطفےٰ علی خاں صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

تشریف لا کر باعث مسرت و انبساط ہوا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو خیر و مسرت کے ساتھ
سعادت دارین کی راہوں سے مزین فرمائے آمین، نجدی مسلمان میرے ساتھ ہیں
واؤ دسیٹھ صاحب نے مدینہ میں اہل مدینہ طیبہ کی بڑی خدمت کی اللہ تعالیٰ قبول
فرمائے آمین اور مزید توفیق عطا فرمائے، اہل مدینہ منورہ اس شدید گرانی اور عدم آمد
کی وجہ سے از حد پریشان حال ہیں۔ ہر مسلمان پر ان کی خدمت واجب ہے، ہر ممکن
طریق سے مولا تعالیٰ اخلاص و محبت سے توفیق خدمت عطا فرمائے۔

حضرت قبلہ عالم امیر ملت مدظلہٗ کی آمد کی خبر آج تاریخ تک تحقیق نہیں پہنچی۔

marfat.com
Marfat.com

جہاز آخری پہنچنے پر معلوم ہوگا۔

حضرت قبلۂ عالم مدظلہٗ کا اہل مدینہ طیبہ بصمیم قلب انتظار کر رہے ہیں اور ان کی حاضری بارگاہِ اقدس کے لیے دائماً دعاگو ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپکو بھی مدینہ طیبہ کی حاضری کی سعادت عطا فرما کر ہم سے ملاقات کرا دے۔ آمین ثم آمین

مدینہ طیبہ میں تقسیم خیرات کی حکایت خود حاجی سلیمان صاحب وحاجی داؤد صاحب بیان فرمادیں گے۔

مجھے بہت افسوس ہے میں اس وقت چند دانے کھجور بھی ہدیہ روانہ نہیں کر سکا۔ کھجور بھی گراں اور ٹین اس سے گراں۔ اللّٰھم لاحول ولا قوۃ الا باللہ! اللہ تعالیٰ اس شدت گرانی کی مصیبت جلد ٹال دے اور اپنی حفاظت وصیانت میں رکھے۔ آمین۔ اللہ تعالیٰ آپ کی سعی مشکور فرمادے کہ جو آپ اہل مدینہ منورہ کی خدمت دل وجان سے کر اور کرا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مزید توفیق عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ جانبین کو جانبین میں اپنی حفاظت اور صیانت میں رکھے آمین۔ عزیزم حافظ فضل الرحمٰن سلمہٗ اور سب گھر کے لوگ سلام مسنون عرض کرتے ہیں۔ امید ہے کہ اپنی خیریت سے گاہے بگاہے شاد فرماتے رہیں گے۔ تاکہ آپکی یاد مدینہ طیبہ تازہ ہوتی رہے۔ مکتوب نصف الملاقات کی مثل مشہور ہے، جملہ احباب حاضرین کی خدمات میں سلام مسنون گزارش ہے۔[1]

کتبہ فقیر ضیاء الدین احمد القادری عفی عنہٗ

---

[1] ہفت روزہ الفقیہ، امرتسر جلد ۲۸ شمارہ ۲½ مطبوعہ ۲۱/۲۸ محرم الحرام ۱۳۶۴ھ
۴/۱۷ جنوری یوم یکشنبہ ص ۸ ک ۱، ۲

marfat.com
Marfat.com

مکتوب

حضرت علامہ الشاہ مفتی ضیاء الدین احمد القادری قدس سرہٗ العزیز

بنام

پروفیسر محمد مسعود احمد نقشبندی مجددی دہلوی مدظلہٗ

مدینہ منورہ

۱۶ ذی قعدہ ۱۳۹۳ھ / ۱۰ دسمبر ۱۹۷۳ء

عزیز اللہ گرامی منزلہ پروفیسر محمد مسعود احمد صاحب سلمہ اللہ الصمد

السلام علیکم ورحمۃ اللہ تعالیٰ وبرکاتہٗ

تحریر زائرین و ایام عید الاضحیہ کے بعد آپ کی تازہ ترین تصنیف

"فاضل بریلوی علماء حجاز کی نظر میں"

نظر نواز ہوئی۔ آپ کی یہ کاوش اور بندہ ناچیز کی قابل مدت شناس و لائق تحسین ہے۔ دعا کرتا ہوں کہ آپ کی یہ کوشش خدا تعالیٰ مقبول اور خلائق میں مشکور ہو۔

آمین آمین ثم آمین!

یہ امر محتاج بیان نہیں کہ اس حضرت عظیم البرکت کی عظیم خدمت کے لیے ضرورت تھی کہ اس موضوع پر سیر حاصل بحث کے بعد آپ کی عظمت کو اجاگر کیا جائے۔ سو یہ آپ کی قلم حقیقت رقم سے پوری ہوگئی۔ اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے اور سبھی مشکور ہو۔

فقیر ضیاء الدین احمد القادری عفی عنہٗ

۱۶ ر ۱۱ ر ۹۳ ۱۳ھ

marfat.com

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم وصلی اللہ علی سیدنا محمد وآلہ وصحبہ وسلم

من محبہ ومحبہ مجدہ عامرًا استاذہ ومولیہ تتمہ خادم الاسلام احمر الشہیر بالسنوسی الخطابی الادریسی الحسنی
الحضرمی الاجل الاعظم الکامل الاغر ذو الغایۃ الوداد والعنایۃ السداد العالم المتمسک الورع المتحلی بحبنا الکریم
الشیخ احمد رضا الدیحانی الصیلحونی حفظہ اللہ ورعاہ آمین

السلام الکامل التام والرضوان الشامل الاعم علیکم ورحمۃ اللہ تعالی وبرکاتہ ومغفرتہ ومن خلفکم اجمعین وجمیع السؤل
عنکم نرجو اللہ تعالی تکونوا بحال الصحۃ والسلامۃ واہلا وسہلا ومرحبا بمن یسأل عنا بخیر وللمزید نطری خیرات عمیمہ ونعم وافرۃ جسیمہ ادام
اللہ تعالی علی الجمیع بحاہ النبی الشفیع صلی اللہ علیہ وسلم وشرف وکرم وعظم وفخم جنابہ الرفیع آمین وقد عرفنا اللہ تعالی بسلامتکم ولله الحمد
السامیر بصدور الحسان ومفتوح ذہنا ، ونسأل اللہ تعالی قبول ذلک انہ ارحم الراحمین آمین وقد کنا اقلقنا عدم فہم الجواب علی بعض
جمیعا سؤالکم ولم نذکر جوابہ اتکالا علی اللہ تعالی ثم علی ما ہو مرقوم عندکم بمدینۃ الحبیب صلی اللہ علیہ وسلم وشرف وعظم
والواصل الیکم دعاء الاسم اللطیف ودعاء الاسم الاعظم کما ہو مرقوم عندکم ان شاء اللہ وانتم بخیر وعافیۃ وابلغونا بوصول
ما الیکم ولا زلنا لکم بصالح الدعاء عسی یجیب اللہ الاجابۃ والمشاعر الطاہرۃ المطلوب منکم عند ضریح سید
المرسلین واصحابہ الکرام علیہ وعلیہم افضل الصلاۃ والسلام وعلی آلہ القبول انہ ارحم مسئول وخیر ما سئل ورد منکم محبوبکم
ومصیر الغایۃ سلموا تحیۃ والسلام حرر فی ۲۲ ذی الحجہ ۱۲۶۶ھ

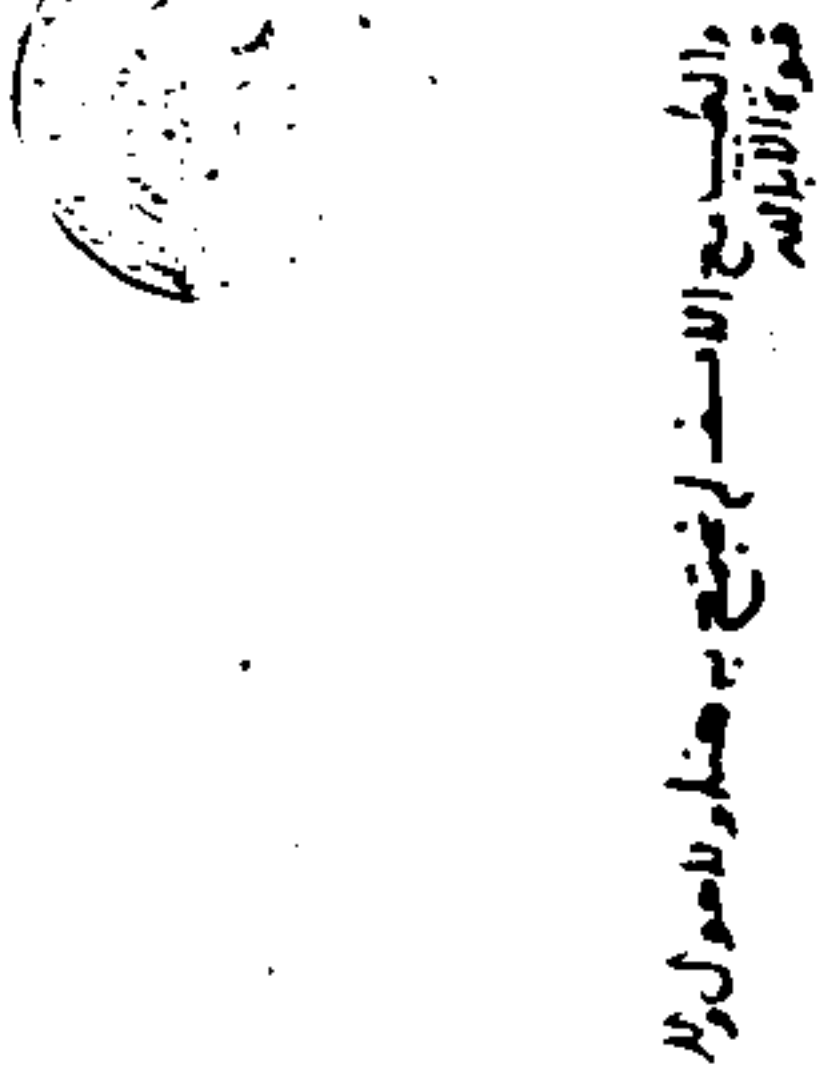

marfat.com
Marfat.com

مفتی اعظم ہند

شہزادہ اعلیٰ حضرت (علامہ) مصطفیٰ رضا خاں

سجادہ نشین آستانہ عالیہ رضویہ سوداگران بریلی شریف

تاریخ ... بروز ... ۱۳۹۱ھ

marfat.com

Marfat.com

marfat.com

Marfat.com

marfat.com
Marfat.com

مکتوب حضرت شیخ الفضیلت علامہ محمد فضل الرحمٰن مدنی مظلہ العالی

بنام

مولانا محمد مظفر اقبال مصطفوی

لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از مدینۃ المنورہ

محرم الحرام سنہ ۱۴۰۲ھ

الیٰ حضرۃ المحترم الفاضل الکامل مولانا محمد مظفر اقبال مصطفوی صاحب

السلام علیکم! ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

جناب والدِ محترم کے سانحۂ ارتحال پر آپکا تعزیتی خط ملا جس کے لیے میں آپکا بیحد مشکور وممنون ہوں، خدا تعالیٰ آپکو جزائے خیر عطا فرمائے۔

حقیقت یہ ہے کہ جناب والد صاحب کا سایۂ کرم ہمارے سروں سے اُٹھ جانے پر ہم یتیم ہوگئے ہیں، آپ سب مزید دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس صدمہ کے تحمل کی قوت عطا فرمائے۔ اور ان کے روحانی فیوض و برکات سے متمتع فرمائے۔ آمین

المرسل الداعی لکم بالخیر

فضل الرحمٰن

marfat.com

Marfat.com

MOLANA FAZL...
P.O. BOX ...
RAOWA MUNSIN...

فضل الرحمان قادری

خدمت جناب مکرمی و محترمی جناب الحاج حکیم مکرمی و حضرات محترمین اراکین مجلس رضا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

شکریہ آپکے تار اور ایک خط موصول ہوا تھا شکریہ دل ہوگا جبکہ آپ سب حضرات کا موجود ہونا نشان اعلیٰحضرت وعاشق رسول ﷺ ہے مگر ایک ناچیز خادم کا یہ مشورہ ہے کہ بلحاظ کہ ان دنوں سخت گرمی ہے اور بوڑھے اور بچے بھی کثیر تعداد میں شریک ہوں گے اور عرس کے بعد باب المدینہ سے صحن مسجد باب النبی صلی اللہ علیہ وسلم میں یہ جلسہ منعقد ہو تو بہتر ہے نماز جنازہ بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے صحن مسجد النبی میں ادا ہو نماز کے وقت تک تمام ملک کے علماء کرام خانوادہ سنت سیدنا فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے غموں کے شریک ہو جائیں گے جنازہ دوسرے دن سے ہر ذرائع سے بذریعہ ہوائی جہاز بذریعہ ٹرین اور موٹر کاروں اور ٹرکوں میں عاشقان رسول صلی اللہ علیہ وسلم بڑی تعداد میں شریک ہو جائیں گے۔ اس طرح یہ جلسہ بہت کامیاب ہوگا۔ ہندوستان سے علماء کرام بھی تشریف لائیں گے۔ بخاری سے بھی شرکت کا وعدہ فرمایا ہے۔ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں جزاکم اللہ خیر الجزاء

اللہ تعالیٰ سے آپکی سلامتی و صحت کی دعا ہے۔ آپکے سب متعلقین کو میری دعا سلام پہنچے۔ اہل بیت کی خدمت میں سلام مسنون و دعا۔ فقیر کی طرف سے عرض کر دیں۔ اپنی خیریت سے مطلع فرماتے رہیں۔

marfat.com
Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم ——— نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

[illegible] مفسر قرآن مولانا [illegible] کا حسین [illegible] یادگار ہے۔ [illegible] ۱۹۲۸ء سے [illegible] [illegible] [illegible]

Sheikh al Hadith
Sab Almajidi Madina
(Taiq Alhadith Madina Munjid)
Tel. 28 : 106

marfat.com
Marfat.com

بسم الله الرحمن الرحيم

المدينة

ريال

جريدة يومية حاضعة تملكها وتصدرها مؤسسة المدينة للصحافة

روزنامہ "المدینہ"
حیدرآباد (سندھ)
شمارہ اتوار ۴ اکتوبر
۱۹۸۱ء

الشيخ القادرى
الى رحمة الله

● مكتب المدينة :

انتقل الى رحمة الله صباح يوم امس فى المدينة المنورة فضيلة الشيخ شهاب الدين عبدالعظيم القادرى عن عمر ناهز الثلاثة والثلاثين عاما قضاها فى طلب العلم ..

تعازينا لاسرة الشيخ ودعاؤنا بان يتغمد الله الفقيد بواسع رحمته ..

اخبار المسلمين فى العالم

● كراتشى

وفى كراتشى تجمعت جماً كبيراً من العلماء والشيوخ و الشعب لاهل لسنه و الجماعة فى منزل الداعى الاسلامى الكبير العلامه الشاه احمد النورانى الصديقى رئيس الجمعية الدعوة الاسلامية العالميه و قدم التعازى الى العلامة الشاه النورانى حفظهالله بوفاة الشيخ صاحب الفضيله والارشاد العلامه ضياء الدين احمد القادرى المدنى رحمة الله و دعا من مولى القدير ان يتغمد الفقيد بواسع رحمته و يحبوجة جنانه - (امين) (باشنام "الدعوة" عربى كراچى ش نومبر ۱۹۸۱ء)

marfat.com
Marfat.com

رسالة
من مرقسطونا إلى المدينة المنورة

بسم الله الرحمن الرحيم
لهمة الشذر

"هابتها النفر المطمئنة ارجعي إلى ربك راضية" مرضية فادخلي في عبادي وادخلي جنتي" صدق الله العظيم

انتقل الى رحمة الله الشيخ عبد القادر والارشاد الشيخ عبد الله أحمد القادري البدشي فليرحمه الله رحمة واسعة في جنة النعيم (آمين) ومثواه المنوره .

فتقدم خاص الشذر بخالص التعازي والمواساة لكل من والدتنا وعم التعازي سواء شفاها او برقيا او بالمكاتيب وتشكر كل من ساهم العظام والاوشاح وبعض الصلوات والاوراد "بصحيح الاسلام" وآل [illegible] ان يتغمدهم بواسع رحمته ويسكنهم فسيح جناته

طالب الدعاء والداعي لكريمة
عقيل الرحمن خليفة الشيخ القادري البدشي

(البشائر الدولة "مرة كراچي، شمارہ نومبر ١٩٥٨ء)

marfat.com
Marfat.com

شجرۂ طریقت منظومہ

سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ برکاتیہ ضیائیہ

یا الٰہی رحم فرما مصطفےٰ کے واسطے
یا رسول اللہ کرم کیجئے خدا کے واسطے

مشکلیں حل کر شہ مشکلکشا کے واسطے
کر بلائیں رد شہیدِ کربلا کے واسطے

سیّد سجاد کے صدقے میں ساجد کر مجھے
علم حق دے باقر علم ہدیٰ کے واسطے

صدقِ صادق کا تصدق صادق الاسلام رکھ
بے غضب راضی ہو کاظم اور رضا کے واسطے

بہرِ معروف و سری معروف دے جو دوسری
جندِ حق میں گن جنیدِ باصفا کے واسطے

بہرِ شبلی شیرِ حق دنیا کے کتوں سے بچا!
ایک کار رکھ عبدِ واحد بے ریا کے واسطے

بوالفرح کا صدقہ کر غم کو فرح دے حسن و سعد
بوالحسن اور بوسعید سعد زا کے واسطے

قادری کر قادری رکھ قادریوں میں اٹھا
قدر عبدالقادرِ قدرت نما کے واسطے

اَحْسَنَ اللّٰہُ لَہُمْ رِزْقًا سے دے رزقِ حسن
بندۂ رزاق تاج الاصفیاء کے واسطے

نصرِ ابی صالح کا صدقہ صالح و منصور رکھ
دے حیاتِ دین محی جانفزا کے واسطے

marfat.com
Marfat.com

طورِ عرفاں دعلو محمد و حسنی دُ بہا! دے علی موسیٰ حسن احمد بہا کیواسطے

بہرِ ابراہیم مجھ پر نارِ غم گلزار کر بھیک دے داتا بحکمِ باد شاہ کیواسطے

خانۂ دل کو ضیا دے روئے ایماں کو جمال شہ ضیاء ملت جمال الاولیاء کیواسطے

دے محمد کیلئے رمزی کرامت کیلئے خوان فضل اللہ سے حصہ گدا کیواسطے

دین و دُنیا کے لیے برکات بے پایاں ملے عشق حق دے عشق مشق انبیا کیواسطے

حبِ اہل بیت دے آلِ محمد کے لیے [illegible]

دل کو ایقان کو سینہ کو ایماں کو [illegible]

دو جہاں میں خادمِ آلِ رسول اللہ ملے [illegible]

کر عطا احمد رضا نے احمدِ مرسل کے [illegible]

دین و ایماں رکھ سلامت استقامت کر عطا [illegible]

صدقہ ان اعیان کا دے چھوڑیں عز و تمکنت و جہل
عفو و عرفاں عاقبت اس پے نوا کیواسطے

marfat.com
Marfat.com

پیشِ لفظ

حضرات گرامی!

پاکستان کے قیام کے ساتھ ہی پاکستان میں اسلامی دستور کا نفاذ کر دیا جاتا تو آج ملک میں موجود افراتفری پیدا نہ ہوتی۔ پاکستانی پود کو اسلامی کردار و اخلاق نیز دینی تعلیم و تربیت دینے کی بجائے بے دینی اور آوارگی کا بیہودہ راستہ دکھایا گیا۔ نتیجۃً آج اغیار نے ان حالات سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ملک کو اپنے اساسی نظریۂ اسلام کی بجائے غیر ملکی نظریہ "سوشلزم" کی دعوت سے دوچار کر دیا ہے۔ جمعیۃ العلمائے پاکستان نے اس دینی اور ملکی فتنے کو چیلنج کیا۔ اور وہ بھولے بھالے پاکستانی مسلمان جو اپنی نادانی کی وجہ سے سوشلزم یا اسلامی سوشلزم کے نعرے کے فریب میں پھنس گئے ہیں ان کو اس فتنہ سے بچانے کے لیے کمر ہمت باندھی۔ ایک سو تیرہ پاکستانی علماء کے فتوے کے بعد مکۃ المکرمہ اور مدینہ منورہ کے باسٹھ علماء کی طرف سے سوشلزم پر کفر کا فتوے عوام کے سامنے آچکا ہے۔ اب اعلیٰحضرت عظیم البرکت مجدد مائۃ حاضرہ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ مجاز حضرت مولانا ضیاء الدین صاحب مدنی مدظلہ العالیہ کے فرزند ارجمند مفتی مدینہ حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب مدظلہ العالی کا سنی کانفرنس کامونکی منعقدہ ۱۹-۸-۷۰ پر مرسلہ پیغام حاضرِ خدمت ہے۔ نیز حضرت موصوف نے جو خطبۂ صدارت اجلاس عام منعقدہ مورخہ ۱۰-۸-۷۰ بمقام مرید کے "پڑھا وہ بھی ساتھ ہی پیش خدمت ہے۔ ملاحظہ فرمائیں اور فیصلہ کریں کہ مسلمانانِ پاکستان مدینۃ المنورہ کے ایسے معزز بزرگ، معتمد و معتبر عالم دین کے مدلل خیالات کو مسترد کر کے آخرت میں رسول عربی علیہ السلام کو کیا منہ دکھائیں گے۔

marfat.com
Marfat.com

اب بھی وقت ہے کہ ختم نبوت رسول علیہ السلام اس فتنہ سے اپنے
ایمان کو بچائیں اور سوشلزم کے تصورات سے تائب ہو کر اپنی نجات کے
راستہ پر گامزن ہوں

وما علینا الا البلاغ

marfat.com
Marfat.com

خطبہ صدارت

حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب مدنی

اجلاس عام "مریدکے" ۱۰۴۰

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

باسم اللہ وبحمدہ تعالیٰ ابتدائی القاء کلمتی ھذا مصلیا ومسلما علی افضل الخلق سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم

حضرات الافاضل المشائخ العظام والعلماء الکرام وجمہور الحضور فقہم اللہ لخیر العمل، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

ان العالم اسلامی الیوم فی حالۃ تدعوا الی اللہ شفاۃ البکاء من لحظر الفاتح والامر النظیر الا وھی الشیوعیہ التی مدت تفشی فی اکثر البلدان العربیۃ والاسلامیۃ وان تفشی ھذا المرض الفتاک فی ھذہ لبلاد اسلامیہ باکثر البلدان الحبوبۃ صبح تنذابہ کثیرا علماء بان الشیوعیۃ ھی اشد الطبقات فی العالم الاسلام عداوۃ وما یجری واباء الناد الحدیدی اصبح معروف الی حد ما ویظھر لنا فی البلدان الاشتراکیہ بانھا لم

marfat.com
Marfat.com

تترك الجماهير فيها اثر من الحرية مطلقة
او من قدسية الانسان وحقه في الحياة بل فان
حكمنا واضطهاده في العالم اليوم والبلدان الشيوعية
الاسيا حكمنا هذا يجب بيان ان شق ولا نقمة على
اعداء الاسلام الذين لا يرقبون في مؤمن الا ولا ذمة
فهؤلاء لا يراعون معاهدة ولا عهدا ولا ميثاقا ولا عقدا
يخدمون سياسة لاطماعهم المادية ونظامهم من
مظاهر الحاكمة والامة ويتعمدون في تقوية
دعائم النظام على الاسلام والمسلمين ليدفعوا
عنهم المسلمون ان ما فعله وفعل عليه الشيوعيون
في بلاد ان الاشتراكية والشيوعية
التي هي من الاسلام ابعد الامم انما من
الاسلام ما ان الاسلام منع الذين يقتلون
القاتل الا ان الاسلام يستطيل
لا يمنع ان يقتل الظالم الذي يقتل الناس
الله الملك فيسبب الذي يقتل كل شيء
فاذا اصحابه وكذا لا يبيح قتل المسلم
بقتل الذمي وتنفي عقله ان الذي الاسلام
الجديد يمنع بسبب ان الاسلام انتشر كثيرا
في عهد الخلفاء الراشدين بسبب الذين
اسلموا حتى في زمن الخليفة الثاني عمر بن
عبد العزيز كان يعجب من اخذ الزكاة

marfat.com
Marfat.com

فلایجب مستحق لها فیہ خلاف بیت مال المسلمین
ولم یبق فتیلًا واحد لہ یرد علی الدستور الاسلام
ایہا المسلمون ان ذہاب المسجد الاقصیٰ ثالث الحرمین
واولی القبلتین ما الا نتیجۃ لتغشی الشرعیۃ
فی الملک العربیۃ وقد نزل بالمسلمین ما نری
الیوم فی احتلال فلسطین الطاہرہ ارض الانبیاء
ثم سقوط القدس الشریف وحبذ بقہا واقدم الیہود
الملعونین علی تمزیق المسلمین۔ وادتکابہم الفظائع
نجیبۃ للسیر علی الشرعیہ۔ فیہا ایہا المسلمون انا
اشدکم باللہ ان تکاتفوا وتنازروا توحدد
اصفوکم وتمتحی ابدینکم ودستورکم انما مثل
المؤمنین للمؤمن کالبنیان یشد بعضہ بعضًا فیجب
وعلینا الاعتقاد فان فی الاتحاد قوۃ لنصر المؤمنین
یقول اللہ عز وجل ان تنصروا اللہ ینصرکم وثبت اقدامکم
فلاشیء یہمہ واشتاکیہ فی الاسلام فلنتحد
لاعلاء کلمۃ بکل ما ادتینا من قوۃ وستکون
کلمۃ الذین کفروا السفلیٰ وکلمۃ اللہ ہی
العلیا۔

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے نام اور اس کی تعریف کے ساتھ افضل الخلائق سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہوئے اپنی اس تقریر کا آغاز کرتا ہوں۔

marfat.com
Marfat.com

حضرات! افاضل، مشائخ عظام، علمائے کرام اور معزز حاضرین۔ اللہ تعالیٰ آپکو بہتر کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ بے شک آج عالم اسلام ایسی حالت میں ہے۔ جو رُلا دینے والے خوف، بھیانک خطرے اور عظیم فتنے کی خبر دے رہا ہے۔ خبردار ہو کر سُن لیجئے کہ وہ عظیم خطرہ سوشلزم ہے جو کہ اکثر عربی اور اسلامی ممالک میں پھیلتا جا رہا ہے اور اگر یہ ملک [illegible] جیسے مسلمان ملک پاکستان میں بھی پیدا ہو گئی تو یہ زیادہ ہے [illegible] میں سوشلزم نے پہلے ہی عالم اسلام میں شدید اختلاف پیدا کر دیا ہے [illegible] بڑی سرعت کے ساتھ [illegible] اشتراکی ممالک میں [illegible] کا احترام [illegible] میں پریشان [illegible] قید خانوں کی [illegible] اعتماد [illegible]

پس یہ وہ [illegible] لالچوں کی غلام [illegible] ہیں لیکن بالعموم [illegible] کے متعلق ہی سوچتے رہتے ہیں۔

اے مسلمانو! جن ممالک میں سوشلزم آیا وہ نہایت بُری حالت میں ہیں۔ سوشلزم اور کمیونزم جن کو آج اسلام کا نام دیا جا رہا ہے یہ مسلمانوں کے خلاف انگریز کی سازش اور مکر و فریب کا جال ہے۔ اسلام ایک کامل دستور ہے ایک غیر متبدل نظام ہے ایک ایسا قانون ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر قرآن کی صورت

marfat.com
Marfat.com

میں نازل فرمایا جو ہر چیز کی وضاحت کرنے والا ہے جب ہم اس قرآن کو اور اللہ کے نبیؐ کی سنت کو مضبوطی سے تھام لیں گے تو ہم ترقی حاصل کر لیں گے۔ ہم اگر اسلامی تاریخ میں نگاہ ڈالیں تو ہم پر یہ واضح ہو جائے گا کہ خلفائے راشدین کے زمانے میں اسلام بہت زیادہ پھیلا یہاں تک کہ خلیفہ زاہد حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کے دورِ خلافت میں لوگ زکوٰۃ لیکر کسی مستحق کی تلاش میں پھرتے تھے اور کوئی زکوٰۃ لینے والا نہ پاکر بیت المال میں داخل کر دیتے تھے۔ اور دستورِ اسلامی کی برکات تھیں کہ اس دور میں کوئی فقیر نہ رہا۔

اے مسلمانوں! بلادِ عربیہ میں سوشلزم آنے ہی کا نتیجہ ہے کہ ہمارے ہاتھوں سے مسجد اقصیٰ جو تیسرا حرم اور قبلہ اوّل ہے چھن چکا ہے۔ مسلمانوں پر آج جو مصائب نازل ہو رہے ہیں اور جنہیں ہم دیکھ رہے ہیں یعنی انبیاءؑ کی سرزمین مقدس فلسطین پر یہودیوں کا غاصبانہ قبضہ بیت المقدس کا سقوط اور اس کے جلائے جانے کا سانحہ۔ مسلمانوں کا قلع قمع کرنے کے صیہونی اقدامات اور ان کی ذلت اور رسوائی کے سامان یہ سب سوشلزم پر گامزن ہونے کا ہی نتیجہ تو ہیں۔

پس اے مسلمانو!

میں تمہیں خدا کا واسطہ دے کر کہتا ہوں کہ تم کندھے سے کندھا ملا کر باہمی تعاون کی فضا پیدا کرتے ہوئے یا اپنی صفوں کو متحد کر لو۔ اور اپنے دین اور دستورِ حیات کو مضبوطی سے پکڑ لو۔ اور آپس میں کینے اور بغض کو ختم کر دو اور آپس کے اختلافات چھوڑ دو۔ یقیناً مومن دوسرے مومن کے لیے ایک دیوار کی طرح ہے جس کا ایک حصہ دوسرے کو قوت دیتا ہے۔ پس ہم پر متحد ہو جانا واجب ہے کیونکہ اتحاد ہی میں مسلمانوں کی نصرت کے لئے طاقت ہے۔ اللہ عزوجل فرماتے ہیں کہ اگر تم اللہ کے دین کی مدد کرو گے تو وہ تمہاری مدد فرمائیں گے اور تمہیں ثابت قدمی بخشیں گے۔ پس سوشلزم اور اشتراکیت کی اسلام میں کوئی گنجائش نہیں۔ اس لیے ہمیں اعلائے کلمۃ اللہ کے لیے پوری طاقت اور تمام وسائل

marfat.com
Marfat.com

کے ساتھ تیار ہو جانا چاہیئے۔ ان شاء اللہ مغرب کا کفر ذلیل ہو جائے گا اور اللہ کا کلمہ بلند ہو جائے گا۔

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

marfat.com

Marfat.com

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذى جعلنا من امة سيدنا محمد صلى الله عليه وسلم، وامرنا باتباعه صلوات الله وسلامه عليه وعلى اله و اصحابه وسلم تسليمًا، اما بعد ايها السادة حضرات الافاضل العلماء والمشائخ الفضلاء والحاضرين الكرام : السلام عليكم ورحمة الله وبركاته وبعد ايها المسلمون نحمد الله سبحانه ان جعلنا من خير أمة اخرجت للناس تأمر بالمعروف وتنهى عن المنكر فالواجب اليوم على كل مسلم محاربة الشيوعيه والصهونية لانها ليست من الاسلام فلا شيوعية ولا صهونيه فى الاسلام وان الاسلام بريئٌ عنها ولو تمعنا بالحقيقة فيها لوجدنا بيجنٌ للمومن إذ لايكون الانسان حُرًّا فى تصرفاته الشرعيه بل يكون مقيدًا بتعاليم الباطله المزيّفه ان دين الاسلام هو دين العقيدة ان دين الاسلام هو دين التسامح والتساخى والتاخى ويدعونا الى ان يكون يدًا واحدة ضد الكفار الشيوعية والصهونية والملحدون مثل المؤمن للمؤمن كالبنان يشدُّ بعضه بعضًا لاخلاف بعد اليوم بين المسلمين الا اذا خرج عن الشريعة السمحاء فيجب له نصيحة وافهامه بالتى هى احسن متجنبا الانانية والتناغض والتحاسد فان قبل فيها ونعمت والآ فتركه لله لان الحب لله والبغض لله

marfat.com
Marfat.com

ايها المسلمون يجب علينا ان نوحد صفوفنا ونجمع بين كلمتنا
وان نقتفي تعاليم الدين الاسلامي وان يكون دستورنا هو
كتاب الله عز وجل وسنة نبيه صلى الله عليه وسلم و
والتقيد باحد المذاهب الاربعة المحققه اسوة باسلافنا وان
نحتفظ بآداب النبي الكريم صلى الله عليه وسلم ونتحلى باخلاقه
الشريفه صلى الله عليه وسلم ايها الاخوان المسلمون هل توجد
دستورا يخالف كتاب الله التي لا يأتيه الباطل
من بين يديه ولا من خلفه وسنة نبيه الذي لا ينطق
الصدق صلى الله عليه وسلم حتى الآن دستور
او نظام فليرشدونا الى ذلك ارشدنا الله عليه وفقنا
وفقنا الله لما فيه خير البلاد والعباد وان ارادتم
مع المائة [illegible]
[illegible]
[illegible]
[

ترجمہ : اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ شروع کرتا ہوں جو بے حد مہربان بہت رحم کرنیوالا ہے ۔ سب تعریف اللہ کے لیے ہے جس نے ہمیں ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں سے بنایا اور ہمیں آپ کی پیروی کرنے کا حکم فرمایا ۔ اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور سلام آپؐ پر ہوں اور آپ کی آل و اصحاب پر ہوں اور اللہ تعالیٰ سب پر صحیح طور پر سلامتی رکھے ۔ اس کے بعد مدعا یہ ہے ،

اے سردار ، عالمو ، فاضلو ، بزرگو اور حاضرین کرام ! آپ پر اللہ تعالیٰ کی سلامتی ہو اور اللہ تعالیٰ کی رحمت اور برکتیں ہوں اور اے جمیع مسلمانو ! ہم خدائے پاک کی تعریف کرتے ہیں کہ اس نے ہمیں بہترین امت میں سے بنایا جو لوگوں کو فائدہ پہنچانے کے لیے تیار کی گئی جو نیکی کا حکم دیتی ہے اور برائی سے منع کرتی ہے ۔ پس آج ہر مسلمان پر ضروری ہے کہ وہ سوشلزم اور یہودیت کا مقابلہ کرے ۔ کیونکہ اسلام میں ان کا کوئی وجود نہیں ۔ نہ تو اسلام میں کوئی سوشلزم ہے اور نہ یہودیت ہے اور یقیناً اسلام ان چیزوں سے بری الذمہ ہے ۔ اور اگر ہم صحیح طور پر اس میں فائدہ بھی حاصل کر لیتے ہیں ۔ تو ہم ضرور اسے مؤمنین کے لیے ایک قید خانہ کی مثال ہی سمجھیں گے ۔ کیونکہ انسان اس نظام میں اپنے شرعی تصرفات میں آزاد نہیں رہتا ۔ بلکہ ان کے باطل اور ملمع شدہ نظام کی پیروی کا مقید ہو جاتا ہے ۔ بے شک دین اسلام ہی صحیح العقیدہ دین ہے ۔ اور دین اسلام ہی درگزر ، اخوت اور رواداری کا مذہب ہے ۔ اور وہ ہمیں اس بات کی دعوت دیتا ہے کہ سوشلزم ، یہودیت اور ملحدوں کی ملت کے مقابلے میں ایک متحد طاقت ہونی چاہیئے ۔ مومن کی مثال اس بنیاد کی طرح ہے جس کا ایک حصہ دوسرے حصے کو مضبوط کر جاتا ہے ۔ آج کے بعد مسلمانوں کے درمیان کوئی اختلاف نہ ہونا چاہیئے ، سوائے اس کے کہ کوئی اس کشادہ دامن شریعت سے ہی نکل جائے ۔ تو اس صورت میں اسے نصیحت کرنا اور احسن طریقے سے سمجھانا ضروری ہے ۔ اس حالت میں کہ سمجھانے والا تکبر بغض اور حسد سے ماورا ہو ۔ پس

marfat.com
Marfat.com

اگر وہ خیال کرے تو اچھی بات ہے اور اس کے لئے بہتر ہے ورنہ اس کو خدا کی رضا کے لئے چھوڑ دینا چاہیے کیونکہ محبت اور عداوت خدا کی رضا کے لئے ہونی چاہیئے۔

اے مسلمانو! ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنی صفوں کو منظم کریں اور ہم اپنی آواز کو متحد کریں اور دین اسلام کی تعلیمات کے مطابق اپنی زندگی بسر کریں اور ہمارا دستور العمل اللہ عزوجل کی کتاب اور اس کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتِ مطہرہ اور ائمہ اربعہ حقہ میں سے کسی ایک کی پیروی اپنے بزرگوں کے نمونے کے مطابق ہونا چاہیئے اور یہ بھی کہ ہم نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام کی پیروی کریں اور آپ کے شرعی اخلاق سے آراستہ رہیں۔

اے مسلمان بھائیو!

کیا تم ایسے [illegible] ہو جو اللہ کی کتاب سے پڑھ کر ہو جس کے مقابلے میں باطل کسی حیثیت میں ٹھہر نہیں سکتا اپنے [illegible] کا تصور کر سکتے ہو جو ہمارے آقا و مولا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت سے [illegible] کہ جنہیں صادق و مصدوق تسلیم کیا گیا ہے [illegible] کوئی دستور یا نظام اللہ تعالیٰ کی کتاب اور اس کے [illegible] سے ہرگز ٹکرا نہیں ہو سکتا۔ اور اللہ تعالیٰ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے [illegible] اور [illegible] "کے اس اجتماع میں [illegible] کر رہا ہوں اور اپنی اس تقریر کے ذریعے جناب [illegible] کر دیا ہے کہ میری تنظیم جمعیت علمائے پاکستان کے [illegible] کا اظہار ہے اللہ ان علمائے حق کو بہتر عمل کی توفیق عطا فرمائے اور امت مسلمہ کے [illegible] ڈٹ جانے میں ان کی مدد فرمائے اور میں اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہوں کہ وہ ہم سب کی [illegible] کے لیے شیخ الاسلام حضرت علامہ محمد کبیر صدر جمعیت العلمائے پاکستان، صاحب العقرار و المساکین صاحب فضیلت والا ارشاد و عمدۃ العارفین، مربی المریدین حضرت خواجہ قمر الدین صاحب کی حفاظت کرے اور مسلمانوں کو ان کی عمر دراز سے ہدایت پہنچائے تاکہ وہ تمام لوگوں اور مسلمانوں کو فائدہ پہنچاتے رہیں۔

marfat.com

Marfat.com

حضرت مدنی علیہ الرحمۃ کے مورث اعلیٰ

ملک العلماء علامہ عبدالحکیم سیالکوٹی قدس سرہٗ

علامہ عبدالحکیم رحمۃ اللہ علیہ کا وطن سیالکوٹ تھا۔ عہد اکبری ۹۶۸ھ میں پیدا ہوئے یہیں پرورش پائی۔ آپ کے والد ماجد کا نام شمس الدین تھا۔ علامہ مشرقین، معلم الثقلین مولانا محمد کمال کشمیری رحمۃ اللہ علیہ سے تعلیم حاصل کی۔ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی قدس سرہٗ کو مجدد الف ثانی کے لقب سے سب سے پہلے آپ ہی نے یاد کیا، اور مجدد صاحب نے آپ کو آفتاب پنجاب کا لقب دیا۔

علامہ سیالکوٹی عالم، فاضل، فقیہہ، محدث، مفسر اور خصوصاً علم معقولات کے بہت بڑے عالم تھے۔ آپ کا شمار اکابر علماء و فضلاء میں ہوتا ہے۔ آپ نے زیادہ تر منطق و فلسفہ کی ادق ترین کتابوں کے حواشی اور ان کی شرحیں لکھیں

۔اس کے علاوہ آپ کی جملہ کتب عربی زبان میں ہیں۔ جو کہ پاک و ہند کے علاوہ مصر، شام، ترکی، اور بلادِ عرب میں بھی شائع ہوتی ہیں۔ اور بڑی بڑی یونیورسٹیوں میں پڑھائی جاتی ہیں۔ آپ کی تصانیف کے نام درج ہیں:۔

۱: حاشیہ تفسیر بیضاوی

۲: حاشیہ کتاب مشہود

۳: حاشیہ مقدمات تلویح

۴: حاشیہ مطوّل

۵: حاشیہ شریفیہ

marfat.com
Marfat.com

۶ : حاشیہ شرح عقائد تفتازانی

۷ : حاشیہ شرح عقائد ملا جلال دوانی

۸ : حاشیہ شرح شمسیہ

۹ : حاشیہ شرح مطالع

۱۰ : حاشیہ رسالہ تمہیدیہ فی اثبات علم واجب

۱۱ : حاشیہ عبدالشکور

۱۲ : حاشیہ شرح ہدایۃ الحکمۃ

۱۳ : تکملہ عبدالشکور

۱۴ : حاشیہ قطبی

۱۵ : حواشی [illegible]

۱۶ : حاشیہ شرح آداب

۱۷ : تکملہ مسند الکلم شرح [illegible]

۱۸ : حاشیہ شرح تہذیب

۱۹ : حاشیہ شرح [illegible]

۲۰ : شرح [illegible]

۲۱ : اقوال السدید

۲۲ : دلائل التوحید

۲۳ : تسلیۃ علی المصائب

۲۴ : حاشیہ خیالی

مغل بادشاہ شاہجہان نے آپکو دو مرتبہ میزان میں تلوایا اور ہر دفعہ چھ چھ ہزار روپیہ دیا۔ ۱۸ ربیع الاول ۱۰۶۸ھ / ۱۶۵۷ء کو سیالکوٹ میں وصال ہوا۔ "شیخ محسن" آپ کی تاریخ وفات ہے[1]

---

[1] تفصیل کے لیے "سوانح فاضل سیالکوٹی از مولانا ضیاء القادری، اور "حدائق الحنفیہ" دیکھئے۔

marfat.com

Marfat.com

۱۵م

حضرت مولانا ضیاء الدین احمد مدنی علیہ الرحمۃ

دنیائے صحافت میں

روزنامہ امروز لاہور ملتان

راولپنڈی ۳ر اکتوبر (ڈیلی پوسٹ) برصغیر کے ممتاز عالم دین مولانا ضیاء الدین آج مدینہ منورہ میں انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم کی عمر ۸۰ برس تھی اور وہ ۲۰ برس پہلے سعودی عرب چلے گئے تھے ان کی ساری زندگی اسلام کی خدمت میں گزری تاہم وہ برصغیر کے مسلمانوں کے لیے آزاد وطن کے قیام کے حامی تھے۔ اور اس کے لیے سرگرمی سے کام کرتے رہے۔

۲ بجکر ۳۰ر اکتوبر کو اعلیٰ حضرت احمد رضا خاں بریلوی کے ممتاز خلیفہ اور اہل سنت کے روحانی پیشوا، شیخ ضیاء الدین احمد قادری گزشتہ روز مدینہ منورہ میں ایک سو سات سال کی عمر میں انتقال کر گئے۔ وہ ۵۰ سال سے مدینہ منورہ میں مقیم تھے اور انہوں نے ہجرت کے بعد بیت اللہ کی سکونت حاصل کی، دینی تنظیموں کی طرف سے ان کے انتقال پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا گیا ہے، مرحوم کی رسم قل کل صبح ۸ بجے جامعہ نظامیہ رضویہ لوہاری دروازہ لاہور میں ادا ہوگی، اس موقع پر علمائے کرام شیخ ضیاء الدین قادری کو خراج عقیدت پیش کریں گے۔

تنظیم اہلسنت کے ناظم اعلیٰ مفتی عبدالقیوم ہزاروی نے حضرت شیخ ضیاء الدین احمد مدنی کی دینی اور قومی خدمات کا ذکر کیا اور کہا کہ وہ بہترین محدث، عابد، ادیب بے مثال عاشق رسول تھے، ان کی دینی خدمات دنیائے اسلام کے لیے بے مثل ہیں، جامعہ نظامیہ رضویہ کے ایک اجتماع میں جو مرکزی مجلس رضا کے زیر اہتمام ہوا، مرحوم کو خراج عقیدت پیش کیا گیا۔ خدام گنج بخش روڈ کے اجلاس میں جو میاں محمد سلیم حماد کی صدارت میں ہوا، حضرت شیخ طریقت کی وفات کو عالم اسلام کا بڑا عظیم نقصان قرار دیا گیا۔ دارالعلوم نعمانیہ میں قرآن خوانی کی گئی اور شیخ الحدیث مولانا ارشاد الٰہی نے حضرت شیخ ضیاء الدین احمد مدنی کو خراج عقیدت پیش کیا۔

کراچی ۴ر اکتوبر۔ سندھ کے صوبائی وزیر اطلاعات جناب احمد یوسف آج مولانا شاہ احمد نورانی کے گھر گئے اور مولانا ضیاء الدین مدنی کی فاتحہ خوانی میں شرکت کی۔ مولانا مدنی کا انتقال ایک سو سات برس کی عمر میں گزشتہ دنوں میں مدینہ منورہ ہوا تھا۔ فاتحہ خوانی میں ممتاز علماء اور شخصیات نے شرکت کی۔

marfat.com
Marfat.com

لاہور ۔ ملتان

اداریہ

روزنامہ حُرّیت (کراچی)

۴ راکتوبر ۱۹۸۱ء

موت العالِم موت العالَم

ممتاز عالمِ دین اور سالکِ راہ طریقت، حضرت مولانا ضیاء الدین مدنی رحمۃ اللہ علیہ گزشتہ روز ۸۰ سال کی عمر میں انتقال کر گئے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون ط

گزشتہ صدی ہجری میں جن علماء و مشائخ نے مذہب اسلام کی تبلیغ و اشاعت اور مقامِ مصطفےٰ کے تحفظ کے لیے نمایاں خدمات انجام دیں ان میں مولانا ضیاء الدین مدنی کا اسم گرامی سرِ فہرست ہے۔ آپ برصغیر کے ممتاز عالم دین اور صاحبِ شریعت و طریقت فاضلِ بریلوی مولانا احمد رضا خاںؒ کے آخری خلیفہ اور حضرت محدثِ سورتی کے شاگردِ رشید تھے۔ مولانا ضیاء الدین مدنی کا قلب عشقِ مصطفےٰ سے سرشار تھا۔ اور یہی عشق ان کو دیارِ نبیؐ لے گیا، جہاں ۸۰ سال مستقل مدینہ بولتی تصویر اور خلقِ مصطفویؐ کے مظہر تھے۔ پورے عالمِ اسلام سے علماء و مشائخ، مفکرین اور دانشور آپ کے حلقۂ درس میں شریک ہوتے اور آپ کے روحانی فیوض و برکات سے بہرہ مند ہو کر بھٹکی ہوئی انسانیت کو حق و صداقت کی راہ دکھاتے رہے ہیں۔ آپ کے ارادتمندوں کی ایک بڑی تعداد پورے عالمِ اسلام میں پھیلی ہوئی ہے۔ خصوصاً پاکستان میں آپ کے خلفاء اور مریدین بکثرت موجود ہیں۔

ہم مولانا ضیاء الدین مدنی کے صاحبزادے حضرت مولانا فضل الرحمٰن (مقیم مدینہ) آپ کے خلفاء اور ارادتمندوں سے اظہارِ تعزیت کرتے ہوئے بارگاہِ خداوندی میں دعا کرتے ہیں کہ وہ مرحوم کے درجات کو بلند فرمائے۔ (آمین)

نظام کے بعد آپ نے داعیٔ اجل کو لبیک کہا۔

مولانا ضیاء الدین مدنی کی صحبتِ کیمیا اثر نے بے پناہ افراد کے دیدہ و دل کی رہنمائی کا فریضہ انجام دیا۔ آپ سلف الصالحین کی

marfat.com
Marfat.com

فرد فرد میاں کی قیام گاہ پر قرآن خوانی ہوگی صفا
شیخ ضیاء الدین گزشتہ ۱۰ سال سے مدینہ منورہ میں
مقیم تھے اور چہار سمت سے آنے والے مسلمانوں کے
لیے مدینہ منورہ میں ان کی ذات نہایت محترم تھی
مولانا نے تمام زندگی خدمت دین کے لیے وقف
ضیاء الدین نے بے شمار کتب تصنیف کیں۔ اور تقریر
ضعیفی کے سبب سفر چھوڑ دیا۔ اور گزشتہ دس برس
سے مدینہ منورہ سے باہر بھی نہیں جا سکے تھے کہ کہیں
مجھے مدینہ سے باہر موت نہ آ جائے۔ اللہ تعالیٰ نے
ان کی یہ خواہش پوری کی۔ اور وہ مکہ کے بعد
جنت البقیع کے مدینہ منورہ میں ان کا مقبرہ بنا
مولانا ضیاء الدین ۱۹۱۹ء میں پیدا ہوئے
تھے۔ آپ کے والد محترم [illegible]
تھا۔ [illegible] مولانا ضیاء الدین [illegible]
اور اصول علم دین میں مشغول ہو گئے۔ [illegible]
غلام قادر صاحب بھیروی سے [illegible]
اصلاح و تربیت حاصل کی [illegible]
صوفی سے دور [illegible]
تعلیم ہر ہفتے بریلی شریف جاتے۔ اعلیٰ حضرت
شاہ احمد رضا بریلوی سے بیعت ہوئے۔ وہ
حضرت کی تکمیل پر اعلیٰ حضرت نے مولانا ضیاء الدین
کو خلافت سے نوازا۔ مولانا ضیاء الدین [illegible]
پاکر بغداد شریف گئے اور پانچ برس وہاں
قیام کرنے کے بعد ۱۳۴۸ھ میں جہاز تقدس پہنچے
اور مدینہ منورہ میں سکونت اختیار کی۔ اور وہیں
دوسری شادی کی۔ ایک صاحب زادی اور

ایک صاحب زادے حیات ہیں۔ باقی بچے
حق میں انتقال کر گئے۔ مولانا ضیاء الدین
اردو، عربی، فارسی، پنجابی، انگریزی اور دیگر
زبانوں پر عبور رکھتے تھے عالم اسلام میں ان
کی شخصیت نہایت محترم سمجھی جاتی تھی آخر عمر میں
جوڑوں کے درد اور دیگر امراض نے اتنا کمزور
کر دیا کہ مسجد میں بھی نہیں جا سکتے تھے گھر پر
ملنے والوں سے وہ گفتگو فرماتے جس سے ان کی
وسیع و عمیق علمیت کا پتہ چلتا ہے۔ پاکستان میں مولانا کے
ایک بھائی اور بہن ہیں۔ ان کے چھوٹے صاحبزادے
محمد فرمان کی [illegible] ہیں۔ مولانا کے مشہور خلفاء میں
مولانا محمد عثمان [illegible] دامانی [illegible]
[illegible] مولانا [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible]
[illegible] [illegible]
[

اعلیٰ حضرت کے ممتاز خلیفہ و نبیرہ ضیاء الدین مدینہ منورہ میں وفات پا گئے

[illegible]

کراچی ۳ر اکتوبر (نیوز) اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا بریلوی کے ممتاز خلیفہ اہل سنت کے مفتی معظم پیشوا مولانا شیخ ضیاء الدین احمد القادری الدفائی بعمر ۸۰ سال مدینہ منورہ میں انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپکے عمرے اسلامی مولانا کے انتقال کی خبر ملتے ہی تمام اہل سنت علماء اور عوام مکہ میں تھے۔ مولانا ضیاء الدین مولانا مفتی الرحمٰن مدنی کے والد اور مولانا شاہ احمد نورانی کے ماموں خسر تھے۔ مولانا نورانی نے اپنے تمام پروگرام منسوخ کر دیئے ہیں۔ اور وہ کل صبح کراچی واپس پہنچ رہے ہیں۔ مولانا ضیاء الدین مرحوم کو ایصال ثواب کے لئے کل ہفتہ ۵ر اکتوبر یا اتوار ۶ر اکتوبر کو بعد عصر نورانی میاں کی قیام گاہ پر قرآن خوانی ہوگی۔ مولانا شیخ ضیاء الدین گزشتہ ۵۰ سال سے مدینہ منورہ میں مقیم تھے اور چھ مرتبہ سے کئے حاجی مسلمانوں کے لئے مدینہ منورہ میں ان کی رہائش نہایت محترم تھی۔ مولانا نے تمام زندگی خدمت دین میں بسر کی۔ مولانا ضیاء الدین سنہ ۹۰ کے قریب پہنچ گئے ہیں۔ آخر عمر میں نہایت ضعیفی کے سبب سفر چھوڑ دیا اور گزشتہ دس برس سے مدینہ منورہ سے باہر بھی نہیں جاتے تھے کہیں مدینہ سے باہر موت نہ آجائے۔ اللہ تعالیٰ نے خواہش پوری کی اور ذوالحجہ کے پہلے جمعۃ المبارک کو مدینہ منورہ میں ان کا وصال ہوا۔

لاہور ۳ر اکتوبر (پریس ریلیز) صدر الافاضل سوسائٹی کے اجلاس میں مولانا ضیاء الدین احمد مدنی کی وفات کو مسلمانان عالم کے لیے ایک عظیم نقصان قرار دیا گیا اور ان کی دینی اور روحانی خدمات کو خراج عقیدت پیش کیا گیا اور اجلاس میں مرحوم کے لیے دعائے مغفرت بھی کی گئی۔

کراچی کے شہریوں کو ہفتہ ۳ر اکتوبر کے اخبارات کے ذریعے اعلیٰ حضرت احمد رضا خاں بریلوی کے خلیفہ و تاج العلماء شیخ طریقت مولانا ضیاء الدین مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے انتقال کی خبر نے سوگوار کر دیا مولانا مدنی گزشتہ ۵۰ سال سے مدینۃ النبیؐ میں

مولانا شیخ ضیاء الدین وفات پا گئے

کراچی ۳ر اکتوبر (نمائندہ جنگ) اعلیٰ حضرت احمد رضا بریلوی کے ممتاز خلیفہ اور اہل سنت کے مقتدر روحانی پیشوا مولانا شیخ ضیاء الدین احمد القادری الدفائی طویل علالت کے بعد ۸۰ برس کی عمر میں آج ایک بجے دن مدینہ منورہ میں انتقال کر گئے۔ مولانا شیخ ضیاء الدین مرحوم ۵۰ برس سے مدینہ منورہ میں مقیم تھے افسوس نے ۶۰ کے قریب حج کئے لیکن گزشتہ دس برس سے وہ مدینہ منورہ سے ایک میل بھی باہر نہیں جاتے تھے کہ کہیں مدینہ منورہ سے باہر موت نہ آجائے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی یہ خواہش پوری کی اور ذوالحجہ کے پہلے جمعۃ المبارک کو مدینہ منورہ میں ان کا وصال ہوا۔ مولانا ضیاء الدین ۱۲۹۳ھ میں سیالکوٹ میں پیدا ہوئے وہ ۲۲ برس کی عمر میں گھر سے یہاں ہجرت کر گئے اور حصول علم دین میں مشغول ہو گئے دوران تعلیم ہر پنجتہ بریلی تشریف لے جاتے۔ اعلیٰ حضرت شاہ احمد رضا بریلوی سے بیعت کی اور دورہ حدیث کی تکمیل پر اعلیٰ حضرت نے مولانا ضیاء الدین احمد کو خرقہ خلافت سے نوازا۔ خلافت پانے کے بعد وہ بغداد گئے پانچ برس وہاں قیام کرنے کے بعد ۱۳۲۷ھ میں حجاز مقدس پہنچے اور مدینہ منورہ میں سکونت اختیار کی۔ وہیں شادی کی پاکستان میں مولانا کے ایک بھائی اور بہن مقیم ہیں۔ مولانا شاہ احمد نورانی چند دن اندرون سندھ کے دورے پر ہیں کل نواب شاہ سے واپس آرہے ہیں ان کی رہائش گاہ پر ہفتہ اور اتوار کو عصر اور مغرب کے درمیان مولانا مرحوم کے ایصال ثواب کے لئے قرآن خوانی ہوگی۔

قیام پذیر تھے ان کا آبائی وطن سیالکوٹ تھا۔ لیکن مدینہ شریف پہنچے تو گنبد خضرا کی بہاروں نے انہیں اپنا گرویدہ بنا لیا، اور وہیں کے ہو رہے ان کی عمر انتقال کے وقت ۱۱۰ سال تھی اور وہ گزشتہ کئی سالوں سے علیل تھے۔ لیکن پھر بھی ان کا وجود نہ صرف یہ کہ ملت اسلامیہ کے اتحاد کی علامت تھا بلکہ ان کا مسکن مدینہ منورہ میں باب مجید کے سایے

marfat.com
Marfat.com

میں عاشقانِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے حزن و ملال کا باعث تھا۔ مجھے بھی حضرت کی خدمت میں حاضری کا موقع ملا ہے۔ نورانی چہرہ، نرم اور دل کو گرویدہ کرنے والی گفتگو اور سچے عاشقِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح ہر وقت سنتِ مصطفیٰ کی تبلیغ ان کا شعار تھا۔ عالمِ اسلام میں جو بھی ایک بار ان کی خدمت میں حاضر ہو گیا پھر اپنی کھچڑی پکا کر وہ دوبارہ مدینہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم میں ہی ہو اور مولانا خانخانان کو خدمت میں حاضر ہو۔ روزانہ عشاء کی نماز کے بعد ہر ناظرہ پڑھنے والے کو مختصر عشق کا بلند فکر کا [illegible] ان کے صاحبزادے مولانا [illegible] مقتدر عالم دین ہیں [illegible] خصوصیت کے ساتھ [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] ہر قسم کے [illegible] مل پر قائم ہیں۔ مولانا [illegible] کے شریف۔ اس [illegible] ضیاء الدین مدنی کے انتقال کی اطلاع ملی تو [illegible] کی قیام گاہ پر تعزیت کرنے والوں کا تانتا بندھ گیا۔ ہفتہ اور اتوار کو مولانا خانخانان کی قیام گاہ پر قرآن خوانی کا سلسلہ جاری رہا۔ دارالعلوم امجدیہ میں ایک تعزیتی اجلاس ہوا جس میں مولانا [illegible] علامہ عبدالمصطفیٰ الازہری، مفتی وقار الدین نے خطاب کیا۔ جامع مسجد حمیدیہ میں قرآن کی شب تعزیت کے سلسلے میں مرکزی جلسۂ عام، جماعت اہلِ سنت کراچی (جس کے صدر مولانا ضیاء مختار اور سیکرٹری اطلاعات ہیں) کے زیرِ اہتمام منعقد ہوا، جس میں متعدد علمائے کرام، سماجی کارکن اور سیاسی راہنماؤں نے مولانا ضیاء الدین مدنی کو زبردست خراجِ عقیدت پیش کیا۔ اور ان کے وصال کو عالمِ اسلام کے لیے عظیم نقصان قرار دیا۔

[illegible] صاحبزادہ [illegible] مولانا ضیاء الدین مدنی کے [illegible] پر تعزیت کرنے والوں کا تانتا بندھ گیا۔ ہفتہ اور اتوار کو مولانا خانخانان کی قیام گاہ پر قرآن خوانی کا سلسلہ جاری رہا۔ دارالعلوم امجدیہ میں ایک تعزیتی اجلاس ہوا جس میں مولانا [illegible] علامہ عبدالمصطفیٰ الازہری، مفتی وقار الدین نے خطاب کیا۔ جامع مسجد حمیدیہ میں قرآن کی شب تعزیت کے سلسلے میں مرکزی جلسۂ عام، جماعت اہلِ سنت کراچی (جس کے صدر مولانا ضیاء مختار اور سیکرٹری اطلاعات ہیں) کے زیرِ اہتمام منعقد ہوا، جس میں متعدد علمائے کرام، سماجی کارکن اور سیاسی راہنماؤں نے مولانا ضیاء الدین مدنی کو زبردست خراجِ عقیدت پیش کیا۔ اور ان کے وصال کو عالمِ اسلام کے لیے عظیم نقصان قرار دیا۔

[illegible] صاحبزادہ [illegible] مولانا ضیاء الدین مدنی کے [illegible] پر تعزیت کرنے والوں کا تانتا بندھ گیا۔ ہفتہ اور اتوار کو مولانا خانخانان کی قیام گاہ پر قرآن خوانی کا سلسلہ جاری رہا۔ دارالعلوم امجدیہ میں ایک تعزیتی اجلاس ہوا جس میں مولانا [illegible] علامہ عبدالمصطفیٰ الازہری، مفتی وقار الدین نے خطاب کیا۔ جامع مسجد حمیدیہ میں قرآن کی شب تعزیت کے سلسلے میں مرکزی جلسۂ عام، جماعت

marfat.com
Marfat.com

استحکامِ پاکستان کونسل کے رہنماؤں جناب محمد نفیس خاں اکبرآبادی، نشے خاں، محمد خان، خان فتح ناہد انصاری نے ایک مشترکہ بیان میں ممتاز عالم دین، مفتی ضیاء الدین مدنی کے انتقال پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا ہے

مرکزی انجمن حزب اللہ ریاض رسولؐ کے صدر علامہ سید محمد ریاض الدین سہروردی نے مولانا ضیاء الدین مدنی کے وصال پر تعزیت کا اظہار کیا۔ اور کہا کہ حضرت مولانا ضیاء الدین عالم باعمل اور صحیح معنوں میں درویش کامل تھے۔

کراچی ۳ر اکتوبر (پ ر) علم اسلام کے ممتاز روحانی پیشوا اور اعلیٰحضرت مولانا شاہ احمد رضا خان فاضلِ بریلوی کے خلیفہ مولانا شاہ محمد ضیاء الدین احمد مدنی کے ایصالِ ثواب کے سلسلے میں آج مولانا شاہ احمد نورانی کی قیام گاہ پر قرآن خوانی ہوئی جس میں مولانا شاہ احمد نورانی، علامہ عبدالمصطفیٰ الازہری، پروفیسر شاہ فرید الحق، مولانا نقیص علی خان، مفتی مظفر علی نعمانی، مفتی شجاعت علی قادری، قاری رضا المصطفیٰ، مولانا شاہ صحبیلانی، مفتی غلام قادر کشمیری، مولانا شوکت حسین خان، مولانا غلام دستگیر افغانی، مولانا شاہ تراب الحق قادری، مولانا منظور الحق، مولانا علی نواز سعیدی، محمد حنیف حاجی طیب، مولانا ابدالہ احمد جانی، مولانا عبدالہادی، مولانا رجب علی نعیمی، قاری محمد ظفر، صوفی عبدالہادی، صوفی ایاز خان نیازی اور متعدد علمائے کرام کے علاوہ جناب نسیم فاروقی ایڈووکیٹ، جناب قاضی محفوظ ایڈووکیٹ ڈاکٹر محمد اقبال صدیقی، ڈاکٹر محمد سلیم میمن، پروفیسر عبدالصمد قادری، حاجی انوار توکل، انوار الحق ایڈووکیٹ اور دیگر معززین شہر نے شرکت کی۔ کل بعد نماز عصر مغرب مرحوم کے سلسلے میں فاتحہ خوانی ہوگی۔

آج مولانا نورانی کی قیام گاہ پر تعزیت کرنے والوں کا تانتا بندھا رہا۔ ممتاز عالم دین مولانا محمد شفیع اوکاڑوی نے علامہ مولانا شیخ ضیاء الدین احمد مدنی، نوکے انتقال پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ مولانا ضیاء الدین مرحوم ایک جامع الصفات روحانی بزرگ اور بہت بڑے عالم تھے۔ ان کی وفات ناقابلِ تلافی نقصان ہے۔ صاحبزادہ پیر سید محمد علی شاہ، مولانا غلام حیدر، صوفی محمد لطیف نقشبندی اوکاڑوی اور حاجی محمد عظیم نقشبندی نے بھی مولانا ضیاء الدین احمد کے انتقال پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا۔

ملتان ۳ر اکتوبر (سٹاف رپورٹر) جماعت اہل سنت پاکستان کے مرکزی صدر علامہ سید احمد سعید کاظمی نے مولانا شاہ احمد رضا خانؒ کے خلیفہ اجل مولانا مفتی ضیاء الدین مدنی کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا ہے کہ مرحوم گزشتہ ساٹھ برس سے مدینہ منورہ میں مقیم تھے اور وہ برصغیر پاک و ہند اور اہل حجاز کے فاضل علماء کا مرجع بنے ہوئے تھے وہ آج مدرسہ انوار العلوم ملتان میں ایک تعزیتی اجلاس سے خطاب کر رہے تھے علامہ کاظمی نے کہا کہ مفتی ضیاء الدین مدنی کے انتقال سے دنیائے اسلام میں زبردست خلاء پیدا ہوگیا ہے جس کی تلافی کرنا مشکل ہے۔

دریں اثناء ورلڈ اسلامک مشن ضلع ملتان کے صدر مفتی ہدایت اللہ پسروری اور دیگر عہدیداروں نے مولانا ضیاء الدین مدنی کی وفات پر اظہار تعزیت کی۔

marfat.com
Marfat.com

بیان میں مولانا ضیاء الدین مدنی کے مدینہ منورہ میں انتقال پر تعزیت کا اظہار کیا۔

کراچی ۳ اکتوبر (پ ر) مرکزی انجمن نعت خوانان رسول کے زیر اہتمام مولانا ضیاء الدین مدنی کے ایصال ثواب کے لئے [illegible]

حیدرآباد ۲۲ اکتوبر (جنگ نیوز) ورلڈ اسلامک مشن حیدرآباد کے سیکرٹری جنرل غلام عباس قادری نے ورلڈ اسلامک مشن کے سرپرست علامہ شاہ احمد نورانی کے والد سرپرست کے ممتاز روحانی پیشوا عالم باعمل اور شیخ طریقت حضرت علامہ مفتی ضیاء الدین احمد مدنی قادری رضوی کی وفات پر تعزیت کی اور فاتحہ پڑھی۔ اس موقع پر خرقہ پور شریف کے سجادہ نشین صاحبزادہ میاں جمیل احمد خرقہ پوری سابق میر قوم اسمبلی مخدوم نور محمد ہاشمی، جماعت اہل سنت سندھ کے صدر پیر فرید شاہ قاسمی اور ناظم اعلیٰ مولانا علی بخش کے علاوہ جملہ حیدرآباد کے میئر وسیم مظہر ندوی نے مولانا ضیاء الدین احمد مدنی کی وفات پر دلی تعزیت کی اور فاتحہ خوانی کی۔

کراچی ۲۶ اکتوبر (پ ر) انجمن ضیاء السنہ کے پریس ریلز کے مطابق مولانا ضیاء الدین مدنی کی یاد میں محفل میلاد ۲۹ اکتوبر کو بعد نماز عصر تا عشاء آستانہ عالیہ قادریہ حضرت پیر نیاز احمد قادری کی کوٹھی واقع ڈاک خانہ فضیل کارنر (ڈرگ کالونی) نمبر ۱ میں منعقد ہو رہی ہے۔ جس کی صدارت زائر حرمین شریفین حضرت قبلہ پیر نیاز احمد قادری کریں گے جبکہ شیخ الحدیث علامہ عبدالسبحان قادری مہمان خصوصی ہوں گے۔

سکھر ۲۲ اکتوبر (نامہ نگار جنگ) انجمن نوجوانان اہل سنت نیو پنڈ کے صدر عبدالرزاق، سیکرٹری محمد اشرف، اہل سنت سکھر کے صدر حاجی قمرالدین، جنرل سیکرٹری قاری خیر محمد بلوچ نے مدینہ منورہ میں ممتاز عالم دین اور مولانا نورانی کے دوسرے صاحبزادے مولانا ضیاء الدین احمد مدنی کے انتقال پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا ہے۔ اور کہا ہے کہ مولانا اسلام کے لیے ایک بڑی شخصیت تھے ان کی وفات ملت اسلامیہ کا عظیم نقصان ہے۔

کراچی ۲۷ اکتوبر (پ ر) مولانا شاہ محمد ضیاء الدین مدنی کے چہلم کے موقع پر بزم رضا کی جانب سے جامع مسجد کھوڑی گارڈن میں جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے علامہ شاہ احمد نورانی نے کہا کہ علامہ کا انتقال عالم اسلام کے لیے ناقابل تلافی نقصان ہے۔ انہوں نے کہا جید عالم دین کی موت درحقیقت عالم کی موت ہے۔ علامہ نے کہا مرحوم جامع صفات کے مالک اور عشق رسولؐ سے سرشار تھے آپ اعلیٰحضرت کے صحیح جانشین تھے وہ زندگی بھر اعلیٰحضرت کے مشن کی نمائندگی کرتے رہے جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے علامہ قاری مصلح الدین صدیقی نے کہا کہ علامہ ضیاء الدین نے اپنی زندگی کے ۵۰ سال حضور اکرمؐ محبت اہلبیتؓ کے شوق دین مبین کی خدمت اور مسلمانوں کے اتحاد کے لیے گزارے۔ جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے شیخ الحدیث علامہ عبدالمصطفیٰ الازہری نے کہا کہ علامہ نے اپنی تمام زندگی دین اسلام کی سربلندی کے لیے وقف کر رکھی تھی آپ نے لوگوں کے دلوں کو عشق رسولؐ سے روشن کیا، جماعت اہلسنت کے ناظم اعلیٰ علامہ سید شاہ تراب الحق قادری نے کہا کہ علامہ کی شخصیت رفعت و عظمت مرتبہ اور وقار کے لحاظ سے مثالی تھی۔ جلسہ سے حنیف عباسی حبیب و دیگر قائدین نے بھی خطاب کیا۔ جلسہ کے آخر میں مولانا احمد رضا خان بریلوی کے خلیفہ مولانا عبدالمصطفیٰ رضا خان بریلوی کے انتقال پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے دعا خیر کی گئی۔

marfat.com
Marfat.com

[redacted]

مولانا ضیاء الدین مدینہ منورہ میں انتقال کر گئے

لاہور ۳ اکتوبر (پی پی آئی) عالم اسلام کے ممتاز عالم دین مولانا ضیاء الدین مدینہ منورہ میں انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون مرحوم کی عمر ۸۰ سال تھی۔ وہ ۱۹۱۹ء میں [illegible] سے سوالاکھ کے ساتھ آزادی کی تحریک میں شامل ہوئے۔ [illegible]

[illegible]

لاہور ۳ اکتوبر (پی پی آئی) عالم اسلام کے ممتاز عالم دین حضرت شیخ ضیاء الدین ایک متبحر عالم دین اور سچے عاشق رسول تھے۔ انہوں تحریک ختم نبوت کے کئی تحریکوں میں بھرپور حصہ لیا تھا۔ ان کے گذشتہ روز مدینہ منورہ میں انتقال پر پاکستان کے دینی حلقوں میں انتہائی صدمے کا اظہار کیا گیا ہے۔ دینی حلقوں میں [illegible] کے علم کو [illegible] ادا کی خدمات پر خراج

[illegible]

[illegible] ۳ اکتوبر (پی پی آئی) مدینہ منورہ سے آمدہ [illegible] کے مطابق صاحبزادہ میاں [illegible] شرقپور [illegible]

[illegible]

[illegible] قرار دیا گیا اذان کی [illegible] کر نماز جنازہ پڑھائی گئی۔ [illegible] کے لیے روانہ [illegible] کی گئی۔

marfat.com
Marfat.com

آج دارالعلوم نعمانیہ میں بھی شیخ العرب والعجم حضرت مولانا ضیاء الدین احمد کی وفات حسرت آیات کے خبر ملنے پر اساتذہ وطلبہ کا ایک مشترکہ اجلاس میں قرآن خوانی کی گئی۔ شیخ الحدیث مولانا ارشد الٰہی نے خطاب کیا۔ اور مولانا مرحوم کی دینی وملی خدمات پر خراج عقیدت پیش کیا۔

ادارہ صدائے فاضل سوسائٹی کا ایک ہنگامی اجلاس منعقد ہوا جس میں حضرت شیخ العالم ضیاء الدین احمد کی وفات حسرت آیات کو مسلمانان عالم کے لیے ایک نقصان عظیم قرار دیا۔

تنظیم المدارس پاکستان کے ناظم اعلیٰ مفتی عبدالقیوم ہزاروی نے ایک تعزیتی بیان میں حضرت شیخ ضیاء الدین احمد مدنی کی وفات پر رنج وغم کا اظہار کیا ہے اور کہا ہے کہ مرحوم اسلاف کی قابل قدر یادگار، مسلم عالم دین اور سچے عاشق رسول تھے۔ انہیں عالم اسلام کی کئی تحریکوں کو اپنی آنکھوں سے دیکھنے کا موقع ملا تھا۔ اور ان کی زندگی کا ایک ایک لمحہ مسلمانوں کی علمی خدمت میں گزرا۔ بیان میں مزید کہا گیا ہے کہ مرحوم مولانا نے تحریک خلافت میں ترکی خلافت کے خلاف سازشوں کو بے نقاب کرنے کے لیے جدوجہد کی اور بعد میں ہندوستان کی سیاسی قیادت کے رویے سے مایوس ہو کر دیار رسول میں چلے گئے وہ آخری دم تک روضۂ رسول کی چھاؤں میں زندگی بسر کرتے رہے۔ دنیا میں کوئی خطہ ایسا نہیں جہاں آپ عقیدت مند اور شاگرد موجود نہ ہوں وہ بیک وقت بہترین محدث، فقیہ، مفسر شب زندہ دار عابد اور بے مثال عاشق رسول تھے ان کی وفات عظیم لمحہ سانحہ ہے۔

خدام گنج بخش کا ایک ہنگامی تعزیتی اجلاس زیر صدارت صاحبزادہ میاں محمد سلیم حماد سجادہ نشین حضرت داتا گنج بخش صدر تنظیم منعقد ہوا۔ جس میں حضرت مولانا شیخ ضیاء الدین قادری ملی کے وصال پر ایک قرارداد تعزیت پاس کی گئی جس میں آپ کی وفات کو عالم اسلام کے لیے ایک ناقابل تلافی نقصان قرار دیا گیا۔

جامعہ نظامیہ میں منعقد ایک تعزیتی اجتماع میں جو مرکزی مجلس رضا کے صدر حکیم محمد موسیٰ امرتسری کی صدارت میں منعقد ہوا، مولانا مرحوم کی خدمات کو زبردست خراج تحسین پیش کیا گیا۔ مقررین نے کہا کہ آپ عالم اسلام کی عقیدتوں اور محبتوں کا مرکز تھے آپ نے مسلمانان عالم کی دینی اور علمی راہنمائی کا فریضہ انجام دیا۔ مرحوم مولانا کی زندگی کا سرمایہ عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی دولت تھا جس کے طفیل آپ کے ساٹھ برس تک دیار رسول میں رہنے کی سعادت ملی۔ حکیم محمد موسیٰ امرتسری، مفتی عبدالقیوم ہزاروی، المعارف کے مدیر سید ارشاد احمد عارف، مولانا محمد رشید نقشبندی مولانا محمد صدیق ہزاروی، سید فور رشید احمد گیلانی اور جناب شمشاد احمد الراعی شریک ہوئے۔

مولانا ضیاء الدین احمد مدنی کی یاد میں زیر سرپرستی صاحبزادہ میاں جمیل احمد نشتر فروری ۱۵، اکتوبر بروز جمعرات بعد نماز عشاء جامع مسجد شیر ربانی اکبر روڈ چوک مدینہ دس پڑ لاہور میں ایک تعزیتی جلسہ منعقد ہوگا۔ جس میں ممتاز علماء و مشائخ خطاب کریں گے۔

marfat.com
Marfat.com

مدینہ منورہ ۲۲ اکتوبر (پ پ) برصغیر پاک و ہند
کے ممتاز عالم دین مولانا ضیاء الدین کا آج یہاں انتقال
ہوگیا۔ ان کی عمر ۱۰۰ برس کی تھی۔ وہ ۶۰ برس پیشتر ترک
وطن کرکے چلے گئے تھے، یہاں وہ درس و تدریس
میں وقت گزارتے تھے۔ مولانا ضیاء الدین مرحوم،
مولانا احمد رضا خان بریلوی کے خلفاء میں سے تھے وہ
کلاسم جمعیت العلمائے پاکستان کے سرپرست کی حیثیت
بیگم شاہ نواز، کے ادارتی

جہانیاں ۲۲ اکتوبر [illegible]
کے ذیلدار اہتمام [illegible]
اصحاب مرحوم کی [illegible]
جامع مسجد [illegible]
[illegible]
[illegible]
[

ممتاز عالم دین مولانا ضیاء الدین قادری انتقال کر گئے

کراچی ۲ر اکتوبر (پ پ ا) ممتاز عالم دین حضرت مولانا ضیاء الدین قادری مدنی آج مدینہ طیبہ میں ۸۰ سال کی عمر میں انتقال کر گئے۔ یہ بات یہاں موصول ہونے والی ایک اطلاع میں بتائی گئی ہے۔ مولانا مدنی کا تعلق پاکستان کے شہر سیالکوٹ سے تھا۔ لیکن گذشتہ پچاس سال سے وہ مدینہ میں مسجد نبوی کے بالکل سامنے ایک مکان میں رہائش پذیر تھے مولانا قادری مدنی، مولانا شاہ احمد نورانی کے اہلیہ کے دادا تھے۔ مولانا کے انتقال کی خبر سن کر مولانا شاہ احمد نورانی جدہ سے واپس کراچی آ رہے ہیں۔ ان مولانا شاہ احمد نورانی کے ہمراہ ظہر اور مغرب کے درمیان قرآن خوانی ہوگی۔ اس موقع پر پیر شاہ فرید الحق نے اپنے بیان میں مولانا مدنی کے انتقال پر تعزیت کی ہے۔

کراچی ۲ر اکتوبر (پ پ ا) ممتاز عالم دین حضرت مولانا ضیاء الدین قادری مدنی آج مدینہ طیبہ میں ۸۰ سال کی عمر میں انتقال کر گئے۔ یہ بات یہاں موصول ہونے والی ایک اطلاع میں بتائی گئی ہے۔ مولانا مدنی کا تعلق پاکستان کے شہر سیالکوٹ سے تھا۔ لیکن گذشتہ پچاس برس سے وہ مدینہ منورہ میں مسجد نبوی کے سامنے ایک مکان میں رہائش پذیر تھے۔ مولانا قادری مدنی، مولانا شاہ احمد نورانی کی اہلیہ کے دادا تھے مولانا کے انتقال کی خبر سن کر مولانا شاہ احمد نورانی جدہ سے واپس کراچی آ رہے ہیں۔ کل مولانا

شاہ احمد نورانی کی رہائش گاہ پر عصر اور مغرب کے درمیان قرآن خوانی ہوگی۔ اس موقع پر شاہ فرید الحق نے اپنے بیان میں مولانا مدنی کے انتقال کی تعزیت کی۔

لاہور ۳ر اکتوبر (پ پ) ممتاز مذہبی رہنما مولانا ضیاء الدین مدنی جن کا کل مدینہ منورہ میں انتقال ہوگیا تھا۔ ان کی قل خوانی اتوار کو صبح ۸ بجے سے ۹ بجے تک جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور میں ہوگی۔ اس موقع پر قرآن خوانی ہوگی اور مرحوم کی روح کو ایصالِ ثواب کیا جائے گا۔

کراچی ۳ر اکتوبر (پ پ) مولانا احمد رضا خاں فاضلِ بریلوی کے نائب مولانا ضیاء الدین احمد مدنی کی وفات کے سلسلے میں ایک تعزیتی اجلاس آج دار العلوم امجدیہ میں منعقد ہوا۔ جس سے خطاب کرتے ہوئے مفتی ظفر علی نعمانی نے کہا کہ علم و فضل اور تقویٰ میں مولانا مدنی کا مقام بے حد بلند تھا۔ اور آپکی بزرگی اور عشق رسولؐ کو سند کے طور پر پیش کیا جا سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مولانا نے دیار عرب میں اعلیٰ حضرت بریلوی کے مشن کو جاری رکھا۔ مرحوم پاکستان میں نظامِ مصطفیٰ کے نفاذ کے بے حد متمنی تھے اور متعدد بار انہوں نے اپنی اس خواہش کا اظہار بھی کیا۔ مفتی ظفر علی نعمانی نے کہا کہ مرحوم مولانا ضیاء الدین مدنی پاکستان کو اسلام کا قلعہ سمجھتے تھے اور اس سے بے حد محبت کرتے تھے۔ اسی موقع پر مولانا عبد المصطفیٰ ازہری نے مولانا مرحوم کو خراجِ عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا کہ آپ کے نگ و

marfat.com
Marfat.com

حسکی اپسی

سے میں جذبہ عشق رسول سمایا ہوا تھا۔ اور مولانا کی ذات اسکی پیکر تھی۔ اس موقع پر مقررین نے مولانا کی دینی و ملی خدمات کو شاندار الفاظ پر خراج عقیدت پیش کیا۔ دیر تک جلسے سے مفتی وقار الدین، مولانا مفتی سراج الدین خان رضوی، مولانا حنیف خان طیب، مولانا ابو سعد علی، الحاج [illegible] نے خطاب کیا۔ انہوں نے مرحوم کی علمی اور دینی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا۔

---

marfat.com

Marfat.com

مفتی سید شجاعت علی قادری نے خطاب کرتے ہوئے
کہا کہ علامہ مدنی نے تنہا دین کی اتنی عظیم خدمت کی
ہے جو بڑے بڑے ادارے اور اکیڈیمیوں نے
بھی انجام نہیں دیں، جماعت اہل سنت کراچی کے صدر
مولانا محمد رمضان، ناظم اعلیٰ مولانا منظور الحق، تنظیم
اہل سنت کراچی کے نگران الحاج خان محمد پراچہ اور
مدیر اعزازی مولانا عبدالمجید اشرفی نے اپنے ایک مشترکہ
بیان میں کہا ہے کہ خلیفہ اعلیٰ حضرت، حضرت علامہ
ضیاء الدین مدنی کا انتقال عالم اسلام کے لیے ایک
ناقابل تلافی نقصان ہے۔ مرحوم نے اپنی ساری زندگی
اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خاں صاحب بریلوی کی پیروی
میں صرف کی، جماعت اہل سنت کراچی کے کارکنان کا
ایک تعزیتی اجلاس مولانا غلام دستگیر افغانی کی زیر
صدارت منعقد ہوا جس میں مولانا افغانی کے علاوہ،
مولانا شاہ تراب الحق، ظہور الحسن بھوپالی، اور
محمد حنیف جالندھری نے خطاب کیا اور مولانا شاہ
ضیاء الدین مدنی کے انتقال پر تعزیتی قرارداد
منظور کی۔

مدرسہ انوار القرآن قادریہ رضویہ کے ناظم اعلیٰ محمد
اسکندر قادری نے حضرت مولانا ضیاء الدین مدنی
کے انتقال پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے
اسے عالم اسلام کے لیے ایک ناقابل تلافی نقصان
قرار دیا ہے۔ بزم اہل سنت کراچی کے صدر محمد سلیم
قادری، جنرل سیکرٹری محمد ادریس قادری اور مدرسہ
قادریہ نور کے مہتمم محمد الطاف قادری نے اپنے مشترکہ
بیان میں پیر طریقت ولی نعمت، خلیفہ امام اہلسنت،
حضرت علامہ ضیاء الدین احمد مدنی کے انتقال پر گہرے
دکھ اور رنج کا اظہار کیا ہے۔

ادارہ تبلیغ اہل سنت پاکستان کے سرپرست اور علاقہ
روحانی کے معتمد پیشوا، صوفی محمد فاروق روحانی اور
ورلڈ اسلامک مشن کراچی کے نائب امیر مولانا ابرار
الحق اور مولانا محمد حسن قادری، سید نثار علی، حمید عالم
روحانی، اصغر اللہ صدیقی نے اپنے مشترکہ تعزیتی بیان میں
اعلیٰحضرت کے خلیفہ اور پیر طریقت مولانا ضیاء الدین قادریؒ
کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ مولانا
کی وفات عالم اسلام اور دنیائے سنیت کے لیے
ایک ناقابل تلافی نقصان ہے۔

حضرت مولانا ضیاء الدین مدنی کے انتقال پر
ملال کی خبر سے دارالعلوم قادریہ سبحانیہ کے طلبہ اور
اساتذہ میں غم کی لہر دوڑ گئی۔ ناظم اعلیٰ مولانا،
عبدالہادی کے حکم پر مدرسہ کے علماء اور طلبہ قرآن
خوانی میں مشغول ہوگئے، جس کے بعد ایک تعزیتی
اجلاس ہوا۔ جس میں مرحوم کی دینی خدمات پر انہیں
زبردست خراج عقیدت پیش کیا گیا۔

حلقہ ۲ کے کونسلر حاجی محمد یوسف قادری
نے ممتاز خلیفہ اور اہل سنت کے مقتدر روحانی پیشوا
مولانا شیخ ضیاء الدین احمد القادری المدنی کے انتقال
پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا ہے۔

marfat.com
Marfat.com

روزنامہ **امن** کراچی

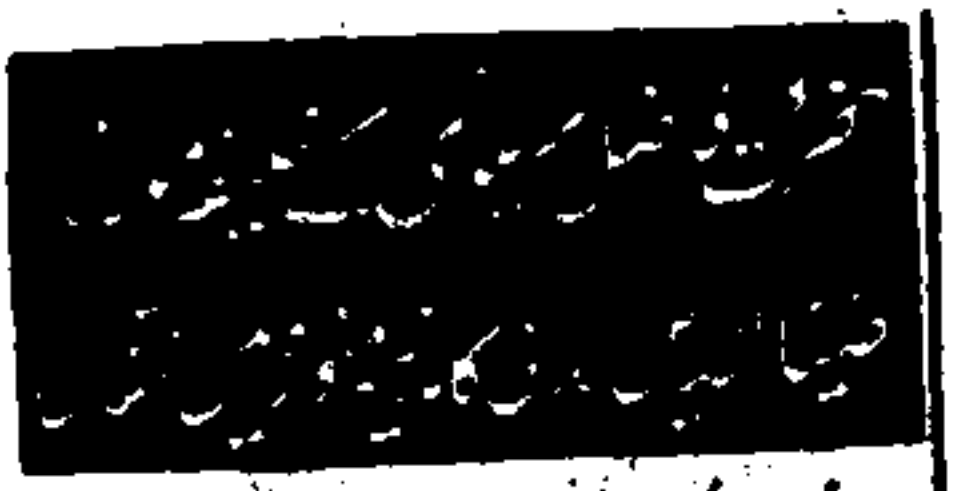

کراچی ۲ اکتوبر (پ ر) میانوالی سے تعلق رکھنے والے
علماء اہلسنت اور عوام نے حضرت مولانا ضیاء الدین
برکاتی کے جنازے میں شرکت کی۔ حضرت مولانا ضیاء الدین
جمعہ کے روز طویل علالت کے بعد انتقال فرما گئے تھے
مرحوم مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی، علامہ شاہ
تراب الحق قادری، مولانا عبدالستار خان نیازی، جناب
عبدالسلام، جناب صدیق بلوچ، قبلہ حضرت مولانا
کے وصال پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا ہے
اور اہلسنت کے لئے ناقابل تلافی نقصان قرار دیا ہے۔

کراچی ۲ اکتوبر (پ ر) میانوالی سے تعلق
رکھنے والے علماء اہلسنت اور عوام
مولانا احمد شاہ نورانی کے نماز جنازہ میں
ضیاء الدین مدنی آف مین نماز جنازہ کے وقت پہنچے
قائد حقیقی سے جاملے مرحوم کے سرہانے
مولانا شاہ احمد نورانی، صدیقی کے دوسری
پیشوا قاری مصلح الدین صدیقی، جماعت اہلسنت
کے رہنما مولانا عبدالستار خان نیازی، مولانا عباس
قادری، جناب حاجی حنیف طیب، جناب عبدالسلام
راجہ، جناب محمد حنیف بلوچ قبلہ حضرت مدنی کے
وصال پر گہرے رنج و غم کا کرتے ہوئے تعزیت
کی ہے۔

کراچی ۲ اکتوبر (پ ر) میانوالی سے تعلق رکھنے والے علماء اہلسنت اور عوام نے مولانا احمد شاہ نورانی صدیقی کے نماز جنازہ میں شرکت کی۔ حضرت مولانا ضیاء الدین مدنی آف مین نماز جنازہ کے وقت پہنچے قائد حقیقی سے جاملے مرحوم کے سرہانے مولانا شاہ احمد نورانی، صدیقی کے دوسری پیشوا قاری مصلح الدین صدیقی، جماعت اہلسنت کے رہنما مولانا عبدالستار خان نیازی، مولانا عباس قادری، جناب حاجی حنیف طیب، جناب عبدالسلام راجہ، جناب محمد حنیف بلوچ قبلہ حضرت مدنی کے وصال پر گہرے رنج و غم کا کرتے ہوئے تعزیت کی ہے۔

کراچی ۲ اکتوبر (پ ر) ورلڈ اسلامک مشن اہلسنت وجماعت کراچی کے صدر علامہ عبدالستار خان نیازی، نائب صدر مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد وقار الدین، مولانا عبدالسلام، مولانا عباس قادری، مولانا عبدالحکیم شرف قادری، مولانا عبدالرحیم اشرفی، مولانا عبدالرحمن اشرفی، مولانا عبدالرحمن باشانی، مولانا عبدالرحمن مکی، مولانا عبدالرحمن سیفی، مولانا عبدالرحمن سیفی، مولانا عبدالرحمن سیف

روزنامہ **جسارت** کراچی

وفات کی خبر دی مدنی انتقال کر

کراچی ۲ اکتوبر (اسٹاف رپورٹر) ممتاز عالم دین مولانا ضیاء الدین قادری مدنی آج دوپہر مدینہ منورہ میں انتقال کر گئے۔ مرحوم کی عمر ۸۰ سال تھی۔ وہ ۵۰ سال قبل سیالکوٹ سے ہجرت کر کے مدینہ تشریف لے گئے اور وہیں سکونت اختیار کر لی۔ مرحوم کا قیام مسجد نبوی کے بالمقابل ایک مکان میں تھا۔ مرحوم شاہ عبدالعلیم صدیقی کے ساتھیوں میں سے تھے اور شاہ احمد رضا خان کے خلفاء میں ان کا شمار ہوتا تھا۔ مدینہ سے ملنے والی اطلاعات کے مطابق آج دوپہر ڈیڑھ بجے ان کا انتقال ہوا۔ عصر کی نماز کے بعد جنت البقیع میں انہیں سپرد خاک کر دیا گیا۔ مرحوم مولانا شاہ احمد نورانی کی اہلیہ کے ماموں اور مولانا فضل الرحمٰن کے والد تھے۔ ان کے ایصال ثواب کے لئے کل عصر اور مغرب کے درمیان مولانا شاہ احمد نورانی کی رہائش گاہ پر قرآن خوانی

کراچی ۲ اکتوبر (اسٹاف رپورٹر) ممتاز عالم دین مولانا ضیاء الدین قادری مدنی آج دوپہر مدینہ منورہ میں انتقال کر گئے۔ مرحوم کی عمر ۸۰ سال تھی۔ وہ ۵۰ سال قبل سیالکوٹ سے ہجرت کر کے مدینہ تشریف لے گئے اور وہیں سکونت اختیار کر لی۔ مرحوم کا قیام مسجد نبوی کے بالمقابل ایک مکان میں تھا۔ مرحوم شاہ عبدالعلیم صدیقی کے ساتھیوں میں سے تھے اور شاہ احمد رضا خان کے خلفاء میں ان کا شمار ہوتا تھا۔ مدینہ سے ملنے والی اطلاع کے مطابق آج دوپہر ڈیڑھ بجے ان کا انتقال ہوا۔ عصر کی نماز کے بعد جنت البقیع میں انہیں سپرد خاک کر دیا گیا۔

روزنامہ **سعادت** لاہور

حیدرآباد۔ انجمن نقشبندیہ مجددیہ معصومیہ حیدرآباد کے ایک ہنگامی اجلاس میں امام اہل سنت مجدد دین وملت اعلیٰحضرت مولانا احمد رضا بریلوی کے خلیفہ مجاز مفتی ضیاء الدین قادری مدنی کے وصال پر گہرے رنج وغم کا اظہار کیا گیا۔

روزنامہ **مغربی پاکستان** لاہور

لاہور ۲ اکتوبر (پ ر) شیخ العالم حضرت مولانا ضیاء الدین احمد قادری مدنی رحمۃ اللہ علیہ خلیفۂ ارشد اعلیٰحضرت فاضل بریلوی قدس سرہٗ کے وصال پُر ملال پر اراکین مرکزی مجلس رضا کا ایک ہنگامی اجلاس زیر صدارت جناب حکیم محمد موسیٰ امرتسری منعقد ہوا۔ جس میں حضرت کی ضیافت جلیلہ پر انہیں زبردست خراج عقیدت پیش کیا گیا۔ ایک قرارداد میں حضرت شیخ العالم کی وفات حسرت آیات کو عالم اسلام کے لیے نقصان عظیم قرار دیا گیا۔

marfat.com
Marfat.com

روزنامہ وفاق لاہور

[illegible] ۱۰ اکتوبر ۔ پریس ریلیز) تنظیم اہلسنت پاکستان کے ناظم اعلیٰ مولانا عبدالحکیم شرارت نے ایک تعزیتی بیان میں علامہ اسلام کے انتقال پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مرحوم کی زندگی کا ایک ایک لمحہ مسلمانوں کی عملی خدمت میں بسر ہوا۔ آپ نے [illegible] ہی مرحوم کے لئے فاتحہ خوانی کی۔ [illegible] نے فرمایا کہ [illegible] کا ایک [illegible] کی صداقت کی [illegible] کے انتقال پر [illegible]

روزنامہ افق کراچی

[illegible] ۱۰ اکتوبر ۔ [illegible] کے صدر مولانا [illegible] نے [illegible] کے انتقال پر [illegible] خان قادری، مفتی [illegible] سید [illegible] تنظیم اہلسنت کے جنرل سیکرٹری حافظ صوفی فاروق خان سہروردی نے ایک بیان میں ممتاز روحانی پیشوا [illegible]

مولانا ضیاء الدین احمد مدنی کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ مولانا مدنی علم اسلام کے ممتاز شخصیت تھے۔ انہوں نے [illegible] ملک میں دین اسلام کی تبلیغ اپنے پیر و مرشد [illegible] مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کے پیغام کی اشاعت اور لوگوں کی اخلاقی و روحانی تربیت کو اپنی زندگی کا نصب العین بنایا تھا۔ ان رہنماؤں نے مرحوم کے پسماندگان سے بھی تعزیت کا اظہار کیا۔

[illegible] ۱۰ اکتوبر ۔ [illegible] کے [illegible] کے قائم مقام [illegible] نے ایک مشترکہ بیان میں [illegible] حضرت مولانا ضیاء الدین مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے انتقال پر [illegible] پر [illegible] کا اظہار کیا ہے [illegible] کہا ہے [illegible] کے [illegible] کے [illegible] ک

انجمن غلامان مصطفےٰ پاکستان کے مرکزی سرپرست اعلیٰ حافظ محمد اکبر حقانی، مرکزی صدر سردار محمد علی خان جتوئی، صوبہ سندھ کے صدر محمد رفیق کشمیری کراچی کے صدر محمد حمید خدا نے ایک تعزیتی بیان میں شیخ طریقت حضرت علامہ ضیاء الدین مدنی کی اچانک وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا ہے۔

مرکزی انجمن حنفیہ کراچی کے صدر محمد ادریس قادری، جنرل سیکرٹری محمد ہارون عبدالرحمٰن نے اپنے مشترکہ اخباری بیان میں سلسلہ قادریہ رضویہ کے روحانی پیشوا، خلیفہ اعلیٰ حضرت ممتاز عالم دین حضرت علامہ مولانا ضیاء الدین مدنی کے انتقال پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ اللہ تعالیٰ پیر طریقت کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

کراچی ۳ اکتوبر (پ ر) ادارہ تبلیغ اہلسنت پاکستان کے سرپرست اور سلسلہ روحانی کے پیشوا صوفی محمد فاروق روحانی، ادارہ تبلیغ اہلسنت کے صدر و مولانا سلامک مشن کراچی کے نائب صدر مولانا ابرار احمد روحانی، مولانا محمد حسن قادری، سید نثار علی، حکیم علم روحانی، ولی اللہ صدیقی، جواد بیگ، شعیب مشتاق نے اپنے مشترکہ تعزیتی بیان میں اعلیٰحضرت مولانا شاہ احمد رضا کے خلیفہ پیر طریقت، مولانا ضیاء الدین قادری کے وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ مولانا ضیاء الدینؒ کی وفات عالم اسلام کے لیے ایک ناقابل تلافی نقصان ہے، وہ اس سلسلہ روحانی کے روحانی پیشوا پیر محمد فاروق روحانی نے کراچی سے ٹیلیفون پر مولانا مرحوم کے صاحبزادے مولانا فضل الرحمٰن مدنی سے اظہار تعزیت کیا۔ دریں اثنا جمعیت اہلسنت پاکستان میں قائد اہلسنت شاہ احمد نورانی سے صوفی محمد فاروق اور مولانا ابرار رحمانی نے اظہار تعزیت کیا۔ تحریک اتحاد اہلسنت کے سربراہ علامہ شاہ حسین گردیزی، مولانا محمد اشرف حامدی، مولانا محمد شمس الدین ہزاروی اور مولانا محمد رفیق زاہد چشتی نے ایک مشترکہ بیان میں خلیفہ اعلیٰحضرت فاضل بریلوی، مولانا ضیاء الدین مدنی کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ آپ کی ذات دنیائے اسلام کے لیے منارۂ نور تھی۔ آپ کی وفات سے عالم اسلام ایک شیخ طریقت ممتاز عالم دین، رہبر شریعت اور عظیم محقق سے محروم ہو گئی ہے۔ بزم امجدی رضوی کے صدر مولانا محمد شعیب کشمیری جنرل سیکرٹری مولانا محمد گل شریف چشتی، سابق جنرل سیکرٹری مولانا محمد رفیق زاہد چشتی، بلدیہ کراچی ۲۵ کے کونسلر حاجی محمد یوسف قادری اور اے ٹی آئی کراچی یونین مارکیٹ یونٹ کے ناظم عبدالرزاق دکھی نے بھی الگ الگ تعزیت کیا ہے۔ دارالعلوم قادریہ سبحانیہ میں جیسے ہی مولانا ضیاء الدین المدنی کے انتقال کی خبر پہنچی تو غم کی ایک لہر طلباء اور طلبہ کے دلوں میں دوڑ گئی، اور انتہائی کرب و الم کی وجہ سے ایک سناٹا چھا گیا۔ ناظم اعلیٰ مولانا عبدالہادی کے حکم کے مطابق مدرسہ کے علماء اور طلبہ قرآن خوانی میں مشغول ہو گئے۔ قرآن خوانی کے بعد ایک تعزیتی اجلاس ہوا۔

marfat.com
Marfat.com

ڈیلی مارننگ نیوز کراچی

Hazrat Ziauddin Madani dies

A renowned religious scholar, Hazrat Maulana Ziauddin Qadri Madani, yesterday (Friday) died in Medina Tayyaba at the age of 110, according to information reaching here.

Maulana Madani hailed from Sialkot but he had been living in Madina for the last over 50 years in a house just opposite the Holy Masjid-i-Nabvi.

Maulana Qadri Madani was grandfather of wife of Maulana Shah Ahmad Noorani.

The news of the death of Maulana Madani was conveyed to [illegible] in Karachi. It is now reported that [illegible]

Quran Khwani for the departed soul will be held at the residence of Maulana Shah Ahmad Noorani today between Asr and Maghrib prayers.—PPI

Dr. Z Mushtaq [illegible] who had migrated [illegible] years ago, died today at Madina, according to information received here.

Maulana Ziauddin was one of the Khalifas of Maulana Ahmad Raza Khan Barelvi. He was the father of Begum Shah Noorani, wife of the chief of defunct Jamiat-e-Ulema-e-Pakistan.—APP.

THE MUSLIM

MAULANA ZIAUDDIN DEAD

ISLAMABAD, Oct. 2: Maulana Ziauddin, a 110-year-old religious scholar and teacher, who had migrated to Saudi Arabia about 60 years ago, died today at Madina, according to information received here.

Maulana Ziauddin was one of the Khalifas of Maulana Ahmad Raza Khan Barelvi. He was the father of Begum Shah Noorani, wife of the chief of [illegible]

[illegible] Ziauddin Qadri [illegible] yesterday [illegible] according to information [illegible] Maulana Madani hailed from Sialkot, but he had been living in Madina for the last over 50 years in a house just opposite Masjid-i-Nabvi.

Maulana Qadri Madani was grand father of the wife of Maulana Shah Ahmad Noorani.

Quran Khwani for the departed soul will be held at the residence of Maulana Shah Ahmad Noorani today between Asr and Maghrib prayers.—PPI

[illegible] AFP

marfat.com

Marfat.com

ماہنامہ نورالحبیب بصیرپور

۲۰ر اکتوبر کو دارالعلوم حنفیہ فریدیہ بصیرپور میں شیخ العرب والعجم حضرت مولانا ضیاء الدین صاحب مدنی علیہ الرحمہ کی یاد میں ایک تعزیتی جلسہ ہوا جس کی صدارت، صاحبزادہ محمد محب اللہ نوری مہتمم دارالعلوم حنفیہ فریدیہ بصیرپور نے کی۔

اجلاس میں علماء کرام، طلباء اور عوام نے شرکت کی۔ صاحبزادہ محمد محب اللہ نوری کے علاوہ پروفیسر منظور حسین نوری، مولانا منظور احمد نوری قصور، مولانا عبدالجبار مجاہد وغیرہ نے خطاب کیا اور حضرت کی علمی و روحانی خدمات کے پیش نظر انہیں زبردست خراج عقیدت پیش کیا۔ آخر میں موصوف کو ایصالِ ثواب کیا گیا۔

ماہنامہ نورالحبیب، بصیرپور، (ساہیوال) اکتوبر ۱۹۸۱ء

اسلاف کی درخشندہ نشانی

اداریہ ماہنامہ نورالحبیب ——— بصیرپور پنجاب اکتوبر ۸۱ء

۲ر اکتوبر ۱۹۸۱ء کو مدینہ منورہ کے فقید المثال عالم دین، شیخ العالم حضرت مولانا الشیخ ضیاء الدین صاحب مدنی انتقال فرما گئے۔

حضرت شیخ الاسلام خواجہ محمد قمر الدین صاحب سیالوی رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے بعد اہلِ سنت و جماعت کے لیے یہ ایک بہت بڑا سانحہ ہے۔

حضرت شیخ العالم زہد و تقویٰ کا پیکر اور مہر و محبت کا حسین و جمیل شجر تھے، جس کے سایہ میں مدینۃ النبی میں حاضر ہونے والے ہزاروں اہلِ ذوق پناہ لیا کرتے تھے۔

آپ ۱۲۹۲ھ میں ضلع سیالکوٹ کے ایک قصبہ میں پیدا ہوئے۔ مختلف

marfat.com
Marfat.com

اساتذہ سے۔ علوم دینیہ حاصل کرتے ہوئے بریلی شریف پہنچے۔ یہاں ملی حضرت فاضل بریلویؒ سے کسب فیض کیا۔ اور سلسلہ عالیہ قادریہ میں آپ سے بیعت ہوئے۔ اور خلافت سے نوازے گئے۔

ذوق علمی اور ستینا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی محبت آپکو کشاں کشاں بغداد شریف لے گئی۔ ایک عرصہ تک یہاں مقیم رہنے کے بعد سرکار بغداد کے اشارے سے ۱۲۳۷ھ میں مدینہ پاک حاضر ہوئے اور پھر یہیں کے ہو کر رہ گئے۔ مدینہ پاک میں آپ نے ممتاز عالم دین صاحب تصانیف کثیرہ حضرت شیخ یوسف نبہانیؒ سے فیض پایا اور خلافت سے نوازے گئے۔

سرکار کونین صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات سے آپ کو بے پناہ محبت تھی۔ آپنے روضہ عشاء کی نماز کے بعد محفل نعت اور ہر پیر کو خصوصی محفل کا اہتمام کیا اور نجدی حکومت کی کڑی بندشوں کے باوجود آخر دم تک اس سلسلہ کو جاری رکھا۔ مدینہ پاک میں حاضر ہونے والے ممالک اسلامیہ کے عقیدت مندوں کو آپ کی محافل کی یاد ہمیشہ تڑپاتی رہے گی۔

حضرت شیخ العلماء کی پوری زندگی تبلیغ اسلام اور عشق رسول کی شمع فروزاں کرنے میں گزری۔ آپ بیحد متین میں انسان کی درخشندہ نشانی تھے۔ یہ مدینہ پاک سے آپ کی بے پناہ محبت کا ثمر ہے کہ آپ کو مدینہ طیبہ میں مستقل طور پر اپنے سینہ میں جگہ دے دی۔

آپ کی موت بلاشبہ موت العالم موت العالم کی مصداق ہے خدا مغفرت فرمائے حضرت شیخ العالم کے درجات بلند فرمائے۔ پس ماندگان کو صبر کی توفیق ارزانی فرمائے اور موصوف کے نقش پر چلنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔

محمد محب اللہ

ماہنامہ نور الحبیب بصیر پور (ساہیوال) اکتوبر ۱۹۸۱ء

marfat.com

Marfat.com

ماہنامہ ترجمان اہلِ سُنّت کراچی

اِنّا لِلّٰہِ وَاِنّا اِلَیہِ رَاجِعُونَ

پرچہ پریس جا چکا تھا کہ خلیفۂ اعلیٰحضرتؒ اور عالمِ اسلام کے عظیم روحانی پیشوا مولانا ضیاء الدین احمد مدنی کی رحلت کی خبر ملی۔ فی زمانہ دُنیاء اسلام اور دُنیا بھر سے مدینطیبہ آنے والے عوام اہلسنت کے لیے آپ کی ذات مرکزِ ہدایت تھی۔ مرکز جماعت اہلسنت پاکستان کے راہنماؤں شیخ الحدیث مولانا محمد رمضان، ناظمِ اعلیٰ مولانا منظور الحق، ترجمانِ اہلسنت کے نگران و پبلشر حاجی خان محمد پراچہ نے آپ کے انتقال کو دنیاء اہلسنت کا عظیم نقصان قرار دیا۔ اور دُعا کی کہ اللہ تعالیٰ آپکو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پس ماندگان کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

ماہنامہ ترجمانِ اہلسنت کراچی، ش اکتوبر ۱۹۸۱ء

۴ اکتوبر، جماعت اہل سنّت حلقہ بلدیہ ٹاؤن جامع مسجد نورِ اسلام میں جماعتِ اہل سنّت حلقہ بلدیہ ٹاؤن کے صدر مولانا غلام شاہ اعوان کی صدارت میں ایک جلسہ عام منعقد ہوا جس سے مولانا غلام ربانی نے خطاب کرتے ہوئے حضرت مولانا ضیاء الدین مدنی کے اچانک سانحہ ارتحال پر دُکھ کا اظہار کیا اور اس سانحہ کو اسلام کا ناقابلِ تلافی نقصان قرار دیا۔ مولانا غلام شاہ اعوان نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرت مولانا ضیاء الدین المدنی نے اپنی ساری زندگی دین اسلام کی سربلندی کے لیے وقف کر رکھی تھی۔ جناب مولانا ظہور الحسن نے فرمایا کہ حضرت پیر ضیاء الدین المدنی نے معرفت کے نُور سے عوام کے دلوں کو منوّر کیا۔ اجلاس سے مرکزی جماعت اہل سُنّت کے رُکن صوفی محمد ایاز خان، زکوٰۃ کمیٹی کے چیئرمین ڈاکٹر انوار اللہ شاہ قادری، ناظم اعلیٰ بلدیہ ٹاؤن صوفی محمد انیس قادری، جماعت اہل سُنّت کے کارکن اور طالب علم رہنما بشیر الدین قادری اور بلدیہ ٹاؤن کے ممتاز سماجی کارکن بشیر احمد فاروقی نے بھی کیا۔ آخر میں سب حضرات نے مولانا ضیاء الدین مدنی کے لیے دُعائے مغفرت کی۔

marfat.com
Marfat.com

۵ر اکتوبر ۔ جماعت اہلسنت کراچی کے دفتر میں علاقائی تنظیموں اور کارکنوں کا ہنگامی جلسہ منعقد ہوا جس سے ناظم اعلیٰ جماعت اہلسنت مولانا منظور الحق صاحب نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ حضرت مولانا ضیاء الدین جیسی ہستیاں صدیوں میں ظہور پذیر ہوتی ہیں آپ نے مدینہ منورہ میں کافی سال قیام کیا اور کئی حج کئے ۔ آپ اعلیٰ حضرت بریلوی کے نائب اور خلیفہ تھے ۔

۱۲ر اکتوبر ۔ جماعت اہل سنت پاکستان حلقہ بلدیہ ٹاؤن کے زیر اہتمام شیخ الاسلام مولانا ضیاء الدین احمد مدنی قادری کی یاد میں ایک عظیم الشان جلسہ عام منعقد ہوا جلسے سے خطاب کرتے ہوئے مولانا محمد شفیع اکاڑوی نے فرمایا کہ مولانا کی وفات سے مدینہ طیبہ میں ایک مرکز [illegible] آپ نے فرمایا کہ مولانا ایک سچے عاشق رسول تھے آپ نے ساری زندگی [illegible] عشق رسول کا درس دیا ۔

قائد اہل سنت علامہ [illegible] نے فرمایا کہ دنیا بھر سے آئے ہوئے مہمان فیض بری مولانا کے آخری دیدار سے [illegible] آپ نے ساری، زندگی حجاج کرام اور زائرین مدینہ طیبہ کی خدمت میں صرف کی اور [illegible] کرنے والے [illegible] فرمائی اللہ تعالیٰ [illegible] ۔

۱۳ر اکتوبر بعد نماز ظہر [illegible] کی زیر صدارت [illegible] کمیٹی کے زیر اہتمام ایدا کالونی میں پیر طریقت علیہ الرحمۃ [illegible] کو ایصال ثواب کے لیے قرآن خوانی کا بندوبست کیا گیا ۔ جس میں مولانا قاری مدینہ خان رحمانی امام مسجد ہذا و دیگر حضرات نے شرکت فرمائی ۔ آخر میں قائد اہل سنت علامہ [illegible] احمد نورانی سے اظہار تعزیت کیا گیا ۔ بعد ازاں تبرک تقسیم کیا گیا ۔

(ماہنامہ ترجمان اہلسنت کراچی نومبر ۱۹۸۱ء صفحہ ۵)

marfat.com

Marfat.com

ماہنامہ المیزان، بمبئی

خلیفۂ اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ، علامہ شاہ الحاج مفتی محمد ضیاء الدین صاحب مہاجر مدنی مدینہ منورہ میں اس دارِ فانی سے رحلت فرما گئے۔ دار العلوم سنیہ اسلامپورہ، مالیگاؤں میں آپ کی یاد میں ایک تعزیتی جلسہ ہوا۔ قرآن خوانی ہوئی اور صلوٰۃ و سلام پر جلسہ ختم ہوا۔ مولا تعالیٰ آپ کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور، وارثین کو صبرِ جمیل عطا فرمائے،

(صدر المدرسین حنفیہ سنیہ، مالیگاؤں)

بذریعہ خط اطلاع ملی ہے کہ الحاج علامہ شاہ ضیاء الدین صاحب مرید و خلیفہ اعلیٰ حضرت فاضلِ بریلوی علیہ الرحمہ جو کہ ایک عرصہ سے مدینہ منورہ میں مقیم تھے۔ ۳ ذی الحجہ ۱۴۰۱ھ کو مدینہ منورہ ہی میں ان کا انتقال ہوگیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ط

ہم جمیع عہدیداران و اراکین آل انڈیا سنی لیگ بارگاہ خداوندی میں دعا گو ہیں کہ پروردگار عالم حضرت مولانا کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔ آمین

محمد حسین انصاری سیکرٹری آل انڈیا سنی لیگ جونی مسجد کمپاؤنڈ بمبئی ۸

جوارِ رسولِ کے مکین، دیارِ رسولِ کے مقیم

ضیاء الملۃ والدین، حضرت علامہ الشاہ محمد ضیاء الدین قادری اشرفی مہاجر مدنی ۲ اکتوبر ۱۹۸۱ء / ۳ ذی الحجۃ الحرام ۱۴۰۱ھ یوم جمعہ بوقت جمعہ کائنات کے مقدس ترین شہر مدینہ منورہ میں وصال کر گئے۔ ——————

اور روئے زمین کا مقدس ترین شہر خموشاں جنۃ البقیع میں سپردِ خاک کئے گئے...

marfat.com
Marfat.com

حیاتِ ضیاء کا ایک ایک دن اعلاء کلمۃ الحق میں گزرا۔ ایک ایک سانس اسلام و ایمان، شریعت و طریقت اور فکر و آگہی کو جلا دینے میں صرف کی ــــ

علامہ ضیاء الدین!

دینِ رسولِ اعظم صلی اللہ علیہ وسلم اور مشربِ غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کی زندہ اور مقدس امانت تجھ۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا اور اعلیٰ حضرت سیدنا اخفر فی میاں

ماہنامہ النور بمبئی انڈیا شمارہ اگست ۱۹۸۱ء

marfat.com
Marfat.com

حجاز کے چند مشائخ

حضرت مولانا شاہ اعظم حسین مدنی قدس سرہٗ

محلہ رکاب گنج خیر آباد میں ۱۲۶۲ھ میں ولادت ہوئی، آپ کے والد لطف حسین صدیقی فوجی قیادت اور امورِ سیاست کے ماہر تھے، اور بھوپال میں ملازم تھے، ۲۲ یا ۲۳ ربیع الاوّل ۱۳۱۲ھ میں وہ بھوپال ہی میں فوت ہوئے، لطف حسین صدیقی کے والد حضرت حسین ابن محمد پناہ اپنے وقت کے بڑے عالموں میں سے تھے اور سلسلۂ قادریہ کے مشہور مرشد اور عبداللہ ابن عتیق محمد ابن عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ عنہ کی اولاد میں تھے، یہ وہ شجرۂ نسب ہے جس کو آپ کے فرزند حضرت فردِ افراد مولانا محمد حسین علیہ الرحمۃ نے "سیرت محمد اعظم حسین" میں نقل فرمایا ہے۔ "تذکرۂ شعرا حجاز اُردو" میں امداد صابری دہلوی صاحب نے مؤلف تذکرہ آثار الشعراء کے حوالے سے حضرت حسین صدیقی کا نام حکیم خادم حسین اور بحوالہ مؤلف تاریخ تاج الاقبال۔ حضرت حسین کے والد حضرت محمد پناہ کا نام منشی بقاء اللہ لکھا ہے، اور اسی کو صحیح قرار دیا ہے۔ راقم السطور نے حضرت مولانا شاہ محمد علاؤالدین القادری المدنی ابن فرد الافراد مولانا محمد علی حسین سے مدینہ طیبہ کی حاضری کے موقع پر بزرگوں کے ناموں اور مولانا اشرف علی تھانوی کے معیت میں مولانا شاہ امداد اللہ مہاجر مکی قدس سرہٗ سے آپ کی بیعت کی تصدیق چاہی تو مولانا نے سختی سے اس کی تردید فرمائی اور فرمایا کہ بیعت، اور آثار الشعراء اور تاج الاقبال تذکرۂ شعراء حجاز اُردو کی مرقومہ عبارتوں کی تغلیط تذکرہ میں ضرور درج کریں، مولانا نے

marfat.com
Marfat.com

مولانا تھانوی سے بنیادی اختلاف کا بھی ذکر کیا۔

آپ نے میر تلبی تک حضرت مولانا سید نبی بخش م ۱۲۹۱ھ ابن عبدالوالی عرف
پیر بخش المتوفی ۱۲۱۲ھ ابن حضرت مولانا سید غلام صدیق المتوفی ۱۱۸۱ھ نبیرہ حضرت
محدث کبیر سید عبدالحفیظ بلگرامی المتوفی ۱۱۰۳ھ [illegible]

۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں [illegible] آپ کے والد ماجد روپوش تھے۔
اس لیے آپ کو [illegible] حیدرآباد دکن علیہ الرحمۃ
آپ کو اپنے [illegible] کر [illegible]
[illegible]
[illegible]
[

کلکتوی مدارالمہام مقرر ہوئے تو انہوں نے آپ کو میر منشی کا عہدہ سپرد کیا۔ نواب عبداللطیف حضرت شاہ غیرآبادی کی دیانت داری اور راست بازی کے بے حد مداح و معترف تھے۔ آپ ریاست بھوپال کے مستجر اور نامور عالم و مصلح مانے جاتے تھے، والیٔ ریاست نواب سلطان جہاں بیگم نے اپنی روانگیٔ حج سے پہلے ۱۳۴۷ھ میں آپ پر غایت اعتماد اور اعتراف تقدس کی بنا پر آپ کو مدینہ منورہ تحائف وغیرہ دے کر روانہ کیا، تاکہ آپ رمضان المبارک میں والیٔ ریاست کے قیام کا بندوبست کریں، سلطان جہاں بیگم کو آپ سے تلمذ کا شرف بھی حاصل تھا۔

۱۳۲۶ھ میں استعفےٰ دے کر مدینہ منورہ جا بسے حرم شریف نبوی میں حدیث شریف کا درس دیتے اور باقی کتابیں گھر پر پڑھاتے تھے، آپ کا سلسلۂ بیعت و ارشاد مدینہ، شام دمشق وغیرہ میں کافی وسیع تھا، ۱۳۲۷ھ میں آپ کا وصال ہوا، جنۃ البقیع میں سید ابراہیم جگر گوشۂ عالم ماکان ومایکون (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) رضی اللہ عنہ کے جوار میں دفن کئے گئے۔

احقر نے آپ سے غائبانہ عقیدت کی بنا پر اپنی حاضریٔ مدینہ منورہ کے موقع پر ۳ محرم الحرام ۱۳۹۱ھ کو اندازاً آپ کے مرقد پر حاضر ہو کر فاتحہ خوانی کا شرف حاصل کیا۔[1]

(سیرت شیخ اعظم حسین، تاریخ فرد آزاد، نزہۃ الخواطر)

حضرت مولانا آل احمد پھلواروی قدس سرہٗ

حضرت مولانا آل احمد ابن مولانا شاہ محمد امام (۱۱۹۴ھ / ۱۲۵۵ھ) ابن مولانا حضرت نعمت اللہ پھلواری ——— تاریخ ولادت ۷ رمضان المبارک ۱۲۲۳ھ

درسیات کی تکمیل اپنے والد مولانا شاہ محمد امام سے کی، اور وہ مولانا احمدی پھلواری کے تلمیذ رشید تھے، ۱۷ برس کی عمر میں ۲۰ جمادی الاولیٰ ۱۲۴۰ھ میں اپنے دادا بندگوار سے بیعت کی۔

۱۲۴۲ھ میں حرمین شریفین کے ارادے سے گھر سے نکلے، ایک سال کلکتہ میں قیام کیا

---

[1] تذکرہ علمائے اہلسنت از علامہ مولانا محمود احمد قادری سے مولانا محمود احمد کانپوری

marfat.com
Marfat.com

۲۷ رجب المرجب ۱۲۴۲ھ میں حرمین شریفین میں حاضر ہوئے وہاں پر آپ نے تین سال قیام کیا، حضرت شیخ الاسلام سید احمد زینی دحلان وغیرہ سے آپ نے اسناد حدیث حاصل کی۔

۱۲۴۵ھ میں ہندوستان آئے، اورنگ آباد میں مولانا میر شجاع الدین مرحوم کے مدرسہ میں مدرس ہو گئے۔ ۱۲۵۱ھ میں پھلواری وطن پہنچے، اس وقت مسند ارشاد پر حضرت فردغائر تھے، ان سے استفادہ باطنی کیا، ایک سال بعد قصد بنارس کیا، مزارات مقدسہ کی زیارت کرتے ہوئے جون پور پہنچے، حضرت استاذ العلماء علام الحکماء مولانا ہدایت اللہ خاں فاضل رام پوری رح المتوفی ۱۲۶۶ھ سے آپ نے سند حدیث حاصل کی۔

۱۲۶۶ھ میں پھر عرب کے قصد سے سفر کیا، بغداد مقدس، کاظمین، نجف اشرف کی زیارت کرتے ہوئے مکہ معظمہ پہنچے، ۱۲۶۷ھ میں آپ کی اپنے چچا مولانا شاہ محمد حسین سے ایک مناظرہ سے ذریعہ [illegible] ہوئی، ۱۲۶۸ھ تا ۱۲۷۰ھ مدرسہ [illegible] میں درس حدیث دیا، ۱۲۷۰ھ میں [illegible] کے لیے پھلواری بلایا، اور ستاسی [illegible] میں واپس تشریف لے گئے۔

مولانا شاہ آل حبیب نصیر [illegible] شاہ آل حبیب نصیر [illegible] اور عرض کیا، کہ ڈرتا ہوں، کہ کہیں [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کے [illegible] آجاؤ گے"۔ اس [illegible] ۱۲۹۵ھ میں مولانا کا انتقال ہوا۔ [illegible]

حضرت مولانا سید اخلاص حسین پھلواروی قدس سرہٗ

حضرت مولانا شاہ اخلاص حسین ابن سید انوار حسین کی ولادت باسعادت تقریباً ۱۲۳۸ھ

marfat.com
Marfat.com

میں اپنے آبائی مکان سیدوارہ سہسوان ضلع بدایوں میں ہوئی، مولانا سید خواجہ عبدالصمد ابدال، پھپھوندوی قدس سرہٗ آپ کے برادر عم زادے نے ولادت سے پیشتر اخلاص حسین نام رکھا اور اپنا کرتہ آپ کے لیے اپنی چچی کو پیش کیا، چار برس کے ہوئے تو حضرت مولانا عبدالصمد صاحب آپکو اپنے ہمراہ پھپھوند لے آئے اور علوم نقلیہ وعقلیہ وتصوف کی تعلیم دی، طب کا درس مولانا حکیم مومن سجاد نے دیا۔ اکیس ۲۱ برس کے ہوئے تو مولانا سید عبدالصمد علیہ الرحمۃ نے اپنی بڑی صاحبزادی سے عقد کر دیا۔

آپ بہت پختہ استعداد فاضل، خوش خط، اور اعلیٰ درجہ کے شاعر تھے۔ آپ کے مجاہدات وریاضات کے واقعات سُن کر متقدمین صوفیاء کی یاد آتی ہے، بڑے حلیم و بُردبار اور وسیع الاخلاق تھے، چڑیاں بھی مانوس تھیں، شانوں پر، ہاتھوں پر آکر بیٹھی رہتیں، لوگ متعجبانہ پوچھتے کہ حضرت یہ خوب ہل گئی ہیں ہنس کر فرماتے، کہ میری آدمیت غائب ہو گئی ہے جانور ہو گیا ہوں، اس لیے آجاتی ہیں۔

بیعت وخلافت اپنے بھائی اور خسر حضرت مولانا خواجہ عبدالصمد قدس سرہٗ سے تھی، سفر وحضر میں مرشد کی خدمت میں رہتے، ۱۶ رشوال ۱۳۳۷ھ کو گھر سے روانہ ہو کر بمبئی پہنچے اور ۱۳ رذی قعدہ کو حج کے لیے روانہ ہوئے۔ حج کے بعد مدینہ طیبہ میں معتکف ہو گئے۔ نہایت ہی صابر وقانع تھے۔ ۱۷ رمضان المبارک ۱۳۳۸ھ کو انتقال ہوا۔ بقیع شریف میں حضرت عثمان بن مظعون اور سیدنا ابراہیم ابن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب دفن کیے گئے۔

(ملفوظ مصابیح القلوب)

حضرت مولانا شاہ احمد سعید مجددی قدس سرہٗ

حضرت شاہ ابوسعید مجددی رام پوری المتوفی ۱۲۵۰ھ کے صاحبزادے مولانا شاہ

marfat.com
Marfat.com

احمد سعید مجددی غرہ ربیع الاول ۱۲۱۵ھ بمقام رام پور پیدا ہوئے۔ "مظہر یزداں" تاریخ ہے۔ آپ کے نانا حضرت شاہ محمد صدیقی جو صاحب کشف تھے انہوں نے بمکاشفہ بالہام آپکا نام غلام غوث رکھا، حفظ قرآن کر کے دس برس کی عمر میں دہلی جا کر والد کے پیر ارشاد حضرت شاہ غلام علی دہلوی قدس سرہٗ سے بیعت ہوئے اور کتب تصوف پڑھیں، مشکوٰۃ کا درس بھی شاہ صاحب سے لیا، بعد ہٗ مولانا فضل امام خیرآبادی، شاہ رفیع الدین، شاہ عبدالقادر، مولانا نور زکی محلی قدست اسرارہم سے کتابیں پڑھ کر حضرت شاہ عبدالعزیز محدث قدس سرہٗ سے حدیث کا درس لیا۔ آپ حضرت شاہ صاحب کے خلیفہ اور مورد الطاف خاص تھے، حضرت شاہ غلام علی آپ کو [illegible] اور اپنا [illegible] سید مجددی سے افضل فرماتے تھے [illegible] مریدوں کے حال پر [illegible] کرتے، اس کے [illegible] [illegible] [illegible]

دوسرا ورتپ دق میں بروز شنبہ ۲ ربیع الاول ۱۲۸۶ھ انتقال ہوا، اور حسب وصیت حضرت سیدنا امیر المومنین امام المسلمین عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ کے پہلوئے مبارک میں دفن ہوئے۔ آپ نے وہابیوں کے رد میں مشہور کتاب "حق المبین فی رد علی الوہابیین" تصنیف فرمائی۔ حضرت کے اکثر خلفاء تھے جو افغانستان بخارا وغیرہ میں پھیلے ہوئے تھے،

——— مولوی رشید احمد گنگوہی نے بھی آپ سے اکتساب علم کیا تھا مگر بدعقیدہ ہونے کی وجہ سے آپ کا تذکرہ اہانت آمیز کرتے تھے۔ دیکھئے تذکرہ رشیدیہ۔

حضرت مولانا شاہ محمد علی حسین مدنی قدس سرہٗ

مولانا محمد علی حسین صاحب ابن حضرت مولانا شاہ اعظم حسین خیر آبادی قدس سرہما ۲۱ ربیع الثانی ۱۳۱۱ھ میں بھوپال میں پیدا ہوئے، اردو فارسی کی ابتدائی تعلیم مولانا یداللہ سنبھلی سے حاصل کی۔ قرآن مجید حفظ کیا۔ معقول و منقول کی تعلیم والد ماجد سے کی، ۱۹۰۳ء میں والد ماجد کے ساتھ مدینہ طیبہ چلے گئے، اور وہیں سے بلاد [illegible] مصر کا سفر کیا، اور عتبات عالیہ کی زیارت کی، ۱۳۲۶ھ میں آپ نے دمشق میں امام الدہر حافظ العصر شیخ بدالدین دمشقی سے اُن کے صاحبزادے مولانا تاج الدین کی معیت میں شرح وقایہ کا درس لیا، حضرت مولانا محمد عبدالباقی فرنگی محلی مدنی المتوفی ۱۳۶۲ھ کے درس میں مختصر المعانی، تلخیص المفتاح پڑھی صحیح مسلم اور بعض دوسری کتب حدیث کا حضرت مولانا شاہ محمد معصوم ابن شاہ عبدالرشید ابن حضرت شاہ احمد سعید مجددی سے درس لیا، شیخ المحدثین مدینہ منورہ سید علی بن ظاہر الوتری سے بھی کسب فیض کیا، ۱۳۲۷ھ میں حضرت مولانا شاہ محمد نعیم نبیرہ حضرت مولانا بحر العلوم فرنگی محلی نے فاتحہ دستار فضیلت باندھی اور سند مرحمت فرمائی،

فراغت کے دور عثمانی و ہاشمی میں حضرت مولانا عبدالباقی کے مدرسۂ نظامیہ میں عرصہ تک

marfat.com
Marfat.com

درس دیا، مجدی تسلط کے بعد اپنے مکان پر یہ سلسلہ جاری رکھا۔

آپ کو اپنے والد ماجد سے سلسلۂ قادریہ میں بیعت و خلافت تھی، ان کے علاوہ (۱) حضرت شاہ معصوم (۲) مولانا عبدالباقی (۳) سید علی اوزی (۴) امام الدہر شیخ بدرالدین الحسنی الدمشقی (۵) شیخ عبدالحکیم افغانی (۶) شیخ احمد شمس مالکی قادری (۷) علامہ شیخ صلح (۸) شیخ علی مبارک المغربی (۹) حضرت ایوب رضوان شیخ الدلائل مدینہ (۱۰) حسان الزمان مدافع سید الاکوان صلی اللہ علیہ وسلم شیخ یوسف بن اسمٰعیل النبہانی سے بھی اجازت و خلافت ہے۔ مگر آپ بیعت و ارشاد کے طریقہ قادری میں کسی سے تلمذ نہیں رکھتے تھے، مدینہ طیبہ کے آداب میں آپ کے استاد امام مالکؒ جیسے تھے جہاں بھی [illegible] سے بھی گزرتے [illegible] تعظیم کے لئے کھڑے ہو جاتے جس راستہ سے بھی گزرتے [illegible] مؤدب دست بستہ سلام عرض کرتے، پھر آگے [illegible] کی وجہ سے کہ [illegible] رہتے، عموماً نماز میں [illegible] کے مسئل [illegible] نہیں کرتے [illegible] سے بچتے کہ [illegible] (۱۰) فصیل شہر [illegible] آپ کا خاص [illegible] ترک [illegible] وغیرہ کے اقوال ہی سے قائل کرتے، آپ [illegible] میں خیر [illegible] کی شرعی نکات معلوم کرنے والوں کا آپ کے یہاں [illegible] رہتا تھا، عوام [illegible] بہت گھبراتے تھے اختلاف عقائد و مسلک کے باوجود مسلمین نجد آپ کے بحر علمی سے مرعوب تھے۔

۱۲ جمادی الاولیٰ ۱۳۷۵ھ کو بعد فجر اللہ اللہ کہتے ہوئے جاں بحق ہوئے اور سیدنا

marfat.com
Marfat.com

ابراہیم ابن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جوار میں اپنے والد ماجد کے قریب دفن کئے گئے ، اسی روز ریڈیو جبتہ نے آپ کے وفات کی خبر نشر کی ۔

تصانیف : (۱) الصواعق المکفوت علی استاذ شلتوت المصری (ثبوت حیات سیدنا عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ السلام کے بارے میں شیخ الازہر شلتوت مصری کے فاسد عقائد کا رد (عربی) ۲۔ سیرت شیخ یوسف النبہانی (غیر مطبوعہ، عربی) ۳۔ سیرت اعظم حسین رحمۃ اللہ علیہ (عربی غیر مطبوعہ ہے۔ رد تجدید و احیاء دین ، ابوالاعلیٰ مودودی کے مزعومات کا رد (اردو مطبوعہ) آپ کے بڑے صاحبزادے حضرت مولانا شاہ محمد علاؤالدین مدنی مالک فندق طیبہ، مدینہ طیبہ اعلیٰ اخلاق و اوصاف اور فقہی مہارت میں نامور ہیں ۔

حضرت مولانا شاہ عبدالحق الہ آبادی مکی قدس سرہٗ

شیخ الدلائل حضرت مولانا عبدالحق بن شاہ محمد، صدیقی النسب اپنے وقت نیوان ضلع الہ آباد میں پیدا ہوئے ، مولانا تراب علی لکھنوی وغیرہ سے درسیات پڑھی ، حضرت مولانا عبداللہ صاحب گورکھپوری سے بیعت کی ، ۱۲۸۳ھ میں مکہ کا سفر کیا ، پچاس برس تک آپ کا دیار علم مکہ میں مرجع ماتا رہا ، آپ شیخ الدلائل کے لقب سے مشہور تھے ، امام اہلسنت ، مولانا شاہ احمد رضا قدس سرہٗ دوسرے سفر حج میں آپ کی قیام گاہ پر بار بار حاضر ہوئے ان کے ملفوظات میں بلند کلمات میں آپ کا ذکر خیر موجود ہے ۔

۱۶ رشوال المکرم ۱۳۳۶ھ میں آپ کا وصال ہوا ۔ جنۃ المعلیٰ میں مدفن ہے ۔ تصانیف میں " الاکلیل " قرآن پاک کی تفسیر، اور فقہ میں " التعلیقات علی الدر المختار " مشہور ہیں ۔

marfat.com
Marfat.com

حضرت مولانا شاہ عبدالباقی فرنگی محلی مدنی رحمۃ اللہ علیہ

مولانا شاہ عبدالباقی بن مولانا علی اصغر بن مولانا عبدالرحیم بن مولانا عبدالرزاق ۱۲۵۸ھ میں فرنگی محل لکھنؤ میں پیدا ہوئے۔ مولانا سید عبدالحی بلگرامی، مولانا ابوالحسنات عبدالحی فرنگی محلی، مولانا سید فضل امتیاز، مولانا فضل الرحمٰن مراد آبادی سے علوم کیا۔ اور حضرت مولانا شاہ عبدالغنی بن مولانا اسد اللہ سے بیعت کی۔ ایک مدت تک فرنگی محل میں درس و تدریس کی۔ پھر حرمین شریفین کا سفر کیا، حج کے بعد مدینہ منورہ میں سکونت اختیار کی اور وہاں انجمن خدام الحرمین کی بنا ڈالی۔ مدرسہ صولتیہ قائم کیا اور اپنی توجہ تدریس [illegible] مدرسہ کا خلیفہ اور [illegible]

سلطنت عثمانیہ کے ہتھیار ڈالنے کے بعد آپ مدینہ منورہ آ گئے۔ [illegible] حکومت کی آپ [illegible] نہیں کی۔ [illegible] حضرت مولانا [illegible] حضرت مولانا ضیاء الدین [illegible]

حضرت مولانا مرغوب مجید بدایونی رحمۃ اللہ علیہ

والد ماجد حقائق آگاہ شاہ عبداللہ فاروقی بدایونی حضرت شاہ عین الحق عبدالمجید بدایونی کے مرید تھے۔ پیر و مرشد کے نام کی رعایت اور حصولِ برکت کے لیے لڑکے کا نام فضل مجید

marfat.com
Marfat.com

نکھا سلسلہ نسب سولہ واسطوں سے گنج شکر کلانور نکہ حضرت زید اللہ مسعود قدس سرہٗ تک پہنچتا ہے، ۱۲۶۶ھ میں پیدا ہوئے، حضرت تاج الفحول مولانا شاہ محب رسول عبدالقادر، استاذ العلماء مولانا نور احمد قدس سرہٗ سے تکمیل کر کے فارغ ہوئے، نامور اور متبحر علماء میں آپکا ممتاز مقام تھا۔

حضرت سیف اللہ المسلول کے مرید اور حضرت تاج الفحول کے شیدائی اور وارفتہ، کمال، خلوت و جلوت میں، سفر و حضر میں ہمرکاب رہتے، اخلاق، تدبر، اصابت رائے تقدس و تورع آپ کے اوصاف خصوصی تھے۔ حضرت تاج الفحول کے بعد حضرت مطیع الرسول شاہ عبدالمقتدر کی خدمت میں ہر وقت حاضر رہتے، حضرت مطیع الرسول کی معیت میں ۱۳۲۹ھ میں حج کے لیے گئے۔ مدینہ منورہ میں حضرت مطیع الرسول کے زانو پر سر رکھ کر واصل بحق ہوئے۔ حضرت ذوالنورین سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے جوار اقدس میں مدفون ہوئے، واقعہ تخلص تھا۔

(اکمل التاریخ)

حضرت مولانا نذیر احمد میرٹھی علیہ الرحمۃ

مبلغ اسلام حضرت مولانا شاہ عبدالعلیم صدیقی کے برادر بزرگ، آپ نے پہلے والد ماجد سے پڑھا، بعدہٗ مکہ اسلامی عربی کے مدرس نور احمد سے تکمیل کی، فراغت کے بعد صحافت کی راہ کو اپنایا، میرٹھ سے تاجر اخبار جاری کیا اور بمبئی سے غالب۔

آپ کی زندگی کا زیادہ حصہ بمبئی میں گزرا، حضرت مولانا شاہ خیر الدین رحمۃ اللہ علیہ کی تعمیر کی ہوئی مسجد خیر الدین کے آپ امام و خطیب اور ناظم تھے، آزاد پارک میں عیدین کے امام آپ ہی تھے، بمبئی کی قدیم جمعیۃ علماء کے ناظم بھی رہے، تحریک خلافت میں بھی حصہ لیا، اور اسی سلسلہ میں ۱۳۲۱ھ میں جیل گئے۔

آپ جادو بیان مقرر بھی تھے، فن مناظرہ میں آپ کو کمال دستگاہ تھی، دیوبندیوں

marfat.com
Marfat.com

وہابیوں اور آریوں سے مناظرے کئے اور مذکورہ فرقۂ باطلہ کو ذلتیں دیں۔

آپ نے اشاعت اسلام کے لیے کافی کوشش کی۔ تبلیغ اسلام کے لیے برما وغیرہ کا سفر کیا۔ انتقال سے ڈیڑھ برس پہلے آپ مدینہ منورہ چلے گئے تھے، بڑے ذوق و شوق سے پنج وقتہ نماز مسجد نبوی میں ادا کرتے تھے، ۱۳۵۸ھ میں شہاب المعظم کی کسی تاریخ کو دنیا سے عالم باقی ہوئے اور جنت البقیع میں دفن کئے گئے۔

حضرت مولانا شاہ عبدالعلیم میرٹھی مدنی علیہ الرحمۃ

[illegible]

آپ کی پیدائش ۱۰ رمضان المبارک ۱۳۱۱ھ / ۱۸۹۳ء میں محلہ شاہجہان میرٹھ میں ہوئی،

marfat.com
Marfat.com

آپ کے والد ماجد مولانا عبدالحکیم کا ۱۳۳۲ھ میں انتقال ہوگیا، والدہ ماجدہ نے تعلیم و تربیت کی نگہداشت کی۔ ۱۳۲۶ھ میں آپ نے علومِ دینیہ سے فراغت پائی۔ علوم جدید کی تحصیل کے لیے اٹاوہ کے مشہور اسلامیہ کالج میں داخلہ لیا، کالج میں آپ کے برادر بزرگ مولانا شاہ احمد مختار ہیڈ مولوی تھے۔ ۱۹۱۳ء میں میٹرک پاس کیا، ڈویزنل کالج میرٹھ سے بی۔ اے کی ڈگری حاصل کی، وکالت پڑھی اور فن طب کو علماً اور عملاً حاصل کیا۔ مرید والد ماجد کے تھے، بعیت و ارشاد اور اجازت و خلافت اعلیٰ حضرت قطب المشائخ شاہ علی حسین اشرفی سرکار کچھوچھہ شریف اور اعلیٰحضرت امام اہل سنت قطب الارشاد مولانا شاہ احمد رضا بریلوی سے حاصل کی۔ مؤرخ الذکر سے آپ کو زمانۂ طالب علمی ہی سے حسنِ عقیدت تھی، آپ کو تقریر پر بھی مہارت تھی۔ قدرت نے آپکو شانِ محبوبی بخشی تھی، جہاں جلتے لوگ پروانہ وار آپ کے گرد جمع ہو جاتے۔ آپ نے ہندوستان سے باہر دُور دراز ملکوں میں جاکر تبلیغ اسلام کی، ہزارہا افراد آپ کے ہاتھوں پر مسلمان ہوئے، جن میں عیسائیوں کی تعداد زیادہ ہے۔ نائیجیریا، جنوبی افریقہ، سیلون، ملایا، انڈونیشیا، جنوبی چین، امریکہ، جاپان آپ کے تبلیغ اسلام کے خاص مرکز تھے، ان ملکوں میں آپ نے مساجد، مدارس اور تبلیغی ادارے قائم فرمائے۔ آپ کو انگریزی عربی، فارسی، فرانسیسی، جاپانی، چینی، ملائی زبانوں پر پوری قدرت تھی، حاجیوں کو جو تکلیف دینا ہوتا تھا وہ آپ ہی کی کوشش سے عبدالعزیز والیٔ سعودی عرب نے ختم کیا۔ تقسیم ملک کے بعد کراچی میں آپ کی اقتدا میں نماز عید ادا کی گئی، محمد علی جناح بھی اس میں شریک تھے۔

روز دوشنبہ ۲۰ صفر ۱۳۶۶ھ / ۱۳ جنوری ۱۹۴۷ء کو آپ نے رہائش کے لیے مدینہ منورہ میں زمین خریدی اور مقیم ہوگئے، رشد و ہدایت کے ساتھ یہاں مطب بھی کرتے تھے۔ ۲۲ اگست ۱۹۵۸ء میں آپ کا انتقال ہوا، حضرت مولانا شاہ ضیاء الدین احمد مدنی نے نماز جنازہ کی امامت فرمائی، جنت البقیع میں دفن کیے گئے۔ آپ کی تصانیف میں۔ ہائی وائی واک، وتھ برناڈشا، ان پریچول اِن سلوم، مسلم رول اِن سائن فنک سکوریز (انگریزی میں) ذکر محبوب (میلاد شریف) بہارِ شباب (نوجوانوں کی اصلاح میں) مدّ قادیانی ہے۔

marfat.com
Marfat.com

حضرت مولانا شاہ عبدالرشید مجددی قدس سرہ

حضرت مولانا شاہ عبدالرشید مجددی ابن حضرت مولانا شاہ احمد سعید ابن شاہ ابو سعید مجددی
[illegible] ۱۲۷۶ھ میں کھنؤ میں پیدا ہوئے، دس برس کی عمر میں نہ ہونے پائی تھی کہ حافظ
قرآن ہو گئے، صرف و نحو مولانا [illegible] سے، علوم عقلیہ مولانا فیض احمد بدایونی سے،
کتب حدیث، تفسیر [illegible] کتب حدیث مولانا شاہ محمود اور ابن
مولانا شاہ رفیع الدین مولانا [illegible]

[illegible] مولانا [illegible] کے
ماموں شاہ [illegible] مولوی [illegible]
[illegible] علوم
[illegible] اور عمارت [illegible]
[illegible]
[illegible]
نام پوتے کے [illegible]
کی، حضرت [illegible]
میں مصروف ہو گئے [illegible]
کے مرض [illegible] ۱۲ ربیع الاول کو [illegible] مولوی [illegible]
جانا، معلوم نہیں دو دن بعد کیا ہو۔ ۱۲ ذی الحجہ سے قے کے ساتھ دردِ سر شروع ہوا،
جو رفتہ رفتہ شدت پکڑ گیا، تکلیف موت میں بار بار مسکراتے، ۱۱ ذی الحجہ کو منگل
کے دن عصر اور مغرب کے درمیان انتقال ہوا۔
حضرت ام المومنین سیدنا خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے پائیں شریف دفن ہوئے،

marfat.com
Marfat.com

ہزاروں بندگان خدا کو آپ کی ذات سے فیض پہنچا، ممالک عربیہ میں بکثرت آپ کے مُرید اور خلیفہ تھے۔

حضرت مولانا شاہ عبدالغنی مجددی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا شاہ احمد سعید مجددی کے چھوٹے بھائی، ۱۲۳۵ھ میں دہلی میں پیدا ہوئے حفظ قرآن کے بعد والد ماجد حضرت شاہ ابوسعید اور برادر بزرگ اور مولانا شاہ عبدالعزیز محدث و شیخ محمد عابد سندھی مدنی سے تکمیلِ علوم کی، والد ماجد کے مرید اور خلیفہ تھے۔ رشد و ہدایت کے ساتھ درس حدیث بھی خوب دیتے تھے۔ محرم ۱۲۹۶ھ میں مدینہ منورہ میں آپ کا انتقال ہوا۔ اکثر مشاہیر علماء آپ کے شاگرد ہوئے۔

صنادید فرقہ دیوبندی مولانا قاسم نانوتوی، مولانا رشید احمد گنگوہی، مولوی خلیل احمد صدر مکاس مظاہر علوم سہارن پور، آپ کے شاگردوں میں سے تھے۔

مولانا شیخ محمد عابد سندھی مدنی رحمۃ اللہ علیہ

آپ مولانا احمد علی بن یعقوب سندھی کے فرزند، فقیہ و محدث، جامع علوم عقلیہ و نقلیہ تھے۔ نواح حیدرآباد سندھ میں شہر سیوہن میں پیدا ہوئے۔ علماء زبید ملک یمن سے اکتساب علوم فرمایا۔ وہاں سے صنعاء میں تشریف لائے۔ وزیر یمن نے آپ کو یکتائے عصر اور علامۂ دہر سمجھ کر اپنی لڑکی کی شادی آپ سے کر دی اور آپ امام صنعاء کی جانب سے مصر کی سفارت پر مامور ہوئے، مصر سے حب وطن کا جوش آپ کو سندھ میں لایا اور قصبہ

marfat.com
Marfat.com

نواحی میں کچھ دنوں قیام کرکے دولۂ باطنی کی ترقیوں سے مضطرب ہوکر مدینۃ الرسولؐ میں ہجرت کرکے آگئے۔ حنفیہ مصر کی جانب سے رئیس العلماء مدینہ منورہ مقرر ہوئے۔ آپ مذہب حنفیہ کے دلدادہ و جاں نثار اور حضرت سراج الامۃ امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شیدائی تھے۔ آپ کی مشہور تصانیف میں کتاب مواہب اللطیفہ علی مسند الامام ابی حنیفہ، طوالع الانوار علی الدر المختار و شرح تیسیر الوصول الی احادیث الرسولؐ و شرح بلوغ المرام علمی کتب خانوں کی زینت کا سبب ہیں۔

آپ نے مرض متعدیہ میں مبتلا ہوکر ۲۵ ربیع الاول ۱۲۵۸ھ میں ملک جان کو جان آفریں کے سپرد کیا۔ [illegible]

قافلۂ سیاست کا آخری شتر سوار

[illegible]

مولانا [illegible]

کی اولاد سے تھے۔ [illegible] ۱۲۱۵ھ میں پیدا ہوئے۔ [illegible] تعلیم اپنے بزرگوں سے حاصل کی [illegible] مروی اور عقلی [illegible]

ان کے علاوہ مولانا امام بخش صہبائی، مفتی صدر الدین آزردہ، شاہ [illegible] شاہ عبدالرشید محدث، مولانا [illegible] مولانا ناصر الدین دہلوی، مولانا [illegible] مولانا نظام الدین شہید، مولانا [illegible] اسی مکتب فکر کے علماء و مشائخ سے فیض حاصل کیا۔

لہ محمد ایوب قادری، پروفیسر۔ جنگ آزادی ۱۸۵۷ء، مطبوعہ کراچی ۱۹۵۷ء ص ۱۸۲

marfat.com
Marfat.com

اپریل ۱۸۵۵ء میں آگرہ میں جو مشہور مناظرہ پادری فنڈر سے ہوا تھا اس میں آپ ہی کامیاب ہوئے تھے۔ آپ نے عارف کامل مولانا غلام دستگیر قصوری قدس سرہٗ کے مناظرہ بہاولپور کی روئیداد تقدیس الوکیل پر شاندار تقریظ لکھی۔ اس مناظرہ میں مولانا غلام دستگیر قصوری کو مولوی خلیل احمد انبیٹھوی دیوبندی کے مقابلہ میں زبردست کامیابی ہوئی تھی۔ اور نواب محمد صادق عباسی والیٔ (سابق ریاست بہاولپور) نے اس مناظرہ کے بعد مولوی خلیل احمد انبیٹھوی کو ریاست سے نکل جانے کا حکم صادر فرما دیا تھا۔ یہ تاریخی مناظرہ ماہ شوال ۱۳۰۱ھ میں براہین قاطعہ (مؤلفہ مولوی خلیل احمد انبیٹھوی مصدقہ مولوی رشید احمد گنگوہی) کی کتاخانہ عبارت پر ہوا تھا۔ مولانا رحمت اللہ کیرانوی مہاجر مکی علیہ الرحمۃ نے تقریظ میں لکھا۔

"میں جناب مولوی رشید احمد کو رشید سمجھتا تھا مگر میرے گمان کے خلاف کچھ اور ہی نکلے۔"

اس کتاب پر علماء حرمین کی تصدیقات میں شیخ الدلائل حضرت مولانا عبدالحق مہاجر مکی رح اور حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی مولانا غلام دستگیر قصوری کی تائید فرمائی۔ [۲]

جنگ آزادی ۱۸۵۷ء میں کیرانہ میں مجاہدین آزادی کی کمان مولانا رحمت اللہ کیرانویؒ کے ہاتھ میں تھی۔ اگست ۱۸۵۷ء کو کیرانہ میں انگریزی فوج سے مجاہدین کا مقابلہ ہوا، انگریزوں کے بھاری اسلحہ خانے کے سامنے مجاہدین کی ایک نہ چلی۔ مولانا رحمت اللہ کیرانوی رح گرفتاری سے بچنے کے لیے روپوش ہو گئے۔ تلاش بسیار کے باوجود جب مولانا انگریزوں کے ہاتھ نہ آئے تو انگریزوں نے ان کو مفرور قرار دے کر ان کی تمام جائیداد ضبط کر لی۔ اور ان کی گرفتاری پر انعام مقرر کر دیا۔ ان حالات میں کیرانہ سے بچ نکلنا مولانا کے لیے بڑا محال تھا۔ مگر آپ نے اپنا نام تبدیل کر کے ہندوستان چھوڑ دینے کی دل میں ٹھانی اور جے پور، جودھپور، کے

---

[۲] تقدیس الوکیل، مطبوعہ نوری بکڈپو لاہور ص ۱۵

marfat.com
Marfat.com

تھرٹھک ریگستانوں کو عبور کرتے ہوئے سورت پہنچے تاکہ وہاں سے حجاز مقدس کی جانب ہجرت کر سکیں[1]۔ سورت پہنچ کر آپ نے مولانا خیر الدین محدث سورتی رحمۃ اللہ علیہ کی خانقاہ پر قیام کیا۔ مولانا رحمت اللہ کیرانوی کے مولانا خیر الدین محدث سورتی کے خاندان سے بڑے دیرینہ مراسم تھے۔ اور آپ متعدد بار سفر حج کے دوران یہاں قیام فرما چکے تھے۔ یہاں پہنچ کر معلوم ہوا کہ مولانا طیب سورتی رحمۃ اللہ علیہ بھی اپنے اہل خانہ کے ساتھ حجاز مقدس روانگی کی تیاری کر رہے ہیں۔ مولانا رحمت اللہ کیرانوی اور مولانا طیب سورتی نہایت خاموشی کے ساتھ ایک بادبانی کشتی پر سوار ہو کر حجاز مقدس کی جانب ہجرت کر گئے۔ صفر ۱۲۷۳ھ کی آخری تاریخوں میں جدہ پہنچے۔ یہاں سے مولانا طیب مدینہ منورہ اور مولانا کیرانوی مکہ معظمہ روانہ ہو گئے۔ مولانا نے مکہ پہنچ کر مستقل سکونت اختیار کر لی اور شوال کی ایک خیر خاتون صولت النساء بیگم کی امداد و اعانت سے ۱۲۷۴ھ میں مدرسہ صولتیہ قائم کیا۔ اور باقی ماندہ عمر درس و تدریس، وعظ و تبلیغ اور علوم دینیہ کی ترویج و اشاعت میں بسر کی۔ ۱۲ ربیع الثانی ۱۳۰۸ھ کو [illegible] سال کی عمر میں وصال ہوا۔

حصہ بخش مصطفےٰ مولانا [illegible] رحمانی مدظلہ

خان بہادر حضرت [illegible] والے نے ۱۹۰۹ء میں [illegible] تک نیچی اور [illegible] کے عہد جلیلہ تک پہنچ گئے۔ ۱۹۳۸ء میں ملازمت سے [illegible] کو حضرت امیر ملت قدس سرہٗ کی خدمت کے لیے وقف کر دیا۔

۱۹۳۶ء میں جبکہ آپ سنٹرل کالج بنگلور میں ایف اے کے طالب علم تھے۔ [illegible] میں حضرت امیر ملت قدس سرہٗ کے دست حق پرست پر سعادت بیعت حاصل کی۔

[1] رضی حیدر خواجہ، تذکرہ محدث سورتی، مطبوعہ کراچی ۱۹۸۱ء، ص ۳۸، ۳۹۰

marfat.com
Marfat.com

اور بیعت کرنے کے بعد اپنی زندگی کو اسلامی اصولوں کے مطابق ڈھال لیا۔ آپ کی طالب علمی اور ملازمت کے دوران جب بھی حضرت امیر ملت قدس سرہٗ بنگلور، میسور یا حیدرآباد دکن میں جلوہ افروز ہوتے تو آپ شب و روز حاضر خدمت ـــــــ ہونے کی سعادت حاصل کرتے اور اپنی رُوح و قلب کو نورِ ایمان کی روشنی سے منور کرتے۔ انہیں خدمات سے خوش ہو کر حضرت نے آپ کو خرقۂ خلافت عطا فرمایا۔[1]

آپ بڑے نڈر، بے باک، متدین اور فرض شناس پولیس آفیسر تھے۔

جس کام میں کوئی دوسرا افسر ہاتھ ڈالتے ہوئے گھبراتا تھا۔ آپ بے تکلف اللہ تعالیٰ کے فضل اور حضرت امیر ملت قدس سرہٗ کی امانت کے بھروسے پر اس خطرناک مہم کو سر کر لیتے تھے۔ ایک مرتبہ آپ نے خود اپنا واقعہ مدینہ منورہ سے لکھ کر ارسال فرمایا تھا کہ:۔

"میں مدراس کے علاقے میں ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس لگا ہوا تھا۔ ایک مقام پر ہندوؤں کے دو فرقوں میں فساد ہوگیا۔ عوام مندر کے مہنت کے خلاف ہوگئے تھے اور یاترا کے رتھ کے جلوس کے مزاحم تھے دونوں کے مددگاروں کا ازدحام ہوگیا۔ بھاری تعداد میں پولیس بھیجی گئی مگر ہجوم اور فساد بڑھتا ہی گیا۔ پولیس اور حکام کو بیس تیس ہزار کے مجمع نے محاصرہ میں لے لیا۔

تحصیلدار، تھانیدار اور سپاہی سب اپنی اپنی جانیں بچا کر بھاگ گئے فقط میں اور دو سپاہی رہ گئے۔ ان دو سپاہیوں میں بھی ایک ہندو تھا اور ایک مسلمان، ہر طرف خوف و ہراس چھایا ہوا تھا ہمیں بھی اپنی جان کا سخت اندیشہ تھا۔ اس وقت میں نے دیکھا کہ حضرت امیر ملت تشریف لائے اور میری پشت پر ہاتھ رکھ کر حکم دیا کہ "گھبراؤ مت" اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھو" اب تو میں شیر ہوگیا، میں نے پبلک کو

---

[1] آفتابِ عالمتاب مطبوعہ کراچی ۱۹۶۳ء صہ ۴ تذکرہ شیخ جماعت صہ ۶۷

marfat.com
Marfat.com

منتشر ہو جانے کا حکم دیا اور کہہ دیا کہ اگر چند منٹ میں منتشر نہ ہوئے تو گولی چلا دی جائیگی مگر مجمع بہت زیادہ مشتعل ہو چکا تھا کسی نے پرواہ نہ کی، چنانچہ ہم نے اللہ تعالےٰ کے بھروسے پر فائرنگ شروع کر دی۔ پانچ سات آدمی زخمی ہو گئے تو سب بھاگ کھڑے ہوئے اور ہمیں کسی قسم کا خطرہ نہ رہا۔ لطف کی بات یہ ہے کہ تحصیلدار اور دوسرے افسروں کے ڈیروں کو جنہوں نے لوٹ کھسوٹ کے برباد کر دیا تھا مگر میرا ڈیرا جو اُن کے ڈیرے ہی تھا بالکل محفوظ رہا۔[1]

واز مسقط ریٹائرڈ ہونے کے بعد حضرت امیر ملت قدس سرہٗ کے ہمراہ بمبئی کلکتہ وغیرہ مقامات میں تشریف لے گئے۔ پھر وہ حج بیت اللہ کی سعادت سے بھی بہرہ ور ہوئے واپسی پر [illegible] کی وفات کے بعد ہی آپ کو خلافت عطا کی گئی تھی۔ [illegible] حضرت امیر ملت قدس سرہٗ کے حکم پر کراچی [illegible] اور [illegible] منعقد کرانے میں [illegible] دن [illegible] رکن رہے۔[2]

[illegible] کامرانی کے [illegible] اس کانفرنس [illegible] کرنے کے [illegible] رکن رہے۔[3]

---

[1] سیرت امیر ملت ص ۴۵ تا ۴۷ کرامات امیر ملت ص ۴۳ تا ۴۷

[2] آفتاب عالمتاب ص سیرت امیر ملت ص ۲۳۶ کرامات امیر ملت ص ۱۸۱

[3] خطبات آل انڈیا سنی کانفرنس بنارس مجاہد ملت نمبر الحبیب لاہور اکتوبر ۱۹۶۰ء

marfat.com
Marfat.com

آپ بڑے متقی، پرہیزگار اور صالح بزرگ تھے۔ حضرت امیر ملت قدس سرہٗ آپ پر بہت شفقت فرماتے تھے اور آپ کے ظاہر و باطن کی اصلاح و ترقی میں توجہ فرماتے تھے۔ آپ کو بھی اپنے شیخ اور سارے پیر خانے سے کمال عقیدت و محبت تھی۔ اگر کسی سے کوئی ایسی بات سرزد ہو جاتی جو بخشی صاحب کے خیال میں توہین کا شبہ بھی رکھتی تھی تو اس سے بہت سختی سے پیش آتے سرزنش فرماتے اور ہمیشہ کے لیے ملک سلیک بند کر دیتے تھے۔ حقیقت یہ ہے کہ آپ فنا فی الشیخ کے درجہ تک پہنچے ہوئے تھے۔ [1]

آپ کی وفات حسرت آیات ۶ رمضان المبارک ۱۳۹۴ھ / ۲۲ ستمبر ۱۹۷۴ء کو مدینہ طیبہ میں ہوئی اور جنت البقیع میں دفن ہوئے۔ [2] ایک صاحبزادہ صاحب یادگار چھوڑے جو میجر جنرل کے عہدے سے ریٹائرڈ ہو کر کراچی میں مقیم ہیں۔

علاوہ ازیں آپ کی مندرجہ ذیل کتابیں یادگار ہیں۔

۱۔ آفتاب عالمتاب : اس کتاب میں حضرت امیر ملت قدس سرہٗ کی مختصر سوانح عمری اور مذہبی، ملی اور سیاسی کارناموں کا تذکرہ ہے۔

۲۔ کوکبۂ غزوہ بدر : اس میں جنگِ بدر اور اس میں شریک ہونے والے تمام غازیوں اور شہیدوں کے مختصر حالاتِ زندگی لکھے گئے ہیں۔

۳۔ تصویر یا تصور : حرمتِ تصویر اور اہمیتِ تصور پر نہایت مدلل رسالہ ہے۔

۴۔ جواہر المناقب : فضائل و مناقب حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ پر مختصر رسالہ ہے۔

۵۔ سبحۃ اصحابِ بدر : اصحابِ بدر کے اسماء و فضائل وغیرہ

۶۔ کرامات امیر ملت : حضرت امیر ملت قدس سرہٗ کی مستند اور مصدقہ اور مستند کرامات، یہ نادر کتاب ہے۔

---

[1] تذکرہ مشائخ نقشبندیہ (تکملہ) مطبوعہ لاہور صہ ۵۹۳

[2] ماہنامہ انوارِ صوفیہ قصور، نومبر ۱۹۷۴ء صہ ۳۰

marfat.com

Marfat.com

marfat.com
Marfat.com

میلادِ نور صلی اللہ علیہ وسلم

صحابہ کرام اور محفل میلاد

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں :

اِنَّهٗ كَانَ يُحَدِّثُ ذَاتَ يَوْمٍ فِىْ بَيْتِهٖ وَقَائِعَ وِلَادَتِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِقَوْمٍ فَيَسْتَبْشِرُوْنَ وَ يَحْمَدُوْنَ اللّٰهَ وَيُصَلُّوْنَ عَلَيْهِ فَاِذَا جَآءَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَلَّتْ لَكُمْ شَفَاعَتِىْ ۔

(الدر المنظم فی مولد النبی الاعظم)

(تنویر لابی الخطاب الاندلسی ذکرہ الزرقانی)

(ایک دن وہ اپنے گھر ایک اجتماع سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادتِ باسعادت کے واقعات بیان فرما رہے تھے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین بڑے محظوظ ہو کر حمدِ الٰہی اور نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر صلوٰۃ (و سلام) پڑھ رہے تھے کہ اسی اثنار میں نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا: تمھارے لیے میری شفاعت حلال ہوگئی)

marfat.com

Marfat.com

صحابہ کرام اور تعلیم میلاد

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ،

"مَرَرْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى بَيْتِ عَامِرٍ الْأَنْصَارِيِّ وَكَانَ يُعَلِّمُ وَقَائِعَ وِلَادَتِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِأَبْنَائِهِ وَعَشِيرَتِهِ وَيَقُولُ هٰذَا الْيَوْمُ هٰذَا الْيَوْمُ فَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ إِنَّ اللهَ فَتَحَ لَكَ أَبْوَابَ الرَّحْمَةِ وَمَلَائِكَةُ كُلُّهُمْ يَسْتَغْفِرُونَ لَكَ وَمَنْ فَعَلَ فِعْلَكَ نَجَى نَجَاتَكَ ."

(حوالہ مذکور)

[illegible]

فائدہ: ان دونوں روایتوں سے معلوم ہوا کہ محفل میلاد صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام کا معمول تھا اور میلاد ولادت باسعادت کے دن یعنی ۱۲ ربیع الاول شریف کو بھی محفل میلاد کا انعقاد صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی سنت ہے۔

marfat.com

Marfat.com

ستاروں کی بارش

حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ تعالےٰ عنہ اپنی والدہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادتِ باسعادت کے وقت حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئی اس رات مجھے ہر چیز سورج کی طرح روشن دکھائی دیتی تھی، میں نے ستاروں کو دیکھا تو یوں محسوس ہوتا تھا جیسے میری طرف چلے آرہے ہیں۔

نور ہی نور

حضرت صفیہ بنت عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ولادتِ باسعادت کے وقت میں حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت انجام دے رہی تھی کہ میں نے دیکھا آپ کا نور چراغ کی روشنی پر غالب آگیا، میں نے اس وقت دس نشانیاں دیکھیں:

(۱) جب آپ پیدا ہوئے تو سب سے پہلے آپ نے سجدہ کیا۔
(۲) سجدے سے سر اٹھاتے ہی فصیح و بلیغ انداز میں کہا: لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔
(۳) میں نے کاشانۂ نبوت کو آپ کے چہرۂ انور کے نور سے نور و نور پایا۔
(۴) میں آپ کو غسل دینے کا ارادہ کیا تو ہاتف نے آواز دی: اے صفیہ! تم تکلیف نہ اٹھاؤ ہم نے اپنے حبیب کو پاک و طاہر پیدا فرمایا ہے۔
(۵) میں نے معلوم کرنا چاہا کہ لڑکی ہے یا لڑکا، تو میں نے دیکھا آپ مختون اور ناف بریدہ پیدا ہوئے۔
(۶) میں نے کپڑے میں لپیٹنے کے لیے اٹھایا تو آپ کی پشت پر مہرِ نبوت تھی۔
(۷) آپ کے کندھوں کے درمیان تحریر تھا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔
(۸) وہاں سے میں نے آپ کے انوار سے بصرہ و شام کے محلات دیکھے۔
(۹) آپ کی آنکھیں سرگیں اور چہرہ متبسم تھا۔

marfat.com
Marfat.com

(۱۰) کاشانۂ اقدس پر نُورانی پرچم لہراتا نظر آیا۔

بُت سرنگوں ہو گئے

حضرت عبدالمطلب بیان فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی ولادتِ باسعادت کی شب طوافِ کعبہ میں مصروف تھا، نصف رات گزر رہی تھی کیا دیکھتا ہوں کہ مقامِ ابراہیم کی جانب بیت اللہ شریف سجدے کر رہا ہے اور اللہُ اکبر کی آوازیں بلند ہو رہی ہیں، پھر آوازیں سنائی دیں کہ اب میں مشرکوں کی نجاستوں اور زمانۂ جہالت کی ناپاکیوں سے پاک و صاف کر دیا گیا ہوں، پھر وہاں پر تمام بت سرنگوں ہو گئے، سب سے بڑا اور سب سے بڑا تھا وہ بھی اوندھے منہ گر پڑا، [illegible] دے رہا تھا کہ آواز دینے والے [illegible] کہ پرندوں کی [illegible] پکار پکار کر [illegible] کاشانۂ آمنہ [illegible] حضرت سیدہ [illegible] مبارکہ ہو۔ [illegible] ہوں۔ [illegible] سعادت مند فرزند [illegible] جو تلوار لیے کھڑا ہے اور کہہ رہا ہے، عبدالمطلب واپس [illegible] مقربین اور تمام علیین تیرے شہزادے کی ولادت سے قبل [illegible] اس پر میرا جسم لرزنے لگا اور میں فوراً باہر نکلا تاکہ قریش کو حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی ولادتِ باسعادت کی خبر دوں لیکن ہفتہ بھر میری زبان بند رہی، میں کسی سے بات بھی نہ کر سکا۔

marfat.com
Marfat.com

یہودی بوکھلا اُٹھے

جس رات حضور خاتم النبیین صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم جلوہ افروز عالم ہوئے اس دن مکہ کا ایک یہودی قریش سے پوچھنے لگا: کیا پیر کو تمھارے ہاں کوئی لڑکا پیدا ہُوا ہے؟ اُنھوں نے کہا: ہمیں خبر نہیں۔ پھر کہنے لگا: پیر کو اس امت کا رسول پیدا ہُوا ہے جس کے کندھوں کے درمیان چند خوب صورت بال ہوں گے دو رات تک وہ دُودھ نہیں پیئے گا کیونکہ کوئی اسے دُودھ پینے سے روک رکھے گا۔ قریش اس مجلس سے گھروں میں گئے تو انھیں پتا چلا کہ عبداللہ بن عبدالمطلب کے ہاں خدا تعالےٰ نے بیٹا عطا فرمایا ہے اور اس کا نام محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) رکھا ہے۔ قریش نے یہ خبر یہودی کو پہنچائی تو وہ حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کے گھر آیا، جب آپ کی زیارت سے مستفید ہوا تو آپ کے کندھوں کے درمیان وُہ علامات دیکھیں تو اس کے ہوش اُڑ گئے، جب ہوش میں آیا تو اس نے کہا، خدا کی قسم! بنی اسرائیل سے نبوت رخصت ہو کر قریش کی طرف آگئی۔ اور وُہ بوکھلا کر کہنے لگا، بخدا! یہ تم پر ایسا غلبہ پائیگا کہ مشرق و مغرب تک کے لوگ جان لیں گے۔

جھنڈے لہرانے لگے

حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں: ولادتِ باسعادت کے وقت میری آنکھوں کے سامنے سے حجاب اٹھا لئے یہاں تک کہ میں نے مشرق و مغرب دیکھ لیے۔ اسی اثناء میں میں نے تین جھنڈے دیکھے، ایک مشرق میں، دوسرا مغرب میں اور تیسرا کعبہ کی چھت پر۔ بروایتِ دیگر اپنے مکان کی چھت پر ایک جھنڈا، دُوسرا کعبہ مقدسہ پر، اور تیسرا بیت المقدس میں مسجدِ اقصٰی پر لہراتے دیکھا۔

مشکوٰۃ شریف میں ہے کہ حضور کی ولادتِ باسعادت کے وقت میرے لیے ایسا نور چمکا کہ شام تک کے محلات روشن ہو گئے۔ حضرت سیدہ

marfat.com
Marfat.com

آمنہ رضی اللہ عنہا سے میلادِ مصطفٰے صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم کے وقت اتنے کثرت سے نشانات مروی ہیں جن کا احاطہ کرنا ممکن نہیں، اللہ تعالٰے ہمیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک و مقدس روز کی برکات سے بہرہ ور ہونے کی توفیق مرحمت فرمائے۔

فرمانِ ابن جوزی محدث

آپ اپنی ایک بلند پایہ تصنیف "بیان المیلاد النبوی" میں فرماتے ہیں کہ یہ عمل جس سے ہمیشہ [illegible] ثابت ہوا ہے [illegible] مدینہ منورہ [illegible] رہنے والے [illegible] مشرق و مغرب [illegible] محفلیں قائم [illegible] عمل کرتے [illegible] پر نظر کرتے [illegible] پہنچتی [illegible] کی بدولت [illegible] کے تجربات [illegible] وہاں خوب خیر [illegible] پوتوں، نواسوں [illegible] اور سلامتی، مگر [illegible] کی برکت سے رہتا ہے۔

یہودی عورت کا ایمان اور محفلِ میلاد

ابن جوزی اس بیان کے بعد ایک نہایت ہی

marfat.com
Marfat.com

رُوح پرور اور ایمان افروز واقعہ تحریر فرماتے ہیں پڑھئے اور اپنے یقین کی دولت میں اضافہ کیجئے :

بغداد شریف میں ایک شخص ہر سال میلاد النبی (صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم) کی محفل سجاتا، اس کے پڑوس میں ایک یہودی عورت انتہائی سخت اور متعصب رہتی تھی، ایک دن اس نے بڑے تعجب سے اپنے شوہر سے کہا ہمارے اس مسلمان پڑوسی کو کیا ہوگیا جو ہمیشہ اس مہینہ میں اپنی بہت بڑی دولت، مال و زر فقراء اور مساکین پر خرچ کر دیتا ہے اور قسم قسم کے کھانے تیار کر کے کھلاتا ہے، اس کے شوہر نے کہا غالباً یہ مسلمان یہ گمان رکھتا ہے کہ اس کے نبی صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم اس ماہ میں پیدا ہوئے ہیں اور یہ خوشی ان کی ولادتِ باسعادت کے سبب کرتا ہے اس کا خیال ہے کہ ان کے نبی صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم اس خوشی و مسرت سے خوش ہوتے ہیں۔ لیکن یہودیہ نے اس بات کو تسلیم نہ کیا، اور جب رات ہوئی تو اس عورت نے خواب دیکھا کہ ایک بہت ہی نورانی شخصیت تشریف فرما ہے اور اس کے ساتھ صحابہ کرام کی ایک بہت بڑی جماعت ہے، عورت نے یہ دیکھا تو بڑی متعجب ہوئی۔ خواب ہی میں ایک صحابی سے پوچھا یہ کون سی شخصیت ہے جنہیں میں تم لوگوں میں سب سے زیادہ معزز اور بزرگ دیکھ رہی ہوں ؟ انھوں نے فرمایا : یہ محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم ہیں۔ عورت نے کہا اگر میں ان سے کچھ عرض کروں تو جواب عطا فرمائیں گے ؟ صحابہ نے فرمایا ہاں۔ تو اس نے حضور نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف بڑھنے کا ارادہ کیا، قریب آئی، سلام عرض کر کے کہا : یا رسول اللہ۔ حضور نے فرمایا، اے اللہ کی بندی ! لبیک۔ اس پر یہودیہ بے اختیار رو پڑی اور کہنے لگی آپ مجھے اس طرح کیوں نواز رہے ہیں جبکہ میں آپ کے دین پر نہیں ہوں اس پر حضور پُر نور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں نے تجھے اس لئے

marfat.com

Marfat.com

جواب دیا ہے کہ اللہ تعالےٰ تجھے ہدایت دینے والا ہے۔ اس نے
عرض کی، پھر میں گواہی دیتی ہوں کہ اللہ تعالےٰ کے سوا کوئی معبود نہیں
اور بیشک آپ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔ پھر اس کی
آنکھ کھل گئی، وہ اپنے اس خواب سے بیحد مسرور اور انتہائی خوش تھی کہ اس نے
سید الانام صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت پائی اور مشرف باسلام ہوئی اس
نے خواب ہی میں عہد کر لیا تھا کہ اگر صبح کی تو اپنا تمام مال وزر صدقہ کر دوں گی اور
محفل میلاد منعقد کروں گی۔ پھر جب اس نے صبح کی اور اپنے عہد کو پورا کرنے کا
ارادہ کیا، تو اس نے دیکھا کہ اس کا شوہر بھی نہایت خوش و خرم ہے اور اپنا تمام
مال وزر فروخت کر دیا ہے۔ اس نے اپنے شوہر سے کہا کہ
بات ہے کہ
کرام نے
تمہارے
مجھے امید
عطا فرمائی

محقق عظیم الشیخ السید محمد بن علوی المالکی کا تعارف

مصنف، حجازِ مقدس کے عظیم محقق، شیخ العرب والعجم، استاذ محترم الکرام،
الشیخ السید محمد بن علوی المالکی الحسینی المکی نے محافل میلاد النبی صلی اللہ
تعالےٰ علیہ وسلم کے انعقاد کے جواز پر ایک نہایت عمدہ، جامع اور تحقیقی

marfat.com
Marfat.com

کتاب تصنیف فرمائی ہے جس میں عدمِ جواز کے قائلین کے اعتراضات کا بڑے احسن پیرائے میں جواب دیا گیا ہے، موصوف نے اپنی اس گرانقدر تالیف کو "حول الاحتفال بالمولد النبوی الشریف" سے موسوم کیا ہے۔

عامۃ المسلمین کو اس کی افادیت سے روشناس کرانے کیلئے تلخیص پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں، دُعا فرمائیے اللہ تعالیٰ بجاہ حبیبہ الاعلیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میری اس سعی کو شرفِ قبولیت عطا فرمائے۔ آمین!

(تابش قصوری)

آغازِ کتاب

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محافلِ میلاد پر بہت کچھ لکھا جا چکا ہے جس سے ہر کہ و مہ خورد و کلاں اچھی طرح آگاہ ہے، راقم اس موضوع پر کچھ بھی لکھنا نہیں چاہتا تھا کیونکہ میرا اور مسلمان مفکرین کا ذہنی رجحان آج کل جن معاملات کی طرف مذکور ہے وہ اس مسئلہ سے بھی زیادہ اہمیت رکھتے ہیں نیز میلاد النبی صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم ایک ایسا عنوان ہے جو ہر زمانہ میں سال بھر جاری و ساری رہتا ہے جس سے بچہ بچہ آگاہ ہے، لیکن جب کثیر رفقاء نے اس مسئلہ میں میری رائے معلوم کرنے کے لیے مسلسل اصرار کیا تو اس خدشہ کے پیشِ نظر کہ اگر اس مسئلہ پر میں اپنا فیصلہ قلمبند نہ کروں تو صحیح علم کے چھپانے کا ارتکاب کرتا ہوں بناءً علیہ میں نے قلم سنبھالا۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دستِ سوال دراز کرتا ہوں کہ وہ مجھے تمام امور درست لکھنے کی توفیق عطا فرمائے آمین!

میلاد کا مفہوم

بیشک ہم میلاد شریف کے بارے میں اس بات کے قائل ہیں کہ اس سے ہمارا مقصد سیرتِ مصطفےٰ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کا بیان، درود و سلام کا پیش کرنا، آپ کے محامد و محاسن کا سننا سنانا، حاضرینِ محفل کو کھانا کھلانا اور اُمتِ مصطفےٰ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے دل کو فرحت و انبساط سے شاد کام کرنا ہے۔

marfat.com
Marfat.com

مخصوص رات بیشک ہم علی الاعلان اس بات کا اظہار کرتے ہیں کہ ہم اس بات کے قطعاً قائل نہیں کہ میلاد شریف کی محفل صرف اسی مخصوص رات میں ہی کی جا سکتی ہے بلکہ جو بھی ایسا اعتقاد رکھتا ہے وہ ہمارے نزدیک بدعتی ہے، کیونکہ نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم سے تعلق رکھنا ہر ساعت میں لازم ہے، اور یہ بھی ضروری ہے کہ تمام انسان آپ کے تعلق و ربط اور ذکر سے معمور ہوں۔

ہاں نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی ولادتِ باسعادت کے ماہِ مقدس میں میلاد شریف کی محفل منعقد کرنے والا، لوگوں کو اس کی طرف بلانے والا، ان کے شعور و آگہی کو بیدار کرنے والا حصولِ فیضان کے لحاظ سے قوی اور مضبوط ہوتا ہے کیونکہ وہ ایک زمانے کی کڑیاں دوسرے زمانے سے ملاتا ہے چنانچہ اس ماہِ مبارک میں عاشقانِ مصطفےٰ کریم ماضی کے ساتھ مربوط کرتے ہوئے حاضر سے غائب کی طرف منتقل کرتا ہے۔

وسیلۂ کبریٰ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم اللہ تعالےٰ کی [illegible] وسیلہ ہیں اور ہر مسلمان کی مرتے دم تک [illegible] ضائع نہیں کرنا چاہیے جو میلاد منعقد کرتا ہے واجب ہے کہ وہ [illegible] کہ حضور صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے [illegible] کردار، [illegible] سیرتِ مقدسہ [illegible] سیرت اور آپ کی [illegible] سے آگاہ کریں، نیز خطباء و واعظین پر یہ واجب ہے کہ لوگوں کی وعظ و نصائح کے ذریعہ خیر و فلاح کی طرف رہنمائی فرمائیں، بدعتِ سیئہ اور بداعتقادی کے شر اور فتنہ سے بچائیں۔

ہم بفضلہٖ تعالیٰ اپنے فرضِ منصبی کو پورا کرتے ہوئے اس کی طرف دعوت دیتے رہیں گے اور میلاد النبی صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی مبارک محفلوں میں شرکت کرتے رہیں گے، نیز ہم اعلان کرتے ہیں کہ ایسے اجتماعات سے محض لوگوں کو جمع کرنے کا مظاہرہ مقصود نہیں ہوتا بلکہ ایسی محافل عظیم ترین مقاصد کے حصول کیلئے

marfat.com
Marfat.com

وسیلۂ کبریٰ ہیں، اور وہ مقاصد فلاں فلاں ہیں، پھر ایسے مبارک اجتماعات سے جس شخص نے اپنے دین کے لیے کوئی بھی فائدہ نہ اٹھایا تو وہ برکاتِ میلاد سے محروم رہے گا۔

دلائلِ انعقادِ میلاد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

(۱) عذاب میں تخفیف

محافلِ میلاد النبی صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے انعقاد کا مقصد جناب احمدِ مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی ذاتِ بابرکات سے فرحت و سرور کا حاصل کرنا ہے، ایسی خوشی و مسرت سے تو ایک کافر نے بھی فائدہ اٹھایا، جیسے بخاری شریف میں ہے کہ ابولہب سے ہر پیر کو عذاب میں تخفیف ہو جاتی ہے کیونکہ اس نے اپنی کنیز ثُوَیبہ کی زبانی نبی اکرم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت کی خبر فرحت اثر سُنی تو اسے جذباتِ مسرت میں آکر آزاد کر دیا تھا، چنانچہ حافظ شمس الدین محمد ناصر الدین الدمشقی اس روایت کو اپنے اشعار میں بڑی عمدگی سے موزون فرماتے ہیں: ؎

اِذَا کَانَ کَافِرًا جَآءَ ذَمُّہٗ
تَبَّتْ یَدَاہُ فِی الْجَحِیْمِ مُخَلَّدًا
اَتٰی اِنَّہٗ فِیْ یَوْمِ الْاِثْنَیْنِ دَائِمًا
یُخَفَّفُ عَنْہُ لِلسُّرُوْرِ بِاَحْمَدَا
فَمَا الظَّنُّ بِالْعَبْدِ الَّذِیْ کَانَ عُمْرَہٗ
بِاَحْمَدَ مَسْرُوْرًا وَفَاتَ مُوَحِّدًا

(جب ابولہب کافر ہے اور اس کی مذمت میں سورۂ "تبت یدا" نازل ہوئی اور وہ دائمی دوزخی ہے پھر یہ مستند روایت کہ ابولہب سے ہر پیر کے دن ہمیشہ عذاب میں تخفیف ہو جاتی ہے

marfat.com
Marfat.com

اس سبب سے کہ اس نے احمدِ مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے میلاد شریف پر اظہارِ مسرت کیا تھا، تو ایسے شخص کے متعلق تیرا کیا گمان ہے جو اپنی تمام زندگی میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس سے فرحت و سرور حاصل کرتا ہو!

عقیدہ توحید پر جان بھی ہو!

(۲) پیر کے دن روزہ ۔ حکم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم از خود اپنی ولادت باسعادت کے دن کی تعظیم و اکرام بجا لاتے اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے [illegible] کریں جیسا کہ میلاد میں [illegible] کرنے کے لیے [illegible] ہوا اور یہی [illegible]

اور صحیح بات یہ ہے کہ اس [illegible] جاسکتے ہیں، تاہم انعقاد کی صورتیں مختلف ہو سکتی ہیں، بہرحال مروجہ [illegible] یہ روزہ رکھنے سے ہو یا کھانا کھلانے سے، ذکر مصطفےٰ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محفل ہو یا صلوٰۃ وسلام کا روح پرور اجتماع، یا آپ کی سیرت مقدسہ کا جلسہ

marfat.com
Marfat.com

(۳) فضل و رحمت

آپ کی ذاتِ اقدس سے خوشی و مسرت کا اظہار کرنا قرآن کریم کے حکم کے عین مطابق ہے۔

ارشادِ باری تعالےٰ ہے:

قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا۔

(میرے حبیب! آپ فرما دیجئے اللہ تعالےٰ کے فضل اور اس کی رحمت پر خوب خوشیاں مناؤ)

پس اللہ تعالےٰ نے ہمیں رحمت پر فرحت و سرور کے اظہار کا حکم فرمایا۔ نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی ذاتِ والا برکات تو سب سے بڑی رحمت ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ۔

(اور ہم نے آپ کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے)

(۴) عاشورہ کا روزہ

بیشک نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سابقہ زمانہ میں ظہور پذیر اہم دینی واقعات کے ساتھ ربط و تعلق ملحوظِ خاطر رکھا، چنانچہ جب کسی واقعہ کے وقوع پذیر ہونے کا وقت لوٹتا ہے تو ہمیں بھی اس کے تازہ کرنے اور اس دن کی تکریم و تعظیم بجا لانے اور اس کی آمد کی وجہ سے یاد منانے کا اہم موقعہ میسّر ہوتا ہے۔ چنانچہ حدیث شریف میں ہے کہ جب آپ ہجرت فرما کر مدینہ طیبہ جلوہ افروز ہوئے تو یہودیوں کو عاشورہ کا روزہ رکھتے پایا، آپ نے سبب معلوم فرمایا تو کہا گیا اس دن حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالےٰ نے ان کی قوم کے ساتھ فرعون کو ہلاک کر کے اس کی ابتلا سے نجات عطا فرمائی، اس دن کی یاد میں خوشی و مسرت سے اظہارِ شکرانہ کے طور پر روزہ رکھتے ہیں، آپ نے فرمایا ہم تم سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ خوشی و مسرت کا اظہار کرنے میں زیادہ حق رکھتے ہیں۔ چنانچہ اسی بناء پر نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عاشورہ کا روزہ رکھتے، نیز

marfat.com
Marfat.com

حکم فرماتے۔

ہم تسلیم کرتے ہیں کہ اگرچہ زمانہ نبوی میں اس ہیئت کذائیہ کے ساتھ میلاد کی محافل نہیں ہوتی تھیں مگر اس کی انفرادی حیثیت و کیفیت موجود تھی، تفصیل آئندہ سطور میں ملاحظہ فرمائیے گا۔

(۵) صلوٰۃ و سلام

محافلِ میلاد صلوٰۃ و سلام پر اُبھارتی ہیں، اور صلوٰۃ و سلام مطلوب و محبوب ہے اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا۔ اور [illegible] پر اُبھارتی ہیں وہ عین مطلوب و مقصودِ شریعت [illegible] فوائد و ثمرات [illegible] تفصیل [illegible]

(۶) [illegible]

فضائل [illegible] ہیں صفحوں کی [illegible] نہیں دیا جا [illegible] آپ کے فضائل [illegible] ایسی کتابیں [illegible] مقاصد پر کماحقہٗ روشنی ڈالتی ہیں۔

(۷) حقوق کی ادائیگی

اُمتِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر آپ کے حقوق جو ہم پر واجب ہیں ان کو آپ کے اوصافِ حمیدہ اور اخلاقِ جمیلہ کے بیان کرنے سے بجا لا سکتے ہیں اور اس واجب کی ادائیگی محافلِ میلاد سے پوری کی جا سکتی ہے۔ شعرائے کرام آپ کے محامد و محاسن کو

marfat.com

Marfat.com

نعت و قصائد کی صورت میں ہدیۃً پیش کرتے ہیں، ان کے اس فعل کو نبی کریم محبت و کرم سے ملاحظہ فرماتے ہیں اور اپنے انعام و اکرام سے بھی نوازتے رہتے ہیں، جب حضور سید عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نعت و تعریف کرنے والے سے اپنی خوشی و مسرت کا اظہار فرماتے ہیں تو تم اس خوش نصیب شخص سے اظہارِ شادمانی کیوں نہ کرو گے جو آپ کے شمائل و خصائل جمع کر رہا ہے، بلاشبہ محافلِ میلاد نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی خوشنودی و قُرب کے حصول کا اہم ذریعہ ہے۔

(۸) تکمیلِ ایمان رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اخلاق و خصائص، شمائل و فضائل سے افضل و اکمل و اجمل و احسن کسی بھی شخص کے نہیں، حضور سے محبت اور ایمان کی تکمیل تقاضائے شریعت ہے، اور جو چیز محبت کی زیادتی اور ایمان کی تکمیل کی زیادتی اور ایمان کی تکمیل کی داعی ہو وہ بھی اسی طرح محبوب و مطلوب ہے اور یہ نعمت میلاد النبی کی محافل سے بدرجۂ اتم پائی جا سکتی ہے۔

(۹) فضیلتِ جُمعۃ المبارک رسولِ کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے جمعۃ المبارک کے فضائل بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ "جُمعہ کے دن کو اس لیے بھی فضیلت حاصل ہے کہ اس دن حضرت آدم علیہ السلام پیدا ہوئے۔

(۱۰) حضرت آدم علیہ السلام جب حضرت آدم علیہ السلام کے یومِ کی نسبت سے جمعہ کو شرف و فضل حاصل ہے تو اس دن کو فضیلت و عظمت، بزرگی اور برتری کیوں نہ حاصل ہوتی جس میں سید الانبیاء والمرسلین جناب احمد مجتبےٰ محمد مصطفےٰ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی ولادتِ باسعادت ہوئی۔ نیز یہ عظمت و بزرگی ولادتِ باسعادت کے صرف اسی پہر کے ساتھ مختص نہیں بلکہ یومِ جمعہ کی طرح

marfat.com
Marfat.com

عام ہوگی (یعنی ہر پیر کا دن بزرگی و عظمت کا حامل قرار پائے گا، جیسے ہر جمعہ اپنے اندر خیر و برکت رکھتا ہے) تاکہ نعمتِ عظمیٰ کا شکریہ ادا کیا جا سکے، اور فیضانِ نبوت سے بہرہ ور ہوں، نیز تاریخِ انسانی میں جن واقعات کو خصوصی اہمیت حاصل ہے انھیں زندہ رکھا جائے۔

(۱۱) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی جائے میلاد

بیت اللحم سے جب شبِ معراج نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم گزر رہے تھے تو حضرت سیدنا جبریل علیہ السلام نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اس جگہ دو رکعت نماز ادا فرمالیں، آپ نے فعل ادا کیے۔ حضرت جبریل علیہ السلام نے دریافت کیا، حضور! یہ کونسی جگہ ہے؟ آپ نے فرمایا: جبریل! آپ بتائیے۔ جبریل علیہ السلام نے عرض کیا: یہ وہ جگہ ہے جہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے۔ جب ایک نبی کی جائے میلاد کی تعظیم و تکریم کا یہ عالم ہے تو سید عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مقام ولادت [illegible] کون لگا سکتا ہے!

(۱۲) محبوب و مطلوب

[illegible] ممالک میں مستحسن قرار دیا ہے، دنیا کے کونے کونے میں میلاد النبی [illegible] ہوتی آرہی ہیں جن کو بروایت حضرت [illegible] حسنہ شرعاً محبوب و مطلوب قرار دیا جا سکتا ہے کہ جس چیز کو مسلمان اچھا گمان کریں وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں بھی اچھی ہے اور جسے وہ اچھا نہ سمجھیں وہ اللہ تعالیٰ کو بھی ناپسند ہے۔ پس ذکرِ مصطفیٰ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کوئی بھی مسلمان ناپسند و مکروہ تصور نہیں کر سکتا۔

محفلِ میلاد النبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حمد و ثنا، نعت و صدقہ اور

marfat.com
Marfat.com

تعظیم وتوقیر مصطفٰے صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم سے عبارت ہے جو شرعاً مطلوب مقصود ہے۔ ایسے افعال واعمال کے بجا لانے میں بکثرت آثار واحادیث وارد ہیں۔

(۱۳) واقعاتِ انبیاء قرآن کریم میں ارشاد ہے:

وَكُلًّا نَّقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ أَنبَاءِ الرُّسُلِ مَا نُثَبِّتُ بِهِ فُؤَادَكَ۔ (سورہ ہود)

(ہم تمام رسولوں کے واقعات اس لیے حکایت کرتے ہیں تاکہ آپ کا دل مطمئن ہو)

اس ارشاد سے یہ واضح ہو رہا ہے کہ انبیاء ومرسلین کے واقعات بیان فرمانے میں یہ حکمت پوشیدہ تھی کہ سیدِ عالم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے قلبِ اطہر کو مطمئن رکھا جائے، اور یہ حقیقت ہے کہ آج ہم اپنے دلوں کو مضبوط ومستحکم رکھنے کے لیے بہت ہی زیادہ محتاج ہیں۔ پس ہمارے لیے یہ لازمی امر ہے کہ ہم سیدِ عالم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے احوال وآثار، حالات ومعجزات اور واقعات سے آگاہی حاصل کریں کیونکہ ہم آپ کی نسبت بہت زیادہ حاجت مند ہیں۔

(۱۴) امرِ خیر ہر وہ چیز جو صدرِ اول میں موجود نہ تھی اور جسے سلف صالحین نے انجام نہیں دیا ضروری نہیں کہ وہ بدعت ہی ہو اور اس کا انجام دینا حرام ٹھہرے اور اس کا انکار کرنا لازم ہو، بلکہ اس امرِ جدید کو شریعت مبارکہ کے دلائل پر پیش کرنا لازمی ہے کیونکہ جو امرِ خیر پر مشتمل ہو اس کا بجا لانا واجب، اور جو حرام پر دلالت کرے اسے حرام وناجائز ٹھہرانا لازم ہے، اگر وہ مکروہ پر مشتمل ہو تو مکروہ، مباح پر دال ہو تو مباح، اور اگر مندوب پر ہو تو ایسا فعل مستحب قرار پائیگا نیز وسائل وذرائع کا حکم مقاصد کے حکم کے مساوی وبرابر ہوگا۔

marfat.com

Marfat.com

اقسامِ بدعت

علماء کرام نے بدعت کو متعدد اقسام پر تقسیم کیا ہے، (۱) واجبہ (۲) مندوبہ (۳) مکروہہ (۴) مباح (۵) حرام۔

(۱) بدعتِ واجبہ: باطل و گمراہ لوگوں کے نظریات کا رد کرنا اور علمِ نحو کی تحصیل۔

(۲) بدعتِ مندوبہ: پل بنانا، مدارس قائم کرنا، میناروں پر اذان دینا اور اعلان جو ابتداءِ اسلام میں نہیں تھا۔

(۳) بدعتِ مکروہہ: مساجد و مصاحف کی تزئین و آرائش وغیرہ۔

(۴) بدعتِ مباحہ: آلیشان مکانات کا استعمال میں لانا اور اشیاءِ مصرف میں فراخی کرنا۔

(۵) بدعتِ حرام: [illegible]

ہر بدعت حرام نہیں

[illegible] تعالیٰ عنہم قرآن پاک کی [illegible] حرام قرار دیتے [illegible] علیہ وسلم [illegible] صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ [illegible] صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے [illegible] توسیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نمازِ تراویح کے لیے صحابہ کرام کو ایک امام کی اقتدار میں جمع نہ کرتے اور یہ اعلان نہ فرماتے:

نِعْمَتِ الْبِدْعَةُ هٰذِهٖ (یہ کتنی عمدہ بدعت ہے)

اگر یہی بات ہوتی تو تمام نافع علوم و فنون میں تصانیف و تالیفات ناجائز و حرام قرار پاتیں، اور پھر یہ بھی ہم پر واجب ہوتا کہ ہم جہاد میں کفار کے ساتھ مقابلہ

marfat.com

Marfat.com

میں تیر، تلوار اور ڈھال سے ہی کام لیتے جبکہ دشمن ہم پر گولیاں چلاتے، توپوں، ٹینکوں، آبدوزوں اور جنگی طیاروں سے تباہی مچاتے۔ نیز میناروں پر اذان دینا، پُل، مدرسے، ہسپتال، رفاہی ادارے، یتیم خانے، جیلیں بنانا سب کچھ ناجائز و حرام ہوتا۔ اس لیے علماءِ کرام نے کُل بدعۃ ضلالۃ (ہر بدعت گمراہی ہے) کو بدعت سیئہ کے ساتھ مقید فرمایا ہے۔ اس قید کی بنا پر ایسے وہ تمام واقعات جو اکابر صحابہ و تابعین عظام سے وقوع پذیر ہوئے جو رسول کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک وقت میں ظہور نہیں ہوئے تھے ان کی تصریح و تشریح ہو جاتی ہے کہ شرعاً وہ جائز اور بھلائی پر دلالت کرنے والے ہیں، آج ہم نے ایسے مسائل ایجاد کر لیے ہیں جنھیں سلف صالحین نے قطعاً انجام نہیں دیا، مثلاً نمازِ تراویح کے بعد رات کے آخری حصہ میں ایک امام کی اقتدار میں نمازِ تہجد ادا کرنا، شبینہ کا اہتمام کرنا یعنی ایک ہی شب میں قرآن کریم کا ختم کرنا، ختمِ قرآن پر دُعا، ستائیسویں شب کو نماز تہجد کے بعد امام کا خطبہ دینا، نمازِ تراویح کے لیے منادی کا یوں اعلان کرنا کہ آیئے نمازِ تراویح ادا فرمایئے، اللہ تعالیٰ تمھیں ثواب عطا فرمائے گا۔ یہ تمام امور ایسے ہیں جنھیں نہ تو نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انجام دیا اور نہ ہی سلف صالحین میں سے کسی نے ادا کیے، تو کیا انعقادِ محفلِ میلاد جو ہم کرتے ہیں یہی بدعت ہے؟ (مذکورہ امور میں بعض ہمارے ہاں نہیں ہوتے وہ صرف اسی زمانہ میں حرمین شریفین اور ممالک عربیہ میں شروع ہوئے ہیں (تلاش قصوری)

حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ایسی بات جو نئی ایجاد ہو اور وہ کتاب و سنت، اجماع یا کسی منقول کے مخالف ہو وہ بدعت سیئہ ہے، اور ہر وہ چیز جو بھلائی اور نیکی پر دلالت کرتی ہو اور مذکورہ بالا قواعد میں سے کسی ایک کے بھی مخالف نہ ہو وہ محمود و پسندیدہ ہے۔

سیدِ عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص نے اسلام

marfat.com
Marfat.com

میں کوئی اچھا طریقہ جاری کیا اور اس پر بعد میں آنے والے لوگوں نے عمل کیا تو اس کے لیے اتنا ہی اجر و ثواب ہے جس قدر لوگوں نے اس پر عمل کیا اور عمل کرنے والے کے اجر و ثواب میں کوئی کمی نہ ہوگی۔

میلادِ مصطفےٰ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی محفل منعقد کرنا اس طرح سے جیسے آپ کے ذکرِ پاک کو زندہ کرنا ہے اور یہ ہمارے نزدیک اسلام میں محبوب و مشروع ہے جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ کچھ کے اکثر اعمال اہم واقعات کی یادگاریں اور مقامات مقدسہ کی پسندیدہ [illegible] ہیں، چنانچہ صفا و مروہ کی سعی، جمرات کو کنکریاں مارنا، [illegible] یہ تمام گزرے ہوئے واقعات ہی جنہیں [illegible] شروع [illegible] سے متعلق [illegible] اس کے [illegible] اخلاص [illegible] چلے [illegible] زائل نہیں [illegible]

میلاد اور اس کی [illegible]

لوگ جو میلاد کے [illegible] ہیں [illegible] کے [illegible] کی [illegible] کے ان کی [illegible] چلے آرہے ہیں، بہرحال اللہ تعالےٰ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ اظہارِ محبت کرنے اور آپ کی تعظیم و تکریم بجا لانے پر ثواب عطا فرمایا مگر بدعت اپنانے پر نہیں۔

مزید کہتے ہیں کہ تم جان لو کہ بعض اعمال میں بدعت کا شبہ وغیرہ ہوتا ہے

marfat.com

Marfat.com

تو ایسا فعل دین سے کلیتہً اعراض کے باعث شر ہوتا ہے جیسے منافقین و فاسقین کی حالت، اس بیماری میں آخری زمانے کے اکثر امتی ہیں، اس لیے یہاں دو باتوں کا لحاظ رکھنا ضروری ہے، پہلی یہ کہ تیری ظاہری و باطنی محبت اور شوق، سنتِ مصطفٰے صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی اطاعت و فرمانبرداری کرنے والے کا یہی خاصہ ہو، نیز معروف کی معرفت اور ناپسندیدہ و مکروہ امور سے انکار کرنا تیرا خاصہ ہونا چاہیے۔ دوسری یہ کہ آپ سنت مصطفٰے صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی جانب حسبِ استطاعت لوگوں کو بلائیں اور جب یہ محسوس کریں کہ کوئی شخص شر کی طرف راغب ہے اور وہ اُسے ترک کرنے پر تیار نہیں، بلکہ اس سے بھی بڑی برائی اور گناہ کا مرتکب ہو سکتا ہے تو پھر اس امر کی دعوت دو کہ لوگ واجب یا مستحب کو تو ترک نہ کریں کیونکہ واجب یا مستحب کا ترک کرنا اس کا ناپسندیدہ منکر ہونے سے زیادہ نقصان ہے۔ پس جب بدعت میں کسی قسم کی مصلحت پائی جائے اور وہاں خیر و مصلحت شروع بھی ہو تو جہاں تک ممکن ہو اس سے نہ روکا جائے، کیونکہ لوگ اس وقت تک کسی چیز کو ترک کرنے پر آمادہ نہیں ہوتے جب تک اس کے بدلے کوئی دوسری چیز حاصل نہیں کر لیتے، اور اگر کسی شخص کو کبھی اچھائی یا نیکی چھوڑنی بھی پڑے تو اسے چاہئے کہ اس کی مثل یا اس سے بہتر کی طرف راغب ہو۔ رسول کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے میلاد کی تعظیم اور سالانہ محفلِ میلاد کا انعقاد اچھے ارادے اور نیک نیتی سے کرنے والے کو ابن تیمیہ اجرِ عظیم کا مستحق ٹھہراتا ہے اور کہتا ہے کہ اس میں نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی تعظیم و تکریم کا پہلو نمایاں ہوتا ہے، البتہ بعض لوگ اسے اچھا نہیں سمجھتے، جبکہ بعض کے نزدیک یہ مستحسن امر ہے۔ جیسا کہ حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی خدمت میں کسی امیر کی حکایت بیان کی گئی کہ اس نے قرآن کریم کی آرائش و زیبائش پر اتنے دینار خرچ کئے ہیں، آپ نے فرمایا۔ یہ مصحف شریف پر سونا خرچ کرنے سے افضل ہیں، باوجودیکہ حضرت امام

marfat.com
Marfat.com

احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب میں قرآن کریم پر نقش و نگار مکروہ ہیں۔
فقہاء کرام میں سے ایک فقیہ نے یوں وضاحت فرمائی کہ مذکور الصدر رئیس نے ایک ہزار روپے قرآن کریم کے اوراق کی جزبندی اور حروف کو نمایاں کرانے پر صرف کیے تھے، چونکہ اس میں دونوں امر پائے جاتے ہیں اس لیے امام نے مصلحت کی بناء پر عمدہ و افضل فرمایا اور نقص کے باعث اس پر نقش و نگار کو ناپسند کیا (اس حکایت سے ابن تیمیہ کے نزدیک محفلِ میلاد کا مشروع ہونے کے باعث منعقد کرنا بہتر و افضل ہے اور بدعت کی وجہ سے ناپسند و ممنوع)

میلاد کا مفہوم ہمارا عقیدہ ہے کہ محفلِ میلاد النبی صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کسی خاص کیفیت سے منحصر نہیں اور نہ ہی لوگوں پر اس کا اہتمام و التزام لازم ہے، ہر وہ چیز جو خیر و برکت کی داعی ہو اور لوگوں کو ہدایت اور راہِ راست پر جمع کرتی ہو ان کے دینی و دنیوی امور میں سود مند ثابت ہو تو ایسی محفل سے اغراض و مقاصد کی تحصیل حاصل ہو جاتی ہے۔ پس جب ہم کسی ایسے محفل میں جہاں قرآنی کریم سے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے محامد و محاسن پر دلالت کرنے والی آیات پڑھی جائیں آپ کے شمائل و خصائل، فضائل و خصائص، جہاد و غزوات اور معجزات کا بیان ہو۔ اگرچہ یہ حالات و واقعات کا تعلق میلاد سے نہ بھی ہو جو عرف عام میں میلاد کے ساتھ کیے جاتے ہیں، تب بھی ہمارا مقصد حاصل ہو جاتا ہے۔ یعنی ایسی مجلس کے انعقاد کرنے سے میلاد کا مفہوم و مطالب ثابت اور مستحق ہو جاتے ہیں اور ایسی صورت میں کوئی ایک کا بھی اختلاف نہیں ہے۔

marfat.com
Marfat.com

عجائبات میلاد مصطفیٰ

(صلی اللہ علیہ وسلم)

ابو محمد آدم علیہ السلام

حضرت سیدنا آدم علیہ السلام کی کنیت ابو محمد ہے' تفاسیر' احادیث' آثار تواریخ اور کتب سیر میں اس کنیت کو ائمہ کرام' محدثین عظام' علماء اور مورخین نے تسلسل سے تحریر کیا ہے۔ مگر تعجب ہے کہ کسی بھی انسان نے حضرت عبدالمطلب سے پہلے اپنی اولاد کے لئے اسم محمد کو علم نہ بنایا' جبکہ انبیاء و مرسلین اپنی اپنی قوموں اور امتوں کو نبی اکرم رسول اعظم سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف حمیدہ کمالات جمیلہ سے آگاہ فرماتے رہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی جلالت شان نے ہر دل کو مرعوب کر رکھا تھا۔ بناء علیہ کسی بھی شخص کو اپنے بیٹے کا نام محمد رکھنے کی جرات نہ ہوئی۔ خصوصاً" ابو البشر سیدنا آدم علیہ السلام ساق عرش کے علاوہ جنت کے دروازوں' محلات اور درختوں کے پتوں' حوروں کی آنکھوں اور پیشانیوں پر اسم محمد نقش شدہ دیکھ چکے تھے' پھر لطف کی بات یہ ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے پانچ صد فرزند بھی عطا فرمائے مگر کسی ایک بیٹے کا نام حضور کے نام نامی پر نہ

marfat.com
Marfat.com

رکھا بلکہ معلومات کا تو یہ عالم تھا کہ اپنی لغزش بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسم گرامی کے وسیلہ جلیلہ سے معاف کرائی۔

بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جب آدم علیہ السلام کو ابو محمد کنیت سے نوازا تو انہوں نے عرض کیا یا رب لم کنیتنی ابا محمد؟ الٰہی میری کنیت ابو محمد کس سبب سے ہے؟ ارشاد ہوا ارفع راسک اپنا سر مبارک اٹھایئے اور اوپر دیکھئے فرفع راسہ تو انہوں نے سر اقدس اوپر اٹھایا فرای نور محمد صلی اللہ علیہ وسلم فی سرادق العرش انہوں نے نور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ساق عرش پر دیکھا تو عرض کی الٰہی ما ھذا النور ھذا من ذریتک یہ اس عظیم نبی کا نور ہے جو تمہاری اولاد سے ہوگا اسمہ فی السماء احمد و فی الارض محمد۔ ان کا اسم گرامی آسمانوں میں احمد اور زمین پر محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے لولاہ ما خلقتک تو اسے نہ ہوتا [illegible] ہوتا نہ تجھے پیدا کرتا لولاہ ما خلقت [illegible] ہوتا [illegible] ہوا کہ ہر ایک [illegible]

تمنائے زیارت

اللہ تعالیٰ جلا و علیٰ نے جب سیدنا آدم علیہ السلام کی پشت مبارک میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نور کو ودیعت فرمایا تو ان کی پشت مبارک کے پیچھے کھڑے ہو کر فرشتے درود و سلام پڑھنے لگے سیدنا آدم علیہ السلام نے عرض کیا الٰہی؟ فرشتے میرے پیچھے کھڑے کیا دیکھ کر درود و سلام پڑھ رہے ہیں۔ آواز آئی ینظرون الی نور محمد و یصلون علیہ۔ یہ نور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے محظوظ

marfat.com
Marfat.com

ہو کر ان پر درود شریف پڑھ رہے ہیں تو آپ کے قلب اطہر میں بھی نورانیت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم دیکھنے کی خواہش پیدا ہوئی عرض کیا یا اللہ؟ مجھے بھی اس نور مقدس کی زیارت سے مشرف فرما تو اللہ تعالیٰ نے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے نور کو ان کی انگلیوں کے ناخنوں میں ظاہر فرمایا۔ حضرت آدم علیہ السلام نے فرط محبت سے انگوٹھے چوم کر آنکھ پر لگا لئے پھر کیا ہوا۔ مولوی عبدالستار صاحب اکرام محمدی میں تحریر کرتے ہیں:

حضرت نے اوہ انگلی چم کے اکھاں اوپر لائی
پڑھ صلوات نبی دے لئے عزت خوب بڑھائی
بانگ و چالے سنت آدم اوتھوں مومن کر دے
نام نبی دا سن انگوٹھے چم اکھیاں تے دھر دے

خوشبو ہی خوشبو

مواہب لدنیہ میں ہے کہ پشت در پشت نور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اصلاب طاہرہ اور ارحام فاخرہ میں منتقل ہوتا ہوا حضرت عبدالمطلب کی صلب مبارک میں جلوہ افروز ہوا' جوانی کے عالم میں آپ ایک دن حطیم کعبہ میں سو گئے۔ جب بیدار ہوئے تو عجیب کیفیت تھی' آنکھوں میں سرمہ' سر پر تیل لگا ہوا اور نہایت دیدہ زیب لباس سے مرصع ہیں نیز حسن و جمال کا عالم ہی کچھ اور ہے حضرت عبدالمطلب اپنی اس نرالی ہیئت پر سخت حیرت زدہ اپنے والد ماجد ہاشم بن عبد مناف کی خدمت میں حاضر ہوئے وہ انہیں قریش کاہنوں کے پاس لائے' اور مذکورہ واقعہ بیان فرمایا۔ کاہنوں نے جواب دیا اللہ تعالیٰ عبدالمطلب کو نکاح کا حکم فرما رہا ہے چنانچہ آپ نے پہلے قید سے عقد کیا وہ جلد ہی فوت ہو گئیں تو فاطمہ بنت عمرو سے نکاح ہوا۔ جس کے بطن اطہر سے حضرت عبداللہ پیدا ہوئے۔ بیان کرتے ہیں کہ جب تک نور

marfat.com
Marfat.com

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عبدالمطلب کی پشت مبارک میں جلوہ افروز رہا ان کے بدن مبارک سے ہر وقت بھینی بھینی روح پرور خوشبو آتی رہتی تھی جہاں سے گزرتے فضا مشکبار ہو جاتی نیز بیان کرتے ہیں اگر مکہ مکرمہ میں قحط پڑ جاتا تو لوگ حضرت عبدالمطلب کا ہاتھ تھامے کوہ ثبیر پر لے آتے اور ان کے توسل سے بارش کی دعا مانگتے تو بارانِ رحمت کا نزول ہوتا اور قحط ختم ہو جاتا۔

مشرق و مغرب کا مالک

مستدرک الوافی میں ہے کہ ایک بار حضرت عبدالمطلب نے خواب دیکھا کہ ان کے سامنے اچانک ایک درخت نمودار ہوا ہے اور دیکھتے ہی دیکھتے اس نے اس تیزی سے بڑھنا شروع کیا کہ مشرق و مغرب کا درمیانی حصہ اس کی شاخیں پھیل گئیں' جڑیں تحت الثریٰ کی تہوں میں اتر گئیں اور ان سے دنیا کی ہر شے زینت کرنے لگی اچانک ایک گروہ آیا جو اس درخت کو اکھاڑنے کے درپے ہو گیا۔ اسی اثناء میں ایک نظری جماعت ظاہر ہوئی جو اس گروہ کو بھگا دیا اور اس درخت کی حفاظت میں لگ گئی۔ جب حضرت عبدالمطلب بیدار ہوئے تو انہوں نے اپنے اس خواب کی تعبیر کے لئے ایک یہودی معتبر کے ہاں گئے۔ خواب سن کر اس نے کہا کہ تمہارا خیال ہے پریشان ہونے کی چنداں ضرورت نہیں۔ کہ جو کچھ آپ نے دیکھا ہے محض وہم و گمان تصور کر کے بھلا دینا چاہئے۔ چنانچہ وہاں سے چلے اور ایک معمر خاتون قریشیہ کے پاس آئے اسے خواب سنایا۔ وہ فوراً کہنے لگی ان صدق رؤیاک لیخرجن من صلبک رجل یملک المشرق والمغرب۔

پشت تیری تھیں بچہ ہوی رب دیاں سجھ عطائیں
مالک ہوی کل دنیا دا مشرق و مغرب تائیں

حفیظ جالندھری مرحوم اس تعبیر کو یوں موزوں فرماتے ہیں:

marfat.com
Marfat.com

جوانی کے دنوں میں اک نرالا خواب دیکھا تھا
درخت نسل ہاشم اس قدر شاداب دیکھا تھا
کہ اس کے سایہ میں دونوں جہاں معلوم ہوتے تھے
مکان و لامکاں دو شنیاں معلوم ہوتے تھے

عبرتناک انجام

جوں جوں ظہور نور محمدی کا وقت قریب آتا جا رہا تھا توں توں شیطان اپنی ذریت کے ذریعے نئے نئے جال بن کر انہیں ختم کرنے کے منصوبے مرتب کرتا رہتا تھا ادھر عبدالمطلب کی پشت مبارک سے حضرت عبداللہ کے صلب اطہر میں نور نبوت جاگزین ہوا تو ادھر شیطان نے حضرت عبداللہ پر طرح طرح کے وار چلانے شروع کر دیئے۔ حضرت عبداللہ نہ صرف عبدالمطلب ہی کی آنکھ کا تارا تھے بلکہ اس قریشی' ہاشمی شہزادے پر مکہ مکرمہ کا ہر بچہ بوڑھا' نوجوان' مرد و زن شیدا تھے۔ اس رعنا جواں کا حسن و جمال دیدنی تھا' شرافت کا یہ پتلا ایک روز طواف کعبہ سے فارغ ہو کر گھر کی طرف پلٹا ہی تھا کہ بنت مرالخثعمیہ جمینہ نے آپ کو اپنی طرف رغبت دلائی اور اپنی خواہش کی تکمیل پر ایک سو اونٹوں کے عطیہ کی پیشکش بھی کی تو حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک غیرت مند انسان کی طرح نہ صرف اس کی تمنا کا جنازہ نکال دیا بلکہ اس کی پیشکش کو پائے حقارت سے ٹھکراتے ہوئے گویا ہوئے۔

فصل حرام کے ارتکاب سے تو مر جانا ہی اچھا۔ حلال کو بیشک میں پسند کرتا ہوں مگر اس کے لئے اعلان ضروری ہے کہ تم مجھے بہکاتی اور پھسلاتی ہو مگر شریف انسان کو لازم ہے کہ اپنی عزت اور دین کی حفاظت کرے۔

marfat.com
Marfat.com

دکھائی مرد نے جب اس طرح سے شوکت ایماں
ہوئی شرمندہ عورت پست ہو کر رہ گیا شیطان

اس کے بعد جب گھر تشریف لائے تو حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طبیعت پر بے حد بوجھ تھا کہ میرے جیسے عفت مآب کی طرف اسے دیکھنے کی جرات تک کیوں ہوئی؟ والد ماجد نے آپ کی اندرونی کیفیت کو جاننے کی کوشش کی مگر ایک غیرت مند انسان کی طرح آپ نے شرم و حیا سے کام لیتے ہوئے عرض کیا۔ ابا جان! اجازت فرمایئے تاکہ میں ہرن کا شکار کھیل آؤں؟ حضرت عبدالمطلب نے اجازت فرمائی۔ شکار کے لئے باہر نکلنے کے لئے انہی دنوں یمن سے آئے ہوئے پانچ یہودی تاجر مکہ مکرمہ سے روانگی کا سامان باندھتے باتیں کرتے جا رہے تھے ان میں سے ایک نے کہا میں نے راستہ میں سنا ہے کہ وادی عرب میں ایک نبی کا ظہور ہو گا وہ ابراہیمی دین مکمل کرے گا اور بتوں کی پوجا سے تیرے نے ہمیں روکے گا اور تمام اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ پسند [illegible] کے علاوہ نہیں ہو گی [illegible] سے ہو گا [illegible] شکل میں [illegible] میں نے تمہاری [illegible] خوشی کے لئے یہاں سے آیا ہوں اور [illegible] بھلا چاہتے ہو تو سنو آج کل پروردگار کی توجہ عرب کے [illegible] طرف مبذول ہے مکہ مکرمہ کے سردار عبدالمطلب کے صاحبزادے عبداللہ کی پشت میں اس نبی کا نور منتقل ہو چکا ہے عنقریب اس کی ولادت اسی شہر مقدس میں ہوا چاہتی ہے۔ اگر میری بات مانو تو عبداللہ ابن عبدالمطلب کو قتل کر دو' وہ بہت جلد

marfat.com
Marfat.com

اس وادی میں ہرنوں کے شکار کے لئے آنے والا ہے۔

سحر کے وقت نکلو غار سے میدان میں جاؤ۔ وہیں اس نوجوان کو قتل کر ڈالو جہاں پاؤ۔ اسی اثناء میں حضرت عبداللہ شکار کھیلتے ہوئے ان یہودیوں کے قریب پہنچ گئے۔

ادھر پانچوں یہودی بھی اندھیرے غار سے نکلے
یہ بزدل گھڑ و چڑھے اس دامن کوہسار سے نکلے
جوان ہاشمی کی جستجو تھی ان کمینوں کو
کہ شیطان نے حسد سے بھر دیا تھا ان کے سینوں کو
یہودی گھڑ چڑھوں نے دفعتہ پیدل کو آ گھیرا
نظر تلوار آئی دیدہ حیراں جدھر پھیرا
مگر یہ شیر تلواروں کے سایہ سے نہ گھبرایا
مثال برق کوندا' پشت تو سن پر چلا آیا
پکارا پہلے بتلا دو کہ حملے کا سبب کیا ہے
وہ بولے ایک ہی مقصد ہے تجھ کو قتل کرنا ہے

آناً" فاناً" انہوں نے آپ پر حملہ کر دیا' آپ نے وار روکے اور بہادری کے ایسے جوہر دکھائے کہ پہلے ہی ہلے ان کا ایک ساتھی ڈھیر ہو گیا۔ وہ تجربہ کار' جنگجو اور پختہ عمر رکھتے تھے جبکہ آپ عالم شباب میں قدم رکھ رہے تھے تاہم خاصی دیر تک مقابلہ جاری رہا۔ اس دوران حضرت وہب بن عبد مناف حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے والد ماجد کا اونٹ گم ہو گیا اس کی تلاش میں ادھر آ نکلے اور حضرت عبداللہ کو چار آدمیوں سے برسرپیکار دیکھا' ان کے دل میں معاونت کا خیال آیا اور انہی میں تھے کہ اچانک پاؤں میں کپڑا الجھ گیا اور گر پڑے۔ دوبارہ قصد کیا تو پھسل گئے' سر پر چوٹ آ گئی' تیسری مرتبہ پھر خون نے جوش مارا تو اچانک اژدہا راہ میں حائل ہو

marfat.com
Marfat.com

گیا' تقدیر پر شاکر دل میں سوچا کہ اب آنکھیں بند کرلوں کیونکہ میں ہاشمی شہزادہ کو قتل ہوتے دیکھ نہیں سکتا اس بات کے دل میں آتے ہی کیا دیکھتا ہوں کہ چار فرشتے آسمان سے اترے اور ان یہودیوں کو ختم کر ڈالا۔ حضرت وہب وہاں پہنچے دیکھا ان کے سر قلم ہو چکے ہیں۔

marfat.com
Marfat.com

وہ نور لم یزل جس کی جھلک تھی روئے انور میں
نظر آنے لگی اس کی جھلک تقدیر مادر میں

انا ابن ذبیحین

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے میلاد کا تزکرہ بارہا فرمایا۔ انہیں واقعات والادت میں آپ کے والد ماجد حضرت عبداللہ ابن عبدالمطلب کے میلاد پاک کی کیفیت بیان فرمائی جو بڑی تعجب خیز لیکن ایمان افروز ہے۔ جسے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑے والہانہ انداز میں بیان کرتے ہوئے فرمایا **انا ابن ذبیحین**۔ میں دو ذبیحوں کا بیٹا ہوں۔ یعنی حضرت سیدنا اسماعیل ذبیح عظیم علیہ السلام اور حضرت سیدنا عبداللہ بن عبدالمطلب جن کے ذبح کا واقعہ بڑا دل دوز ہے' جو مکہ مکرمہ ہی میں ظہور پذیر ہوا' قصہ قدرے طویل ہے مگر اختصارا تحریر کیا جاتا ہے۔

بیان کرتے ہیں کہ ایک دن حضرت عبدالمطلب نے دعا مانگی' الٰہی! تو مجھے دس بیٹے عطا فرما' جوان ہونے پر ان میں سے ایک تیری راہ میں قربان کروں گا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو مختلف ازواج سے دس فرزند عنایت کئے جن میں حضرت عبداللہ تمام سے فائق تھے' وعدہ کے مطابق حضرت عبداللہ کے ذبح کرنے کا پروگرام بنا اور منادی کردی گئی مگر مکہ مکرمہ کے تمام لوگ کیا یگانے کیا بیگانے حضرت عبداللہ کی قربانی کے خلاف رائے دینے لگے بھائیوں نے اپنی اپنی قربانی کی پیشکش کردی۔ معاملہ نہایت نازک ہو آگیا آخر سرکردہ حضرات نے فیصلہ دیا کہ حضرت عبداللہ اور دس اونٹوں کے درمیان قرعہ اندازی کی جائے اور جب تک اونٹوں کے نام قرعہ فال نہ نکلے دس دس کا اضافہ کیا جائے چنانچہ دسویں مرتبہ ایک سو اونٹوں کے نام قرعہ نکلا۔ جو حضرت عبدالمطلب نے اپنے بیٹے کے فدیہ میں ذبح کردیئے۔ اس طرح حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی اللہ تعالیٰ نے زندگی محفوظ رکھی اور عظمت و رفعت

marfat.com
Marfat.com

کو چار چاند لگا دیئے۔ دراصل دور جاہلیت میں سرداران مکہ نے یہ طے کر رکھا تھا کہ قتل کے بدلے قتل یا فدیہ و قصاص میں دس اونٹ مقتول کے ورثا کو دیئے ہوں گے۔ اسی بنا پر حضرت عبداللہ اور دس اونٹوں کے درمیان قرعہ اندازی عمل میں آئی۔ مگر حضرت عبداللہ کے فدیہ میں سو اونٹوں کی قربانی کے بعد مقتول کے ورثاء کے لئے یک صد اونٹ ہی جزیہ شہرت پکڑ گیا جو حجاز مقدس میں قبائلی سطح پر آج بھی قائم ہے۔ لہٰذا ابن ذبیحین اسی کی طرف مشہور ہے نیز اس قربانی کے بعد سب سے بڑا فائدہ یہ ہوا کہ جو لوگ دس اونٹوں کے بدلے میں انسان کو قتل کرنا آسان سمجھتے تھے اب ان کو سو اونٹوں کی ادائیگی کے بوجھ نے قتل سے اجتناب کی راہ دکھائی۔ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت سے قتل ہی قتل کے دروازے مقفل ہونا شروع ہو گئے تھے مگر ذاتی انا کی خاطر انسان جب درندگی پر اتر آتا ہے تو اسے کچھ سجھائی نہیں دیتا وہ بہرحال نفس امارہ کی خواہش کو پورا کرتا ہے چنانچہ ابوجہل نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو شہید کرانے کا منصوبہ مرتب کیا اور قاتل کے لئے اس نے بھی سو اونٹوں کا انعام مقرر کیا مگر آپ کی حفاظت و صیانت تو اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ کرم پر لے رکھی تھی۔ وللہ [illegible] حبیب جس طرح چاہو جہاں چاہو تدابیر کرو تمہاری خاطر ہم خود کریں گے باقی دیر تمہارے دشمنوں سے ہم خود نمٹ لیں گے۔

مٹ گئے ہیں مٹ جائیں گے اعدا تیرے
پر نہ مٹا ہے نہ مٹے گا کبھی چرچا تیرا
فرش والے تیری شوکت کا علو کیا جانیں
خسروا! عرش پہ بھی اڑتا ہے پھریرا تیرا

marfat.com
Marfat.com

جبین منور

حضرت ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ایک دن چرخہ کات رہی تھیں جبکہ قریب ہی سید عالم' حبیب مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نعلین شریف مرمت فرما رہے تھے۔ گرمی کے باعث جبین مصطفیٰ علیہ السلام پر پسینے کے قطرے ستاروں کی طرح چمک رہے تھے' ایسے محسوس ہوتا تھا کہ جمال حبیب' پر انوار کی بارش ہو رہی ہے۔ حضرت ام المومنین فرماتی ہیں **فجعل جبینه یعرق و جعل عرقه یتولد نورا فبهت** یہ منظر دیکھ کر میں مبہوت ہو گئی **فقال مالک بهت؟ قلت جعل جبینک یعرق و جعل عرقک یتولد نورا**۔ آپ نے دریافت فرمایا۔ عائشہ! تم مبہوت کیوں ہو رہی ہو۔ میں نے عرض کیا۔ آپ کی جبین اقدس پر پسینہ اس انداز میں پیدا ہو رہا ہے گویا اس سے نور کے فوارے پھوٹ رہے ہیں **و لو راک ابو کبیر هذلی یعلم انک احق بشعره حیث یقول**۔ اگر آپ کی اس کیفیت کو ابو کبیر ہذلی (شاعر) دیکھ لیتا تو یقیناً پکار اٹھتا کہ حقیقتاً آپ ہی کی ذات اقدس اس کے ان اشعار کی مصداق ہے:

و مبرا من کل غیر حیضة
و فساد عرضعة و داء مغیل
و اذا انظرت الی اسرة وجهه
برقت بروق العارض المتهلل

ترجمہ: آپ کی ذات حیض کی ہر آلودگی اور دودھ پلانے والی کی اس خرابی سے بری ہے جو زمانہ شیر نوشی میں مرض صحبت سے ہوتی ہے۔

اور جب آپ کی پیشانی کے شکن دیکھتا ہوں تو وہ ایسے چمکتے ہوئے محسوس ہوتے ہیں جیسے باریک سے بادل میں چاند چمکنا دکھائی دیتا ہے۔

marfat.com
Marfat.com

فوضع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما کان فی یدہ و قام' اتی' فقبل بین عینی و قال جزاک اللہ یا عائشہ خیرا فما انکرانی سررت کسروری بکلامک۔

یہ اشعار سنتے ہی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ میں جو کچھ بھی تھا رکھ دیا۔ اور کھڑے ہوئے اور میرے پاس تشریف لاتے ہی میری پیشانی چوم لی پھر آپ نے دعا سے نوازا فرمایا اے عائشہ! اللہ تعالیٰ تجھے جزائے خیر عطا فرمائے' مجھے جتنا تک یاد پڑتا ہے اتنا کبھی خوش نہیں ہوا جتنا آج تیرے اشعار پڑھنے سے مجھے بے حد سرور حاصل ہوا ہے۔ (دلائل)

واضح ہوا کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ذکر سے سرور حاصل کرتے ہیں اور خوشی و مسرت کے عالم میں ذکر کرنے والوں کو اپنی دعاؤں سے بھی نوازتے رہتے ہیں۔

خوشبودار سانپ

حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم کی ایک جماعت حج کے لیے مکہ مکرمہ کی طرف روانہ ہوئی' جن میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی شامل تھے راستہ میں انہوں نے ایک نہایت خوبصورت سیاہ رنگ کا سانپ دیکھا یتضوع منہ ریح المسک فقلت لا صحابی امکثوا فلست ببارح حتی انظر الی ما یصیر امر ھذہ الحیۃ ما بشت ان ماتت فعمدت الی خرقۃ بیضاء فلففتھا فیھا ثم یحتھا من الطریق فلففتھا (الی آخر)

جس سے کستوری کی خوشبو آ رہی تھی۔ میں نے اپنے رفقاء سے کہا آپ جائیے اور میں اس وقت تک یہاں سے آگے نہیں بڑھوں گا جب تک اس کے

marfat.com
Marfat.com

انجام کو نہیں دیکھ پاتا' وہ سانپ کوئی چیز کھا رہا تھا' اس کے کھاتے ہی وہ مر گیا۔ میں نے سانپ کو ایک سفید کپڑے میں لپیٹ کر راستے کی ایک جانب دفن کر دیا۔ پھر اپنے ساتھیوں سے جاملا۔

واللہ ! ابھی میں ساتھیوں کے پاس بیٹھا ہی تھا کہ مغرب کی طرف سے چار عورتیں آئیں ان میں سے ایک نے پوچھا تم میں سے عمرو کو کس نے دفن کیا ہے۔ ہم نے دریافت کیا عمرو کون؟ اس نے کہا وہ سانپ! میں نے کہا' میں دفن کر کے آرہا ہوں' وہ عورت بولی! بخدا تو نے دن کو روزہ رکھنے' رات کو عبادت کرنے اور شب و روز نیکی کی تبلیغ کرنے والے کو دفن کر دیا۔ جو تمہارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے چار سو سال قبل تعریف سن کر آسمان پر ایمان لایا تھا۔ یہ سن کر ہم نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔ پھر حج کعبہ کی سعادت عظمیٰ حاصل کر کے مدینہ طیبہ واپسی پر حضرت امیرالمومنین سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور خوشبودار سانپ کا قصہ پیش کیا۔

تو حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا تم سچ کہتے ہو کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا آپ فرما رہے تھے کہ وہ میرے مبعوث ہونے سے چار سو سال پہلے آسمان پر ایمان لایا تھا۔

سبحان اللہ صدیوں پہلے آمد مصطفیٰ اور میلاد حبیب کی انتظار رہی' جب دنیا میں جلوہ افروز ہو گئے تو خضر عشاق کی تمنائیں بر آئیں اور حضور کی محبت کے باعث انسان تو انسان جنات اور حیوانات جنہیں آپ سے پیار تھا ان میں قدرتی طور پر خوشبو پیدا کر کے اللہ تعالیٰ نے عظمت محبوب کا سکہ بٹھا دیا۔

وہ شمع کیسے بجھے...؟

ملفوظات اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ میں ایک سوال "میلاد

marfat.com
Marfat.com

شریف میں جھاڑ' فانوس وغیرہ سے زیب و زینت اسراف ہے یا نہیں؟ اس کے جواب میں ارشاد کے عنوان سے درج ذیل عبارت درج ہے پڑھئے اور اپنے ایمان کی دولت میں اضافہ کیجئے۔

ارشاد! علماء فرماتے ہیں لا خیر فی الاسراف و لا اسراف فی الخیر' جس شے سے تعظیم ذکر شریف مقصود ہو ہرگز ممنوع نہیں ہو سکتی۔ امام غزالی علیہ الرحمتہ نے احیاء العلوم شریف میں سید ابو علی رودباری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے نقل کیا کہ ایک بندہ صالح نے مجلس ذکر شریف ترتیب دی اور اس میں ایک ہزار شمعیں روشن کیں' ایک شخص نابینا بھی آیا' اور یہ کیفیت دیکھ کر واپس جانے لگے' بی مجلس نے ہاتھ کا اشارہ کیا' اور کہنے لگا' فرمایا حضرت میں نے خیر خدا کے لئے روشنی کی' بجھا دیجئے' کوشش کی مگر کوئی شمع نہ بجھی' تب فرمایا کسی شاعر نے۔

فانوس بن کے جس کی حفاظت ہوا کرے
وہ شمع کیسے بجھے جسے روشن خدا کرے

غالباً مولانا ظفر علی خان نے اسی مضمون کو کہا ہے۔

نور خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن
پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

اس آیت کا مولوی عبدالستار صاحب یوں ترجمہ کرتے ہیں۔

پھونکاں مار بجھایا لوڑن نور محمد والا
نور محمد کدے نہ بجھ سی وعدہ حق تعالیٰ

—○—

marfat.com
Marfat.com

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اسلام

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ اکابر صحابہ میں شمار ہوتے ہی' عشرہ مبشرہ اور السابقون الاولون میں شامل ہیں' سید عالم ﷺ کے رفقاء خاص میں آپ ممتاز مقام پر فائز تھے' سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نگاہ میں وہ خلفاء رسول کریم ﷺ کے منصب پر فائز ہونے کی صلاحیتوں سے آراستہ تھے۔ آپ ہی کے فیصلہ اور ایثار کے باعث حضرت سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ الرسول اور امیر المومنین منتخب ہوئے۔ ۳۲ھ کو پچھتر برس کی عمر شریف میں وصال پایا' ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے قبل از وصال' نبی کریم ﷺ کے روضہ پاک میں دفن کرنے کی پیش کش فرمائی تو آپ نے فرمایا۔ "مجھے حضور ﷺ کے پاس لیٹنے سے شرم آتی ہے لہٰذا جنت البقیع میں دفن کیا جائے"۔ آپ کی وصیت کے مطابق حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نماز جنازہ پڑھائی' نبی کریم ﷺ کے شہزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عثمان بن مظعون کے ساتھ ہی قبر میں دفن کئے گئے اور معلم الامتہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو آپ کے پڑوسی اور رفیق خاص تھے بعد از وصال انہیں آپ کے پہلو میں دفن کیا گیا گویا کہ وہ عالم دنیا و عالم برزخ میں

marfat.com
Marfat.com

منازل قرب سے شاد کام ہوئے' ان گنت خوبیوں کے مالک حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے اسلام لانے کا واقعہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"میں نے یمن کا سفر بارہا کیا اور ہمیشہ عکلان بن عواکن حمیری کے پاس قیام کرتا تھا اور وہ مجھ سے پوچھا کرتا تھا کہ تم میں کوئی شخص پیدا ہوا ہے جس کا چرچا لوگوں میں ہو' اس کا لوگ تذکرہ کرتے ہیں' کوئی ایسا شخص ہوا ہے جو تمہارے آبائی دین کی مخالفت کرتا ہو"۔ میں اس کا جواب نفی میں دیتا رہا' جس سال آنحضرت [redacted] مبعوث ہوئے آپ کا بیان ہے کہ اس سال میں پھر یمن گیا اور اسی کے پاس ٹھہرا اور مجھ کو آنحضرت [redacted] کی بعثت کا علم بالکل نہ تھا' اس زمانہ میں وہ بوڑھا ہو چلا تھا اور اونچا سننے لگا تھا۔ میری اطلاع ہوتے ہی وہ باہر آیا' یمنی ہاندھی اور تکیہ کا کر بیٹھا اس کے اردگرد اس کے لڑکے بالے سب جمع ہو گئے۔ مجھ سے میرا سب حال دریافت میں بیان کرتا رہا جب زہرہ پہنچا تو اس نے کہا ٹھہرجا کیا میں تجھ کو ایسی بات کی اطلاع نہ دوں جو تجارت سے بہتر ہو' آپ نے جواب دیا کہ آپ ضرور ایسا کیجئے۔

اس نے کہا کہ میں تم کو بشارت دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے پہلے مہینہ میں تمہاری قوم (قریش) میں ایک رسول مبعوث کیا ہے اور اس کو برگزیدہ اور مقبول بنایا ہے اور اس پر کتاب اتاری ہے اور اس کتاب پر عمل کرنے والوں کے لئے ثواب مقرر کیا ہے۔ اس کی تعلیم کا خلاصہ یہ ہے کہ وہ بتوں (یعنی اللہ کے سوا سب کی) پرستش سے منع کرتا ہے اور دعوت اسلام دیتا ہے۔ اچھے کام کا حکم دیتا ہے اور خود بھی اچھے کام کرتا ہے اور بیہودہ باتوں سے منع کرتا ہے

marfat.com
Marfat.com

اور ان کو مٹاتا ہے۔ آپ نے دریافت کیا کہ وہ کس قبیلہ سے ہے تو اس نے جواب دیا کہ وہ نہ قبیلہ ازد سے ہے اور نہ شمالہ سے وہ بنی ہاشم سے ہے اور تم اس کے ننھالی رشتہ دار ہو اور آپ کو مخاطب کر کے کہا کہ اے عبدالرحمٰن! اس بات کو تم پوشیدہ رکھو اور جلد واپس جاؤ اور ان سے جا کر ملو اور ان کی دلدہی کرو اور میری طرف سے یہ التماس نامہ پیش کر دینا۔

اشهد بالله ذی المعالی

فالق اللیل و الصباح

گواہی دیتا ہوں اللہ بڑائی اور بزرگی والے کو جو رات دن کا ظاہر کرنے والا ہے۔

انک ذو السر من قریش

یا ابن الذی من النباح

بے شک آپ قریش میں رازدار ہیں۔ اے اس شخص کے بیٹے! جس کی قربانی کا فدیہ دیا گیا ہے۔

ارسلت تدعوا الی بقین

و یرشد للحق والفلاح

رسول بنا کر بھیجے گئے' یقینی باتوں کی طرف آپ دعوت دیتے ہیں اور حق دار اور بھلی باتوں کی ہدایت کرتے ہیں۔

اشهد بالله رب موسی

ان ارسلت بالمطاح

قسم ہے موسیٰ علیہ السلام کے رب کی کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ بے شک

marfat.com
Marfat.com

بطحا میں رسول بنا کر بھیجے گئے ہیں۔

لکن لی ھفصا الی ملیک
یدعوا البرایا الی الفلاح

ہو جائیے شفیع اس مالک کے دربار میں جو لوگوں کو بھلائی کی طرف بلاتا ہے۔

حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ اشعار مجھ کو یاد ہو گئے اور میں سفر سے بعجلت تمام واپس آیا اور حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جن کے ساتھ میرے مراسم محبت پہلے سے تھے واقعہ بیان کیا۔ انہوں نے اسلام لانے کی تحریک کی میں حضرت [redacted] کی خدمت میں حاضر ہونے کے لئے گھر سے چلے آنحضرت [redacted] کے چہرہ پر خوشی کے آثار نمایاں تھے۔ مجھے دیکھ کر فرمایا [redacted] اب اللہ تعالیٰ کیا کرتا ہے [redacted] عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا ایک [redacted] پڑھا دوں میں نے اشعار [redacted] حضرت نے بہت پسند فرمائے

marfat.com
Marfat.com

جب یاد آ گئے ہیں سب غم بھلا دیئے ہیں

اس دور کے معروف بین الاقوامی عالم حسن البنا شہید مصری بانی جماعت اخوان المسلمون مصر' عید میلاد النبی ﷺ کے جلوس میں شمولیت کا ایک نہایت ہی پردرد' روح پرور' ایمان افروز واقعہ اپنی ڈائری میں درج کرتے ہوئے رقم طراز ہیں' جسے پاکستان میں ابو الاعلیٰ مودودی کے دست راست جناب خلیل احمد حامدی نے عربی سے اردو میں ترجمہ کیا اور اسلامک پبلی کیشنز لاہور نے "حسن البنا شہید کی ڈائری" کے نام سے کتاب کو شائع کیا' ایک مثالی کردار کے عنوان کے تحت صفحہ ۱۹۱' ۱۹۷ پر یوں بیان کرتے ہیں۔

"مجھے یاد ہے کہ جب ربیع الاول کا مہینہ آتا ہے تو یکم ربیع الاول سے لے کر ۱۲ ربیع الاول تک معمولاً" ہر رات ہم "حصافی اخوان" میں سے کسی ایک کے مکان پر محفل ذکر منعقد کرتے اور میلاد النبی ﷺ کا جلوس بنا کر باہر نکلتے' اتفاق سے ایک رات برادرم شیخ شلبی الرجال کے مکان پر جمع ہونے کی باری آ گئی' ہم عادۃ عشاء کے بعد ان کے مکان پر حاضر ہوئے' دیکھا پورا مکان خوب روشنیوں (چراغاں) سے جگمگا رہا ہے۔ اسے خوب صاف و شفاف اور آراستہ و پیراستہ کیا جا چکا ہے۔ شیخ شلبی الرجال نے رواج کے مطابق حاضرین کو شربت اور قہوہ اور خوشبو پیش کی۔ اس کے بعد ہم جلوس بن کر نکلے اور بڑی مسرت و انبساط کے ساتھ مروجہ مناقب' اور نظمیں (میلادیہ نعتیں) پڑھتے رہے۔ جلوس ختم کرنے کے بعد ہم شیخ شلبی الرجال کے مکان پر واپس آ گئے اور چند لمحات ان کے پاس بیٹھے رہے۔ جب اٹھنے لگے تو شیخ شلبی الرجال نے بڑے لطافت آمیز اور ہلکے پھلکے تبسم کے ساتھ اچانک اعلان کیا کہ "ان شاء

marfat.com
Marfat.com

اللہ کل آپ حضرات میرے ہاں علی الصبح تشریف لے آئیں تاکہ "روحیہ" کی تدفین کرلی جائے"۔

روحیہ شیخ شلبی کی اکلوتی بچی ہے' شادی کے تقریباً گیارہ سال بعد اللہ تعالیٰ نے شیخ کو عطا کی ہے' اس بچی کے ساتھ انہیں اس قدر شدید محبت و وابستگی ہے کہ دوران کام بھی اسے جدا نہیں کرتے۔ یہ بچی نشوونما پاکر اب جوانی کی حدود میں داخل ہو چکی ہے۔ شیخ نے اس کا نام روحیہ تجویز کر رکھا ہے کیونکہ شیخ کے دل میں اسے وہی مقام حاصل ہے جو جسم میں روح کو حاصل ہے۔ شیخ کی اس اطلاع پر [redacted] عرض کیا۔ "روحیہ کا کب انتقال ہوا"؟ فرمانے لگے۔ "[redacted] تمہیں پہلے کیوں نہ اطلاع کی"۔ ہم نے کہا آپ نے ہمیں پہلے کیوں نہ اطلاع کی [redacted] اور دوسرے [redacted] جس نے ہمیں [redacted] اللہ تعالیٰ کی کل امر [redacted]

[redacted]

(جاری ہے)

marfat.com
Marfat.com

انسانی کردار مفلوج ہو کر رہ گیا تھا چہار جانب کو وحشت و بربریت کے طوفانوں نے اپنی لپیٹ میں یوں دبا رکھا تھا جیسے نزع کے آخری ہچکی' یاس و نامیدی کے بادل فضائے عالم پر چھا چکے تھے۔ پھر وہ آفتاب عالم طلوع ہوا جس کی تابندگی سے شب کی سیاہی نورِ سحر میں تبدیل ہو گئی ظلم و ستم کی جگہ عدل و انصاف رحم و ہمدردی نے لے لی۔ خنجرِ لہو کی لبوں پر صلح و آشتی کا پیغام نغمہ ریز ہوا۔ تلوار کے قبضہ پر رکھنے والے ہاتھ تعلیم و اخلاق کے لیئے میدانِ عمل میں نکلے ایک مختصر سے عرصہ نے زمانہ کے غبارِ وحشت کو بارانِ رحمت میں تبدیل کر دیا۔ کانٹے پھول بن گئے اور کلیاں مسکرا اٹھیں۔:

چمن میں پھول کا کھلنا تو کوئی بات نہیں!
زہے وہ پھول جو گلشن بنائے صحرا کو!

ماہ ربیع الاول کی ان ہزار ہا صد مبارک ساعتوں میں انسانیت کے محسن اعظم [illegible] کا یوم ولادت مسلمانانِ عالم کے لیے جہاں انتہائی مسرت و شادمانی کا گہوارہ ہے وہاں ایک ضابطۂ حیات کا ترجمان بھی ہے اور وہ ضابطۂ حیات عدل و مساوات تنظیم و اتحاد' علم و عمل اخلاق و محبت ایسے زرّیں اصولوں سے بھی عبارت ہے جس کا دوسرا نام "اسلام" ہے۔ ذرا ماضی کی طرف نگاہ لے جائیے اسلام کے ابتدائی دور میں مسلمانوں کی زندگی جس تنگی اور عسرت سے گزری وہ کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں ان کے پاس نہ کوئی دولت تھی اور نہ ہی شاہی محلّات بنگلے اور کوٹھیاں تھیں۔ لیکن اس فقر و فاقہ میں بھی ان کو سکونِ قلب' تسکین بروح' سرورِ زندگی اور راحتِ جگر کی لافانی دولت حاصل تھی۔ اس لیئے کہ وہ اس عارضی نشوونما' فانی شان و شوکت' غیر یقینی جاہ و حشمت کے مقابلہ میں دائمی مسرت ابدی کیف و مستی اور غیرفانی زندگی کو زیادہ اہمیت دیتے تھے اور

marfat.com
Marfat.com

جب ان کی پُر شوق نگاہیں جمال مصطفیٰ ﷺ کو دیکھ لیتیں تو زندگی بھر کی رعنائیاں سمٹ کر ان کے دامن مراد میں پھیل جاتی ہیں اور وہ نشہ عشق و محبت سے سرشار ہو کر دنیا و مافیہا سے بے خبر اس حسن لازوال کا مشاہدہ کرتے تو نہ انہیں بھوک لگتی اور نہ ہی پیاس محسوس کرتے بلکہ دنیا کی ہر چیز بھول جاتے کیوں کہ جمال یار کو دیکھنا ہی ان کے نزدیک سب سے بڑی نعمت تھی۔

[illegible] قرآن [illegible] ایماں [illegible] دیں

[illegible] رحمۃ للعٰلمین

لیکن ان کی [illegible] کو دیکھ کر مکہ مکرمہ کے [illegible] دیکھنے والے [illegible] اسلام [illegible] ہونے کی ایک دلیل سمجھ لیتے کیوں کہ [illegible] نکلے [illegible] کے [illegible] اور [illegible] کے [illegible] ان کی آنکھوں [illegible] کی [illegible] تک [illegible] کے [illegible] [illegible] [illegible]

اور تعصب' حد سے بڑھ گیا تو پھر غیرتِ حق نے پکار کر کہا۔ میرے محبوب کی نبوت کو سونے چاندی کے خزانوں' لعل و جواہرات کے ڈھیروں ریشمی لباسوں اور سنہری محلّات میں تلاش نہ کرو بلکہ میرے محبوب کی نبوت کو اگر دیکھنا ہو تو کسی یتیم کے ٹوٹے ہوئے دل میں دیکھو۔"

آہستہ آہستہ زمانے نے کروٹ بدلی تو وہی دلق پوشوں کی مقدس جماعت' فاقہ مستوں کا متبرک گروہ اور صحرانشینوں کا نورانی ٹولہ ساری دنیا کے لیے امن و سلامتی' عدل و انصاف۔ لطف و کرم کا ایک مضبوط قلعہ بن گیا اور پھر وہی تنگی و عسرت اور فقر وفاقہ کی زندگی بسر کرنے والے دنیا کے تاجدار ہوئے۔ آج دنیا کے نفس پرست اور ننگِ انسانیت حکمران اقتدار کے بھوکے سیاسی لیڈر آئے دن اعلان کرتے رہتے ہیں کہ غریبو! ہم تمہارے لئے ہیں۔ امریکہ کی نام نہاد جمہوریت اور روس کی نسل انسانی کو تباہ کر دینے والی آمریت (اشتراکیت) بھی غریبوں کی حمایت کی مدعی ہے۔ مگر یہ سب دھوکہ ہے فریب کاری ہے مکاری اور عیاری ہے ایسے اعلانات و بیانات میں صداقت کا نام تک نہیں اس لیے کہ آج تک کسی نے اس کا عملی ثبوت مہیا نہیں کیا۔ کوئی پری پیکر کار میں بیٹھ کر کوئی ہوائی جہاز میں پرواز کر کے کوئی ایر کنڈیشنڈ کوٹھیوں اور بنگلوں کی مسحور کن فضاؤں میں بدمست غریبوں سے ہمدردی کا اعلان کرتا ہے مگر غریب کے آنسوؤں نے بھیگی ہوئی پلکوں سے دیکھا تو اسے موجودہ ترقی یافتہ دور میں ہر طرف مایوسی ہی مایوسی نظر آئی۔ پھر حسرت بھرے دل سے مدینہ طیبہ کی طرف نگاہ اٹھائی تو اس نے دیکھا کائنات کا ہادی زمین و آسمان اور کون و مکان کا شہنشاہ' عرب و عجم کا تاجدار کونین کا والی ایک ٹوٹے ہوئے حجرے میں کھجور کی ایک پھٹی ہوئی چٹائی پر بیٹھا' پیٹ پر پتھر باندھے یوں دعا کر رہا ہے:

marfat.com
Marfat.com

اَللّٰھُمَّ اَحْیِنِیْ مِسْکِیْنًا وَّاَمِتْنِیْ مِسْکِیْنًا وَّاحْشُرْنِیْ فِیْ زُمْرَۃِ الْمَسَاکِیْنِ (مشکوٰۃ ص ۴۴۷) الٰہی مجھے مساکین میں زندہ رکھ اور مسکینی میں ہی وصال عطا فرما اور روز حشر مساکین کو میری ذات سے مشرف فرما۔ یہ سن کر حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا عرض گزار ہیں۔ کملی والے آقا آپ مولائے کل اور محبوب صلی اللہ علیہ وسلم ہو کر ایسی دعا فرماتے ہیں! آپ نے جواباً" فرمایا

[redacted]

marfat.com
Marfat.com

میلاد النبی کی صبح ایک ہی پیغام سنا رہی ہے ایک ہی دعوت دے رہی ہے اور وہ یہ کہ حضور رسالت مآب ﷺ کے عطا فرمودہ عزت و شرف سے رہنا چاہتے ہو اور اقوام عالم کی امامت پر پھر فائز ہونے کے آرزو مند ہو تو چودہ سال قبل کے اس نورانی مقام کی طرف لوٹ چلو جو میلاد النبی ﷺ کی معجز نمائی کا صدقہ تھا۔

قوتِ عشق سے ہر پست کو بالا کر دے
دہر میں اسم محمد سے اجالا کر دے

ہو نہ یہ پھول تو بلبل کا ترنم بھی نہ ہو'
چمن دہر میں کلیوں کا تبسم بھی نہ ہو

یہ نہ ساقی ہو تو مے بھی نہ ہو خم بھی نہ ہو'
بزمِ توحید بھی دنیا بھی نہ ہو تم بھی نہ ہو

خیمہ افلاک کا استادہ اسی نام سے ہے
بزم ہستی تپش آمادہ اسی نام سے ہے

قلب میں سوز نہیں روح میں احساس نہیں
کچھ بھی پیغام محمد کا تمہیں پاس نہیں'

دعا ہے مولی تعالی جل و علا محسن اعظم ﷺ کے صدقے ہماری کمزوریوں کو دور فرمائے۔ عدل و انصاف امن و سلامتی کا خوگر بنائے اور اسوہ حسنہ پر عمل پیرا ہونے کی توفیق مرحمت فرمائے خصوصا پاکستان کی سرزمین کو نظام مصطفیٰ اور مقام مصطفیٰ کا امین بنائے۔ (آمین ثم آمین)

بجاہِ رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وبارک وسلم!!!

marfat.com
Marfat.com

شیخ عبدالحق محدث دھلوی کی

دعا

یا اللہ

marfat.com
Marfat.com

سلام رضا

مصطفےٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام
شمع بزم ہدایت پہ لاکھوں سلام

جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند
اس دل افروز ساعت پہ لاکھوں سلام

جس کے آگے کھچی گردنیں جھک گئیں
اس خداداد شوکت پہ لاکھوں سلام

جس کے ماتھے شفاعت کا سہرا رہا
اس جبین سعادت پہ لاکھوں سلام

جس طرف اٹھ گئی دم میں دم آ گیا
اس نگاہ عنایت پہ لاکھوں سلام

دور نزدیک کے سننے والے وہ کان
کان لعل کرامت پہ لاکھوں سلام

کھائی قرآں نے خاک گذر کی قسم
اس کف پا کی حرمت پہ لاکھوں سلام

marfat.com
Marfat.com

جس کی باتوں کی لذت پہ لاکھوں درود
اس کے خطبے کی ہیبت پہ لاکھوں سلام
ہاتھ جس سمت اٹھا غنی کر دیا
موج بحر سخاوت پہ لاکھوں سلام
پتلی پتلی گل قدس کی پتیاں
ان لبوں کی لطافت پہ لاکھوں سلام
جس کے عذاب و عتاب و حساب و کتاب
[illegible] لاکھوں سلام
ایسا [illegible] پہ لاکھوں سلام
[illegible] پہ لاکھوں سلام
[illegible] ان کی آل پہ درود
[illegible] سب آل پہ لاکھوں سلام
مجھ سے خدمت کے قربان کہیں ہاں رضا
مصطفے جان رحمت پہ لاکھوں سلام

از اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

marfat.com
Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

اعلیٰحضرت علیہ الرحمۃ بریلوی کے جلیل القدر خلیفہ حضرت شیخ ضیاءُ الدین مدنی کے احوال و آثار پر جامع کتاب

ضیائے مدینہ

مُرتّب

حافظ محمّد طاہر